صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب
۲۴۳	کتاب النکاح	۳۰۰	جاپان
۲۴۸	ذکر ذراری یعنی اولاد	"	روس
۲۵۵	کتاب اللباس والزینۃ	"	جزائر ایشیا
۲۵۶	کتاب الطعام	"	فرنچ
۲۵۷	کتاب القضاء والامارۃ والسلطنۃ والرعایا	"	امریکا
۲۶۰	کتاب رزق الولاۃ	۳۰۱	اوشینیا
۲۶۵	کتاب المفاخرۃ والعصبیۃ	۳۰۲	بیان حوادث
۲۶۶	کتاب فضل الفقر	۳۱۵	بیان زلازل واقعہ در اسلام
۲۶۷	کتاب الامل والحرص	۳۱۹	بقاء اسلام تا قیامت
"	کتاب الریاء والسمعۃ	۳۲۳	موت کا ذکر
۲۶۸	حکم فتنہ	۳۲۸	حکایت بابت دفن وحرق مردوں کے
۲۷۰	کتاب اشراط الساعۃ	۳۴۰	فائدہ مہدی سوڈانی
۲۷۵	ذکر فتن متزائدہ	۳۵۱	نزول عیسی علیہ السلام
۲۷۶	ذکر تغیر ناس	۳۵۲	حلیہ عیسی علیہ السلام
۲۷۷	ذم دنیا	"	محل نزول
۲۸۷	اجمال مقال	۳۵۳	یاجوج ماجوج
۲۹۸	ربع مسکون کا ذکر	"	طلوع آفتاب مغرب سے
۲۹۹	زمین ایشیا	"	دابۃ الارض
"	زمین ہند	۳۵۴	دخان
۳۰۰	چین	"	ریح

صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب
۳۵۴	ختم قرآن شریف	۳۵۵	نغمۂ اولیٰ
ایضاً	آگ کا بجھنا	۳۵۶	خاتمۂ طبع کتاب

تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذي قال في محكم كتابه هل اتاك حديث الغاشية والصلوة والسلام على
سيدنا محمد من الرسالة وشرحها والحاشية وعلى آله وصحبه وحملة سلوبه
اصحاب القلوب الخاشية اما بعد آج دن جمعہ کا پہلی تاریخ ماہ محرم کی سال اول چودہوین
صدی ہجرت کا ہی قیامت تو اوسی دن سے قریب تھی جب سے خاتم الانبیاء سید الرسل صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے لیکن اب بالکل لگ بھگ آگئی جتنی چھوٹی علامتین تھین وہ تو اوائل
اسلام ہی سے دنیا مین موجود ہین اب بڑی بڑی نشانیان بھی ظاہر ہونے لگین لوگ ان نشانیون کو
دیکھکر طرح طرح کی باتین بناتے ہین کوئی حکیمون کی چال پر چلتا ہی کوئی نجومی رمال کے حکم پر یقین لاتا ہے
کوئی اپنی کشف کو حجت پکڑتا ہی کوئی کسی کے الہام کو سند بتاتا ہی کوئی اپنے الحاد وطبیعت
تیزی عقل سے نئی نئی گپین لگاتا ہی ہزار مین ایک بھی ایسا نظر نہین آتا جو ان حوادث کو دیکھکر
خدا سے ڈرے استغفار کرے نجات کی فکر مین پڑے حالانکہ کوئی فتنہ دنیا و دین کا ایسا نہین

جسکی خبر مخبر صادق نے دی ہو بعض فتنون کو تو نام لیکر بتادیا بعض بے نام فتنون کا پتہ دیا
اس حال کو دیکھکر حسبۃ للہ مین یہ رسالہ مختصر لکھا ذکر صانع عالم سے اسکی ابتدا ہی نفخہ اولی تک
اسکی انتہا ہی بیچ مین جو مطالب لکھے ہین اونمین ترتیب کا لحاظ نہین فقط جمع مقصود ہے
فتنون کا ذکر ابلیس کی تلبیس تغیر عالم و اہل عالم کا حال ہر زمانہ مین آدم ابو البشر سے
لیکر ابتک جو کچھ تھا مختصر طور پر لکھا گیا ہی مومنین دیندار کے لئے یہ رسالہ نسخہ شفا ہی تمام
عقلمندون کے لئے آیت قدرت خدا ہی جو باتین اس رسالے مین لکھی گئی ہین وہ آج کل کے بڑے بڑے
دعوے والون کو بھی معلوم نہین اسلئی کہ اونکو ہدوین راسے گردتا یعنی تقلید سے اتنی
فرصت کہان ہی کہ وہ دنیا کو چھوڑ کر آخرت کی فکر کرین جنکو سبق معلوم ہی یا اونکے
نزدیک اس علم کی کتابین عربی زبان مین موجود ہین وہ کب دوسرون کو اوسپر مطلع کرتے ہین
خصوصاً عورتون اردو خوان افغانستان عوام حرف شناس کو دیکھو سیکڑون رسالے
فقہ کے بن گئے بدعت کی تحسین مین دفتر کے دفتر سیاہ ہو گئے مگر کوئی مختصر رسالہ علم تاریخ
عالم و حالات اسلام کا ایسا نہ بنا جس سے مستورات کو بھی کسی قدر معلوم حالات دنیا کا حال
ہوتا یا بچے اوسکو پڑھکر حق باطل مین فرق سمجھ لیتے یا عوام مسلمین کو اوسکے دیکھنے سے
خبرات سابق و حال و فتن استقبال دریافت ہوتا اس رسالے مین باوجود اوسکے متوسط
ہونے کے علم اجمالی سارے جہان کا مندرج ہی گویا ایک جہان حجرے کے اندر بند ہی
مستورات بچے عوام سب اسکو اپنی زبان مین بخوبی سمجھ سکتے ہین ورنہ دوسرے سے تو
پڑھواکر ضروری مطلب اوسکا معلوم کر سکتے ہین علاوہ احوال سابق دنیا و اہل دنیا کے
ہدایات بھی اس رسالے سے حاصل ہی کہ جو اسکو پڑھے وہ خدا سے ڈر کر قیامت کے آنے پر ایمان درست
کرلے اپنی جان کو اپنے گھروالون کی جان کو فتنہای زمانہ سے جو مثل بارش کے برستے
ہین دھوپ کی طرح ہر جگہ چمکتے ہین بچاوے ہر مصیبت و آفت مین صبر کرے خراب عقیدہ و بد
عمل سے آپکو اور سب کو چھڑاوے دین دنیا کے کامون کا انجام معلوم کرے ایمان پر پیر مضبوط

غنیمت سمجھے فمن زحزح عن النار وادخل الجنۃ فقد فاز وما الحیوۃ الدنیا
الا متاع الغرور اس رسالے کا نام **حدیث الغاشیہ عن الفتن**
الخالیۃ والفاشیۃ ہے اب مین اس تمہید کو اس آیۂ کریمہ پر ختم کرتا ہون کہ
بیان حالات مشار الیہا مین قدم رکھتا ہون تلک الدار الاخرۃ نجعلہا للذین لا
یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین

ذکر صانع عالم

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا کچھ لوگ یمن کے آئے اور کہا ہم دین سیکھنے آئے ہین اور ہم پوچھنے
آپ سے کہ اس جہان سے پہلے کیا تھا فرمایا اللہ تھا اور کوئی شی پہلے اوس سے نہ تھی تخت اوسکا
پانی پر تھا پھر اوسنے آسمان زمین بنائی ہر چیز یاد مین لکھ لی رواہ البخاری والترمذی
رزین عقیلی نے پوچھا ہمارا رب پہلے خلق سے کہان تھا فرمایا وہ تھا اور اوسکے ساتھ کچھ نہ تھا
نہ نیچے نہ اوپر پھر اپنا تخت پانی پر بنایا یہ حدیث ترمذی مین ہے معلوم ہوا اللہ تعالیٰ نے ہی اوسنے
پہلے پانی پیدا کیا پھر عرش پھر آسمان وزمین یہ نام مبارک اللہ قرآن پاک مین دو ہزار پانسو
چوراسی جگہہ آیا ہے یہ لفظ مقدس علم ہے صانع عالم کا سب اہل عقل قائل ہین وجود صانع عالم کے
مگر جنکا اعتبار نہین جیسے دہریہ اور جو بیوقوف اونکی چال پر چلے یا چلتے ہین سب لوگ دو طرح
ہین ایک مسلمان دوسرے نامسلمان جو مسلمان نہین وہ دس گروہ ہین ایک دہریہ دوسرے
عناصر والے تیسرے دو خدا کہنے والے جنکو مجوس کہتے ہین یہ آٹھ فرقے ہین انمین بعض نبوت
ابراہیم علیہ السلام کے قائل ہین چوتھے طبیعت والے پانچوین صابیہ جو قائل ہین ہیکلون کے
ارباب آسمانی نے اصنام زمینی کے [illegible] تک ہین نبوت کے ان کی ست قسمین ہین بعض منکر
نبوت ابراہیم علیہ السلام کے بعض سورج کو سب خداؤن کا خدا کہتے ہین بعض یہ کہتے ہین کہ
معبود ذات مین ایک اشخاص مین کثیر ہے چھٹے یہود ہین ساتوین نصاری آٹھوین
اہل ہند جو بتون کو پوجتے ہین اور کہتے ہین کہ آدم سے پہلے یہ بت موجود تھے یہودنی

بھی پوجتے ہوئے آگ و سورج و چاند و تاروں و بتوں سے گئے ہیں ثنویں زنادقہ او یہ چند قسم ہیں منجملہ اونکے ایک فرقہ اسطرح ہیں جنکو دہریہ بھی کہتے ہیں تیسویں فلاسفہ فیلسوفوں کے معنی دوست حکمت کا انکا علم منحصر ہی چار چیزوں میں طبیعی مدنی ریاضی الٰہی پھر ارسطو نے منطق نکالی غرضکہ صانع عالم کا انکار کوئی عقلمند نہیں کرتا سوای دہریہ اور اونکے فرقوں خصام و نکے سلام کے سوا سب اہل ملت توحید صانع میں گمراہ ہوئے اگر کوئی انمیں قائل توحید بھی ہوا تو منکر نبوت و رسالت تھا اسلیے وہ توحید بیکار ہوئی بلکہ خود توحید خالص سوا اہل سلام کے کسی دوسرے کو نصیب نہیں ہی خدا کے صفات میں طرح طرح کی گپ عقل سے لگائی ہدایت کی راہ نپائی اسی لیے قرآن شریف میں فرمایا ہی جو کوئی ڈھونڈے سوا اسلام کے اور دین وہ اوس سے قبول نہیں تو اسلام میں یہ بات ٹھہر چکی ہی کہ یہ عالم جسمیں ہم موجود ہوئے ہیں بے صانع نہیں ہی صانع اسکا ایک اکیلا شخص ہی جسکا نام مبارک اللہ ہی نر ناد ہی نہ کسی کو اوسنے جنا نہ کسی نے اوسکو جنا اوسکے جوڑ کا کوئی نہیں قدیم ہی سب سے پہلے سب کے پیچھے کھلا چھپا ہمیشہ سے ہی ہمیشہ رہے گا اوسکی ہستی واجب ہی سب صفتیں کمال کی اوسمیں موجود ہیں سب صفتوں نقصان و زوال سے پاک ہی جیسے عجز و جہل و کذب اور بہرا ہونا اندہا ہونا ساری خلق اوسنے بنائی ذرا ذرا جانتا ہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہی سب کچھ اوسی کے ارادت سے ہوتا ہی سنتا ہی دیکھتا ہی نہ کوئی اوسکا ضد ہی نہ ند نہ مثل ہی نہ شریک یعنی وجوب وجود میں استحقاق عبادت میں خلق میں تدبیر میں حد سے زیادہ اوسی کی تعظیم چاہیے وہی بیمار کو اچھا کرے وہی رزق دے وہی ہر بلا ٹالے ہر دکھ دور کرے جس چیز کو کہا ہو جا وہ اوسیدم ہو گئی کوئی سامان تہا ہر گز اوسکے لیے درکار نہیں نہ وزیر رکھتا ہی نہ مددگار نہ نائب رکھتا ہی نہ اہلکار نہ کسی چیز کے اندر گھسے نہ کوئی چیز اوسکے اندر آسکے نہ غیر سے متحد ہو نہ کوئی حادث اوسکی ذات سے لگے نہ اوسکی ذات میں حدوث سے نہ حدوث متعلقات صفات میں ہی بلکہ خود تعلق صفت بھی حادث نہیں حادث ہی متعلق ہی بعض امام احکام تعلق کا تفاوت بسبب تفاوت متعلقات کے ہی ورنہ اوسکی

ذات پاک حدوث و تغیر و تبدل و تجدد سے بری ہی اوسکی صفتون مین بھی تبدل و جہل و کذب
کو راہ نہین چاہی ذات پاک وہ عرش کے اوپر ہی عرش پانی پر ہی عرش کے لیئے کرسی ہی
وہ جگہ اوسکی دونو قدم کی ہی اوسکے نیچے آسمان ہین قرآن مین سات جگہ فرمایا ہی کہ رحمٰن عرش پر
بیٹھا پانسو آیت سے زیادہ دلیل ہین اوسکے ثبوت ذات پر بہت سی آیتین اور حدیثین
دلالت صریح کرتی ہین صفت استواء و فوق و علو وغیرہ پر منکر اس صفت کا اور حقایق کا
جو ثابت ہین قرآن و حدیث مین درحقیقت منکر ہی خدا و رسول کا سب صفتون پر ایمان لائیے
کسی کی تاویل نکرے کیفیت ہر صفت کی خدا کو سونپ دے یہی طریقہ ہی سلف اس امت کا یہین
نجات ہے بات بنانا تو ہر کسیکو آتا ہی پھر ایک کی بات بنائی ہوئی دوسرے کی بات پر کب
غالب ہو سکتی ہی اللہ پاک کے ننانوے نام ہین جو ترمذی نے راوی حدیث سے نقل کئے ہین
جو کوئی انکو یاد کرلے وہ بہشت مین جاوے اون ناموں کے سوا اور بہت صفات ہین جو
حدیثون مین آئے ہین گو ظاہر مین اون سے تجسیم تمثیل نکلتی ہے لیکن ہمکو اون سے کچھ کام نہین
لیس کمثلہ شیء سب وہمون کو دور کرتا ہی ولم یکن لہ کفوا احد سارے وسوسون سے
چھوڑاتا ہی کلام والون نے محدثون پر تہمت تجسیم و تمثیل لگائی اسلیئے کہ یہ قائل ہین صفات کے
اونکی ہٹ دہرمی ہی کوئی فرد بشر اہل حدیث مین سے معتقد جسمیت و تمثیل کا نہین ہی گرچہ
سب صفتون پر ایمان رکھتے ہین اور انکو اونکے ظاہر پر باقی فرماتے ہین اونکی تاویل نہین
کرتے بلکہ دونو آیہ موصوفہ سے معانی تشبیہ کرتے ہین انکا عقیدہ یہ ہی کہ استواء معلوم ہی کیفیت
مجہول ہی سوال کرنا اوس سے بدعت ہی خدا نے قرآن مین انکو راسخ العلم فرمایا ہی اسکے
ایمان کی مدح کی ہی اور کہا نہین جانتا تاویل اوسکی مگر اللہ پھر ہم کسطرح کسیکی تاویل قبول کرین دنیا مین
کوئی اللہ پاک کو نہین دیکھ سکتا گو خواب مین دیکھ لے لیکن آخرت مین سب مسلمان بندے
اوسکو دیکھین گے جسطرح وہ چاہے گا کسی حدیث مین طریقہ اس دیکھنے کا نہین آیا کہ کس شکل
و رنگ و جہت سے ہوگا پھر اوسمین عقل صرف کرنا بے فائدہ ہی دیکھنے پر ایمان لاوے اور بیٹھ رہے

جب اوسکو دیکھین گے خود معلوم ہوجاویگا کہ کسطرح دیکھا آدمی کا چاہا ہوتا ہی جو اوسنے
چاہا ہوا جو نچاہا نہوا کفر اور سارے گناہ اوسکے پیدا کرنے اور ارادے سے ہوتے ہین اور نیکی
رضا سے بندگی سے خوش نافرمانی سے ناخوش ہوتا ہی نہین خوش آتا اوسکو کہ بندے کفر کرین
گناہ مین پھنسین وہ اپنی ذات اور صفت مین کسیکا محتاج نہین نہ کوئی اوسپر حاکم نہ کچھ اوسپہ
واجب نہ کسی کے واجب کرنے سے کوئی چیز اوسپر واجب ہواتی بات ہی کہ جو وعدہ فرمایا
اوسکو بندہ کرم پورا کرتا ہی سب کام اوسکی حکمت سے ہوتے ہین وہ حکمت اوسی کو معلوم ہی
کوئی کام اوسکا عبث نہین اوسپر نہ کوئی لطف خاص جزئی واجب ہی نہ اصلح خاص اوسکی
ہر بات اچھی ہی بدی برائی بدی اوسکی طرف نہین لگتی برائی بدی ہماری طرف ہی اوسکے کسی
کام مین نہ جور ہی نہ ظلم ہر خلق وامر مین رعایت حکمت فرماتا ہی لیکن نہ اسلئے کہ اپنی ذات و صفت
کو اوس سے کامل کرتا ہو یا کچھ حاجت وغرض اوسکی طرف رکھتا ہو کہ یہ ضعف وقبح ہی مخالف
ہی شان خدائی کے بلکہ یہ سب اوسکا عدل وکمال ہی حاکم وہی ہی عقل کو کسی چیز کے اچھے
برے ہونے مین کچھ دخل نہین نہ کسی کام کے ثواب وعقاب مین بلکہ سب چیزون کا اچھا
برا خدا کے حکم وتکلیف وقضا وقدر سے ہی یہ بات اور ہی کہ کبھی عقل کسی چیز کی کوئی مصلحت
حسن قبح وثواب وعذاب دریافت کرلے مناسبت باہمی سمجھ لے پچاس ہزار برس پہلے
آسمان وزمین کی پیدایش سے سارے خلق کی تقدیر کو لکھا جب عرش اوسکا پانی پر تھا
یہ حدیث مسلم مین روایت ابن عمرو سے مرفوعا آئی ہی اوسکا ہاتھ بڑی خرچ کرتا اوسکو کم نہین
کرتا رات دن دیتا رہتا ہی دیکھو جب سے آسمان زمین بنایا کتنا کچھ صرف کیا ہوگا لیکن ہاتھ
خالی نہوا ہاتھ مین ترازو ہی نیچا کرتا ہی اوسکو اونچا کرتا ہی **فائدہ** ملطیہ مین سات حکیم بڑے عقلمند
گزرے ہین اونمین ایک ثالیس تھا اوسنے کہا ہی ان للعالم مبدعا لا تدرك صفته
العقول من جهة جوهريته وانما يدرك من جهة آثاره انکساغورس نے بھی اسیطرح کہا ہی
انکسیمانس نے کہا ان الباری ازلی لا اول له ولا آخر وهو الواحد انبذقلس نے

جو زمانہ داود علیہ السلام مین تھا اور لقمان سے اوس نے حکمت سیکھی تھی یون کہا ہے
ان الباری تعالی لم یزل هويته فقط ازلیہ معاد کا بھی فی الجملہ قائل تھا فیثاغورس شیخ
جو زمانہ سلیمان علیہ السلام مین تھا اور اوسنے معدن نبوت سے حکمت کو لیا تھا کہا ہی ان الباری
تعالی واحد لا کالآحاد لا یدخل فی العدد ولا یدرک من جهة العقل ولا من جهة
النفس فلا الفکر العقلی یدرکه ولا المنطق النفسی یصفه یہی رای خرنیوس حکیم
شاعر کی تھی جو تابع تھے فیثاغورس کی سقراط بھی اسی کا شاگرد تھا اوسنے اپنے زمانے کے
رئیسون کو شرک اور بت پرستی سے منع کیا آخر بادشاہ نے اوسکو قید کرکے زہر سے مار ڈالا
اوسنے کہا ہی ان الباری تعالی لم یزل هويته فقط افلاطون زمانہ اردشیر بن دارا مین تھا
شاگرد ہی سقراط کا ارسطو اوسکا شاگرد ہی اوس نے کہا ہی ان للعالم محدثا مبدعا ازلیا
واجبا بذاته عالما بجمیع معلوماته علی نعت الاسباب الکلیة فلوطرخس نے جو پہلے
مصر مین تھا پھر ملطیہ مین جا رہا یون کہا ہی ان الباری تعالی لم یزل بالازلیة التی هی ازلیة
الازلیات وهو مبدع فقط کسنوفانس نے کہا ان المبدع الاول هوية ازلية دائمة
دیمومة القدم لا تدرک بنوع صفة منطقیة ولا عقلیة بقراط واضع ہی علم طب کا بہمن بن
اسفندیار کے وقت مین تھا خروسبس و زینون نے کہا ان الباری الاول واحد محض
هو هو فقط غرضکہ جتنے حکیم اگلے پچھلے گزرے ہین وہ سب قائل تھے واجب الوجود کے
گو مسائل وحدانیت مین باہم مختلف رہے ملل نحل مین سولہ مسئلے بابت اس اختلاف کے
لکھے ہین اسلام مین جو حکیم ہوئے یعقوب کندی سے لیکر ابن سینا تک وہ سب اسی طریقہ
ارسطو پر تھے سب مذاہب مین سوا چند کلمات الہیات کے جنمین باہم مختلف رہی ملل نحل مین
نو مسئلے انسے نقل کئے ہین دسوان مسئلہ معاد کا ہی امت عرب مین بعضی قائل تھے خدا
اور معاد کے اور منتظر تھے نبوت کے براہمہ ہند کو جو منسوب طرف ابرہیم علیہ السلام کے
سمجھتے ہین یہ غلط ہی اسلیے کہ وہ منکر ہین نبوت کے ہان مجوس انکو مانتے ہین فیثاغورس کا

ایک شاگرد وقلا توس نام تھا وہ ہند مین آیا اوسنے حکمت برھمنون نام ایک آدمی ذہین وسکھانی یہ اصل ہی حکماء ہند کی آن سب حکیمون کے قول و مذاہب بابت خدا و تمام و معاد وغیرہ کے اور ذکر ملک کے علوم کا ملل نحل مین مفصل لکھا ہی غرضکہ وہ بات جو حدیث مین آئی ہی کہ ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہی پھر ان باپ اوسکے اوسکو یہودی نصرانی مجوسی بنا لیتے ہین سچ ہی ساری کائنات کی بابت توحید پہچانی اوس سے باہر نہین مگر جسکی عقل مین خلل ہی جیسے دہریہ جنکو اب نیچریہ بھی کہتے ہین حکیمون کو بھی اقرار ہی کہ ماہیت ذات الہی ہماری عقل اور منطق سے دریافت نہین ہوسکتی پھر جب یہ بات باتفاق رای حکماء و شرع اسلام مقرر ہوئی تو اب جو کچھ سبب ذریعۂ ثبوت دربارۂ وجود صانع عالم اور اوسکے صفات کی کہا جاوے وہ سب نقل کا حصہ ہی جو کچھ زبان انبیاء علیہم السلام سے ہمکو معلوم ہوا وہی سچ ہی بالخصوص جو کچھ خاتم انبیاء نے فرمایا اسلئے کہ صحف ابراہیم علیہ السلام آسمان پر اٹھ گئے توراۃ و انجیل و زبور مین تحریف ہوگئی خواہ یہ تحریف لفظی ہو اسلئے کہ لغت ان کتابون کی مثل قرآن کے معجز نہ تھی خواہ تحریف معنوی ہو اسلئے کہ اب کوئی ہم مین زباندان اوس لغت کا باقی نہین جو کچھ یہود و نصاری کہدین وہی ٹھیک ہی لکن قرآن و حدیث سے جب تحریف ان کتابون مین ثابت ہوئی تو ہم اہل کتاب کے بیان و ترجمہ پر بھروسا نہین کرسکتے بعض اہل علم کے نزدیک انمین دونو طرح کی تحریف ہوئی ہی یہ وصف خاص قرآن کریم کا ہی جو کچھلی تمام اور آخر صحیفہ آسمانی ہی بعد اوسکے پھر کوئی کتاب آسمان سے آنیوالی نہین یہ قیامت تک باقی رہیگی اس مین کوئی فرد بشر ایک حرف ایک معنی کی تحریف بھی نہین کرسکتا خدا نے خود اوسکی حفاظت کا لیا ہی آدمیون کے ہاتھ مین اوسکی نگہبانی نہین چھوڑی ایسی کتاب مبارک دنیا مین روی زمین پر موجود ہو اور آدمی اوس سے نفع نہ لیں نہایت حرمان و بدبختی کی علامت ہی غرضکہ ہر انسان کو وجود صانع کا اقرار کرنا لازم ہے جب باتفاق امم و جماعۂ اہل عالم اس امر کا قائل ہوا تو جو کوئی خدا پر ایمان رکھتا ہی اوسکو واجب ہی کہ خدای پاک کی ذات

وصفات کو اوس طرح پہچانے جس طرح خود خدا نے اپنی کتاب میں یا اوسکے رسول نے اپنی
حدیثوں میں نشان دیا ہی نہ اوس طرح پر جو اہل کلام نے بتقلید حکماء و دیگر اہل ملت بتایا ہی
اسلیئے کہ وہ محض عقل ناقص کا خیال خام ہی اور یہ خود خدا اور اوسکے رسول کا کلام ہی بہت
لوگ اہل کلام کی مجالست کرکے گمراہ ہوگئے لاکھوں آدمی حکمت منطق کے علم پڑھ پڑھکر تباہ
ہوگئے یہ بلا ہارون رشید کے وقت سے اس ملت میں آئی جب سے ترجمہ کتب فلاسفہ کا
ہوا اونکے علوم اس شریعت کے علوم میں ملائے گئے احمقوں نے اس جہل کو فضل سمجھا
جب تک مسلمان ستھے انھوں نے کسی حال میں حد [illegible] اونکو کوئی عالم سمجھے یا عامی کہے قرآن
وحدیث کو چھوڑا عقیدہ وعمل میں اوسی پر رہے جو رہینگے انکا بیڑا انشاء الله تعالی پار ہی قیامت
بہت قریب ہی وہان ان سارے جھگڑون کا جلد فیصلہ ہوجائیگا دنیا میں ہرگز امید [illegible]
نہیں جتنے آدمی ہیں اوتنے قول ہر شخص ہی اور اوسکا بول آئی رب بتلا ہمکو سیدھی راہ پر راہ
اونکی جنپہ تونے انعام کیا نہ اونکی جنپر تیرا غصہ ہوا اور نہ اونکی جو گمراہ ہوئے

ذکر بدء عالم

کبھی اس مضمون کو بلفظ بدء خلق اور تاریخ عالم اور مبدء عالم وغیرہ بھی تعبیر کرتے ہیں مطلب
سب لفظوں کا ایک ہی ہی حاصل یہ کہ بیان بدء خلق اور بدء عالم میں جو کچھ قرآن شریف
اور حدیث نبوی میں آیا ہی ٹھیک ٹھیک اوسی قدر ہی اوس سے زیادہ جو کچھ کہا گیا ہی وہ بے سند
ہی اس جگہہ خلاصہ قرآن وحدیث کا لکھا جاتا ہی فرمایا الله تعالی نے وہی ہی جسنے بنایا تمہارے
لئے جو کچھ زمین میں ہی سب پھر چڑھ گیا آسمان کو تو ٹھیک کیا اونکو سات آسمان یہ آیت دلیل ہی
اس بات پر کہ پہلے زمین بنائی پھر آسمان اور کسی جگہہ قرآن میں پہلے ذکر آسمان بنانے کا
پھر زمین بنانے کا آیا ہی مراد اوس سے پھیلانا زمین کا ہی بعد آسمان کے نہ زمین [illegible] آسمان
سات ہیں آسمانوں کا سات ہونا جابجا قرآن میں آیا ہے زمین کا سات طبقہ ہونا فقط
ایک آیت سے ثابت ہوتا ہی الله الذی خلق سبع سموات ومن الارض مثلہن

بیچ مین یہ بحث کہ ہر طبقہ زمین کا مثل اس طبقہ زمین کے آبادی ہی جسپر ہم سب آج موجود ہین
کسی حدیث مرفوع سے ثابت نہین ہوتا فرمایا رب تمھارا وہی ہی جسنے بنائے آسمان اور زمین
چھہ دن مین پھر بیٹھا تخت پر اوڑھاتا ہی رات پر دن یہ دن اوسکے پیچھے لگا آتا ہی دوڑتا ہوا
اتنی دیر اسلیئے ہوئی کہ لوگ ہر کام مین نرمی و آہستگی کیا کرین نہین تو ایک صیحت مین بنا سکتا
اور بگاڑ سکتا ہی تخت پر بیٹھنا ثابت ہی چودہ قرآن مین ہی قولہ ایک ہی رات کے پیچھے
دن کا آنا فلک اعظم کی حرکت سے ہوتا ہی یہ حرکت بہت تیز ہی جتنی دیر مین دوڑتا آدمی ایک
پاؤن اوٹھاوی دوسرا رکھے اتنی دیر مین فلک اعظم ایکہزار کوس حرکت کرجاتا ہی یہ مطلب ہی
دوسرے کا فرمایا تدبیر کرتا ہی کام کی یعنی عرش کے اوپر سے سب کام نکلتے ہین عرش پانی پر
تھا اب بھی اوسی پر ہی اس سے معلوم ہوا کہ پیدایش عرش پانی کی آسمان زمین سے پہلے ہی
دوسری جگہہ یون فرمایا ہی تدبیر کرتا ہی کام کی آسمان سے زمین تک پھر چڑھتا ہی اوسکی طرف
ایکدن مین جسکا اندازہ ہزار برس ہین تمھاری گنتی مین موضح القرآن مین لکھا ہی یعنی بڑے
بڑے کام عرش سے مقرر ہوکر نیچے حکم اوترتا ہی سب اسباب اوسکے آسمان زمین سے جمع ہوتے
جاتا ہی پھر ایک مدت جاری رہتا ہی پھر اوٹھہ جاتا ہی اللہ کیطرف دوسرا رنگ اوترتا ہی جیسے
جیسے بڑے بڑے پیغمبرونکا شرع ہزار سال تک رہا یا بڑی قوم مین سرداری جو مدت ہی یہ
ہزار برس اللہ کے ہان ایکدن ہی فرمایا کیا تم منکر ہو اوس سے جسنے بنائی زمین دو دن مین
اور برابر کرتے ہو اوسکے ساتھہ اور ون کو وہ ہی رب جہان کا اور رکھے اوسمین بوجھہ
اوپر سے اور برکت رکھی اوسکے اندر اور ٹھہرائین اوسمین خوراکین اوسکی چار دن مین پوری
پوچھنے والون کو پھر چڑھا آسمان کو اور وہ دھوان ہو رہا تھا پھر کہا اوسکو اور زمین کو آؤ تم
دونو خوشی سے یا زور سے وہ بولے ہم آئے خوشی سے پھر ٹھہرا دئے سات آسمان دو دن مین
اور اوتارا ہر آسمان مین حکم اوسکا اور رونق دی ورلے آسمان کو چراغون سے اس آیت مین
بیان ہی چھہ دن کے کامون کا اور رد ہی شرک کا اور بیان ہی توحید کا اور ذکر ہی آ انا

وزمین کی اطاعت کا جو کچھ آسمان زمین مین ہی سب اللہ پاک کی اطاعت مین ہی نافرمان
اوسکے حکم کا اگر کوئی ہی تو بھی نوع انسان ہی جسنے غالباً خدا کی بغاوت شیطان کی اطاعت
اختیار کی ہی سارے علما اسلام کا اتفاق ہی اسپر کہ اللہ تعالی نے آسمان و زمین کو اور جو کچھ
اوسمین ہی چھہ دن مین بنایا قرآن بھی اسی پر دلالت کرتا ہی جمہور نے کہا یہ چھہ دن ایسے ہی تھے
جیسے ہمارے دن ہین ابن عباس و مجاہد وضحاک و کعب نے کہا بلکہ ہر دن برابر ہزار دن کے تھا
یہود نے کہا ابتدا خلق کی اتوار سے ہوئی نصاریٰ نے کہا پیر سے ہوئی مسلمانون نے کہا
سنیچر سے ہوئی جمعہ کو تمام ہوئی اسلئے جمعہ عید ٹھہرا یہی بات ٹھیک ہی اسلئے کہ حدیث مین
سنیچر ہی کا دن فرمایا ہی عمر بن خطاب کہتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھڑے ہو کر ہمکو
خبر دی ابتدای خلق سے تا داخل ہونے اہل جنت کے جنت مین اور اہل دوزخ کے دوزخ مین
یاد رکھنے والے نے اوسکو یاد رکھا بھولنے والا بھول گیا یہ حدیث بخاری مین ہی اور معجزہ تھا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ اسے وقت مین سارا حال عالم کا ابتدا خلق سے تا فنا
وبعث بیان فرما دیا ایک حدیث مین آیا ہی کہ صبح سے ظہر تک ظہر سے عصر تک
عصر سے مغرب تک خطبہ پڑھا ماکان اور مایکون سے خبر دی اتنے بڑے حالات کے بیان کے
لئے یہ وقت بھی بہت تھوڑا ہی سو جو کچھ حضرت نے بیان کیا وہ حق ہی اوسکے سوا جو کوئی
کچھ کہے وہ لائق قبول کے نہین یہ بیان حضرت کا کتب حدیث مین ضبط ہی جسقدر جسکو
یاد رہا حاصل یہ کہ اللہ سب سے پہلے ہی اور سب کے بعد اوس سے پہلے کوئی چیز نہ تھی نہ اوسکے بعد
یہ سارا جہان اوسکا بنایا ہوا ہی عرش اوسکا سارے مخلوق پر اسطرح ہی جیسے قبہ وہ
چرچراتا ہی اوس سے جیسے زین نیچے سوار کے چرچراوے مٹی کو دن سنیچر کے پہاڑون کو دن
اتوار کے درختون کو دن پیر کے بری چیزون کو دن منگل کے نور کو دن بدھ کے پیدا کیا پھر چوپایون
کو اوسمین دن جمعرات کے پھیلایا آدم کو دن جمعہ کے بعد عصر سب سے پیچھے پچھلی ساعت مین
دن کی رات تک بنایا اسکو مسلم نے ابی ہریرہ سے مرفوعاً روایت کیا ہی اس سے معلوم ہوا

کہ جو کچھ آج کائنات میں موجود ہی اوسکی خلقت نوع انسان سے پہلے ہو چکی ہی آسمان
کے اوپر دوسرا آسمان ہی اور دونوں میں پانسو برس کی راہ کا فاصلہ ہی زمین سے آسمان دنیا
بھی پانسو برس کی راہ پر ہی پھر ساتوین آسمان کے اوپر پانی ہی اوس پانی پر تخت ہی اوس
تخت پر خدا ہی اسیطرح اس زمین کے نیچے اور زمین ہی پانسو برس کا فاصلہ ہر ایک زمین کا
دوسری زمین سے ساتوین زمین تک ہی عرش سے فرش تک جو کچھ ہی سب کو علم اللہ پاک کا
شامل ہی یہ بات حدیث میں آئی ہی احمد و ترمذی نے اسکو ابو ہریرہ سے روایت کیا ہی
ساتوین آسمان کے اوپر دریا ہی جسکے اوپر سے نیچے تک پانسو برس کا فاصلہ ہی اوسکے
اوپر آٹھ فرشتے ہیں جنگلی بکریوں کی شکل وہ عرش کو اپنی پیٹھ پر اوٹھائے ہوئے ہیں اللہ اس
عرش کے اوپر ہی یہ بات حدیث عباس میں نزدیک ترمذی و ابوداؤد کے آئی ہی فرشتوں کو
نور سے جن کو آگ سے آدم کو مٹی سے بنایا سورج ہر رات عرش کے نیچے جاکر سجدہ کرکے نکلنے کی
اجازت مانگتا ہی ایک وقت ایسا آویگا کہ اوسکو اجازت نہو گی یہ حکم ہوگا جہان سے آیا ہی
وہین پھر جا تو پھر وہ مغرب سے نکلیگا یہ حدیث ابی ذر کی بخاری مسلم ترمذی میں ہے
جس دن وہ پچھم سے نکلیگا اوسدن سے دروازہ توبہ کا بند ہو جاویگا قیامت میں چاند سورج
کو لپیٹ کر دوزخ میں ڈالدینگے بہت لوگوں نے انکو پوجا ہی رعد یعنی گرج ایک فرشتہ ہی
بجلی اوسکا کوڑا ہی بادل ہانکنے کے لئے گرمی سردی سانس ہی دوزخ کی تارے رونق ہیں
آسمان کے شیطانوں کو بھگاتے ہیں مسافروں کو رستہ بتاتے ہیں کسی کی موت زندگی سے انکو
متعلق نہیں گہن بندوں کے ڈرانے کو گناہ سے بچانے کو ہوتا ہی عقل سے بہتر کوئی چیز
نہیں جسکو خدا زیادہ چاہتا ہی اوسکو عقل دیتا ہی جسطرح رزین نے ابن مسعود سے مرفوعاً
روایت کیا ہی سب سے زیادہ عقل پیغمبروں کو دی گئی ہی پھر اونکو جو پورے فرمانبردار اونکے ہیں
یہ حال ابتداء آفرینش کا زبان خاتم الانبیاء سے معلوم ہوا ہی سچ ہی اسی باب میں ایک عالم نے
خاک چھانی جس نے جو چاہا بک دیا ہر شخص نے ایک نئی کہانی گائی اوسکو تو جاہل لوگ مانتے ہیں

جو خدا کے رسول لائے ہین او سمین شک کرتے ہین لاحول ولا قوۃ الا باللہ

ذکر تاریخ عالم

تاریخ اوس دن کو کہتے ہین جسکی طرف پچھلے دنون کو نسبت کرین ہر امت کی ایک تاریخ
ہی یہود و نصاریٰ و مجوس نے بیان تاریخ مین مبد و بشر سے طرح طرح کی گپ شپ کی ہی
اس مدت بعید و عہد قدیم کا حال سوا خدا کے کون جانے قرآن شریف مین بھی ذکر نوح و عاد
و ثمود یون فرمایا ہی والذین من بعدھم لا یعلمہم الا اللہ ابن مسعود اس آیت کو پڑھتے
اور کہتے جھوٹے ہین نسب بیان کرنے والے تاریخ خلیقہ جسکو ابتدا ونسل بھی کہتے ہین اور
بعض یہ تحرک بولتے ہین اہل کتاب و مجوس کو اوسکے بیان مین بڑا اختلاف ہی مجوس و
فرس نے کہا عمر عالم کی بارہ ہزار برس ہی مطابق بارہ برج فلک اور بارہ ماہ سال کے اور
انکا یہ گمان ہی کہ زردشت جو انکا نبی تھا اوسنے کہا ہی کہ اوسکے وقت تک تین ہزار برس
عالم کو گزرے اور اوسکے ظہور سے تا تاریخ اسکندر تین ہزار دو سو اٹھاون برس ہوئے
اول کیومرث سے جسکو یہ پہلا آدمی کہتے ہین تا اسکندر تین ہزار تین سو چون سال ہوئے
پھر جب میل اس تفصیل کا اجمال سے نہ ملا تو یون کہا کہ یہ تین ہزار برس خلق کیومرث سے
لے گئے ہین اون سے پہلے ہزار برس گزر چکے جسمین آسمان ٹھہرا ہوا تھا اور کون و فساد
کچھ نہ تھا اور نہ زمین آباد تھی جب فلک نے حرکت کی انسان اول معدل نہار مین حادث ہوا
اور حیوانات کا توالد تناسل چلا اور دنیا آباد ہوئی یہود کہتے ہین آدم سے اسکندر تک
تین ہزار چار سو اڑتالیس سال ہوئے نصاریٰ کہتے ہین پانچہزار ایکسو اکیاسی برس گزرے
توریت مین آدم سے تا طوفان دو ہزار چھ سو چھپن سال لکھے ہین انجیل مین دو ہزار دو سو
بیالیس برس بتائے ہین ان اختلافات سے بے اعتباری دونو کی ظاہر ہوئی قیاس
اور رای کو اسمین کچھ دخل نہین اور جو اہل کتاب کے سوا ہین اونمین بھی اختلاف ہی
نے کہا درمیان خلق آدم اور شب جمعہ اول طوفان کی مدت دو ہزار دو سو سولہ سال

تینتیس دن چار ساعت کی ہی اسیطرح مشا منجم نے کچھ مدت بتائی بہت لوگون نے خیال کیا مدت بقاء دنیا کی سات ہزار برس ہین یہ بات مزی کے گھر سے بھی زیادہ نادر ہی کسی نے کہا آدم سے تا طوفان تین ہزار سات سو تر مین برس ہوئے کسی نے کہا دو ہزار دو سو چھپن سال کسی نے دو ہزار اسّی برس گئے اسی طرح حال تاریخ طوفان کا ہی کہ بسبب کثرت اختلاف کے اصل حال معلوم نہین ہو سکتا یہود نے کہا طوفان سے سکندر تک دو ہزار سات سو بانوے برس ہوئے نصاری نے کہا دو ہزار نو سو اٹھتیس سال ہوئے سارے مجوس فرس بابل و ہند و چین والے منکر طوفان کے ہین تھمورث کے وقت مین منجمین نے طوفان سے ڈرایا تھا لوگون نے اہرام وغیرہ بڑے بڑے مکان بنانے کو وقت اوس حادثہ کے اوسمین داخل ہون ایکسو اکتیس برس پہلے طوفان سے طمورث نے اصفہان مین کتب علوم کو مجلد کرکے ایک جگہہ محفوظ مین دفن کر دیا تین سو سال بعد ہجرت کے ایک ٹیلہ اصفہان کا پھٹ گیا اوسکے اندر گھر تھے جنمین چھال درختون کی بجہ ہی ہوئی تھی اوسمین کچھہ کتابت نکلی جو کسی کی سمجھہ مین نہ آئی قرانات کا حال حجج الکرامۃ اور لقطۃ العجلان مین لکھا گیا ہی اور تاریخ بخت نصر اور فیلبش اور سکندر کا ذکر بھی کیا گیا ہی اسکندر رومی اور ہی اسکندر ذوالقرنین اور خضر سے ملاقات ذوالقرنین کی ہوئی تھی اسکندر رومی کے اوستادون نے عیسی بن مریم کو پایا تھا جیسے ~~جالینوس~~ ارسطو ذوالقرنین قبیلہ حمیر ... عرب ... تھے زمانہ ابراہیم علیہ السلام مین یہود نے کہا خضر زمانہ افریدون مین تھے افریدون نام ذوالقرنین کا ہی غرضکہ صحیح بات کا کچھہ پتا نہیں چلتا قرآن شریف سے آنا طوفان کا تمام روی زمین پر ثابت ہی اور یہی حق ہے ذوالقرنین کا بندہ صالح ہونا قرآن شریف مین مذکور ہی

سال شمسی وقمری

سورج کی چال پر حساب ماہ وسال کا رکھنا طریقہ اہل یونان وسریان وقبط وروم و فرس کا ہی یہ پانچ امتین ہوئین چاند سے حساب لینا پانچ امت مین ہی عرب یہود و نصاری و مسلمان

تشنه لکن اب نصاری بھی سورج کا حساب رکھتے ہین شمسی سال کے دن تین سو پینسٹھ روز اور چوتھائی دن ہی اسی شمسی دن سے لوند کا مہینا بنتا ہے بعض حساب لوند کا نہیں رکھتے جیسے قبطی و فارسی لوند کو کبیسہ اور نسیئی کہتے ہین جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا نسیئی کو باطل ٹھہرایا اور فرمایا زمانہ اوسی حال پر آگیا جسدن خدا نے آسمان و زمین کو پیدا کیا تھا اور ہندو چاند کا حساب لیکر کبیسہ کرتے ہین

دن رات

عرب کے نزدیک دن مع رات سورج ڈوبنے سے تا ڈوبنے سورج کے کل تک ہی اسلیے انکے نزدیک رات پہلے ہی دن پیچھے فرس و روم کے نزدیک دن مع رات سورج نکلنے سے تا نکلنے سورج کے کل تک ہی اسلیے انکے نزدیک دن پہلے رات پیچھے ہے

ہفتہ

قدما فرس و صغد و قبط و مصر مین استعمال اسبوع کا نہ تھا شام والون نے جب پیغمبرون سے سنا کہ پہلے ہفتہ کے چھ دن مین خدا نے آسمان و زمین بنائی تو انھون نے ہفتہ مقرر کیا پھر سب استون مین پھیل گیا عرب نے بھی اوسکا استعمال کیا قبط مین مہینے کے تیس دن تھے ہر دن کا نام علحدہ تھا پھر لوند کے سبب سے وہ نام قائم نرہے بارہ مہینون کے نام اور ہفتہ کے ہر دن کا نام قائم رہا ہر قوم مین شہور و ایام اسبوع کے نام الگ الگ ہین

تاریخ ہجرت

یہ تاریخ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مقرر کی ہی اسلام مین اسی کا رواج ہی پہلی رمضان شعبان تجویز کیا تھا پھر ماہ محرم سے حساب رکھا تین ماہ کے قریب سال سے کم کرکے سال ہجرت مقرر کی گئی یعنے محرم صفر اور کچھ دن ربیع الاول کے لیے پھر اٹھ ہستھ دن پچھلے لیکر محرم کو تاریخ ہجرت کا شروع قرار دیا پھر جو حساب کیا تو اول محرم سے تا آخر عمر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دس برس دو ماہ ہوئے اور جو حقیقی حساب عمر کا ہجرت سے لین تو نو برس گیارہ

آدم علیہ السلام اول انبیا ہین انکو اللہ نے اپنے ہاتھ سے بنایا چالیس رات یا چالیس
سال پڑا رکھا پھر اپنی روح انمین پھونکی ہر زمین سے مٹھی بھر مٹی لی ان کو اوس مٹی سے
بنایا تھا اسلیے انکی اولاد کوئی سپید کوئی لال کوئی کالی کوئی ان رنگون کے بیچ مین کوئی
نرم کوئی سخت کوئی پاک کوئی ناپاک ہوئی آدم طول مین ساٹھ گز عرض مین سات گز تھے
یہ نبی تھے خلیفہ خدا کے ان سے خدا نے باتین کین انکی اولاد مین رسول تین سو پندرہ شخص تھے
نبی ایک لاکھ چوبیس ہزار ہوئے اس عدد کو امام احمد نے ابی امامہ سے روایت کیا ہی لیکن
بسند ضعیف آدم کو خدا نے فرشتون سے سجدہ کرایا سب نے سر زمین پر رکھا شیطان نے غرور کیا
راندا گیا کافر ہوا انکو سب چیزون کے نام سکھائے بہشت مین جگہ دی معلوم نہین یہ بہشت
زمین پر تھی یا آسمان پر گیہون یا کسی اور درخت کے کھانے سے منع فرما کر کہدیا کہ ابلیس تمہارا
تمہاری بی بی کا دشمن ہی ایسا نہو کہ جنت سے تمکو نکالدے او سنے قسم کھائی کہ مین تمہارا
خیر خواہ ہون آدم نے اوسکی قسم پر دہوکا کھایا اگلے اقرار کو بھول گئے کچھ ہمت انمین نہ پائی گئی
جب جنت سے نکلے تو ننگے نکلے پتون سے بدن چھپانے لگے حکم ہوا زمین مین رہو ایک
مدت تک دونون نے کہا ای رب ہمنے ظلم کیا اپنی جان پر اگر تو ہمکو نہ بخشیگا اور رحم نکریگا
تو ہم ٹوٹے والون مین رہین گے اس کہنے پر انکا قصور معاف ہوا آدم علیہ السلام دن جمعہ
وقت عصر دسوین محرم آٹھوین نیسان کو بہشت سے نکلکر جزیرہ سراندیب مین جسکو اب جزیرہ سیلان اور لنکا
بھی کہتے ہین ایک پہاڑ پر اوترے یہ ٹکڑا زمین کا داخل اقلیم ہند ہی اسلیے ہند اصل ہی پہلے بنی آدم کے
یہان سے اونکی اولاد پھیل کر جہد ولاتو مین آباد ہوئی سنہ نو سو تیسی مین آدم کا انتقال ہوا
یہ جنت مین چالیس برس رہ چکے تھے چالیس برس اپنی عمر سے داود علیہ السلام کو دئے تھے
پھر وہان سے نکلکر دنیا مین آئے انکی وفات اسی جگہ ہوئی انکے انتقال کے وقت تک انکی اولاد قریب چالیس ہزار
نفر کے ہو گئی تھی فرشتون نے انپر نماز جنازے کی پڑھی دفن کیا قبر انکی لنکا مین بتاتے ہین انکا نام قرآن شریف مین پچیس جگہ آیا ہے
کتابین کا اتفاق ہی اس بات پر کہ پدر اول اس نوع بشر کے یہی آدم علیہ السلام ہین جسطرح قرآن شریف

سے ثابت ہی اور وہ جو بعض اخبار والون نے ذکر کیا ہی کہ آدم سے پہلے دو امتین اور
تھیں جن و طم یہ قول ضعیف و متروک ہی ہمارے پاس اخبار آدم اور ذریت آدم اوسیقدر
ہین جو قرآن شریف مین آئے حدیث مین ہمکو بتائے ہین اسکے سوا جو کچھ ہی وہ دیارون کا
خیال و وہم کا جال ہی زمین آدم ہی کے نسل سے آباد ہوئی نوح علیہ السلام تک انہین انبیا کے
جیسے شیث و ادریس علیہما السلام تھے بادشاہ بھی تھے اور رائے والے بھی ہوئے جیسے
ہداشیر یعنی موحدین و سرنہین یعنی مشرکین قصہ آدم علیہ السلام کا اور اونکی اولاد سے
سمہ تو بیٹے کا قرآن پاک مین مذکور ہی جب فرشتون سے انکو سجدہ کرا دیا اور عہد
لیا اور پیغمبرون سے بھی عہد لیا گیا کہ کتاب و حکمت تمکو دی ہی اگر رسول آخر زمان کے آئے
اور تمھاری تصدیق کرے تو اوسپر ایمان لانا اوسکو سچا سمجھنا ان سبھون نے اقرار کیا
یہ رسول حضرت محمد خاتم الرسل ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آدم بہشت سے زمین پر آئے
انکے دو بیٹے تھے ہابیل و قابیل قابیل نے ہابیل کو مار ڈالا قیامت تک جو کوئی کسیکو قتل
کریگا اوسکا ایک گناہ قابیل پر بھی لکھا جاویگا شیث کا ذکر قرآن مین نہین ہی اسلیے کہ
سب پیغمبرون کے ذکر کا اوسمین التزام نہین کیا ہی بعد قتل ہابیل یہ پیدا ہوئے شیث کا
ترجمہ ہبۃ اللہ ہی سارے آدمیون کا نسب انھین سے جا کر ملتا ہی نو سو بارہ برس کے ہوکر
مرے اوس وقت ہبوط آدم کو ایکہزار ایک سو بیالیس برس ہوئے تھے سب سے پہلے انھین کی
داڑھی نکلی عبرانی بولتے تھے انھون نے جوتا ٹوپی پہنا اور پچاس صحیفے انپر اترے جب
یہ پیدا ہوئے عمر آدم کی دو سو تیس برس کی تھی یہ وصی تھے آدم کے انکا نام نزدیک صابئہ کے
تاذیمون ہی ادریس علیہ السلام بڑے سچے نبی تھے انکو قرآن شریف مین صدیق کہا ہی
تین سو پینسٹھ برس کی عمر مین آسمان پر اوٹھا لیے گئے انکے بھی صحیفے تھے انکو ہرمس ہرامسہ
اور اخنوخ بھی کہتے ہین پیغمبر حکیم بادشاہ تھے شریعت آدم کی مخالفت پر انھون نے جہاد
کیا شہر آباد کیے ایک سو اسی شہر بس گئے انکا جانا آسمان پر خود قرآن شریف مین مذکور ہی

سنہ ایکہزار چار سو ستر ہ مین بعد ہبوط آدم کے آسمان پر لے گئے اُنکا نام قرآن شریف مین
صرف دو جگہہ آیا ہی **نوح** علیہ السلام اپنی قوم مین پچاس سال کم ہزار برس رہے جب
قوم نے انکی نہ سُنی تو انکی بد دعا سے سب پر پانی کا طوفان آیا اوسمین ڈوب کر مر گئے
ایک بیٹا انکا کافر تھا وہ بھی ڈوب کر مر گیا طوفان ساری زمین پر آیا جو مومن اور انکے
گھر والے کشتی مین تھے وہ بچ گئے وہ تھوڑے لوگ تھے اَسّی یا کچھہ کم زیادہ اونکی نسل نہ چلی
نسل فقط انھین تین بیٹون نوح علیہ السلام کی چلی **حام سام یافث** حام چھوٹے سام منجھلے
یافث بڑے بیٹے تھے اسلیے انکو آدم ثانی اور اَب ثانی کہتے ہین حدیث سمرہ بن جندب
مین آیا ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سام عرب کے باپ یافث روم کے باپ
حام حبش کے باپ ہین اسکو ترمذی نے روایت کیا ہی بعض نے کہا حام باپ ہین حبش و
زنج و قبط و سودان و بربر و ہند و سند کے سام باپ ہین فارس و روم کے یافث باپ
ہین ترک و صقالبہ و یاجوج و ماجوج کے غرض کہ یہ بیان انساب کا مجمل ہی
تفصیل مین اختلاف ہی کوئی دلیل مرفوع موجود نہین جو تحقیق سمجھی جاوے نوح علیہ السلام
ایکہزار چھہ سو بیالیس برس بعد ہبوط آدم کے پیدا ہوئے طوفان تک آدم علیہ السلام کو
دو ہزار دو سو بیالیس برس گذر گئے تھے انکی قوم بت پرست تھی پانی سے ہلاک کی گئی دسوین
رجب کو کشتی مین بیٹھے دسوین محرم کو اوترے چھہ مہینے مدت طوفان رہی کشتی جودی
پہاڑ پر ٹھہری نوح کا نام قرآن شریف مین اوتالیس جگہہ آیا ہی جب طوفان آیا چھہ سو برس کے
تھے بعد طوفان کے تین سو پچاس برس زندہ رہے کل عمر نو سو پچاس برس ہوئے
بحسب صراحت قرآن شریف **ہود** علیہ السلام نے اپنی قوم کو توحید کیطرف بلایا اس قوم
کا نام عاد ہی اونھون نے نہ مانا قحط پڑا اور مینہ بند ہوا بادل آیا اوسمین ہوا کا عذاب تھا
ہوا نے ایسا گرایا جیسے کھجور کے درخت ہود نوح کے بعد پہلے ابراہیم علیہ السلام سے تھے
انکا نام قرآن شریف مین آٹھہ جگہہ آیا ہی صالح علیہ السلام انکو ثمود کی طرف بھیجا گیا تھا

پادشاہ نے سارا کو دی تھین چھیاسی برس کی عمر ابراہیم علیہ السلام کی تھی جب یہ پیدا ہوئے
انکو قرآن مین سچا وعدے کا اور رسول نبی کہا ہی گھر والون کو نماز و زکوۃ کا حکم کرتے انکا نام
قرآن شریف مین بارہ جگہہ آیا ہی **اسحق** علیہ السلام انکے باپ سو برس کے تھے جب یہ پیدا
ہوئے آدم کے تین ہزار چار سو تینتیس برس اسوقت تک گزرے تھے ساتھ عمر شام مین رہے
ایک سو اسی برس جئے باپ کے پاس دفن ہوئے انکا نام قرآن شریف مین سترہ جگہہ آیا ہے
یعقوب علیہ السلام اسحق ساٹھہ برس کے تھے جب یہ متولد ہوئے ایکسو سینتالیس برس کی
عمر پائی انکا نام قرآن شریف مین سولہ جگہہ آیا ہی ابراہیم علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام نے
اپنی اولاد کو وصیت کی یابنی ان اللہ اصطفی لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون
انکے بیٹون نے کہا نعبد الہک واله اباءک ابراھیم واسمعیل واسحق الها واحدا
ونحن له مسلمون یہ سب مسلمان تھے واسطے **لوط** علیہ السلام بھتیجے ہین ابراہیم علیہ السلام
کے اہل سدوم کے رسول تھے وہ لوگ کفر و فاحشہ مین مبتلا رہتے اور لواطت بازی کرتے جب
سمجھانے پر کسیطرح سیدھے نہوئے فرشتون نے آکر پانچون گانون کو اولٹ مارا جو گانون
اپاہج تھا اوسپر پتھر برسے وہ یون مرا یہ عذاب صبح کیوقت ہوا ہر پتھر پر نام ایک ایک کا لکھا تھا
انکا نام قرآن شریف مین ستائیس جگہہ آیا ہی **ایوب** علیہ السلام یہ اصل مین رومی ہین بڑے
مالدار تھے انکا امتحان لیا گیا محتاج ہوگئے لیکن عبادت و شکر کو ترک نکیا پھر جذام کی بیماری
ہوئی کیڑے پڑگئے صبر کیا مجبور آخر کو اچھے ہوگئے انکا نام کتاب اللہ مین چار جگہہ آیا ہی قرآن نے
فرمایا ہمنے پایا اوسکو صابر کیا اچھا بندہ ہی رجوع کرنیوالا انکا صہر یعقوب علیہ السلام کا
[illegible] بعض کے نزدیک [illegible] برس جئے **ذوالکفل** انکے بیٹے
[illegible] **یوسف** علیہ السلام [illegible] برس کے تھے جب باپ سے جدا ہوئے
[illegible] برس جدا رہے [illegible] سترہ برس کہا ہے وقت وفات پر چھپن برس
کے تھے ایک سو [illegible] برس جئے [illegible] سال کے بعد مولد ابراہیم علیہ السلام سے پیدا

ہوئے تھے موسیٰ علیہ السلام سے چار سو چھتیس سال پہلے وفات پائی انکا قصہ احسن القصص ہی زلیخا کا عشق
انسے حالت کفر مین تھا اسلئے عشق خصال کفر مین ٹھہرا یہ لفظ قرآن شریف وحدیث صحیح
مین کسی جگہہ نہین آیا ہی یہ مصر مین بکے تھے کم دامون پر پھر زلیخا کے ڈر سے قید ہوئے
۱۲ یا ۱۳ یا ۱۴ برس تک قید مین رہے جب رہائی ہوئی وزیر مصر ہوئے انکا نام فرقان مجید مین
ستائیس جگہہ آیا ہی اصحاب کہف یہ روم کے رہنے والے تھے بادشاہ کا ڈر سے بھاگے
ایک غار مین جا چھپے اب تک خواب راحت مین ہین ایک بار جاگے تھے آدم علیہ
السلام سے چھ ہزار چھتیس سال بعد پھر سو گئے سات آدمی ہے آٹھوان کتا ہی
یہ ایک عجب نشانی ہین خدا کی انکا قصہ قرآن مین آیا ہی سورج نکلتے ڈوبتے وقت انکی طرف
کترا کر جاتا ہی شعیب علیہ السلام یہ ابراہیم کی اولاد یا اونپر ایمان لانے والون کی اولاد
سے ہین اول ایکہ والون کی طرف بھیجے گئے تھے وہ آگ برسنے سے ہلاک ہوئے پھر مدین
کے رسول بنے وہ زلزلے سے مٹے انکو خطیب الانبیا کہتے ہین مدین والے ناپ تول مین کمی
کرتے تھے انکا کہنا نہین سنتے انکو دھمکاتے تھے انکا نام قرآن مجید مین گیارہ جگہ آیا ہی
موسیٰ علیہ السلام آدم کے اترنے سے تین ہزار سات سو اڑتالیس سال بعد مصر مین پیدا
ہوئے اوسوقت طوفان کو ایکہزار چھ سو چھتیس برس یا پانسو ساٹھ برس گزرے تھے
اور ابراہیم علیہ السلام کو چار سو پچیس سال ہوئے تھے منوچہر کا زمانہ تھا جب مصر سے نکلے
اسی برس کے تھے چالیس برس جنگل مین رہے ایکسو بیس برس جیئے قوم فرعون نیل مین ڈوبے
ایکہزار چار سو چھیاسی برس پہلے عیسیٰ سے تھے بعض نے دوسرے سنہ بتائے ہین انکا قصہ کتب
الله مین مفصل لکھا ہی انکا نام کلام الله مین ایکسو چونتیس جگہہ آیا ہے ہارون علیہ السلام کا
نام اونتیس جگہہ موسیٰ علیہ السلام کو کتاب توراۃ لکھی لکھائی تختیون پر ہاتھ سے خدا کے ملی تھی
ہارون انکے بڑے بھائی انکے وزیر ہوتے تھے دونو کا ذکر قرآن شریف مین آیا ہی یوشع
یہ اولاد مین یوسف علیہ السلام کے ہین خلیفہ تھے موسیٰ علیہ السلام کے تین برس بعد [illegible]

ایکسو دس برس جیے تبع کا نام قرآن مجید مین دو جگہہ آیا ہے ذی الکفل کا بھی دو جگہہ
عزیر کا ایک جگہہ شمویل انکو پیغمبر بنایا ہی وفات موسی علیہ السلام سے ایک چار سو
ترانوے سال گزرے باوٴن برس جیے داوٴد علیہ السلام یعقوب علیہ السلام کی اولاد مین
تھے بڑے بہادر تھے چار ہزار تین سو چھتیس برس بعد آدم کے پیدا ہوئے موسی علیہ السلام کے
پانسو پینتیس برس بعد انتقال کیا انکے وقت مین اسباب عالم زیادہ تھا ستر برس جیے
انکو خدا نے خلیفہ فرمایا ہے صاحب قوت کہا ہی پرندے و پہاڑ انکے ساتھ تسبیح کرتے
لوہا انکے ہاتھ مین موم ہوجاتا اوس سے زرہ بناتے زبور انکی کتاب کا نام ہی انکے عہد مین
بعض بنی اسرائیل مسخ ہو گئے بندر بنگئے مگر نسل اونکی چلی یہ عذاب اس بات پر ہوا کہ زبور پر
عمل کرنا چھوڑ دیا انکا نام کتاب اللہ مین سولہ جگہہ آیا ہی اعملوا آل داود شکرا وقلیل من
عبادی الشکور انھین کے قصے مین ہے سلیمان علیہ السلام بیٹے ہین داود کے
چار ہزار تین سو اکانوے برس بعد آدم سے پیدا ہوئے بارہ برس کے تھے جب خلیفہ ہوئے
جیسے حکومت و دولت و مملکت انکو ملی کسیکو پھر ویسی نملی بیت المقدس انکی مسجد کا نام ہے
سات برس مین بنائی گئی تیس گز کی اونچی ساٹھہ گز کی لمبی بیس گز کی چوڑی تھی پانسو گز کی فصیل
اوس سے الگ باہر بنائی تھی بلقیس ملکہ یمن کا آنا نزدیک انکے قرآن سے ثابت ہی باون برس جیے
چالیس برس پادشاہی کی سال وفات مین اختلاف ہی پانسو چھہتر برس بعد وفات موسی کے
انتقال کیا آدم علیہ السلام کو چار ہزار چار سو تہتر برس گزرے تھے انکی نسل مین پندرہ
پادشاہ ہوئے دو سو اکسٹھہ سال تک سلطنت رہی سب مین پچھلے حزقیا تھے بڑے نیک
تھے بیس برس کے تھے کہ حاکم ہوئے اونتیس سال حکمرانی کی پندرہ برس پہلے مرنے سے انکی عمر
ہو چکی تھی خدا نے انکی عمر زیادہ کی انکے وقت کے پیغمبر نے یہ خبر دی تھی موسی علیہ السلام سے
آٹھہ سو ساٹھہ سال بعد وفات پائی انکا نام کتاب اللہ مین سترہ جگہہ آیا ہی قرآن شریف مین
صرف تیئیس پیغمبرون کا ذکر ہے لقمان و خضر و ذوالقرنین کی نبوت مین اختلاف ہی عزیر

ملعون کا نام چھہ جگہہ اور قارون کا نام چار جگہہ آیا ہی ذوالقرنین انکا نام اسکندر تھا
یہ زمانہ ابراہیم علیہ السلام مین تھے کسی نے یہ بھی کہا ہی کہ وہ دو ہین یہ بنا ابن عباس نے کہا
انکی قوم حمیر تھی سد یاجوج و ماجوج انھین نے بنایا ہی قرآن مین انکا قصہ آیا ہی تیرسے اولوالعزم
رسول آدمی سے نوح علیہ السلام نے انکو اپنا بندہ کہا ہی سچ ہی بندگی سے بڑھکر کوئی مرتبہ نہین لکھ ہی جب
بندے سے پوری بندگی ادا ہو ورنہ چھہ مراتب بندگی سرافگندگی ہی یونس بن متی علیہ السلام
انکا نام قرآن شریف مین چھہ جگہہ آیا ہی متی انکی ماں کا نام ہی سوا انکے اور مسیح علیہ السلام کے
کوئی نبی ماں کے نام سے مشہور نہین ہوا موسی علیہ السلام سے آٹھہ سو چند برس بعد مبعوث
ہوئے موصل کے پاس نینوی ایک گانون ہی وہان کے نبی تھے لاکھہ یا کچھہ اوپر لاکھہ کی بستی
تھی قوم نے انکی بات نہ سنی انھون نے وعدہ عذاب کا کیا عذاب آیا پیغمبر کو سچا کرنے کے
لئے لیکن بے اذن وعدہ کیا تھا اسلئے قوم کی توبہ پر وہ عذاب مکانون کی چھت تک آکر اٹھ گیا
یہ رفع عذاب فقط اسی قوم سے ہوا کسی دوسری امت سے انکا قصہ قرآن مین مفصل آیا ہی
انکو ذوالنون بھی کہتے ہین اسلئے کہ مچھلی نگل گئے تھے جب دعا کی جان بچی یہ دعا عجب چیز ہی
اب بھی جو کوئی اسکو پڑھے ہر بلا سے نجات پائے اسی طرح قرآن و حدیث دونو مین آیا ہی
یہ عذاب دھوین کا تھا مگر موقوف رہا انکو قرآن مین رسول فرمایا ہے صاحب الحوت بھی کہا ہی
الیاس علیہ السلام انکی قوم بت پوجتی تھی جب منع کیا تو انکو جھٹلایا قرآن مین فرمایا یہ
رسولون مین سے ہین انکا نام کتاب اللہ مین تین جگہہ آیا ہی زکریا حضرت سلیمان کی اولاد مین
نبی تھے پیشہ درودگری کا کرتے مریم کے یہی کفیل بنے یحیی علیہ السلام انکے بیٹے ہین بڑھاپے
مین پیدا ہوئے پانچہزار پانسو چوراسی برس بعد ہبوط آدم کے عیسی علیہ السلام سے چھہ مہینے
بڑے تھے یہی سال تولد مسیح کا بھی ہی ہیرودس بادشاہ نے انکو ذبح کر ڈالا زکریا کو مریم سے
متہم کیا وہ ایک درخت کے اندر جا چھپے اوسکو چیر ڈالا زکریا کے دو ٹکڑے ہو گئے سو برس
کی عمر تھی یحیی تین برس پہلے رفع مسیح سے مارے گئے ایک فاحشہ عورت کی خاطر سے انکا سر

کاٹ کر بطور تحفہ روبرو بادشاہ وقت کے حسب فرمایش اوسکے بھیجا گیا انصاری انکو یوحنا
کہتے ہین زکریا او یحیی کا نام قرآن شریف مین سات جگہہ آیا ہی عیسی بن مریم علیہ السلام
انکی ولادت کا قصہ قرآن مین آیا ہی یہ روح کلمہ بندہ نبی رسول اللہ کے ہین معجزات تو پیدا
ہوتے گود مین مان کے بولے انجیل انکی کتاب کا نام ہی جب تیس برس کے ہوئے وحی آنے لگی
بارہ آدمی ایمان لائے جنکو حواری کہتے ہین سنہ پانچ ہزار چہ سو سترہ مین ہبوط آدم سے آسمان
پر اوٹھا لئے گئے آخر زمانہ مین پھر اوترینگے بیاہ کرینگے دین اسلام کو رواج دینگے انکا
اوترنا قیامت کے آنے کی نشانی ہی جب اوٹھہ گئے تو تینتیس برس کے تھے پھر آکر چالیس
برس رہینگے تہتر برس کی عمر پائینگے سولی پانا انکا ہاتھہ سے یہود کے بے سند ہی انکی امت
بہتر فرقہ ہوگئی ہی انصاری نے انکو ایک خدا سمجھا ہی لکن یہ بندہ ہین خدا کے خدا ہین نہ بیٹے
خدا کے انکا نام قرآن شریف مین چھتیس جگہہ انکی مان کا نام چونتیس جگہہ آیا ہی فائدہ آدم کو خدا نے بے مان باپ کے
پیدا کیا حوا کو بے مان کے بنایا عیسی کو بے باپ ظاہر کیا باقی سب بنی آدم کو مان باپ سے نکالا
یہ چار قسم ہوئے اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہی اس تیرہوین صدی میں امت مسیح نے رد اسلام
مین بہت کچھہ تحریر تقریر کی لکن آخر کو ہار گئے انکا امت مسیح ہونا انکا برائے نام ہی اصل مین
سب یا اکثر حکیم وضع دہری مذہب ہین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یہ آخر رسل اول انبیا ہین پانسو چتالیس برس بعد رفع مسیح علیہ السلام کے مکہ معظمہ مین
پیدا ہوئے دن اتوار کے دسوین ربیع الاول کو چالیس برس کے عمر مین سارے دنیا کے پیغمبر
ہوئے دس برس مکہ معظمہ مین رہے پھر مدینہ منورہ مین چار سے تیرہ برس وہان گذرے ترسٹھہ
برس کی عمر ہوئی انکی آخر عمر مین ایک لاکھہ چوبیس ہزار آدمی زیادہ اس سے مسلمان ہوگئے
تھے دین اسلام ہفت اقلیم مین پھیل گیا تاریخ اسلام انکی ہجرت سے رکھی گئی ہے قمری حساب سے
انکا نام مبارک قرآن شریف مین پانچ جگہہ آیا ہے انجیل مین فارقلیط نام ہی جسکا ترجمہ احمد
کتاب اللہ مین انکی جان اور بات کی قسم کھائی ہی حضرت ابراہیم و اسمعیل علیہما السلام انکے

جب تک اعلے تھے درمیان ہبوط آدم علیہ السلام اور انکے مولد کے چھ ہزار تین سو اکانوے
برس سات مہینے ہوتے ہین آخر سال حال یعنی سنہ [illegible] ہجری تک سات ہزار چھ سو [illegible]
برس ہفت ماہ ہوئے **ف** مورخین کی کتاب تواریخ وغیرہ مین بابت تاریخ ہبوط
آدم و عمر دنیا بہت بڑا اختلاف ہی اور کیون نہو کہ قرآن مین فرمایا ہی کہ اسکے بیچ مین
بہت سے قرن گزرے ہین وہ اللہ ہی کو معلوم ہین جو بات نزدیک سے اللہ کے
نہین ہی اوسمین بڑا اختلاف رہتا ہی ہم کیا اور ہمارا علم کیا ساری دنیا کا علم بشمول انبیاء
بھی شامل ہین سامنے اوسکے علم کے ایسا ہی جیسے چڑیا پانی مین چونچ ڈالکر نکالے تو اوسمین
اتنا پانی لگے گا یہ بات کہ آدم کے اوترنے سے ابتک اتنا زمانہ ہوا اور دنیا کی عمر سات ہزار
برس ہی قول یہود کا ہی اسلام مین اسکی کچھ اصل نہین حدیث و قرآن مین نہ تاریخ ہبوط
آدم بتائی ہی نہ عمر دنیا کی [illegible] البتہ ہی خلق آسمان و زمین سے اسکو بے شبہ بہت مدت
ہوئی اگرچہ صحیح معلوم نہین آدم سے اب تک کتنا زمانہ گزرا اسکا بھی ٹھیک ٹھیک اتا پتا
نہین چلتا یہ جو قدما، ہر ملت و امت نے بمقدار ایام دنیا کسی نے کون کسی نے کچھ بتایا
یہ سب انکا وہم و خیال ہی آنکھون کروڑون پدمون سنکھون سے زیادہ شمار برسون کا
بیان کرتے ہین حالانکہ یہ علم خلق کے علم سے خارج ہی سوای خالق کے کوئی اوسکو نہین
بتا سکتا ہم کون ہین تم کون ہو جو اسمین غور کرین ہمین تو نجات کے لئے بس یہی کافی ہے
کہ صانع عالم کا اقرار کرین آپکو بندہ ناچیز مخلوق باطل اوسکو خالق معبود برحق جانین دنیا کو
فانی آخرت کو باقی جانین سوای پیغمبرون کے دوسرے کی بات کی کچھ سند نہ جانین جتنا فتنہ
دنیا مین ہی اوسکی بنیاد یہی ہی کہ جتنے آدمی اوتنی عقل ہر آدمی اپنی عقل پر چلتا ہی نقل کو
نہین مانتا اگر اس عقل کو جو درحقیقت جہل محض ہی طاق مین رکھکر سب پیغمبرون کی
بات پر اتفاق کرلین ایک بات بولین تو ابھی سارا جھگڑا چکا جاتا ہی لیکن یہ ہرگز نہوگا
اسلیے کہ ابلیس سا دشمن ہر دم پیچھے لگا ہی خدا کو اوسکو دوزخ کا بھرنا منظور ہو چکا ہی اگر یہ نہون

تو دوزخ خالی رہے جو نیک ہون تو بہشت کی آبادی کسطرح ہو قیامت کے دن
یہ جھگڑا چکایا جاویگا اس لڑائی بھڑائی کا نیاو بخوبی ہو جاویگا وہ دن بھی اب نزدیک
آلگا ہی گو تاریخ آمد معلوم نہین ہو سکتی ہی **ف** نوح علیہ السلام کے بیٹون نے دوبارہ
طوفان کے خوف سے ایک بڑا محل اونچا بنایا تھا جسکا سر آسمان سے لگتا تھا بہتر برج اونکے
رکھے تھے ہر برج مین ایک بڑے شخص کو عمل کے لیے بٹھایا تھا اللہ تعالی نے اس حرکت کو
ناپسند کیا وہ محل گر پڑا اوسکے گرنے کی گڑبڑ مین ایسی گھبراہٹ ہوئی کہ سب کی بولیان
بگڑ گئین ایک کی بولی دوسرے کی بولی سے نہ ملی اسکو **تبلبل السنہ** کہتے ہین
عابر نام نے انکے ساتھ اس گھر بنانے مین موافقت نہین کی تھی وہ اللہ تعالی کی اطاعت
مین تھے اونکی زبان عبرانی باقی رہ گئی پھر سام کی اولاد عراق و فارس مین جا بسی ہند کی
سرحد تک حام کی اولاد جنوب مین مصر تک آرہی یافث کی اولاد بحر خزر تک جا پہنچی
آباد ہوئی یہ شعبے ہر سہ فرزند نوح کے اسی تبلبل السنہ کے زمانہ سے ہوئے سب بہتر شاخین
انکی اولاد کی ہوگئین **ف** ابراہیم علیہ السلام آخر زمانہ بیوراسپ مین تھے جسکا نام
ضحاک بھی ہے وہ زمانہ اول ملک فریدون کا تھا سنہ تین ہزار چار سو تینتیس مین انہون نے
کعبہ کو بنایا اسی سال مین اسحق پیدا ہوئے اسمعیل انسے چودہ برس بڑے تھے ذبیح یہی ہین
یہود اسحق کو ذبیح بتلاتے ہین یہ ٹھیک نہین پھر قریش نے کعبہ کو ڈھا کر سنہ پینتیس مین
مولد نبوی سے دوبارہ تعمیر کیا **نکتہ** جتنے نبی رسول خدا کی طرف سے آدم سے لیکر
اس دم تک آئے خواہ کسی نے اونکو مانا یا نہ مانا وہ سب یہی کہتے رہے کہ خدا ایک ہی اوسکو
رب سمجھو اوسکو پوجو بری عادت چھوڑو نیک خصلت برتو خدا کے سوا جتنی مخلوق ہی حیوان
ہو یا جماد یا نبات وہ لائق پوجا کے نہین بعض امتون نے کہا مان لیا بیشتر یا اکثر نے نہ مانا ماننے
والے بچ گئی یہان وہان دونو جگہ اچھے رہے منکرون پر طرح طرح کا عذاب آیا نوح علیہ السلام
کی امت پانی سے مٹ گئی یہ امت بت پوجتی تھی ہود علیہ السلام کی امت عاد نام بھی بت پوجتی

تھی اونپر ریح کا عذاب آیا سب برباد ہوگئی صالح علیہ السلام کی امت جسکا نام ثمود تھا ایک صیحہ سے
ہلاک کردی گئی لوط علیہ السلام کی قوم پر پتھر برسے اسکو قذف کہتے ہین بسبب اعمال ردی کئیے
انکو موتفکات کہتے ہین یونس علیہ السلام کی امت پر دہوین کا عذاب آیا تھا لکن اونکی توبہ
کرنے سے جب بے مین گرفت سے اوٹھ گیا مدین والے قوم شعیب علیہ السلام پر آگ برسنے زلزلہ
ہونے سے تباہ ہوگئی امت موسی علیہ السلام مین سے فرعون والے دریا مین ڈوب کر مر گئے
بنی اسرائیل پر طرح طرح کا عذاب آیا بندر سور بنگئے اسکو مسخ کہتے ہین قارون زمین مین دہنس گیا
اسکو خسف کہتے ہین یہ گیارہ قسم کا عذاب ہی جو اگلی امتون پر آیا ہر پیغمبر نے اپنی امت کو
اگلی امت کا عذاب یاد دلا کر ڈرایا مگر کون سنتا ہی اس امت آخر پر جو ملت اسلام کہلاتی ہی
اوسطرح کا عذاب بعینہ نہین آیا اور نہ آویگا حدیث ابی موسی مین مرفوعا آیا ہی یہ امت میری
امت مرحومہ ہی اسپر آخرت مین کچھ عذاب نہوگا عذاب اسکا دنیا مین فتنے و زلزلے و قتل
ہین رواہ ابو داؤد دوسری روایتون مین ہونا قذف و خسف و مسخ کا اس امت کی بعض
قومون مین نزدیک قرب زمان قیامت کے آیا ہے اور کثرت زلازل کو علامت قرب قیامت
ٹھہرایا ہی جسطرح اور بہت سی علامتین اوسکی ہین اس تیرہوین صدی مین بہت سے آثار قرب قیامت
کے پائے گئے خصوصا اس سال اخیر مین جسپر یہ صدی ختم ہوئی بہت لوگون نے آنکھون
کانون سے دیکھے سنے لکن گمراہ لوگ ابتک اوسکے منکر ہین جو علامات ارضی و سماوی ظاہر
ہوتی ہی اور بتاتے ہین کہ یہ بات اسلام مین آئی ہی اوسپر تمسخر کرتے ہین جسطرح اسکا کبھی نجوم
سے کبھی رای و قیاس سے نکالکر شہرت دیتے ہین اسطرحکا مسخراپن اگلے زمانے مین کسی دین والے
کسی دین والے سے ہوا اونکو ممسوخ یا باطل سمجھے نہین کیا جسطرح آج کل کھلم کھلا ہورہا ہی انا للہ

بالتعلق مخفی مدام ای توفیق / پر آج برسر رہ خوب برملا ٹھہری

قربان بیان صدق ترجمان قرآن عظیم کے جسنے پہلے سے ہمکو یہ خبر دی ہی کہ ان لوگون نے
اپنے دین کو لہو و لعب ٹھہرایا ہی اور اپنی ہوا کو معبود بنایا صدقے خاتم الانبیاء کے جسنے

بد خلق سے تا داخل ہونے بہشت دوزخ کے سب حال کلی وجزئی پر ہمکو مطلع فرما دیا قدما
علما دیندار اس امت پر جنھون نے ہر خبر کا مصداق گذشتہ ہو یا حال یا استقبال ہمکو بعینہ
علامت یا تاریخ یا وقت بتا دیا حال و آیندہ کے لیے رستہ مصداق کا دکھا دیا جب کوئی
حادثہ زمینی آسمانی ہوتا ہی جھٹ مصداق اوسکا حدیث یا آثار مین بخوبی ملتا ہی لیکن او شخص کو
جو علم قرآن و سنت کو برتا ہی نہ اوسکو جو قانون رائے آئین اجتہاد ماو شما مین پھنسا ہوا ہی

نکتہ جسطرح ہر امت اپنے پیغمبر کو پیغمبر جانتی مانتی ہی مثلا یہود موسی علیہ السلام کو
دوسرے امم دوسرے انبیا کو اسیطرح مسلمانون سے پیغمبر خاتم الانبیا ہین جن دلیلون سے اگلی
امتون نے اونکو پیغمبر سمجھا وہی دلیلین جیتنا یا مثل اوسکے نبوت نبی آخر الزمان کی بھی تصدیق
کرتے ہین پھر اونکا اقرار انسے انکار نری ہٹ دھرمی ہی اسلام کے اصول آیندہ و گذشتہ
جو زمانہ آدم سے لیکر اسدم تک برابر سب پیغمبرون کی زبان سے نقل ہوتی چلی آئی جسکو شبہ
دہوکا ہو وہ بھلائی توحید کی برائی شرک و کفر کی خصوصیت عبادت کے واسطے ایک رب کی
کتب آسمانی سے اب بھی معلوم کرسکتا ہی اگرچہ توریت انجیل وغیرہما مین ہر طرحکی دخل بیجا ہوئی ہو
آیندہ کے لیے ہوتی رہتی ہی لیکن اثبات توحید و اسلام اب بھی ان کتابون سے بخوبی
ممکن ہی ع باصد ہزاران کدورت باز این خرابہ جائی ست • رہی فروع عبادت و سلطنت
سو جو کوئی پیغمبر آیا اوسکو جیسا حکم ہوا وہ اوس نے اپنی امت کو پہونچایا خدا نے ہر زمانے مین
استعداد و لیاقت ہر امت کی دیکھکر نرم گرم حکم دیئے توریت کی سختی انجیل کی نرمی دیکھو جب
دین اسلام آیا ساری اگلی پچھلی خوبیون کا گلدستہ بنا جو تفصیل دنیا و آخرت کی شرح حق
و باطل کی تفسیر احوال دنیا و احوال عقبی کی اس ملت مین جو آخر امم ہی واسطے اتمام حجت کے
بیان کی گئی وہ کسی کتاب سابق مین نتھی جو کمالات ظاہر و باطن اس امت کے رسول مین جمع
ہوئے وہ کسی رسول کو مرحمت نہوئے جیسے خبر آیندہ کی ذرا ذرا نبی آخر زمان نے دی ویسی کسی
نبی نے ندی تہی ہر خبر کا اثر اپنے وقت پر ظاہر ہوا اور ہوتا رہتا ہی یہانتک کہ اس امت مین

قیامت تک جو فتنہ بڑا یا چھوٹا ہونے والا ہی اوسکو سب وار بتا دیا اس سے بڑا کیا
صدق ہوگا یہ کہ جو آج حکومت دنیا کرتے ہین یہ نجومی کاہن رمال وغیرہم جو غیب کی
باتین بنا بنا کر پھیلاتے ہین بھلا بتاؤ تو کوئی ایک بات بھی انکی لاکھہ با تو مین سچی نکلی
انکو اتنی خبر بھی تو نہین کہ کل انکے گھر مین چوری ہوگی یا ڈاکہ پڑیگا یا عافیت رہیگی
یا یہ بیمار ہوجاوینگے یا فلانے دن فلان سفر مین یا فلان شہر مین مرینگے یا امسال پانی
برسیگا یا نہین مان کے پیٹ مین نر ہی یا مادہ پھر آیندہ کی بات یہ بیچارے کیا جانین
لکن بات یہ ہی کہ چند مشکل اذ برای اکل مسلمانون مین او باتین اتنا فرق ہی کہ مسلمان
جھوٹ بولکر دین چھوڑکر معاش پیدا نہین کرتے کمی بیشی رزق کی طرف سے خدا کی
جانتے ہین تقدیر پر شاکر ہین تدبیر کو تابع تقدیر سمجھتے ہین یہ لوگ منکر تقدیر ہوکر
زمین آسمان کے قلابے ملاتے ہین جو کام بنگیا اوسکو اپنی عقل کی تیزی سمجھے جو نہ بنا اوسکو
غلط تدبیر خیال کیا بار بار اوسکے درپے رہے اس امت کی قدریہ اور یہ ایک چیز ہین
اگلی امتین بھی اس قسم کی تھین لکن اونپر بلا آگئی انپر بلا کا نہ آنا بوجہ خاتم رسل صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم بلا ہوگیا موتہ کھل گیا جو چاہین سو بکین ہاتھہ بڑہ گیا جو چاہین سو کرین اپنی علم کو
جو چاہین سمجھا دین جاہلون کو جس رستے پر چاہین لگا دین مال کی لالچ حکومت کی طمع نے
ایک جہان کو دین سے بے دین کردیا ہی اس دنیا کا برا ہو سب دنیا والے دیکھتے ہین
کہ وصف بشریت مین پیدا ہونے سے مرنے تک سب آدمی یکسان ہین عالم کا تغیر بھی
ہر دم مشہود ہی اختلاف حالات بنی آدم بھی ہر قوم و ملت مین موجود ہی مرنا ایک امر
یقینی ہی آدم کے زمانہ سے اس دم تک جتنے بادشاہ ہوئے خواہ ایک حصہ زمین کے
حاکم تھے یا ہفت اقلیم کے مالک خواہ اونھون نے خدائی کا دعوی کیا یا بندگی کا یا ہلیا
عادل تھے یا ظالم بڑی عمر پائی یا تھوڑی باولاد تھے یا بے بنیاد سارے جہان کا انتظام
کرنا چاہتے تھے یا ایک گھر یا شہر یا کشور یا مکان کا آخر سب کے سب ایسے مر مٹ گئے کہ

اب اونکی بھنک بھی نہین آئی حالانکہ عمر و قوت و قدرت و دولت و حکومت اونکی
لوگ اس زمانے کی نسبت صد چند بلکہ ہزار چند تھی پھر ان پچھلے آدمیون کی یہ طمع کیونکر
صحیح ہو سکتی ہی کہ ہم ساری دنیا کو ایک رستہ پر لگا دینگے سب کو اپنا ہم صفیر بنا لینگے
بھلا کسی تاریخ سے یہ بات ثابت تو کر دو کہ آدم سے لیکر اب تک کبھی ایسا کسی عہد رسالت
یا زمان حکومت مین ہوا ہی کہ سب لوگ ذہبری ہو گئے ہون بلکہ جو بات تاریخ و تجربہ سے
پائی گئی ہے وقت اوسکا امتحان ہو سکتا ہی وہ یہ ہی کہ جس امت نے خلاف اپنے پیغمبر کا
کیا وہ ہلاک ہو گئے جس حاکم نے ظلم کیا اوسکا گھر ایک نہ ایکدن اوجڑ گیا ہان عادۃ اللہ
اسطرح جاری ہی کہ جسطرح ساری خلق ہدایت پر نہین ہی اسیطرح سب کے سب گمراہ بھی
نہین ہوتے ایک گروہ اگر دولت و حکومت کو اپنا ایمان کر لیتا ہی تو تھوڑے بہت
ایسے بھی موجود رہتے ہین جو جواہر کو پتھر اور حکومت کو محکومی سے بدتر سمجھتے ہین لاکھون
تمنای مال و ملک مین مر گئے محنت کرتے کرتے سڑ گئے کوڑی ہاتھ نہ آئی دو چار نفر بے
فکر انکی میسر نہوئی سیکڑون ایسے دیکھے کہ بے طلب و سعی چھپر پھاڑ کر اونکو امیر و تونگر
بنا دیا گیا بہت ایسے پائے جنھون نے بادشاہ ہو کر سلطنت پر لات ماری باقی کو فانی پر
اختیار کیا جب تم بنی آدم مین ملوک و امرا کو گنو گے مٹھی بھر پاؤ گے غریب لوگ ٹھر بھر کے
ملین گے پھر جب دونو کے حال مین غور کرو گے زمین آسمان کا فرق پاؤ گے باوجود دیکھنے
سننے ان حالات کے عجب پردۂ غفلت ان مساکین بن مساکین پر پڑا ہوا ہی سو کیا سا
یا سو دو سو روپیہ کے معاش کے لیے یا چند جاہلون مین لال بجھکڑ بننے کے واسطے ایمان بیچتا
پھرتا ہی منکر کو معروف معروف کو منکر ٹھہرا کر ہر کسی سے لڑائی بھڑائی کا بازار گرم
کئے ہوتی ہی لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ثلث حدیث مرفوع مین
آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لکھا اللہ تعالے نے مقادیر خلق کو پہلے

ابن عمرو سے روایت کیا ہے قرآن شریف مین ہی کہ اللہ تعالے کا ہر دن ہمارے
ہزار برس کے برابر ہی دوسری آیت سے معلوم ہوا کہ دنیا کے کاروبار پچاس
ہزار برس کی مدت مین خدا کی طرف چڑھتے رہتے ہین قیامت کا دن بھی پچاس ہزار برس کا
ہوگا اس سے یہ بات نکلی کہ بدء خلق یعنی ابتداء آفرینش آسمان و زمین سے تا فناء عالم
مدت پچاس ہزار برس کے ہے پچاس ہزار برس پہلے ان آفرینش سے تقدیرات
خلائق کو لوح محفوظ مین لکھ رکھا تھا اوسی کے موافق جب آسمان و زمین پیدا کیے گئے تو
اوس وقت سے تا نفخ صور سب کام اپنے اپنے وقت پر ظاہر ہوتے رہتے ہین اوس سے
زیادہ جو کوئی مدت اس عالم کی بیان کرے وہ لائق اعتبار نہین بعض امم نے لاکھون
کروڑون برس خلق عالم کی بناء نے اسکی سند کیا بعض نے عالم کو قدیم کہدیا اسکی
دلیل کیا عالم متغیر ہی ہر متغیر حادث ہوتا ہی پس عالم حادث ٹھہرا قدیم نہوا اگر قدیم ہوتا
تو تغیر کو اوسمین دخل نہوتا پھر اس تغیر کا حال جو حدیث سے ثابت ہوتا ہی وہ یہ ہی کہ
ایک تغیر تو ہر صدی پر ہوتا ہی اوس تغیر کی اصلاح و درستی کے لیے اس امت اسلامیہ
مین ہر صدی کے سرے پر ایک مجدد آتا ہی جو امور مضمحلہ دین کو نئے سرے تازگی بخشتا ہی
یہ مجدد عام ہی اس بات سے کہ زمرہ اہل علم مین سے ہو یا حکام سے جسکے ہاتھ سے
بدعات محدثہ دین اسلام دور ہون سنن مردہ شریعت زندہ ہون اوسپر اطلاق مجدد کا
صحیح ہی خواہ ایک صدی مین ایک ہی شخص اس صفت کا پایا جاوے یا چند شخص خواہ
ایک اقلیم مین ہون یا چند اقلیم مین ایک زمانے کے اندر چنانچہ علماء اسلام نے اپنے استقراء
سے نام مجددین ہر صدی کے ملوک و علماء و صوفیہ وغیرہم سے نکالکر بتا دیے ہین
بادشاہون کی تجدید تو غالباً بازالہ منکر بزور شمشیر و سطوت سلطنت ہوتی ہی چنانچہ
جو بادشاہ دیندار حق پرست اس قسم کے گزرے ہین جنکے وقت مین اسلام کو قوت
حاصل ہوئی اونکا حال کتب تاریخ مین لکھا ہی سب سے پہلے انہین خلفاء اربعہ راشدین کو سمجھے

پھر بعض بنی امیہ میں مجدد ہوئے جیسے عمر بن عبد العزیز پھر بعض خلفاء عباسیہ میں مجدد ہوئے جیسے متوکل وغیرہ کچھ مجدد جماعۂ اہل علم میں ہوئے جیسے امام شافعی وامام احمد پھر بعض خلف میں ہوئے جیسے شیخ الاسلام ابن تیمیہ ابن القیم بعض یمن میں ہوئے جیسے محمد بن ابراہیم وزیر سید محمد بن اسمعیل امیر قاضی محمد شوکانی کچھ ہند میں ہوئے جیسے شیخ احمد سرہندی طبقۂ صوفیہ میں انھوں نے سنت احسان کو بدعات التصوف سے علاحدہ کرکے سمجھا دیا شیخ احمد ولی اللہ انھوں نے تقلید مذاہب سے نکل کر اتباع سنت کی راہ دکھلائی سید احمد بریلوی انھوں نے ہاتھ وزبان دونوں سے صد ہا رسوم شرک کو بدعت کی سرزمین ہند سے کھو دیا وعلی ہذا القیاس غرضکہ وصف تجدید کا مصداق ہر عالم توحید ہو سکتا ہی کہ اوسکے ہاتھ وزبان ودل سے جسطرح جسوقت جس جگہہ ممکن ہو اشاعت سنت کی اماتت بدعت کی پائی جاوے مجرد مولوی ملا ہونا کسی کا یا فقہ رائی میں تصانیف یا معاصرین پر رد کرنا یا اہل حق کے ابطال میں کوشش کرنا داخل تجدید نہیں ہی اسیطرح اگر کوئی اپنی نسبت ایسا گمان کرے تو جانا ہی کے معراج سے کچھ کم نہیں ہی امام مالک نے جب موطا تصنیف کی اور لوگون نے بھی موطا لکھی جب اون سے کہا گیا کہ تم کیون یہ تکلیف کرتے ہو بہت موطات بن گئے فرمایا بہت جلد معلوم ہو جاویگا کہ خدا کے لیئے کیا ہی اور نام آوری کے لیئے کیا آخر اونھین کی موطا دنیا مین رہی اوروں کے موطات کا اتا پتا بھی نہین رہا اسطرح کے لوگ بندۂ جاہ وشکم ہر زمانے مین ہوتے ہین لکن آخر کو اللہ ہی کا گروہ غالب آتا ہی حاصل کلام یہ کہ ایک تغیر تو ہر صدی کا ہوتا ہی جسکی حقیقت لکھی گئی دوسرا تغیر الف کا ہوتا ہی اوسکا ذکر قرآن شریف مین آیا ہی اور بدلیل عادۂ عالم گذر چکا آدم سے تا اینندم جو کچھ تغیرات ہر ہزار برس کے سر پر ہوئے وہ تواریخ عالم سے بخوبی ثابت ہین اب ایک وہ تغیر اعظم باقی ہی جو ہمارے ہزار برس کے بعد خلق رہی ہما سے ہونیوالا ہی جسکو عرف شرع مین ساعت کبری قیامت عظمی کہتے ہین اوسکا

ٹھیک کسی کو سوای خالق عالم و رب بنی آدم کی معلوم نہین جو معلوم ہی وہ اسیقدر ہی
کہ یہ تغیر فاش ضرور ہوگا بہت آیات قرآن و نصوص حدیث اسپر دلالت کرتے ہین
ہونا معاد کا وجود نعیم و عذاب کا روح و جسد کو سب شرائع ماقبل سے بھی ثابت ہی
توراة و انجیل بھی گواہی دیتی ہین کہ ایک دن مرنے کے بعد اوٹھنا ہے آرام یا تکلیف
پانا قرآن مین آیا ہی وہی ہی جو پہلے بار بنایا ہی پھر اوسکو دہرادیگا اور یہ اوسپر آسان ہے
اس آیت سے پہلے یہ کہا تھا پھر جب پکارےگا تمکو ایک بار زمین سے تب ہی تم نکل پڑوگے
ہر سے قیامت اور حشر و نشر و بعث کا ہونا ایسا ثابت ہی جیسے دوپہر کا سورج جس نے
قیامت کا انکار کیا وہ قرآن بلکہ توریت و انجیل کا منکر ہوا دہریہ ساعت کا انکار کرتے ہین
باقی حکما رحمہ و کہ قائل ہین اگرچہ معاد جسمی کے منکر معاد روحی کے مثبت ہین یہ اونکی
غلطی ہی یہ غلطی اسلیے ہوئی کہ اونھون نے اپنی عقل کی تیزی سے ذہن کی صفائی سے
اسقدر دریافت کرلیا اگر پیغمبرون سے علم سیکھتے تو وہی بات کہتے جو خدا کے رسول لائے ہین
خدا کے دین مین بشر کی عقل کیا کہہ سکتی ہی یہ جگہہ نہایت عبرت کی ہی کہ یہ لوگ ایسے دانشمند
حکمت شناس ہوکر گمراہ ہوگئے یہ غریب غربا جنکی نقل پر ہم تم ہنستے ہین ایمان لاکر
نجات پاگئے بڑے بڑے بادشاہ حاکم امیر رئیس اہلے ملک بڑے بڑے عقلمند معاملہ فہم
مقدمہ شناس جو دنیا مین تھے اونھون نے اپنی عقل پر تکیہ کیا راہ حق سے جدا ہوگئے ادنی
رذیل پیشہ ور جنکو دنیا مین کچھہ مرتبہ حاصل ہوا نہ کسی گنتی شمار مین سمجھے گئے اونھون نے جھٹ پٹ
پیغمبرون کی بات مان لی اپنا ایمان درست کرلیا نیک سچے مومن بنگئے کہ اگر اونکو دنیا کی
سلطنت دے تو وہ ایمان سے نہ پھرین یہ وصف خاص دین اسلام کا ہی جو دنیا کی پوٹ
اور پیٹ کے غلام ہین اونکو ذرا سا عروج دنیا کا بلکہ سو پچاس روپیہ کی نوکری کا ہاتھہ لگنا
سبب تبدیل مذہب کا ہوجاتا ہی جنکی تقدیر مین سعادت ازلی لکھی ہی بہت دیکھا کہ بڑے
بڑے عہدے و مرتبے چھوڑ کر مسلمان ہوجاتے ہین غرضکہ کتابت تقدیر خلاق سے

تا دخول جنت ونار جملہ مدت ڈیڑہ لاکھہ برس کی ہمارے حساب سے ثابت ہوتی ہی اوس
پہلے جسکو ازل کہتے ہین اور اسکے بعد جسکو ابد کہتے ہین وہان کچھہ دخل مدت وزمانہ کا
نہین ہی اوسکا علم خداہی کو ہی کریہ ھو الاول والاخر والظاھر والباطن وھو بکل
شيء علیم اس باب مین قول فیصل ہی حدیث مین آیا ہی انت الاول فلیس قبلك شيء و
انت الاخر فلیس بعدك شيء وانت الظاھر فلیس فوقك شيء وانت الباطن فلیس
دونك شيء حاصل یہ کہ پہلے پچھلے کھلے چھپے وہی ایک ذات واحد مقدس مبارک ہی
ہم سب کائنات بیچ کا فقرہ ہین اصل مسئلہ وحدت وجود نزدیک محدثین کے یہی ہی کہ ہستی
اوسی کو ہی وہی ہی جو کچھہ ہی باقی سب باطل وفانی ہی ــہ ہان کہا ہومست فریب ہستی ؎
ہرچند کہین کہ ہی نہین ہی ؛ نہ یہ کہ جو کچھہ اوسکے سوا ہی وہ سب متحد بخدا ہی یہ کلمہ کفر
صریح ہی وجعلوا لہ من عبادہ جزأ ان الانسان لکفور حدیث شریعت سے بھلا
یہ بھی معلوم ہوا کہ جسقدر مدت عمر دنیا سے گذر گئی اب اوسقدر باقی نہین ہی مراد عمر دنیا سے
یا تو وقت خلق ارض وسموات ہی یا وقت وجود آدم علیہ السلام ان دونو قول مین کچھہ بہت
بڑا تفاوت نہین اسلیے کہ خدا ہی تعالی نے چھہ دن مین سب آسمان وزمین وما بینہما بنا
پھر ساتوین دن روز جمعہ آخر دن مین آدم کو پیدا کیا یہ دن خواہ ہمارے دن کی برابر ہین
یا ہر دن ہزار برس کا ہو آدم متصل ختم خلق سموات وارض پیدا ہوئے اوس دن سے آج تک
آبادی اس جہان کی نسل آدم ہی سے ہی فرشتے آدم سے پہلے معلوم ہوتے ہین اسلیے
کہ اوتھون نے جب آدم کا زمین مین خلیفہ ہونا معلوم کیا تو پروردگار عالم وآدم سے باب
آدم کچھہ عرض معروض کی اور کہا اتجعل فیھا من یفسد فیھا ویسفك الدماء ونحن
نسبح بحمدك ونقدس لك جن بھی شاید انسان سے پہلے موجود تھے اسلیے کہ ابلیس
رشک کھا کر آدم کو بہکایا اور وہ جن تھا کان من الجن ففسق عن امر ربہ ان دونون
کے سوا ملائکہ وجن ہوئے کسی اور مخلوق کا قبل آدم زمین پر بطور خلیفہ موجود ہونا کسی

آیت و حدیث صحیح مرفوع سے پایا نہین جاتا اللہ ہی کو خبر ہی کہ بدء خلق سے اب تک
کون کون تھا اور کب تھا اور کہان تھا اور کون ہی اور کہان ہی وما یعلم جنود ربک
الا ہو ہم کو چاہیے کہ جسقدر کتاب و سنت مین حال ماضی و استقبال بیان فرمایا ہے
اوسپر ایمان لاوین جس سے خدا و رسول نے سکوت فرمایا اوسمین اپنی عقل ناقص قاصر
فاسد سے خوض نکرین بلکہ خوض کرنے والون کی بات سے اصلا محظوظ نہوین اپنی اوقات
عزیز کو اون کے علوم و فنون و مدارک کے دریافت کرنے مین ضائع نکرین جسقدر
ہوسکے عمر اپنی مزاولت قرآن و حدیث مین صرف کرین سوای شریعت اسلام کے دوسرا
دین اختیار نکرین اسلیے کہ یہ اسلام وہ دین ہی جو آدم علیہ السلام کے وقت سے تا ایندم
قرناً بعد قرن بذریعہ انبیاء و رسل علیہم السلام مسلسل و متواتر ہم تک پہونچا ہی وماذا
بعد الحق الا الضلال حدیث مین یہ بھی آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیۂ
شریفہ کی تفسیر مین کنتم خیر امۃ اخرجت للناس یہ فرمایا ہی انتم تتمون سبعین
امۃ انتم خیرھا و اکرمھا علی اللہ تعالی یعنی تم پورا کرتے ہو ستر امتون کو تم بہتر ہو انسے
تم سب ری آو بھگت زیادہ ہی نزدیک خدا کے اون سب سے اسکو ترمذی و ابن ماجہ
و دارمی نے بہز بن حکیم کے دادا سے روایت کیا ہی معلوم ہوا کہ نوع انسان مین ایک
ستر امتین ہوئین یہ امت اسلام گنتی مین آخر وین امت ہی اسکے بعد اب اور کوئی امت
نہوگی یہ پچھلی امت ساری اگلی امتون سے بہتر و بزرگ ٹھہری جیسے پیا چاہے وہی سہاگن
واللہ یختص برحمتہ من یشاء اللہ کا شکر ہی جسنے ہمکو اس امت مین پیدا کیا اسی پر
کا ایمان پر خاتمہ بخیر بھی کرے آمین

نکتہ یہی یہ بات کہ جب دنیا کی عمر روز اول سے تا روز آخر پچاس ہزار برس کی
ٹھہری تو اب اسمین سے کتنی گذری کتنی باقی رہی اسمین اختلاف ہی کچھ حال اسکا اوپر
گذر چکا لیکن سچی بات یہ ہی کہ ہمکو خدا نے یا اوسکے رسول نے تعداد مدت ماضی و باقی کی

نہین بتائی بلکہ قرآن پاک مین فرمایا ہی کہ حال قرون گذشتہ کا سوا خدا کے کسیکو معلوم
نہین پھر کس امید پر یہ طمع کرین کہ ہم اس مدت کو معلوم کر سکتے ہین تا ان اسقدر حدیثون
سے بخوبی ثابت ہی کہ دنیا اب ختم ہونے پر آگئی کچھ زیادہ عمر اوسکی باقی نہین ہی اسلیے کہ
آدم سے لیکر تا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی جلدی کبھی دیر مین ہر امت مین پیغمبر
رسول ہوتے آئے جنکی رسالت یا نبوت خاص تھی ساتھ کسی قوم کے اب جو خدا نے خاتم
رسل کو عام نبوت دیکر اوٹھایا اس سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ یہ عجوز دنیا گو رمین پانوؐن لٹکائے
ہی چند روز جو نفخ صور کو باقی ہین یہ ایام نزع دنیا کے ہین عالم کی حرکت مذبوحی ہی حدیث
انس مین مرفوعا آیا ہی بھیجا گیا مین اور ساعت جیسے یہ دو انگلیان متفق علیہ کہکر سبابہ
و وسطی کو بتایا حدیث مستورد بن شداد مین یون فرمایا ہی مین اوٹھایا گیا ہون نفس ساعت
مین لکن مین آگے ہوگیا اوس سے جیسے یہ اونگلی اس اونگلی سے آگے بڑہ گئی ہی انسکو
ترمذی نے روایت کیا انس کہتے ہین فرمایا مثال اس دنیا کی ایسی ہی جیسے ایک کپڑا
ہو کہ اوسکو اوپر سے نیچے تک کوئی چیر پھاڑ ڈالے وہ ایک تاگے سے لٹکا رہجاوے
قریب ہی کہ وہ تاگا ٹوٹ جاوے اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین روایت کیا ہی ایک
روایت مین یون آیا ہی تمھاری مدت نسبت اگلی امتون کے عصر سے مغرب تک ہی
رواہ البخاری عن ابن عمر یعنی دنیا کو مثلا ایک دن سمجھو اوس دن مین سے تین پہر
گذر گئے ایک پہر دن رہ گیا ہی دوسری حدیث مین ہی تمھاری بقا نسبت اگلون کے
عصر سے سورج ڈوبنے تک ہی یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے وقت
مین فرمائی تھی جسکو ابتک ایک ہزار تین سو برس کامل سال قمری ہجری سے گذر گئے اب
دنیا مثل پھٹے کپڑے کے ایک تاگے سے اٹک رہی ہی بغوی نے کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ایک نشانی ہین قیامت کی یعنی آپکا خاتم الانبیاء ہوکر آنا دلیل ہی قرب
قیامت پر مین کہتا ہون کہ جب حضرت کی ذات مبارک قرب ساعت کی دلیل ہوئی

حضرت نے جو اشراط ساعت بیان فرمائے ہین وہ سب دنیا مین بکثرت موجود ہو گئے
تو اب قیامت کو یون سمجھنا چاہیئے کہ سر پر آیا آج کل ہی صبح شام ہی ٹلتی ہی کچھ دیر نہین

کس خواب مین زندگی بسر کرتا ہی — کس فکر مین شام سے سحر کرتا ہی
طالع ہوئی صبح بجگیا کوس رحیل — بیدار ہو کاروان سفر کرتا ہی

حضرت نے یہ بھی فرمایا ہی مین امید کرتا ہون کہ میری امت خدا کے نزدیک اس امر سے
عاجز نہو کہ نصف روز اوسکو مہلت دے سعد بن وقاص اوس اس حدیث سے پوچھا
کہ نصف روز کسقدر ہی کہا پانسو برس رواہ ابوداؤد ایک روایت سے قوت اسلام
کی ہزار برس تک بھی معلوم ہوتی ہی ابن ماجہ نے ابی قتادہ سے روایت کیا ہی کہ حضرت نے
فرمایا نشانیان یعنی قیامت کے بعد دوسو برس کی یعنی ہجرت سے ظاہر ہونگی یہ دوسو
برس دینی تین زمانے عصر مشہود لہا بالخیر کے ہین جنکی مدح حدیث مین آئی ہی انکے بعد
جو نئی بات دین مین نکلے جو ان تین زمانون مین نہ تھی وہ سب داخل آیات قیامت ہی
آیات قیامت سب کے سب شرور و فتن ہین نہ بدعات مستحسن دوسری حدیث مین اسکی تصریح سے
آئی ہی فرمایا بہتر امت میری میرا قرن ہی پھر جو اونسے نزدیک ہین پھر وہ جو اونسے نزدیک ہین پھر
انکے بعد ایسی قوم ہوگی کہ گواہی دیگی بے طلب خیانت کریگی امانت نکریگی نذر مانیگی وفا
نکریگی انمین مٹاپا ظاہر ہوگا قسم کھاویگی بے طلب ایک لفظ مین یون آیا ہی پھر ایسی
قوم آویگی جو مٹاپے کو دوست رکھیگی یہ حدیث متفق علیہ ہی روایت عمران بن حصین سے
ایک حدیث مین یون فرمایا ہی کہ بعد ان تینون قرن خیر کے جھوٹ بہت پھیلے گا چنانچہ
امارت بنی امیہ سلطنت عباسیہ کا حال جو اس رسالے مین آویگا شاہد عدل ہی اس بات پر
کہ بعد قرن مذکورہ کے یہ سب حالات پائے گئے اب روز افزون ہین ایک
طرف دین کے فتنون کا زور رہا بہتر فرقے اسلام مین وقتاً فوقتاً
ظاہر ہوئے دوسری طرف دنیا کے فتنون کا شور رہا ایک عالم زیر و زبر ہو گیا

ان الملوك اذا دخلوا قرية افسدوها وجعلوا اعزة اهلها اذلة وكذالك يفعلون
ان احادیث سے ثابت ہوتا ہی کہ اب قیامت کو کچھہ زیادہ وقفہ نہین ہی اسلام کی قوت
ہزار سال ہجرت کے بعد سے بالکل ٹوٹ گئی تین سو برس اوپر ہزار مذکور پر گذر گئے
اب اون نشانیون کے سوا جنکو صغری کہتے ہین وہ نشانیان بھی ظاہر ہونے لگین
جنکے بعد ہی زمانہ ظہور مہدی علیہ السلام کا سمجھا گیا ہی مہدی اول علامت کبرا ی قیامت مین
مہدی کو جلالی نہ دو عیسی علیہ السلام کے نزول مین تو کسی کو شک نہین مہدی کی حدیثین
اگر سنن مین ہین تو مسیح کی تو حدیث مسلم مین ہی نہایت یہ کہ نصاری انکا انا اپنے لیے مفید سمجھتے ہین مسلمان اپنے لیے
جانتے ہین اس آنے کے بعد سب جھوٹ سچ کھل جاویگا اس عرصہ سے مہدی چہاردہم بھی
شروع ہوگئی ہو غالب مظنہ ہی ظہور ہر مجدد کا مہدی عمدہ مجدد ہونگے اس امت کے بعضی
نجومی اس صدی کے سال ہفتم کو وقت ظہور محمد بن عبد اللہ مہدی منتظر کا بتاتے ہین ہم
تعیین کسی سال وصدی کا نہین کرتے اسلیے کہ احادیث مہدی مین تعیین صدی و سال کا
نہین آیا ہی اولیت مائۃ دس پندرہ سال تک بھی صادق ہی مہدی کی عمر وقت ظہور
چالیس سال کی ہوگی بیان اونکے حلیہ وصورت وغیرہ کا اس رسالے کے آخر مین آویگا بہرحال
آخریت دنیا کی سر پر آنا ساعت کا بخوبی ثابت ہی اس مین جو شبہہ کرے وہ جاہل یا متجاہل ہی

ذکر ملوک فرس

اسمین ایک بڑی دولت کیانی تھی جسپر سکندر غالب ہوگیا تھا دوسرے بڑی دولت کسریٰ
تھی جسپر اہل اسلام غالب آئے انکے پہلے کے اخبار متعارض ہین یہ امت اولاد سام بن
نوح سے تھی بلا خلاف ایران انکا ملک تھا اسلام مین اوسکا نام عراق ہوا کسی نے کہا یہ
ایران بن افریدون کی اولاد ہی بہرحال قدیم زمانے مین انسے بڑھکر کسی کی سلطنت نہ تھی
انکے چار طبقے ہین پہلے طبقے مین طہمورث جمشید بیوراسب یعنی ضحاک افریدون منوچہر
افراسیاب گرشاسف وغیرہ تھے انکے عدد ملک وحروب وغیرہ کے اخبار اس قسم کے ہین

جنکو عقل نہین مانتی اس طبقے مین نو پادشاہ ہوئے دوسرے طبقے کیانی مین کیقباد کیکاوس
کیخسرو کیلہراسپ کی اندوشیر بہمن دارا دارا وغیرہ تھے دارا کو اسکندر رومی نے مارا اس
طبقے مین بھی نو پادشاہ ہوئے اول پادشاہ اس طبقے کا کیقباد ہی چار ہزار چہ سو اکتالیس
سال بعد آدم کے پیدا ہوا تیسرا طبقہ جو ملوک طوائف کا تھا اوسمین گیارہ پادشاہ ہوئے
اشک شاپور بہرام نرسی یزدجرد وغیرہ چوتھا جسکا سرہ تھا انکو ساسانیہ بھی کہتے ہین
انمین چند عورتین حاکم ہوئین بعد ہجرت کے انمین اول اردشیر آخر مین یزدجرد ہوا
جو زمانہ عثمان رضی اللہ عنہ مین مارا گیا کیومرث سے تا یزدجرد چار ہزار دو سو اکاسی سال
کی مدت ہوئی مسعودی نے کہا کیومرث ہزار برس جیا سارے فرس متفق ہین اس بات پر
کہ کیومرث آدم اور اول انسان اور اول پادشاہ عالم ہی ہوشنگ اول پادشاہ ہند تھا اوسکو
بھی کہتے ہین اوسی نے بابل سوس بسایا پھر ہند مین آیا اپنے سر پر تاج رکھا تخت پر بیٹھا جمشید
کے معنی چاندی کے ہین ساتون ولایت کا حاکم تھا بیوراسپ وہی ضحاک ہی ابراہیم
علیہ السلام اسی کے آخر زمانے مین تھے افریدون پہلا پادشاہ تھا کسی نے کہا افریدون
نوح علیہ السلام ہین لکن تحقیق یہ ہی کہ وہ اولاد جمشید سے ہی دونو کے بیچ مین نو پشتین
گذرین اسنے پانسو برس سلطنت کی نام نشان قوم ثمود کا مٹا دیا ضحاک مین اختلاف ہی
فرس و یونان و عرب کہتے ہین ہم مین سے تھا فرس اوسکو طوفان سے پہلے بتاتے ہین
بعض کے نزدیک افریدون ذو القرنین کا نام ہی جسکا ذکر قرآن شریف مین آیا ہی اوسنے
ملک کو اپنے تینون بیٹون پر تقسیم کر دیا ایرج کو تاج و تخت دیکر حاکم عراق و ہند و حجاز کا کیا
سلم کو روم و مصر و مغرب دیا طوج کو چین و ترک و مشرق بخشا منوچہر بیٹا ایرج کا ہی اسکی
مان اسحق علیہ السلام کی اولاد سے تھی اسنے فرس کو دین ابراہیم علیہ السلام پر لگایا اسی کے
زمانے مین موسی علیہ السلام ظاہر ہوئے فرعون مصر اس منوچہر کا عامل تھا بخت نصر لہراسپ
کا سپہ سالار تھا عراق کا حاکم ہوا نور روم پر لہراسپ کیخسرو کا اسیر اور بیٹا تھا اسنے فتح بیت المقدس

کو ویران کیا ستر برس تک یہ جگہہ ویران رہی پھر بہمن نے اوسکو آباد کیا چار ہزار نو سو
سینتیس برس بعد ہبوط آدم سے دانیال پیغمبر بخت نصر کے ہمراہ تھے بخت النصر عرب سے
لڑا معد بن عدنان کے زمانے مین عرب نے اوس سے صلح کی اوسکی چھاونی بنائی جسکا
نام انبار ہی بخت نصر کا ترجمہ عربی مین عطارد ہی اوس نے ایک خواب دیکھا جسکی تعبیر
کسی سے نہو سکی دانیال نے تعبیر کہی اوس نے دانیال کو سجدہ کیا خلعت دی موسے
علیہ السلام سے اور اسکے بیچ مین کتنی مدت گذری اسمین اختلاف ہی کسی نے نو سو اٹھتر
کسی نے نو سو باون کسی نے نو سو اُنیاسی سال بتائے پھر بیت المقدس دوسری بار سات
اکیس برس کے بعد ویران ہوا اس ویرانی سے بنی اسرائیل کی دولت و سلطنت نے زوال
پایا ملک انکا ختم ہو گیا یہ دبشتاسف کو کورش کہتے ہین یہ ویرانی ہاتھہ سے طیطوس کے ہوئی
پھر بعض ملوک روم نے کچھہ کچھہ آبادی اوسکی شہر رومی کی ایلیا نام رکھا پھر تیسری بار قسطنطین
کی مان نے اوسکو ویران کیا پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آباد کیا پھر ویران ہو گیا پھر
ولید بن عبد الملک نے بسایا یہ پانچوین عمارت ہی جو اب موجود ہی زردشت صاحب کتاب
فرس ہی سنہ مذکور مین ظاہر ہوا بشتاسف اوسکے دین مین آگیا یہ زردشت گمان ہی فلسطین
مین شاگرد ارمیا پیغمبر کا تھا فرس کے نزدیک نسل منوچہر سے ہی آیک پیغمبر تھے بنی اسرائیل مین
جو کچھہ وہ عبرانی مین کہتے اوسکو زردشت و جاماسب فارسی مین لکھتے جاتے جاماسب عربی
سمجھتا تھا اوسکا ترجمہ زردشت کو لکھواتا فرس کہتے ہین زردشت نے دعوی کیا کہ یہ میری
کتاب وحی ہی مسعودی نے کہا اس کتاب کا نام نسنا تھا ساٹھہ حرف معجم پر دائر تھا اسکی
تفسیر کا نام زند رکھا پھر دوبارہ تفسیر کی اوسکا نام زندیہ ہوا عرب نے اوسکو معرب کرکے
زندیق کہا اس کتاب مین امم ماضیہ کا حال کچھہ حوادث مستقبل کچھہ شرائع مذکور ہین مثلاً
مشرق قبلہ ہی نماز طلوع و زوال و غروب آفتاب کے وقت چاہیے نماز مین سجدے
دعائین ہین جس آتشکدے کو منوچہر نے بجھا دیا تھا اوسکو زردشت نے پھر گرم کیا

دو عیدین مقرر کین ایک نوروز موسم اعتدال ربیعی مین دوسرے مہرجان اعتدال
خریفی مین اسیطرح سے اور بہت رسم اوسمین لکھے تھے یہہ کتاب اس زمانے مین کمیاب
ہی مشکل سے کہین ملتی ہی جب اگلی بادشاہی فرس کی جاتی رہی تو سکندر نے
ان کتابون کو جلا دیا جب اردشیر آیا اوسنے فرس کو ایک سورت کے پڑہنے پر رجمت
کیا جسکا نام استاہی اردشیر نے اپنی دختر سے تزوج کیا جسکا نام خمانی تھا دین مجوس مین
یہ بات درست تھی اردشیر جسکو بہمن بھی کہتے ہین جب مرا تو خمانی حاملہ تھی اوس سے دارا
پیدا ہوا خمانی نے ملک دارا کی پھر دارا مالک ہوا اوسنے اپنے بیٹے کا نام بھی دارا رکھا
جسکا ملک سکندر بن فیلبس نے چھین لیا اس سکندر کا باپ شاہان یونان سے تھا سکندر
نے ملک فرس و ہند و چین سب لے لیا سکندریہ بنایا افریقیہ و مغرب و افرنجہ و صقالبہ
و سودان نے اوسکو ہدیہ و خراج دیا خراسان و ترک پر وہ غالب ہوا پینتیس بادشاہ اوسکے
تابع تھے بابل یا شہرزور مین مرگیا چھتیس برس کی عمر تھی تیرہ برس حکومت کی مرض سے
یا زہر سے مرا ارسطو اسی کا مصاحب و استاد تھا ظہور سکندر مذکور کا پانچہزار دوسو ساٹھ
برس بعد آدم علیہ السلام کے ہوا اسی سال افلاطون حکیم مرا اسکا غلبہ فارس پر سنہ پانچہزار
دوسو بیاسی مین ہبوط آدم سے ہوا وفات سنہ نواسی مین ہوئی اسکو اسکندر رومی کہتے ہین
یہ مسلمان نتھا یاجوج ماجوج کا سد اسکندر ذوالقرنین نے بنایا ہی نہ اسنے وہ اس سے بہت پہلے
زمن ابراہیم علیہ السلام مین تھے اس سکندر رومی کے بعد اوسکا بیٹا عابد بنا بادشاہی قبول
نکی ملک طوائف الملوک ہوگیا پانسو بارہ برس کے بعد اردشیر بن بابک نے ملک فارس کو
جمع کیا اوسوقت نوسے بادشاہ سے زیادہ موجود تھے پھر اشغا پھر سابور مالک ہوئے سابور
کے ملک کو کچھ اوپر چالیس برس گذرے تھے کہ مسیح علیہ السلام پیدا ہوئے اردشیر ساسان
بن بہمن کی نسل سے ہی ہجرت تک اوسکو چارسو بائیس برس گذرے تھے سب کا سرگروہ ین
یزدجرد سب سے پیچھے ہی اوسی کی اولاد مین مانی کا ظہور زمانہ سابور مین ہوا وہ قائل تھا

نور وظلمت کا مدعی تھا نبوت کا ایک خلق نے اوسکی بات مانی مانو یہ تھو یہ اوسی کی امت کو
کہتے ہین ظہور اسکا ہبوط آدم علیہ السلام سے پانچہزار آٹھ سو اکیس سال بعد ہوا ایلہ والصابات
سنہ پانچہزار سات سو دس مین ظاہر ہوا تھا شاپور نے کتب فلاسفہ یونان کو فارسی مین ترجمہ
کرایا عرب پر غالب آیا قبائل تمیم و بکر و عبد القیس کو قتل کیا عرب اسکو ذی الاکتاف کہتے ہین
اسنے نصاری کو بھی قتل کیا تھا گرجا گھر گرادیے انجیل کو جلا دیا مزدک مجوسی یہ زمانہ قباد بن
فیروز مین ظاہر ہوا تھا مجوسی زندیق مدعی نبوت تھا سب کو حکم دیا کہ مال و زن مین سب برابر
ہین اسلیے کہ ایک مان باپ سے پیدا ہین قباد نے اسکا دین قبول کیا چھہزار اکیسو اٹھارہ
برس بعد ہبوط آدم سے ظاہر ہوا تھا پھر جب نوشیروان بن قباد پادشاہ ہوا تو بہت کم عمر
تھا جب بڑا ہوا تخت پر بیٹھا مزدک مردک کو قتل کیا اوسکی لاش کو جلوا دیا ملت مزدکیہ کے
خون کو مباح کر دیا مجوسیت قدیمہ کو قائم رکھا عدن تک پہونچا دو پہاڑون کے بیچ مین سے
پانی کا جہاز رانی کو نکالا علما کی بہت عزت کرتا تھا کلیلہ دمنہ کا ترجمہ اسی کے وقت مین ہوا ہے
اسی کے زمانے مین عبد اللہ والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے جب چوبیس برس
اوسکی سلطنت کو گذر چکے تھے ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیالیس سال کے بعد
اوسکی حکومت سے ہوئے اسی کو عام الفیل کہتے ہین جب نوشیروان مرا اوسوقت سنہ اسکندری
آٹھہ سو اٹھاسی تھے پھر ہرمز اوسکا بیٹا بیٹھا پرویز نے اوسکو اندھا کر دیا پرویز کے پاس بارہ
ہزار عورت ہزار ہاتھی پچاس ہزار جانور تھے آتشخانے بنائے شیرین نام مغنیہ سے بیاہ کر کے
حلوان وخانقین کے درمیان قصر شیرین بنایا پھر ہاتھ سے اپنے بیٹے شیرویہ کے مارا گیا اسکی
مان مریم بیٹی پادشاہ روم کی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب مکے سے مدینے کو ہجرت
کی اوسوقت بتیس برس پانچ مہینے پندرہ دن ملک پرویز کو گذرے تھے عمر پرویز کی ترپن
برس کی تھی اس حساب سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمانے نوشیروان مین سات برس
کے ایام ہرمز مین بارہ برس کے زمانہ پرویز مین بتیس برس کے تھے اسی کے زمانے مین [illegible]

نے فرس پر چڑہائی کی صاحب تاریخ تقویم و تاریخ قدس متفق ہین اس بات پر کہ ولادت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہبوط آدم سے چھ ہزار ایک سو ترسٹھ سال کے بعد
ہوئی لکن یہ سال بحساب شمسی ہین اور سنہ مولد نبوی قمری اسلیے دونون مین جمع کرنا مشکل ہی
مابعد مولد کو راجع طرف شمسی کے کرین یا ماقبل مولد کو طرف قمری کے پھیرین پس بنابرین
ہبوط آدم سے تا مولد نبوی چھ ہزار تین سو اکاون سال دو سو اوتیس دن قمری ہوتے ہین
قریب ہفت ماہ کے مولد سے تا آخر سال ہجرت ایکہزار دو سو ترپن سال پس اس حساب سے
ہبوط آدم سے تا آخر سال مذکور سات ہزار چھ سو چونسٹھ برس کچھ مہینے قمری ہوئے مولد
سے تا آخر سال مذکور ایکہزار دو سو اٹھارہ سال قمری و ساٹھ دن ہوتے ہین تقریبا بعد ہجرت
قریب دو ماہ کے ہی اسلیے ہبوط آدم سے تا آخر سنہ مذکور سات ہزار تین سو اکہتر سال
شمسی ہوئے یزدجرد پر سلطنت فرس زمانہ عثمان مین ختم ہوگئی سنہ اکتیس ہجری مین وہ مارا گیا
ظاہر ہے کہ ساری عمر عالم کی آدم سے تا ہجرت مطابق زعم یہود کے چھ ہزار چھ سو بیالیس
برس ہوئے حسب قول نصاری کی چھ ہزار سال موافق زعم فرس تا قتل یزدجرد چار ہزار
ایکسو اسی سال انکے نزدیک سنہ تیس ہجری مین وہ مارا گیا ہی مسلمانون کے نزدیک
درمیان آدم و نوح کے دس قرن ہوئے ہر قرن سو برس کا اسیطرح درمیان نوح و
ابراہیم کے دس قرن گذرے اسی طرح درمیان ابراہیم و موسی کے دس قرن ہوئے
زمانہ فترت کا درمیان عیسی علیہ السلام و آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چھہ سو برس ہی واللہ اعلم

ذکر فراعنۂ مصر ملوک قاہرہ

مصر مین اگرچہ قبطی یونانی عملیقی سب قسم کے آدمی بستے تھے لکن قبط زیادہ تھے انھین کی
پادشاہی تھی صابیہ بھی یہان رہتی بت پوجتی تھی طوفان کے بعد بڑے بڑے انواع
فنون کے عالم اس جگہہ ظاہر ہوئے خصوصا طلسمات و نیرنجات وکیمیا کے شہر منف اس
مملکت کی کرسی تھا یہانتک کہ ولید بن مصعب جسکا لقب فرعون ہی اور وہ عمالقہ مین تھا

پادشاہ مصر ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام اسی کے وقت میں تھے قرطبی نے کہا فرعون
قبطی تھا اسنے دعویٰ ربوبیت کا کیا اسکا قصہ قرآن مجید میں آیا ہے بہتر جگہہ اس ملعون کا
نام مذکور ہے فرعون کے بعد جو بادشاہ ہوئے انہوں نے ... تک حکمرانی کی جب بخت نصر نے
مصر پر غلبہ پایا تو اسکو ... برس تک مصر ... جب دولت بخت نصر کی ختم ہوئی
طمانیست والے ... پر غلبہ پایا ... اسی کے زمانے میں تھا یہانتک کہ سکندر
مصر پر غالب آیا جب ... اسلام ... ہوئے پھر بنی عباس خلیفہ سے پھر قرامطہ
کا زور ہوا پھر سلاطین طوائف الملوک ... پھر دولت عثمانیہ کے قبضے میں آیا اب خدیو
کے ہاتھ میں ہے توفیق پاشا خدیو مصر ... سلطان روم ہیں مصر خاص کے لیے کتب
تاریخ علیحدہ لکھی گئی ہیں اس زمانے میں ... نے بعہد اسمٰعیل پاشا و توفیق پاشا
چند کتب دین مطبع بولاق میں طبع کرائے جیسے نیل الاوطار فتح الباری روضہ ندیہ العدۃ

وغیرہ یہ مطبع خاص خدیو کا ہے خدا ہمیشہ خدیو کو توفیق خیر بخشے

ذکر ملوک عرب قبل اسلام

سب سے پہلے یمن میں قحطان بن عابر بن شالخ آئے پھر یعرب بن قحطان یمن کا بادشاہ ہوا
سب سے اول عربی زبان اسی نے بولی پھر اسکا بیٹا یشجب پھر اوسکا بیٹا عبد شمس جسکو
سبا کہتے ہیں بادشاہ ہوا یمن مارب میں سد اسی نے بنایا ہے جس سے ستر نہریں نکلی ہیں
پھر اوسکا بیٹا حمیر بن سبا والی ہوا یہانتک کہ بلقیس بنت ہدہاد نے بیس برس حکومت کی
پھر نکاح میں سلیمان علیہ السلام کے آئی پھر ذو نواس مالک ہوا جو یہودی ہو تا وہ اوسکو
آگ کے خندق میں ڈالتا اسیکو صاحب اخدود کہتے ہیں پھر ذو جدن مالک ہوا یہ آخر
ملوک حمیر ہے دو ہزار بیس برس تک اس گھرانے میں سلطنت رہی سب بادشاہ اس مدت میں
چھبیس ہوئے پھر یمن میں چار حبشیوں آٹھ پارسیوں نے حکومت کی یہانتک کہ اسلام
آیا اہل یمن مسلمان ہوگئے وللہ الحمد یمن کے فضائل قرآن وحدیث دونوں میں آئے ہیں

سلسلة العسجد مین کچھہ لکھے گئے ہین فقہ اور فروع مین جسقدر انکے پاس ہی اتنی ہی مین علما مین طرف اولیا ہوئے ہین یمان کے فقہ کا بھی وہی اعتبار ہی جو یمان کے ایمان و حکمت کا اعتبار ہے

سلم کی حدیث مین آیا ہی الایمان یمان والحکمة یمانیة والفقه یمان ، اور اسلام مین یمان جتنے امیہ یعنی ملوک مین ہوئے اگرچہ زیدی تھے مگر اہل بیت تھے علم مین مجتہد تھے فروع مین حنفی اصول مین معتزلی تھے خدا نے حافظ محمد بن ابراہیم وزیر سید اسمعیل اور امام شوکانی کو پیدا کیا یہ قاضی القضاۃ صنعا تھے طرف سے امام منصور کے ان سب نے

مذہب زیدی کا خوب ہی قلع و قمع کیا متعدد کتب رد مین لکھین سنت کا رواج دیا

ملوک حیرہ

یہ حیرہ زمین عرب ہی پہلے اس مین بادشاہ مالک بن فہم ازدی عرب سے ہوا اسکا ملک اکاسرہ سے پہلے تھا پھر لخمی وسے بادشاہ ہوئے اول بادشاہ انکا عمرو بن عدی تھا یہانتک کہ منذر بن نعمان مالک ہوا عرب اوسکو معزور رکھتے تھے یہانتک کہ خالد بن الولید نے حیرہ کو فتح کر لیا

ملوک غسان

یہ قبایل بڑے عامل تھے عرب شام پر اصل غسان کے یمن سے ہی اولاد کہلان بن سبا سے پہلا بادشاہ انکا جفنة بن عمرو تھا پچھلا جبلہ بن ایہم جو زمانہ عمر بن الخطاب مین مسلمان ہو گیا

انکی مدت چار سو برس یا چھہ سو سال کہتے ہین

جرہم

یہ دو قسم ہین ایک زمانہ عاد مین تھے وہ اور انکی خبر دونو مٹ گئی وہ عرب بائدہ کہلاتے تھے دوسرے جرہم اولاد قحطان سے تھے یعرب یمن کا بادشاہ اس کا بھائی جرہم حجاز کا بادشاہ تھا اسمعیل علیہ السلام سے نسل اسی جرہم کا ہوا انھون نے اس قوم مین اپنا بیاہ کیا منجملہ ملوک عرب ایک عمرو بن لحی ہی جسنے کعبہ مین بت رکھے عرب نے انکو پوجا یہانتک کہ اسلام آیا ابن خلدون نے کہا ساری عرب کا نسب تین طرح پر ہی ایک عدنان دوسرے قحطان

تیسرے قضاعہ عدنان اولاد اسمعیل سے ہی اسی طرح قحطان موافق ظاہر کلام بخاری کے قضاعہ حمیر سے تھا لکن نسب بعید مین طرح طرح کے ظنون مین یقینی بات معلوم نہیں ہوسکتی ہے

ذکر امم

امت کہتے ہین گروہ کو کسی جنس حیوان کا گروہ ہو وہ امت ہی حدیث مین آیا ہی اگر کتی ایک امت منجملہ امم کے نہوتی تو مین انکے مار ڈالنے کا حکم کرتا

امت سریان

یہ امت سب سے پہلے تھی آدم اور اونکی اولاد اسی زبان مین بات چیت کرتے تھے ملت انکی صابئہ تھی یہ کہتے ہین ہمنے دین شیث و ادریس علیہما السلام سے حاصل کیا ہی انکی کتاب کا نام صحف شیث ہی سات نمازین پڑھتے تیس روزے رکھتے ستارون کی تعظیم کرتے شہر حران مین ایک گھر تھا اوسکا حج کرتے اہرام مصر کی عظمت کرتے کہتے ہین ایک اہرام مین قبر شیث کی دوسرے اہرام مین قبر ادریس کی ہی تیسری قبر صابی بن ادریس کی بتاتے ہین اہل ہند مین مشہور ہی کہ قبر شیث کی اجودھیا مین ہی جسکو اب اودھ کہتے ہین یہ متصل لکھنؤ کے ہی یہ قبر بہت بڑی ہی خدا جانے کیا ہی یا نہین ادریس کا آسمان پر جانا قرآن پاک سے ثابت ہی پھر اونکی قبر اہرام مین کہان سے آئی ابن حزم نے کہا ہی صابئین کا دین روی زمین کے سارے دینون سے پہلے کا دین ہی جب اونکے دین مین محدثات یعنی بدعات ظاہر ہوئے اللہ تعالے نے ابراہیم علیہ السلام کو بھیجا جسپر آج ہم قائم ہین شہرستانی نے کہا یہ دین ابراہیمی سے لڑتے ہین مدار انکے مذہب کا تعصب روحانیات پر ہی

امت قبط

یہ اولاد حام بن نوح سے ہین مصر مین رہتے تھے بہت سی گروہ انمین تھی پہلے زمانے مین سب صابئہ تھے یہان کے ملوک کو فراعنہ کہتے ہین ہیاکل و اصنام کو پوجتے یہ امت اقدم امم عالم ہی انکا ملک بہت دن رہا خاص مالک مصر تھے آدم سے لیکر اسلام تک تھے انہیں

چھین لیا کبھی اوسپر عمالقہ غالب ہوگئے کبھی فرس کبھی روم کبھی یونان پھر آخر کو قبطی غالب ہوئے یہانتک کہ ممالک اسلام مین سب کے سب گئے

امت فرس

یہ کیان و اہواز وغیرہ اقالیم کے بادشاہ تھے جو وسط معمورۂ دنیا ہی ارض فارس کو جو بیچون کی پہری ہی ایران کہتے ہین جو اوسکی وری ہی اوسکو توران بولتے ہین فرس کے نسب مین اختلاف ہی ارم بن سام کی اولاد ہین یا یافث کی نسل وہ کہتے ہین کہ ہم کیومرث کی اولاد ہین جو انکے نزدیک آدم ابو البشر تھے کیومرث کے زمانے سے اسلام تک ملک انھین رہا بیچ مین تھوڑی مدت جو غلبہ ضحاک وافراسیاب ترکی کا ہوا وہ لائق اعتبار نہین سب اہم کے نزدیک ملوک فرس اعظم ملوک عالم ہین بڑے عقلمند منتظم ملک تھے دیلم جیل کرد انھین کے گروہ ہین انکی ملت قدیم کیومرثیہ ہی اللہ قدیم کو یزدان کہتے ہین نور بتلاتے ہین اہرمن مخلوق کو ظلمت سے اہرمن نام رکھتے ہین اول کو اللہ ثانی کو ابلیس بتاتے ہین اصل دین انکا تعظیم نور کے بچنا ظلمت سے ہی اسیلئے آگ کو پوجتے ہین آذربیجان سے زردشت نکلا فرس اوسکے دین مین آگئے اوس نے ایک نیا خدا نکالا جسکا نام فارسی مین ارمزد رکھا اوسیکو خالق نور وظلمت ٹھہرایا وحدہ لا شریک لہ بتایا زردشت نے کہا ہر دن خدا اپنی ایک خلق کو بنایا جیسے آسمان زمین پانی نبات حیوان انسان یہانتک کہ چھہ دن مین ساری خلق پوری کی انمین ہار پانچ عیدین ہوتی ہین جب سے انکی سلطنت گئی خصوصًا بعد فتوح اسلام کے کچھہ لوگ انکے گجرات ہند وبمبئی کی طرف آبسے ابتک وہان موجود ہین لکن سب کے سب جاہل کوئی عالم انمین نظر نہین آتا

امت یونان

ایک آدمی اللن نام چہتر برس بعد موسی علیہ السلام کے پیدا ہوا اوس سے یہ امت نکلی بڑے شاعر وفصیح لوگ تھے بخت نصر کے زمانے مین انمین فلسفت آئی حکیم ابیذقلیس زمانۂ داؤد علیہ السلام

مین تھا فیثاغورس زمانۂ سلیمان علیہ السلام مین لکن یہ صحیح نہین اسلیے کہ بخت نصر چار سو
برس بعد سلیمان علیہ السلام کے ہوا بلاد یونان کی جانب شرق و غرب قسطنطنیہ بالائی خلیج
بحر محیط درمیان بحر روم و بحر قلزم کے واقع ہین بحر قلزم کا قدیم نام بحر نیطش ہی یہ امت
باتفاق محققین اولاد یافث سے ہی کچھ کسی نے یہ کہا کہ روم ہین اولاد عیص بن یعقوب
علیہ السلام سے انکے ملوک بھی بڑے پادشاہ فخر مند تھے یہانتک کہ روم انپر غالب آسکے
انھین دو سلطنتین بہت بڑی ہوئین ایک سکندر کی ایک قیاصرہ کی جنکے بعد اسلام آیا
سب علوم عقلیہ انھین سے لیے گئے ہین جیسے منطق طبیعی الٰہی ریاضی انکے عالم کو فیلسوف
کہتے تھے تالیس ملطی فلسفی زمانۂ بخت نصر مین تھا لقمان کا شاگرد فیثاغورس کو زعم تھا
کہ مینے آواز فلک سنی مقام ملک مین پہونچا کوئی چیز زیادہ تر لذیذ حرکات افلاک سے
نہین ہی ایک سو چہانوے برس بعد بخت نصر کے بقراط حکیم پیدا ہوا اس حساب سے
ایکہزار ایک سو کچھ اوپر ستر برس پہلے ہجرت سے تھا سقراط غار مین جا رہا اوسنے لوگون کو
شرک و بت پرستی سے منع کیا بیچارا مارا گیا افلاطون اوسکی جگہہ بیٹھا یہ بڑا حکیم تھا کوئی
اوسکا مقابلہ خلق مین نکر سکتا تھا حکمت کا سبق دیتا شامیانے کے نیچے دھوپ سے بچکر چلتا
اوسکے شاگرد مشائین کہلاتے ہین زمانۂ سکندر رومی مین تھا اسکندر و ہجرت کے بیچ مین
نو سو چونتیس برس کا فاصلہ ہی اس حساب سے افلاطون کچھ اس سے پہلے تھا سقراط اوس سے
بھی کچھ قبل تھا پس تقریباً درمیان سقراط اور ہجرت کے ہزار برس اور درمیان افلاطون اور
ہجرت کے ہزار سے کچھ کم مدت ہوئی طیماوس شاگرد ارسطو مشائخ افلاطون سے ہی
غرب سے تا شرق غالب سمور کا پادشاہ ہوگیا فارس سے تا سند سند سے تا ہند کو
لے لیا فور ہند کا پادشاہ اوس سے لڑا ہار گیا سکندر نے اوسکو قید کر لیا سارا ہند چین تک
لے لیا ارسطو سے فلسفہ سیکھکر فرد زمانہ ہوگیا برقلس ارسطو کے بعد تھا اوسنے ایک کتاب
بنائی جسمین بابت قدم عالم شبہہ کیا طیموخارس حکیم ریاضی جسکا ذکر بطلیموس نے مجسطی مین کیا ہے

چارسو بیس برس پہلے بطلیموس سے تھا رصد کواکب کو اسی نے نکالا بطلیموس کا زمانہ جالینوس سے تھوڑا پہلے تھا بطلیموس کی رصد اور مامون خلیفہ کی رصد مین پہہ سو نوے برس کا فاصلہ ہی مامون کی رصد بعد دو سو ہجری کے بنی جو وقت شروع آیات قیامت کا ہی بموجب حدیث شریف کے الآیات بعد المائتین اسلام مین رصد کا بنتا جو خلاف طریقہ اسلام ہی علامت قیامت ٹھہرا رصد بطلیموس سے تا ہجرت چارسو نوے برس تقریباً ہوتے ہین جالینوس سے تا ہجرت چار سو برس کچھہ اوپر ہوئے ملل نحل ابن خلدون وغیرہ کتب مین حکما کو نام بنام ذکر کیا ہی یہہ یونانی حکیم سب کے سب کفار رہتے انکے علوم کا علوم اسلام مین جو زمانہ ہارون رشید سے عربی مین ترجمہ ہو کر دخل ہوا یہہ ایک بڑا وسیلہ تفرقت دین اسلام کا انہیں کے ہاتھہ آیا ابتدا مین نیت علماء اسلام کی اچھی ہوگی واسطے الزام خصوم کے اونکے مسلمات و دلائل عقلیہ سے اس علم کو سیکھا ہوگا لکن بعد ایک مدت کے اون فنون کو متاخرین علماء اسلام نے سرمایۂ فضیلت سمجھا اصل مقصد سے دور پڑ گئے اس حصین میں بعض مزاولت کتاب و سنت کی انمین سے بالکل جاتی رہی الا ماشاء اللہ روز بروز غربت اسلام بڑھتی گئی یہانتک کہ اب مسلمانی نام کی رہ گئی ہے جو علم اس ملت حقہ اور امت مرحومہ کا تھا اہل امی ود ہریہ او سکے علماء کو جاہل سمجھنے لگے جنکو مذاہب حکماء او ر اونکے قیل وقال پہ اطلاع حاصل ہی اونکو فاضل کہنے لگے عکس القضیہ ہوگیا باطل حق ٹھہرا حق باطل سمجھا گیا انا بیہ

ذکر امت یہود

یہہ اولاد یعقوب علیہ السلام ہی انکے بارہ بیٹے تھے جنکو اسباط کہتے ہین یہود ان سے جاننا اسلیے کہ بہت سے عرب و روم و فرس بھی یہودی ہوگئے جو بنی اسرائیل تھے یہود مین اکثر فرقے ہین خدا نے اپر غصہ کیا نبوت و ملک دونوکو انسے لے لیا مغضوب علیہم سے یہی مراد ہین محتاجی و ذلت قیامت تک انکے نصیب مین آئی اگر کوئی قدرے آسودہ ہی تو وہ بھی فقر ظاہر کرتا ہی اسلام سے انکو نہایت عداوت ہی آپلیا و روس و روم و غیرہ ان

و بعض بلاد ہند مین ابتک موجود ہین

امت نصاری

یہ مسیح علیہ السلام کی امت ہی تجسد کلمہ مین مذاہب مختلفہ رکھتے ہین تثلیت کے قائل ہین
کہتے ہین یہود نے مسیح کو قتل کرڈالا سولی پر چڑہایا مگر یہ غلط ہی یہود نے جسکو قتل کیا وہ ہم
صورت مسیح تھا نہ خود مسیح خدا نے مسیح کو اپنے پاس آسمان پر بلالیا قرآن مین اسیطرح ہی
آخر زمانے مین مسیح آسمان سے زمین پر آوینگے دین اسلام کے موافق حکم کرینگے حالات اس
زمانے سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ وقت جو اونکے نزول کا ہی اب سر پر آگیا شاید یہی چودھوین
صدی ہو اللہ ایسا ہی کرے کہ ہم اونکو ان اپنی آنکھون سے دیکھین کلیجا ٹھنڈا کرین نصاری
مین بہتر فرقے ہین انجیل مین ولادت مسیح سے تا رفع مسیح اخبار رکھے ہین چار شخصون نے انجیل
لکھی فلسطین نے عبرانی مین مرقوس نے رومی مین لوقا نے یونانی مین یوحنا نے بھی یونانی مین
اس قرن مین صحابہ روم داخل ہو گئے ارمن روم بلغار گرج چرکس انکی قومین ہین چہر گرج
وچرا کسہ مسلمان ہو گئے روم کے مسلمان اصل مین نصرانی تھے سوریہ حلب بغداد مین ابتک
بہت نصاری ہین انکی زبان عربی ہی باقی نصاری آوریا امریکا وغیرہا مین بستے ہین انمین
کوئی جرمنی ہی کوئی انگریز کوئی فرانساوی کوئی طلیانی کوئی روس ہند کے حاکم آج یہی انگریز
ہین جنکو برطانی بھی کہتے ہین سورہ فاتحہ مین مراد ضالین سے یہی امت ہی باتفاق مفسرین
تیس برس ہوئے زمانہ غدر ہند سے پہلے کسی قدر اس امت کو توجہ طرف انجیل کے تھے
اب تو فقط برای نام ہی حسب کے سب راہ و رسم فلاسفہ یونان بجالاتے دہریہ کا مذہب
برتتے ہین تمام خلق سے اسی امر کے طالب ہین کہ چال ڈہال انہی کسی قوم کی اصل طریقے اوس
قوم پر باقی نرہے اگرچہ ظاہر مین سب کو آزادی مذہب دے رکھے ہین لکن ہر جگہہ بابت
امور مذہبی تعرض سنا جاتا ہی دنیا کی محبت مال کی طلب ہر قوم و مذہب مین ایک وضع خاص
پر تھی لکن اس امت نے جسقدر انہماک جمع مال مین کیا جو کچھہ الفت دنیا کے ساتھہ پیدا کی کسی

دوسری امت مین کتب تاریخ وغیرہ سے معلوم نہین ہوتی یہی وجہ ہوئی انکے لیے ترک شرائع انجیل کی مستعدا یہ بھی ہمیشہ دیکھا سنا جاتا ہی کہ بعض لوگ اعلیٰ اوسط ادنی اس جگہ وقتاً فوقتاً بتوفیق آلہی آفاق متفرقہ مین مشرف باسلام ہوئے اور ہوتے ہین تو اقصان اہل وعزت مواسمین بھی شک نہین کہ جو بیدار مغزی قوانین ملک داری انکو ملی ہی وہ کسی دوسرے کو میسر ہوئی اس عقل وشعور پر اگر کبھی یہ امت مسلمان ہوجاتی تو شاید نقیب انکا دنیا مین میسر نہ آتا جسطرح نسل ہلاکو خان نے اسلام قبول کر لیا تھا گو ادنین سلیقہ ملکداری وآبادی دنیا وتحصیل دنیا کا ایسا نہ تھا جیسا انکین ہی وہ دنیا کو ویران کرتے تھے خون کی ندیان بہاتے تھے یہ جان نہین لیتے فقط مال لیتے ہین ایمان لیتے ہین

امت ہند

یہ بہت فرقے ہین ملل نحل مین انکا ذکر نام بنام کیا ہی انمین بت پرست آتش پرست براہمہ نجومی ہو غیرہ سب طرحکے لوگ ہین انکی نجوم خلاف نجوم روم وعجم ہی ملک ہند نہایت وسیع اقلیم ہی پرانا شہر اس ملک کا جسکو زمانہ آدم سے قابیل کا بسایا ہوا بتاتے ہین قنوج ہی جو وطن نہی گاتب حروف کا اب وہ بالکل ویران ہی اقلیم ہند مین صد دستار وصد گفتار مشہور ہی ہر قطر کی ہندی بولی جدا ہی ہر سمت کی پوشش علحدہ ہی ہر علاقے کی راہ ورسم نئی ہی رسوم مذہبی علحدہ ہین اسکے مشرق مین چین کا ملک بدہ کا مذہب ہی ہنود مین چھتیس کروڑ معبود ہین اتنی تعداد نفری آج خود اقوام ہنود کی بھی نہین یہ عجیب قوم ہی جسنے ساری کائنات کو پوجا شجر حجر مدر پانی آگ حیوانات وغیرہ کوئی چیز یہان بھر کی نہین ہی جو انکی پرستش سے بچی ہو عجائب پرستی انکا شیوہ ہی یہانتک کہ ابتداء حدوث مین ریل گاڑی کو بھی پوجا نہ پوجا تو ایک خدا کو نہ پوجا سبکو پوجا انکا مذہب بھی اقدم مذہب عالم ہی پہلے بید پر دار مدار تھا پھر جب سے پران نکلے توحید بید موقوف ہوکر انواع شرک وکفر کا انمین رواج ہوا اس قوم کو کبھی حوصلہ مناظرہ کا ساتھ اہل اسلام وغیرہ کے

مدعا اس زمانہ آخر مین بعض ہندو نے جرأت سر اسلام پر کی اہل اسلام سے نے بعض نو مسلمون سے نے تحریرا و تقریرا خوب افحام خصوم کیا حال مین بعض ہنود نے پھر طریقہ مذہب بید کو جسمین توحید خدا اور ذات ہی تازہ کرنا چاہا ہی اگر یہ بات سچ بھی ہو تو کیا فائدہ اسلیے کہ توحید بدون اقرار رسالت کے ہرگز نافع نہین نہ ہنود کو نہ کسی اور دین والے کو رسالت کا اقرار بھی اوسیوقت نافع ہی جب سب کتب و انبیاء پر ایمان لا کے نبی آخر زمان کی تصدیق کرے اوسکو فرمانبردار رہنے جو اصل ہے ورنہ کوہ کندن و کاہ برآوردن ہی ایک خدا و خدا تین جانے کے تو بعض اہل ملل بھی قائل ہیں لیکن اتنے معبودون سے قائل ہوا ہنود کے کوئی دوسرا فرقہ معلوم نہین ہوتا ؎

تا چیند گہ از چوب گہ از سنگ تراشی　　بگزار خدائے کہ بصد رنگ تراشے

عقیدۂ وحدت وجود جو جہلۂ صوفیہ مین مروج ہو گیا ہی وہ اسی قوم کے عقیدے سے ماخوذ ہی کہ ہر چیز مین خدا کا انس قرار دیکر ساری خلق کی پوجا کرتے ہین مخلوق کو خالق سے جدا نہین سمجھتے سات سو برس ہوئے جب سے اسلام اس ملک مین آیا اقوام مختلفہ اسلام نے حکومت کی جیسے غوری خلجی بہمنی آخر مین تیموری خاندان کی جو اولاد چنگیز خان سے تھی حکومت ہوئی زمانۂ غدر سے نام و نشان اوسکا مٹ گیا اگرچہ سلطنت تو آخر زمانہ عالمگیر بادشاہ کے لڑکھڑا گئی تھی لیکن اب خالص حکومت نصرانیہ ہی بلا مزاحمت غیر چند راجہ نواب جو برای نام کسیقدر زمین کے والی کہے جاتے ہین وہ سب فرمانبردار اس حکومت کے مستقل نہین کرون کے ہین بلکہ نوکر اوسکے اچھے ہین

امت سندھ

یہ غربی ہند مین جانب بحر بستے ہی اس ملک کو ایران سے کہتے ہین ایک جانب اسکی خشکی مین پہاڑ کی طرف ہی دوسری جانب دریا کی طرف ستارہ سے ملک سندھ کو تبیل بھی بولتے ہین ملتان کشمیر اسی کے شہر ہین پہلے مسلمان غالب تھے اب اوسپر نصاری حاکم ہین آج کل

کشمیر ہاتھ مین راجہ جموں کے ہے

امت سودان

یہ اولاد حام سے ہین انکے دین مختلف ہین کوئی مجوس کوئی ماہ پرست کوئی سب پرست
جانورون سے کیا انمین دس خصلتین ہین جنکے ساتھ یہ مخصوص ہین بال گھونگر داڑھی کم
نتھنے پھیلے ہونٹ موٹے دانت تیز کھال بدبو رنگ کالا ہاتھ پاؤن مین بیوائی تیرہ
انمین بہت ناچنے والے ترمی امت انمین حبش ہی انکا ملک حجاز کی برابر مین ہی تیج مین
انکے شہر بڑے لمبے چوڑے ہین انمین کا خصی بڑے نفر کا خصی ہوتا ہی لقمہ انکی قوم سے تہا
لقمان حکیم جو داؤد علیہ السلام کے ساتھ تھے قرآن مین اونکا ذکر ہی اسی قوم سے تھے
ذوالنون مصری بلال بن حمامہ مؤذن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی انھین مین سے
ہین قوم بجا نہایت کنگال ہی تنگی سے رہتے ہین بت پوجتے ہین مگر سوداگرون سے اچھی طرح
پیش آتے ہین قوم ... نیل کے کنارے پر بسی ہی بلاد زنج سے کچھ اوپر ہٹ کے
یہ سودان مین متفرق ہین دین مین مہمل ہین انھین مین سے ایک زنگی ہین کالے بھجنگ
بت پرست نہایت سخت دل ایک تکرور ہین جو غربی نیل پر آباد ہین انمین کچھ کافر کچھ
مسلمان ہین ایک قوم کانم ہی انکا مذہب مالکی ہی انکا شہر سارے سودان کے شہرون
سے بڑا ہی انتہا جنوب مغرب مین بستے ہین

امت صین

انکے شہر بہت لمبے چوڑے ہین مشرق سے تا مغرب دو ماہ کی راہ سے زیادہ تر طول
عرض مین ہین دریای چین سے جنوب مین تا سد یاجوج ماجوج شمال مین بلکہ عرض مین
طول سے زیادہ ہین یہانتک کہ ساتون اقلیم پر شامل ہین چین کے لوگ سیاست و
صدا مین بہت اچھی صناعت مین نہایت کامل قد چھوٹے سر بڑے مذہب مختلف
رکھتے ہین کوئی مجوسی کوئی ثنوی کوئی آتش پرست بڑا شہر انکا جدان ہی اقصی چین

جسکو صین الصین کہتے ہین وہ جہت شرق مین نہایت آبادہی اوسکے بعد سوا سمندر کے کچھہ نہین بڑا شہر چین کا سیلی نام ہی

بنی کنعان

یہ اہل شام ہین یہان سام بن نوح بسے تھے اسلیے اسکا نام شام ہوا ایک گروہ ان کا مغرب مین جا بسا جنکو بربر کہتے ہین سہ رہتے کبھا یہ نہین عاشق بدنام کہین + دن کہین رات کہین صبح کہین شام کہین + سام کا نام عبرانی مین شام ہی بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ بنو کنعان اولاد حام ہین اونھین مین بربر ہین

بربر

بعض کے نزدیک نسل حام سے ہین وہ کہتے ہین ہم نسل قیس عیلان وصنهاجہ مین بعض کا زعم ہی کہ یہ اولاد افریقس حمیری ہین قوم زناتہ انھین سے یون کہتے ہے کہ ہم لخمی ہین صحیح یہ ہی کہ اولاد کنعان بن مازیغ بن حام ہین انکے ہر بادشاہ کا لقب جالوت تھا جب داؤد علیہ السلام نے جالوت کو قتل کیا بنو کنعان پریشان ہو گئے ایک گروہ مغرب مین جا رہا جو بربر کہلاتا ہی بربر کے قبائل بہت ہین یہ لوگ سکونت صحرا مین مثل عرب کے ہین انکی زبان عربی کے سوا ہی اوسکے اصول ہین فروع مختلف ہین بے ترجمے کے سمجھہ مین نہین آتی

امت عاد

عاد اولاد سام بن نوح سے ہی انکا ملک احقاف نام متصل یمن کے تھا پہلا بادشاہ انکا شداد ہی جسنے جنگل عدن مین ارم بنایا سونے کے پتھر یاقوت زمرد کے کھم لگائے بہشت کا نمونہ دکھلایا مگر سچ یہ ہی کہ ارم کی کہانی واہیات ہی ضعفا مفسرین نے اس حکایت کو ذکر کیا ہی قرآن شریف مین ارم ذات العماد سے قوم مراد ہی نہ گھر یہ قوم سخت قوی تھی پہاڑ کو کول کر گھر بنائے انکے قصے سب مضطرب ہین صحت سے دور ہین

امت عمالقہ

دہستی ہی یہ کلام ملحدون کا ہی نہ مسلمانون کا حضرت کے زمانے مین بھی کافر منافق قرآن کے کلام اللہ ہونے مین شک شبہہ کرتے تھے اوسی جنس کے لوگ اس زمانے مین بھی ظاہر ہوئے ہین لیکن حزب خدا ہمیشہ غالب ہی علماء اسلام نے ان لوگون کی تفاسیر دینی کا خوب ہی خاکہ اوڑایا ہی اور رد وفکویون کو گھر تک پہونچایا و اسد احمد عرب عاربہ بین بنو جیرہم مین جو حجاز مین رہتے تھے اور بنو عبد یا ہین حمیر و کہلان اوسکی نسل ہی سارے قبائل یمن اور ملوک تبع اولاد سبا سے ہین سوا عمران او اوسکے بھائی مزیقیاکے سب تبابعہ اولاد حمیر بن سبا سے تھے یہ دو نون نسل کہلان سے ہین بنو کلب نسل قضاعہ سے ہین دومۃ الجندل وتبوک واطراف شام مین بزمانہ جاہلیت حارث ہی زید بن حارثہ اسی قوم بنی کلب سے تھے اوس وخزرج جو دو قبیلے انصار کے ہین اور مدینے مین رہتے تھے قبیلہ ازد سے تھے خزاعہ وغیرہ بھی بطون ازد سے ہین از دانسل ہی قضاعہ کی سدانت بیت اللہ انکے ہاتھ مین تھی یہانتک کہ قصی بن کلاب نے چھین کر حوالہ قریش کے کہا یہ کنجیان تمھارے باپ اسمعیل کے گھر کی تمکو پھیرے دیتا ہون بدون عار وظلم کے پھر قصی نے غلبہ پاکر خزاعہ کو جو نزدیک اکثر کے مینی تھا مکے سے نکالدیا بنو مصطلق جنہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لڑے اسی قوم خزاعہ سے تھے بنی دوس تہامہ مین سے اطراف عراق مین انکی دولت تھی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ انھین مین سے ہین

امت اسلام

اس اعتبار سے کہ اصل دین جملہ بنی آدم کا فطرت تمام نوع البشر کی یہی توحید باتیعالی پر ہی یہودی نصرانی مجوسی ہندو ہوجانا کسی کا پیچھے سے بعد ولادت کے جو ہوتا ہی وہ اور بات ہی یہ امت اقدم جملہ ملل متقدمہ ہی آدم علیہ السلام سے لیکر تا خاتم رسل سارے پیغمبر و رسول اور اونکے اتباع اسی ملت اسلامیہ پر تھے سلام جو تحیت اسلام ہی زمانہ ابوالبشر سے جاری ہی پھر ابراہیم علیہ السلام نے اہل توحید کا نام مسلمان بصراحت تمام رکھا

اپنی جان کو مسلم ٹھہرایا قرآن شریف مین ہی ھو سماکم المسلمین من قبل ہود
وصالح علیہما السلام کے جو بعد نوح قبل ابراہیم علیہما السلام آئے تھے جتنے پیغمبر تا ختم رسل
ہوئے وہ سب بعد ابراہیم علیہ السلام کے آئے بلکہ خود ابراہیم خلیل کی نسل ذریت ہی مین
تھے آتے ہیے ساری دنیا کے ملت والے تعظیم و توقیر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کرتے چلے آتے
ہین تو یہ سب نبی و رسول مسلمان تھے اسلام ہی کیطرف اپنی اپنی امت کی دعوت کیے
تھوڑا اختلاف بابت فروع مسائل کے جو بعض ادیان انبیا مین تھا وہ بحکم باریتعالی حسب
مقتضای قوت و ضعف اعمال ایمان اوا اقوام مختلفہ بنی آدم تھا اصول اسلام جو اصل ملت
ملت ہر رسول و نبی کے ہین او نمین سوای اتفاق جملہ شرائع کے کبھی ادنی اختلاف بھی
نہین ہوا اسی وجہ سے قرآن شریف مین ذکر ایمان لانے کا سب رسولون سب کتابون
پر فرمایا ہی جب آدمی ایک پیغمبر وقت پر ایمان لایا گویا سب انبیا گذشتہ پر ایمان لایا اب
اوسکو ضرور ہی کہ وہ اپنی زبان سے بھی اقرار اس بات کا کرے کہ امنت باللہ وملائکتہ
وکتبہ ورسلہ والقدر خیرہ وشرہ حدیث مین آیا ہی سب انبیا آپسمین علاتی بھائی
ہین انکی مائین جدا دین ایک ہی یہ حدیث متفق علیہ ہی بروایت ابی ہریرہ سے اس اعتبار
کہ ہر ملت و امت کا نام جدا جدا تھا مثلاً اہل توراۃ یہود کہلاتے ہین اہل انجیل نصاری
بید و پران والے ہنود ژند و دساتیر والے مجوس صحف شیث والے صابی وعلی ہذا القیاس
اس امت وسطٰی کا جو آخر امم خیر ملل بنی آدم ہی اسکے بعد پھر کوئی امت تازہ و ملت جدید
قیامت تک نہوگی امت اسلام و ملت اسلامیہ نام ہی یہ امت قدیمہ اس زمانہ آخر مین عہد
ختم رسل صلی اللہ علیہ وسلم سے پائی گئی ہی جسکو سال ہجرت کے حساب سے ابتک تیرہ سو
بیس پورے ہوئے اس امت اسلامیہ مین کوئی قوم خاص نہین ہی جیسے اگلے انبیاء کے
اقوام خاصہ تھے عاد قوم ہود کا نام تھا ثمود قوم صالح کا نام تھا بلکہ یہ امت شامل جمیع اہل
عالم ہی اسلیے کہ اگلے زمانے مین پیغمبری خاص ہوتی تھی ہر قوم کا پیغمبر علحدہ آتا تھا پیغمبر کی

اپنی قوم کے احوال سے بحث تھے جنپر وہ بھیجا جاتا تھا دوسرے قوم کی ہدایت ضلالت سے
اونکو کچھہ کام نہ تھا چنانچہ قرآن وحدیث وکتب تاریخ وغیرہ سے یہ بات بخوبی ثابت ہی نوح
علیہ السلام کی نبوت بھی خاص تھی مگر بعد طوفان کے عام سمجھی گئی اسلیے کہ سوا نوح والونکے
کوئی آدمی دنیا میں باقی نہ تھا اور وہ لوگ سب مومن تھے مقصد اونکی نسل نہ چلی سوا انقطاع
ہر سہ پسر نوح علیہ السلام کی باقی رہی سو یہ عموم خارجی اتفاقی ہوا تھا بخلاف اس امت کے
کہ بسبب پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپنے تمام روی زمین کے لوگ امتی آپ کے
ٹھہرے سب جنکو ماننا ہو امت اجابت میں ہی جنکو نہ ماننا وہ امت دعوت میں ہو قرآن شریف
میں ہی ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین حدیث میں ہی وختم بی النبیون عیسی علیہ
السلام کے بعد چھہ سو برس یا کچھہ کم وبیش گذرے تھے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مبعوث ہوئے آخر انبیاء عالم ٹھہرے اگر خاتم رسل نہوتے تو اس تیرہ سو برس میں ضرور
کوئی پیغمبر یا رسول آتا کتاب لاتا یا نہ لاتا لکن نہ کوئی آیا نہ کچھہ لایا جس نے خواہ ایسے
لوگ کے بعد دعوی نبوت کا کیا بہت جلد ہو گیا جھوٹ اوسکا کھلا گیا مسیلمہ وغیرہ نے تو خود
عہد سعادت مہد میں ادعا کیا تھا لیکن کذاب نکلا اسیطرح باقی مدعیون کا حال ہوا جو آپ
سچے نبی ورسول آئے جنکی ہر بات کی سچائی آفتاب باوجود اس طول مدت کثرت اعداء کے
ثابت ہوئی اور ہوتی چلی جاتی ہی جو کچھہ کہا ویسا ہی ہوا جسکی نہ آئینہ میں دی وہ مطابق وقوع
ہے ہی جس خبر کا وقوع ابتک نہیں ہوا وہ اپنے اپنے وقت پر ظاہر ہوتی رہیگی ابو ہریرہ نے
کہا آنحضرت صلعم نے فرمایا قسم ہی اوسکی جسکے ہاتھہ میں ہی جان محمد کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نہ سنیگا مجکو اس امت سے یعنی امت دعوت سے کوئی یہودی نہ نصرانی پھر مریگا اور وہ
ایمان نہ لایا ساتھہ اوس دین کے جسکے ساتھہ میں بھیجا گیا ہوں لیکن وہ دوزخیون میں ہوگا
اسکو مسلم نے روایت کیا ہی اس حدیث سے ایک تو عموم رسالت ثابت ہوتا ہی تخصیص
یہودی نصرانی کی اسلیے ہی کہ یہ اہل کتاب ہیں دوسرے یہ بات ثابت ہوئی کہ سوا اپنے

کہ اگر او زمین کسی نے اپنی مان سے حرام کیا ہوگا کھلم کھلا تو اس امت مین بھی ایسے لوگ ہونگے جو یہ کام کرینگے اسکو ترمذی نے ابن عمرو سے روایت کیا ہی ہمنے تو سنا تمنے دیکھا ہوگا کہ اکثر رؤسا و امرا و والیان ملک نے زمان مدخولہ آبا کو اپنے تصرف مین لے لیا ہے بلکہ بعض نے زنان ابنا زمین بھی تصرف کیا اب تو ہر کہ وہ الا ماشاء اللہ اوسی چال و ڈھال پر ہر کاروبار مین ہی جو حاکمان وقت کا طریقہ ہی اگرچہ وہ اس تبدیل وضع پر خوش نہین ہوتے بلکہ ایسے آدمی کو خوشامدی کذاب فریبی جانتے ہین اس سے زیادہ اور کیا مصداق ان حدیثون کا چاہتے ہو بہرحال زمین کے پردے پر کوئی امت سچی کوئی ملت اچھی اس امت اسلام ملت اسلام سے نہ پہلے تھی نہ اب ہی گو بوجہ سایہ انگلنی قیامت اسلام کتاب مین رہ گیا ہی مسلمان گور مین ہین وکان امر اللہ قدرا مقدورا

رسول امت اسلام صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

انکے باپ عبداللہ چھبیس برس پہلے عام فیل سے پیدا ہوئے انکی مان کا نام آمنہ ہی پیر کے دن بارھوین ربیع الاول کو پیدا ہوئے اوسوقت حکومت کسرٰی نوشیروان کو بیالیس برس گذرے تھے غلبہ اسکندر کو دارا پر آٹھسو اکاسی سال غلبہ بخت نصر کو انکہتر تیرہ سولہ برس ہوئے تھے انکے دادا عبدالمطلب نے انکو پرورش کیا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نام رکھا ختنہ کیے ہوئے آئے اوس رات انکو بے محل کسرٰی کے ہلکر گر گئے آگ فارس کی بجھ گئی حالانکہ ایکہزار برس سے کبھی نہ بجھی تھی بحیرہ ساوہ کا پانی خشک ہوگیا اسطرح کے صدہا علامات و آیات ظاہر ہوئے جو کتب سیر مین لکھے ہین جتنے کمالات ظاہری و باطنے جدا جدا ہر ایک نبی و رسول کو دئے گئے تھے وہ سب مجموعا تنہا انکی ذات مین رکھے گئے

حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری ۔۔۔ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

یہ آخر انکی امت سب سے پیچھے دنیا مین آئی ہی مگر قیامت کے دن یہ سب سے پہلے انکی امت سب امتون سے اول بہشت مین جاویگی حدیث مین آیا ہی جنت حرام ہی سب

انبیا پر جب تک جنت مین اوسمین نجاوین سب امتون پر حرام ہی جب تک میری امت نجاوے چالیس برس کی عمر مین انکو نبوت ملی پہلے خواب پھر وحی ہوئی تئیس برس مین یہ دین کامل کیا گیا دس برس مکے مین رہے تیرہ برس مدینے مین تریسٹھ برس کی عمر ہوئی مرنے سے پہلے معلوم ہو گیا کہ اس سال مین وفات ہوگی سال وفات مین ایک لاکھ چوبیس ہزار نفر سے زیادہ مسلمان ہو گئے تھے امامت کو قریش مین چھوڑ گئے جب تک دو قریشی بھی دنیا مین موجود ہون ہزار برس کے لگ بھگ تک تو یہ قاعدہ چلا اہل علم نے ہر ملک مین اوسکو نباہا جب سے علم جاتا رہا اہل علم مٹ گئے جاہل مسلمان رہ گئے امامت قریش سے نکلکر در بدر پھرنے لگی ہر ملک بن ملک سلطان و امام و امیر ہو گیا اللہ تعالیٰ کو یہی منظور تھا

چاہا ہمنے و لے نچاہا اوس نے　　　چاہا اوسکا ہوا ہمارا نہوا +

مساجد عظیمۂ عالم

تین مسجدین دنیا مین بڑی مکرم و معظم ہین ایک مسجد الحرام یہ مسجد ابراہیم علیہ السلام کی بنائی ہوئی ہی اسکو کعبہ کہتے ہین اسیکی طرف مونہ کرکے سب مسلمان نماز پڑھتے ہین اسی گھر کا طواف کرتے ہین اصل مسجد ابراہیم علیہ السلام کی یہی کعبہ ہی گرد اوسکے جو صحن تھا اوسکا نام حرم ہوا اب اوس حرم کے گرد دروازے دیوار دالان بنگئے ہین اوسکو مسجد الحرام کہتے ہین یہان حج کو آتے ہین مقام ابراہیم اسی جگہہ ہی آثار انبیا مین سے یہی ایک اثر ابتک دنیا مین ظاہر ظہور باقی ہی یا حجر اسود جو ہمراہ آدم علیہ السلام بہشت سے آیا تھا یہ پتھر تو بڑے باپ کی کہانی ہی مقام دوسرا پتھر ہی جو تیسرے باپ کی نشانی ہی دوسری مسجد بیت المقدس کی مسجد ہی جسکو داؤد و سلیمان علیہما السلام نے بنایا تھا اس جگہہ سیکڑون پیغمبر مدفون ہین کعبے مین ایک نماز کا ثواب لاکھہ نماز کی برابر ہی یہان اوسکا نصف ہی تیسری مسجد مدینے کی مسجد ہی یہان ایکہزار نماز کا اجر ہی اسکو خاتم رسل نے بنایا ہی قرآن مین اوسکے حق مین لمسجد اسس علی التقوی فرمایا ہی ان تین مسجدون کے سوا

پہلے دیوار قد آدم تھی اب اوسکے گرد دالان مسقف ہین جو کچھ بزرگی و عظمت خدا نے
اس گھر کو ابتدا بنا سے ابتک بخشی ہی اوسکے لکھنے کو ایک کتاب چاہیے لاکن درکار ہی
سوای ملت اسلام کے سبکو کوئی ہو کہین ہوا وسمین آنے سے اب منع کر دیا گیا ہی
یہ حکم ہی کہ جو اس گھر مین آوے وہ ایک تہبند و چادر مین ننگے سر برہنہ تن آوے
اوسکے جنگل کا ادب کرے وہان شکار نہ مارے کانٹا نہ توڑے درخت نہ اوکھیڑے
شہر کی حد مدینے کی طرف تین میل تنعیم تک ہی جہان سے اب عمرہ لاتے ہین عراق کی
طرف سات میل ہی طائف کیطرف بھی اسیقدر ہی جدّے کی طرف بھی ہفت میل ہی
اس بستی کو ام القریٰ کہتے ہین ناف زمین بھی بولتے ہین نقطۂ خاک جو پانی پر سب سے پہلے
پھیلا وہ یہی جگہہ ہی مسجد الحرام کے اندر سنہ نو سو ہجری مین فرج بن برقوق چرکسی
نے جو کئی عمارتین بنائی ہین جیسے چار مصلے گھڑی کا حجرہ کتابخانے کا حجرہ عمارت مقام
ابراہیم عمارت بالای زمزم وغیرہ یہ سب بدعات ہین پانسو برس سے پہلے یہ شکل مسجد الحرام کی
نہ تھی کاشکے یہ نری بدعت ہی ہوتی افسوس تو یہ ہی کہ برخلاف ارشاد شارع ہی حدیث
مین آیا ہی جو نہین نکالی کسی قوم نے کوئی بدعت مگر مثل اوسکے ایک سنت دنیا سے اوٹھ جاتی ہی
سوا اسکے ہیگہ ان چار مصلون کا ہونا صاف تفریق جماعت ہی اس عمارت کا بنانا وبال آخرت
انا امر ہی مسجد بیت المقدس جسکو مسجد اقصی و مسجد ایلیا بھی کہتے ہین اسکی اصل یہ ہی
کہ زمانہ صحابہ مین جہان اب صخرہ ہی اوسپر تیل چڑھاتے تھے نذرین لاتے تھے جب وہ
ہیکل بگڑ گئی بنی اسرائیل نے اوس جگہہ کو قبلہ اپنی نماز کا ٹھہرایا اللہ تعالی نے وحی سے
اس جگہہ کو معین فرمایا تھا موسی علیہ السلام نے ایک قبہ بنا کر اوسمین الواح توریت
جو تابوت کے اندر تھے رکھے پھر داؤد علیہ السلام نے اوسکا بنانا چاہا وہ بنا تمام نہوئی سلیمان
علیہ السلام کو وصیت کی انھون نے چار برس بعد اپنی حکومت سے اور پانسو برس بعد
موسی علیہ السلام سے اوسکو بنایا چاندی سونا پیتل وغیرہ بہت کچھ اوسمین لگایا سونے کی

کنبجی بنائی اسکی پشت پر تابوت رکھنے کو ایک قبر طیار کی قبلہ اوسکا مشرق رو یہ بقعہ
یہود و نصاری کا یہی قبلہ ہی آٹھہ سو برس بعد بخت نصر نے اوسکو ویران کردیا توریت
و عصا کو جلادیا ہیاکل کو گلا ڈالا پتھرون کو پھینک دیا پھر حضرت عزیر نے اوسکو بنایا یہ
نبی تھے یہود کے بہمن نے اونکو مدد دی مگر بنا سلیمان علیہ السلام سے کم کرکے اونکے
حدود مقرر کئے پھر ملوک یونان و فرس و روم اوسکی آو بھگت کرتے رہے یہانتک کہ
ہیرودس نے اوسکو بنای سلیمان علیہ السلام پر بنایا آدھ چھہ برس مین پورا کیا پھر طیطس روی
نے غلبہ پاکر اوسکو برباد کیا زمین مین کھیتی کرائی جب روم دین مسیح مین آئے اوسکی
تعظیم کرنے لگے قسطنطین کی مان نصرانی ہوگئی تھی اس مین تلاش اوس لکڑی کی کی جسپر
بگمان نصاری مین عیسی مسیح کو سولی دیگئی تھی کوڑے کچرے کے نیچے سے اوسکو
ڈھونڈھ کر نکالا اوس جگہہ ایک کنیسہ بنایا اس خیال پر کہ یہ جگہہ اونکی قبر کی ہی اوسی کے
برابر ایک گھر اونکی ولادت کا بنادیا گیا یہی حال رہا مدت تک یہانتک کہ اسلام آیا
جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فتح بیت المقدس مین تشریف لائے صخرہ کو کچرے
کوڑے کے نیچے سے نکالکر صاف کیا اوسپر ایک مسجد بنادی اوسکی تعظیم مطابق
حکم خدا و رسول بجا لائے پھر ولید بن عبد الملک نے وہان مسجد بنائی مثل مساجد اسلام
عرب اوسکو بلاط ولید کہتے تھے بادشاہ روم کو حکم دیا کہ کاریگر و سامان بھیجے
چنانچہ اوسنے مدد وابھی دی مسجد حسب مراد طیار ہوئی پھر سنہ پانسو ہجرت مین جب
خلافت سست ہوگئی زور گھٹ گیا شیعہ عبیدیین نے سر اوٹھایا تو اوسوقت قدس
ہاتھہ مین فرنگیون کے آگیا اونھون نے صخرہ پر کنیسہ بنایا اوسکی تعظیم و عبادت کرنے لگے
جب سلطان صلاح الدین بن ایوب کردی کا غلبہ ہوا بدعات عبیدیین کو خاک مین ملادیا
قدس کو ہاتھہ سے فرنجہ کے چھین لیا سنہ پانسو اسی مین کنیسہ صخرہ کو توڑ کر اوسپر مسجد
بنائی جو ابتک موجود ہی حدیث مین آیا ہی بنای مکہ اور بنای مسجد بیت المقدس مین

چالیس برس کا فاصلہ ہی انکا مطلب یہ ہی کہ چالیس برس بعد کعبے کے یہ جگہہ
اسد تعالے نے عبادت کے لیے مقرر فرمائی تھی گو اوسوقت کوئی بنا اوس جگہہ نہ تہی
کہ دونو بناؤن مین وہی فاصلہ ہی جو زمانہ ابراہیم علیہ السلام سے زمانہ سلیمان علیہ
السلام تک فاصلہ سمجھا گیا ہی وہ ہزار برس سے بھی زیادہ ہوتا ہی تکلیف بنسے نے عہد
ہیکل زہرہ بنائی تھی وہ عہد ابراہیم علیہ السلام تک باقی تھی مسجد مدینہ منورہ کا یہ حال ہی
کہ مدینے کو حصہ اہل عمالقہ مین سے آباد کیا تھا پھر بنی اسرائیل کے ہاتھ آگیا پھر بنی قحطان
کا اوسپر تغلب ہوا پھر عہد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہان ہجرت کرنے کا حکم ملا حضرت
نے جہان حکم خدا تھا وہان یہ مسجد بنائی مدینے کا حرم مقرر فرمایا فضائل ان مساجد کے
کتب حدیث مین مفصل آچکے ہین انکے سوا دوسری زمین پر اور کوئی مسجد معظم معلوم نہین ہوئی
رحمت الٰہی دیکھو جملہ امم اہل کتاب کے معابد یہی تین مسجدین ہین جو ابتک تا عہد سلطان
اسلام ایک عہد سے چلی آتی ہین مسجد آدم علیہ السلام سراندیپ مین بتاتے ہین
الکن اوسکے باب مین کوئی آیت وحدیث نہین آئی تو مسجدین تو خدا نے ہمکو دکھا دین امید
ہی کہ مسجد قدس بھی دکھادے بیوت نار فرس و ہند چین مین تھے یونان مین ہیاکل تھے
بیوت اصنام عرب حجاز مین تھے مسعودی نے انکا ذکر کیا ہی یہ معابد تھے امم کفریہ کے اونکے
ذکر سے اس جگہہ کچھہ حاصل نہین اور وہ اب باقی بھی نہ رہے جعلناهم احادیث ومزقناهم
کل ممزق جس جگہہ یہ ہر سہ مسجدین وہان اتک نماز روزہ اوقات پنجگانہ مین زمانہ معین
ہوتا ہی ارض تسعین و سبعین مین جو صورت نماز و روزے کی ہی اوسکا حکم لقطۃ العجلان مین
لکھا گیا ہی حاصل مسئلہ یہ ہی کہ ارض تسعین مین کوئی جاندار زندہ نہین رہ سکتا ہی چہ جای
انسان تو سورج جب اپنی حرکت خاصہ سے بروج شمالیہ مین حمل سے تا آخر سنبلہ داخل ہوتا ہی
تو وہان کے رہنے والون کے نزدیک رات دن کے دورے مین غائب نہین ہوتا بلکہ
ہر دن ایک دورہ اوسکو بحرکت فلک الافلاک قطع کرتا ہی اسصورت مین نمازی کو چاہیے کہ ہر دن کے

مدار کو دو حصے کرے ایک حصے کو دن سمجھے اوسمین صبح ظہر عصر وقت پر پڑھے اس مدار کو
ان مین دونون قسمت کرے نصف آخر کو شب ٹھہرا وے اوسمین پہلے مغرب پڑھے
پھر جب سورج ربع مدار کو پہنچے عشا ادا کرے اسیطرح مدارات جنوبیہ مین میزان سے
تا آخر حوت رات دن کے دو حصے کرکے ایک کو دن دوسرے کو رات ٹھہراوے اسلئے
کہ شمالی جنوبی مدارات برابر ہین دونوں مین کچھ تفاوت نہین گو نظر مین اوج وحضیض کے
اختلاف سے کچھ تفاوت معلوم ہو صوم کے لیے یہ راہ ہی کہ جہاز والون سے جو معمورہ
سے آتے ہین مہینا قمری پوچھ لے ہر ماہ کے تیس دن سمجھکر جب رمضان کا مہینا آوے
نصف مدار کو دن قرار دیکر روزہ رکھے نصف مدار کو رات ٹھہرا کر افطار کرے ربلغار
وہان سورج ڈوبتے ہی نکلتا ہی وقت عشا کا نہین آتا یہ شہر جہت شمال مین جو قالبہ کا شہر ہی
نہایت برد وہان ہوتا ہی اوقات نماز کا اندازہ کرکے پنجگانہ نماز پڑھی یہ نکرے کہ چار ہی
نماز پر قناعت کرے اسلیے کہ جیسے قبل غروب شفق وہان سورج نکلتا ہی وقت عشا نہین
آتا اسیطرح گرمی کے جاڑے مین وہان وقت صبح بھی نہین آتا پوری تحقیق اس مسئلہ کی
کتاب ناظورۃ الحق مین لکھی ہی

اسمان

حکیمون نے رصد سے معلوم کیا کہ سب تارے ایکہزار اوتیس ہین اوسمین سات سیارے
ہین انکو خنّس کہتے ہین کنّس بھی بولتے ہین قرآن شریف سے وجود کواکب ثابت ہی
مگر تعداد بیان نہین کی گئی باقی ان سات کے سوا سب ثابتہ کہلاتے ہین ہر سیارے
کا ایک فلک ہی مثلاً چاند آسمان دنیا پر ہی سورج آسمان چہارم پر ہی آسمان سات ہین
اور مع عرش وکرسی کے نو سب سے زیادہ نزدیک ہمسے ہی فلک قمر ہی پھر فلک عطارد
پھر فلک زہرہ پھر فلک شمس اوسپر فلک مریخ ہی پھر فلک مشتری ہی اوسپر فلک زحل ہی
پھر فلک ثوابت سارے ستارے اوسی مین ہین جو ہر آسمان سے دکھائی دیتے ہین جو

جو آسمان سے دکھائی دیتے ہین سوا سورج سیارہ کے اوسپر فلک محیط ہی اسیکو فلک اطلس فلک الکل فلک الافلاک کہتے ہین قرآن شریف مین یون ہی کہ ہمنے آسمان نیا کو تارون سے زینت دی ہی آمین اختلاف ہی کہ آسمان و فلک ایک ہین یا دو چیز نوان فلک ہمیشہ چکر مارتا ہی مشرق سے مغرب کی طرف چوبیس گھڑی مین ایک دورہ پورا کرتا اوسکی حرکت سے سارے افلاک ہشتگانہ حرکت کرتے ہین یہ حرکت قسری ہی پس دراصل اسی فلک نہم کی حرکت سے رات دن پیدا ہوتے ہین جبتک سورج افق ارض کے اوپر دن رہتا ہی جب نیچے افق زمین کے جاتا ہے رات ہوجاتی ہی سورج جب یہ برج شمالی مین جاتا ہی جنکا نام حمل ثور جوزا سرطان اسد سنبلہ ہی تو فصل ربیع فصل صیف ہوتی ہی جب برج جنوبیہ مین گھستا ہی جنکا نام میزان عقرب قوس جدی دلو حوت ہے تو فصل خریف فصل شتا ہوتی ہی ابن منبہ نے زعم کیا ہی کہ خدا نے سب سے پہلے جاڑے کی فصل بنائی اسکو بارد رطب کیا پھر ربیع کی بنائی اسکو حار رطب کیا پھر صیف کو بنایا یہ حار یابس ہی پھر خریف کو بنایا یہ بارد یابس ہی اہل زمان کے نزدیک پہلے فصل ربیع کی ہی جب سورج برج حوت سے نکل جاتا ہی فصول کے ردی وجید ہونے کا بیان مفصل لقطة العجلان مین کیا گیا ہی علم ہیئت مستقل طور پر مدون ہی لکن صحیح اوسیقدر ہی جو کتاب وسنت سے ثابت ہی جسکا ذکر ہدایة السائل مین ہوا ہے آگے بلند پروازی ہی عقول نوع بشر کی اوسکی صحت و غلطی خدا ہی کو معلوم ہی اسلام مین اس علم کی طرف اعتنا نہین کی گئی مامون نے رصد بنائی تھی لکن ان دنون لبّا المرصاد اونکو یاد نرہا تھا کتاب اس فن کی مجسطی ہی ابن سینا نے خلاصہ اوسکا تعالیم شفا مین لکھا ہی دوسرون نے بھی اوسکا اختصار کیا ہی علم زیج اسی کی شاخ ہی واللہ یعلم وانتم لاتعلمون

زمین

جو تین جہت ہین ایک مشرق جدہر سے سورج چاند سارے تارے نکلتے ہین دوسرے غرب

ہو کر کرۂ محیط سے زمین بسقدر کھلی ہی آدھی یا آدھی سے کم ہی تھوڑا ہو سکے آباد چوتھائی
حصہ ہی ربع مسکون کی سات اقلیمیں ہیں خط استوا کا جو ٹھیک بیچ میں ہے ایک فرض
بات ہی کر ایک خط شمار لیا گیا جو مشرق سے مغرب کو گیا ہی تشبیہ اور اس خط کے اس
خط پر دو نقطے لگائے ایک مدار سہیل پر یہ ناحیہ جنوب میں دوسرے کا مدار جدی
ناحیہ شمال میں یہ خط زمین کو دو حصے کرتا ہی ایک مغرب سے مشرق تک یہ طول
زمین کا دوسرا جنوب سے شمال تک۔ غرض یہ زمین کا زمین کی مسافت میں اختلاف
ہی کہتے ہیں پانسو برس کا رستہ ہی تہائی آباد تہائی ویران تہائی میں دریا کسی نے کہا
میں ایک حبشی جدا ہی دوسرے میں یاجوج ماجوج تیسرے میں سودان آٹھ میں روم تین میں
عرب سات میں ساری امتیں کسی نے کہا زمین چوبیس ہزار فرسخ ہی ابن منبہ نے
کہا ساری دنیا آخرت کے مقابل میں ایسی ہی جیسے ایک خیمہ جنگل میں کھڑا ہوا اور بیچ
کہا اسلیے کہ جنت کا عرض آسمانوں اور زمین کی برابر بتایا ہی اسکے سوا مسافت رقبہ اور
تقسیم عمارت میں اور بہت قول ہیں جنکی صحت و غلطی کا احقر معلوم نہیں ہو سکتی اقلیم
اول میں ہزار ایکسو شہر ہیں دوسرے میں دو ہزار سات سو تیرہ تیسرے میں تین ہزار
اور ستر شہر ہیں چوتھے میں دو ہزار نو سو چوہتر شہر ہیں پانچویں میں تین ہزار چھ شہر ہیں
چھٹے میں تین ہزار چار سو اسی شہر ہیں ساتویں میں تین ہزار تین سو شہر ہیں یہ حساب
اگلے وقتوں کا ہی اب خدا جانے کتنے شہر آباد ہیں کتنے ویران ہر سو برس خصوصاً ہزار
برس میں غالباً آبادی ویرانے ویرانی آبادی ہو جاتی ہی سات ہزار فرسخ میں سے
ساری زمین پہاڑ جنگل دریا ہیں باقی سب ویران جسمیں نہ گھاس ہی نہ کوئی حیوان زمین کو
چڑیا سے مثال دی ہی جسکا سر چین سیدھا بازو ہند سندھ بایاں بازو خزر سینہ مکہ عراق
پاؤں شام مصر روم مغرب زمین کے طول و عرض میں فرسخ کے حساب سے بھی بڑا اختلاف
ہے وہ اقالیم سبعہ سب طبعی و وہمی ہیں ان خطوط متوہمہ کا خارج میں کچھ وجود نہیں ہے

ہر اقلیم کو ایک بساط مفروش سمجھو جسکا طول مشرق سے مغرب تک شمال سے جنوب تک
خیال کیا گیا ہی ان اقلیمون کا طول و عرض مختلف ہی اقلیم اول کو سب سے زیادہ اطول
کہا ہی اسیطرح دوسرے کو اقلیم سابع تک پس سابع سب سے کم ٹھہری اسی طرح
ساعات نہار ہر اقلیم مین جدا ہین اقلیم اول مین پورے تیرہ گھڑی کا دن ہی دوسرے
مین ساڑھے تیرہ گھڑی تیسرے مین چودہ گھڑی چوتھے مین ساڑھے چودہ گھڑی پانچوین
مین پندرہ گھڑی چھٹے مین ساڑھے پندرہ گھڑی ساتوین مین پورے سولہ گھڑی یہ
حساب وسط اقالیم کا باعتبار طول نہار ہی طول بلد کہتے ہین بعد بلد کو اقصی عمارت سے
مغرب مین عرض بلد کہتے ہین اوسکے بعد کو خط استوا سے خط استوا وہی ہی جہان
رات دن برابر ہون سو جو شہر اس خط پر ہی وہان عرض بلد نہین جو اقصی غرب مین ہی
وہان طول نہین ہر اقلیم کو ایک تارے کے ذمے لگایا ہی جیسے ہند کو زحل کی طرف
منسوب کرتے ہین بابل کو مشتری کی طرف ترک کو مریخ کی طرف روم کو سورج کی طرف
مصر کو عطارد کی طرف چین کو قمر کی طرف پھر اسمین اختلاف بھی کیا ہی پھر سال کو بارہ
ماہ پر تقسیم کیا ہی ہر ماہ کا ایک برج بتایا ہی ساتون ولایت کا حال اور اونکے طول عرض
و بلاد و قری کا بیان لقطة العجلان مین لکھا گیا ہی حظیرہ ریاض مین بھی جغرافیہ و ہیئت کا
ذکر ہی یہ محض استقرا خیالی حکم ظنی ہی اقلیم رابع اعدل عمران ہی اوسکے بعد سوم و
خامس اوسکے بعد دوم و ششم بعید ہین اعتدال سے اور اول و سابع تو سب سے زیادہ
ابعد ہین اعتدال مین حال اس اعتدال کا اور اوس سے بُعد کا لقطہ مین مفصل مذکور ہی

ارض جدید

سنہ چار سو ہجرت کے بعد اس ملک کا پتا نصاری کو لگا یہ زمین ہفت اقلیم سے جدا ہی
اسکو بر اعظم اور ینگی اور نئی دنیا بھی کہتے ہین بنام امریکا مشہور ہی ساتون اقلیم مین
سے ہے یہ دو حصہ یا کچھہ زیادہ اگر زمین بیچ مین نہو تو اس ملک کے لوگون کے پانؤن

اوس ملک کی لوگوں کے باتوں سے ثابت ہوا دین سرد و نوسکے آسمان ہی کی طرف رہین امریکا مین بہت شہرین کچھ سرد جہہ اشیل من نیا کے ہوتی ہی و ہان مساجد و کنائس و مکاتب و عمارت عظیمہ موجود ہین سلطنت وہان کی ہاتھہ مین نصاری کے ہی اسلام وہان بھی پہونچ گیا تھا جب تو قدیم مسجدین دستیاب ہوئین صدقے خاتم رسل کے جسنے پہلے سے کہدیا کہ یہ دین مشارق و مغارب ارض مین پہونچ جاویگا فی الحال و اللہ اعلم یہ سنا گیا ہی کہ بنگال افریقہ مین ایک ملک جدید ظاہر ہوا ہو ساڑھے چار کرور آدمی کا مسکن ہی اوسمین شہر قسبہ گانو ابھی کچھہ ہی سب لوگ وہان کے مع سلطان مسلمان ہین و لا یعلم جنود ربک الا هو

ملت اسلام

خدا نے محمد رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سارے جہان کی طرف بھیجا تب لوگ مشرک تھے غیر خدا کو پوجتے تھے مگر کچھہ بقیہ اہل کتاب جب مکے سے مدینے مین آئے سب لوگ وہانکے انکے پاس آتے جاتے کوئی اونمین سوداسلف بازار کا کرتا کوئی کھجور کے باغ رکھتا کوئی کھیتی کرتا کوئی تجارت کرتا جسکو جسوقت فرصت ملتی حاضر ہوتا جو سنتا وہ یاد رکھتا حاضر غائب کے علم مین کم و بیشی ہوتی اسلیے کوئی حدیث کسی کے پاس تھے کوئی کسی کے پاس ہر ایک کو سب حدیثین معلوم نہ تھین بعد وفات جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم جب ابوبکر خلیفہ ہوئے کوئی صحابی لڑائی پر گیا کوئی شام کی طرف نکلا کوئی عراق کو آیا کچھہ تھوڑے سے صحابہ مدینے مین نزدیک خلیفہ کے رہے جب کوئی حادثہ جدید ہوتا ابوبکر رضی اللہ عنہ مطابق قرآن کے یا حدیث کے حکم کرتے اگر ان دونو مین حکم نملتا سبکو جمع کرکے پوچھتے جسکو کوئی حدیث اوس باب مین یاد ہوتی وہ بیان کر دیتا اوسپر عمل کرتے جب حدیث ڈھونڈھنے سے بھی نملتی تو پھر حکم اجتہادی دیتے یہی کام عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کیا انکے وقت مین تفرق صحابہ کا بلاد مین زیادہ تر ہو گیا تھا اسلیے کہ خدا کو یہ دین حق ہر جگہہ پہونچانا منظور تھا کبھی ایک قضیہ مین حدیث نزدیک ایک صحابی کے ہوتی لیکن وہ

حاجت نہوتا نہ یہ معلوم کہ وہ حدیث اوسکے پاس ہی ناچار اسیر بلدہ کو اجتہاد کرنا پڑتا
پس بعضا علم مصری کو ہوتا جو پاس شامی کے نہین ہے بعضا نزدیک شامی کے ہوتا جو
بصری کو معلوم نہوا بعض بصری کو ہوتا جو کوفی کو معلوم نہین آثار سلف اس امر کے شاہد
ہین یہی سبب ہوا اجتہاد اور اختلاف اجتہاد کا تدوین حدیث سے پہلے تابعین ہر بلدہ
نے اپنے شہر کے صحابی سے علم حاصل کیا مثلاً اہل مدینہ نے ابن عمر سے لیا اہل کوفہ نے
ابن مسعود سے مکے والون نے ابن عباس سے مصر والون نے ابن عمرو بن العاص سے
ہر شہر کے صحابی نے جو اوسکو معلوم تھا بیان کیا نامعلوم امر مین اجتہاد کیا گیا اگر سب کا
علم ایک جگہہ جمع کیا جاتا تو اسقدر اجتہاد کی حاجت نہوتی ناسخ منسوخ کا حال بھی کھل جاتا
مگر وہ وقت ابتدا اسلام کا تھا ساری امت مشغول غزو و جہاد و اصلاح حال بلاد و عباد
تھے اتنی فرصت کسکو کہ فقط تدوین علم مین رہے الاقدام فالاقدم والاھم فالاھم
اوسوقت اگر علم کو عمل پر مقدم کیا جاتا تو ظہور اسلام کا اسقدر نہوتا ہر شخص نے اپنے شہر کے
صحابی پر تحصیل علم مین قناعت کی اسلیے کہ راستے ملکون کے صاف نہ تھے مشقت سفر کی
ہر شخص نہ اوٹھا سکتا تھا تابعین کے بعد فقہا امصار نے بھی وہی اگلی چال چلی کہ ہر فقیہ نے
اپنے شہر کے تابعی سے علم حاصل کیا مثلاً ابوحنیفہ و سفیان و ابن ابی لیلی کوفے مین تھے
ابن جریج مکے مین مالک و ابن ماجشون مدینے مین عثمان بصرے مین اوزاعی شام
ابن لیث مصر مین جہان آیت و حدیث نہین ملی وہان اجتہاد کیا غرضکہ ہزارہا صحابہ نے
ہا تابعی سیکڑون تبع تابعی تھے اکثر یا سب فتوی دیتے شہر والے اوسپر عمل کرتے
کوئی شخص کسی شخص خاص کا مقلد تھا نہ کسی مفتی مخصوص کا مستفتی بلکہ جو عالم و مفتی جسوقت
ملا اوس سے مسئلہ پوچھا عمل کیا جسکا جو معلوم تھا اوس نے وہ سائل کو بتادیا پھر چوتھے
قرن مین سفر کا رواج واسطے طلب علم کے زیادہ ہوا ایک قوم کی قوم احادیث جمع کرنے
کے لیے کھڑی ہوگئی سب سے پہلے زہری نے تدوین علم شروع کی ابن عروبہ و ربیع نے

بصرے مین معمر نے یمن مین ابن جریج نے مکے مین سفیان ثوری نے کوفے مین حماد
بن سلمہ نے بصرے مین ولید بن مسلم نے شام مین ابن مبارک نے مرو مین علی ہذا القیاس
کوفے مین سب سے زیادہ کام ابو بکر بن ابی شیبہ نے کیا انکی تصنیف بہت جو کسی معنی دور دور کے
شہرون سے احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہونچنے کے پاس پہونچے اور ہر
حجت قائم ہوگئی اور سے حاجت عمل کی کسی کے اجتہاد و قیاس پر نہ رہی بعد جمع احادیث کے
بعد دروازہ صحت و سنت کا کھلا خوب ہی چھان بین ہوئی جو اجتہاد خلاف کلام رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم پایا گیا وہ ناکارہ ٹھہرا جس قیاس سے ترک عمل بحدیث لازم آتا تھا وہ ساقط
کیا گیا عذر سب کا سٹ گیا صحابہ و تابعین مین بھی بعض ایسے تھے کہ طلب حدیث کے لیے
رحلت کرتے مہینون کی راہ پر جاتے ناظر کتب سنت و عارف سیر صحابہ و تابعین پر یہ
حال بخوبی ظاہر ہی جب ہارون رشید خلیفہ ہوئے ایکسو ستر برس بعد ہجرت سے اونھون
نے ابو یوسف شاگرد امام ابو حنیفہ کو قاضی کیا عراق خراسان شام مصر مین جو قاضی ہوئے
وہ انکی رای کے مطابق ہوئے اسیطرح اندلس مین جب منتصر اموی حاکم ہوا سنہ ایکسو
اسی مین طریقہ یحیی بن یحیی شاگرد امام مالک پر چلا جو کوئی ملک اندلس مین قاضی ہوتا یحیی کی
کی رای سے ہوتا پہلے لوگ وہان کے رای اوزاعی پر تھے پھر مالکی ہوگئے افریقیہ مین لوگ
سنن و آثار پر چلتے تھے عبداللہ فارسی وہان مذہب ابو حنیفہ کا لیگئے ابن فرات قاضی افریقیہ
بھی اسی مذہب کے قاضی تھے جب سحنون قاضی ہوئے مذہب مالک کو رواج دیا اوسدن
سے ایک عمر دراز تک دولت اندلس اسی طریقے پر رہی سارے اندلس و افریقیہ والے مالکی
ہوگئے اسلیے کہ سلطنت کی سب قاضی مالکی ہونے لگے عامہ خلق کو انھین کے فتوے سے
کام پڑتا تھا چار ناچار مالکی ہونا پڑا اسیطرح بلاد مشرق مین ذریعہ اسے قضا و افتا کے رواج
مذہب ابی حنیفہ کا ہو گیا پھر زمانہ خلیفہ عباسی قادر باللہ مین ابو حامد اسفرائینی دخیل ہوئے
انھون نے طائفہ حنفیہ سے قضا نکالکر شافعیہ مین قائم کی سلطان محمود بن سبکتگین اور اہل

خراسان کو لکھہ بھیجا کہ خلیفہ نے قضا بدل دی خراسان مین یہ بات مشہور ہو گئی تعدد
والے دو گروہ ہو گئے جب ابو العلا نیسابوری خراسان کو گئے یہ حنفی تھے حنفیہ نے جمع ہو کر
غل غپاڑا کیا انہون نے اور اصحاب ابی حامد سے فتنہ ہوا نوبت پادشاہ تک پہونچی خلیفہ نے
پھر حنفیہ کو قضا کا عہدہ دیا ابو حامد کو علحدہ کر دیا یہ خفا ہو کر طرف مصر و شام کے چلے آئے
یہ ماجرا سنہ تین سو ترانوے مین ہوا مصر مین اول علم مالک کو ابن خالد لائے یہان مالکی
حنفیہ سے زیادہ ہو گئے سنہ ایکسو اٹھانوے مین جب شافعی مصر مین آئے تھے یہان کی
ایک جماعت اونکی شاگرد ہوئی تھی مذہب مالک و شافعی کا رواج خوب ہوا شافعی شاگرد
ہین مالک کے قاضی مصر وہی ہوتا جو مذہب مالکی یا شافعی کا فتوی دیتا پھر سنہ تین سو اٹھاون
مین جب قائد جوہر بلاد افریقیہ سے مصر مین آیا اوسنے مذہب شیعہ کا رواج دیا یہانتک
کہ پھر سوا شیعہ کے کوئی مذہب دکھائی نہین دیتا تھا یہ مذہب ابن سبا یہودی کا نکالا ہوا ہے
ابتدا اوسکی زمانہ عثمان رضی اللہ عنہ سے ہی شہر ون شہر پھر کر اوسنے اس بدعت کو بلکہ
کفر کو پھیلایا سنہ تینتیس مین نازل بصرہ ہوا حاکم بصرہ نے اوسکو نکال دیا وہ کوفے مین
پہونچا وہان سے مصر آیا یہودی الاصل تھا رفض ایک شاخ ہی یہودیت کی یہ مذہب
مصر مین مدت تک رہا جب سلطان صلاح الدین سنہ پانسو چونسٹھہ مین غالب آئے انھون نے
دولت اسمعیلیہ کو بالکل اوکھاڑ دیا فقہاء شافعیہ و مالکیہ کے لیے مدرسے بنائے وللہ الحمد
اسیطرح سلطان نور الدین محمود زنگی حنفی مذہب تھا اوسنے تعصبا بلاد شام مین مذہب
حنفی کا پھیلایا وہان سے مصر مین بھی یہ مذہب آگیا مصر و شام و حجاز و یمن و بلاد مغرب
کے لوگ عقائد مین اشعری تھے جو کوئی خلاف ان عقائد کے ہوتا اوسکی گردن مارتے
دولت ایوبیہ مین مذہب حنفی کا کچھہ ذکر بھی مصر وغیرہ مین تھا پھر پیچھے سے اسکا رواج ہوا
بیبرس بندقداری کی سلطنت مین چارون مذہب کے قاضی مقرر ہونے لگے سنہ چھہ سو
پینسٹھہ تک یہی حال رہا یہانتک کہ جملہ امصار اسلام مین سوای ان چارون مذہب

عقیدۂ اشعری کے دوسرے کسی مذہب کا اتا پتہ ملتا تھا اشعری و ماتریدی مین فقط
بارہ مسئلون کا اختلاف ہی وہ بھی مشابہ نزاع لفظی ہی لکن فروع مسائل مین اختلاف بھی
ان فرق کا بہت ہی کسی نے کہا چار سو یا کچھ زیادہ مسائل مین باہم اختلاف ہی باقی مین
چندان تعارض نہین سب سے زیادہ خلاف مذہب حنفی کا ہی سبب اسکا یہ اہل عراق ہین باقی
ائمۂ ثلثہ اہل حجاز ہین عراق مین قیاس و رای کا چرچا زیادہ تھا حجاز مین علم حدیث مروج تھا
بہر حال رواج مذہب حنفی و مالکی کا ذریعۂ سلطنت ہوا ہے رواج مذہب شافعی و احمد کا
بوسیلۂ اہل علم اونکو دولت والون نے اختیار کیا انکو اہل دین نے اختیار کیا بعض علمانے
ابو حنیفہ کو شاگرد مالک بھی کہا ہی واللہ اعلم لکن شافعی تو ضرور ہی امام مالک رح کے شاگرد
ہین امام احمد شافعی کے شاگرد ہین جسطرح یہ چارون امام اصحاب قرون خیر سے تھے اسیطرح
اصحاب صحاح ستہ بھی انھین قرون کے لوگ ہین امام حنفی پر فقہ غالب تھی شافعی و احمد
اتباع غالب تھا امام مالک کی کتاب موطا جسمین اخبار و آثار دونو ہین بڑی مبارک قدیم
کتاب ہی کتاب الام تالیف امام شافعی ہی ایک رسالہ بھی انکا مشہور ہی امام اعظم کی کوئی
تصنیف نہین فقہ اکبر وغیرہ اونکی طرف منسوب ہی لکن سند متصل صحیح سے ثبوت اوسکا
نہین امام احمد کا مسند نہایت مستند ہی اسی مسند پر انکا عمل تھا اصحاب صحاح ستہ نے
بڑے بڑے سفر کیے ایک ایک حدیث کے لیے مہینون کے راستے پر گئے انکی کوشش
جمع احادیث شریفہ مین جو ائمۂ اربعہ کے نزدیک بھی اصل ثانی شرع و مثل قرآن کے ہے
سب سے زیادہ ہوئے فقہا تو اجتہاد کرنے مین رہے انکا اجتہاد جمع سنن مین رہا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس گروہ باشکوہ کی عدالت کی گواہی دی ہی انکو سرسبزی کی
دعا فرمائی ہی انکا مذہب یہی ہی کہ قرآن و حدیث پر چلے جب آیت و سنت نملی تو عالم اجتہاد
کرے اسلیے کہ اجتہاد کی حاجت اوسیوقت ہی جبکہ دلیل خاص خدا و رسول موجود نہو
دلیل کے ہوتے ہوے کسی امتی کی رای پر چلنا اللہ و رسول سے محاربہ و مشاقہ کرنا ہی

جنہون نے اجتہاد کیا تھا اونکے نزدیک کوئی حدیث اوس مقدمے مین موجود نہ تھی اب
جو ایک جماعت اہل سنت کی جہد بلیغ سے سنت صحیحہ مدون ہوگئی تو اکثر جزئیات قضایا
کا حکم اون مین موجود ہی جہان جزئی حکم نہین ہی وہان عمومات ادلہ کتاب و سنت سے حکم
واضح نکل سکتا ہی حاجت کسی کے اجتہاد قدیم یا جدید کی باقی نہین رہی اگلون کے لیئے
ترک عمل مین بعض سنن پر اعذار صحیحہ تھے جو کتاب جلب المنفعہ مین لکھے گئے ہین ان پچھلون
کے لیے کوئی عذر بھی بجز عصبیت جاہلیت اور عناد حق و جحود صدق کے نہین ہی قرآن شریف
مین اس مفہوم تقلید کذائی کو اہل شرک سے حکایت کیا ہی ایک حرف بھی کتاب اللہ مین
ایسا نہین ہی جس سے جواز اس تقلید شوم کا نکلے تقلید کے حرام و شرک ہونے مین وہی
شک کرتا ہی جو علوم قرآن و حدیث سے محروم ہی مقلد مذہب کو کسی نے عالم نہین کہا
اسلیے کہ تقلید جہل ہی گو دیسی کتابین اس مقلد نے پڑھی ہون عربی فارسی سمجھ سکتا ہو کتب
رای اوسکی نظر مین ہون اساطیر فقہ و فتاوای اجتہاد سے روایت کشی کر سکتا ہو عالم وہی
ہے جو عارف کتاب و سنت ہی علاوہ اسکے اجتہاد مجتہد کا اگر حجت بھی ہی تو صاحب اجتہاد
پر ہی نہ سارے امت پر مجتہد کے پیچھے اونسے لڑنا جو تابع دلیل ہین نہایت بے عقلی کی
بات ہی ایک شخص تو یہ کہے کہ قرآن و حدیث پر چلو دوسرا اوسکے مقابل مین کہے کہ فلان
مجتہد و امام کے قول کی پیروی کرو تمھین کہو کسکی بات معقول ہی اپنے مذہب کی تائید
کے لیے آیت و حدیث کے معنی خلاف فہمید جمہور اہل حدیث و علماء سنت دوسرے انداز
پر پھیرنا حقیقت مین خدا کی بندگی رسول کے امت ہونے سے مونہ پھیرنا ہی یہ وہی
کام ہی جو اہل کتاب نے اپنی ملت مین کیا جس سے یہود مغضوب علیہم ترسا ضالین ٹھہرے
اس زمانے کے مقلدون کا بھی یہی طریقہ ہی قدم بقدم اہل کتاب کے چلتے ہین فروع مسائل
مین اصول عقائد مین انکا وہی جواب ہی جو قرآن شریف مین مشرکین سے نقل کیا ہی کہ ہم اپنے
اگلون کی راہ پہ چلتے ہین اسی پر ہمنے اپنے باپ دادون کو پایا ہی ملل نحل مین لکھا ہی

کہ بعض اہل اصول نے کہا ہی کہ مجتہد مخطی وہ ہی جسکی مخالفت ساتھ نص کے ظاہر ہو
نصیب وہ ہی جسنے تمسک ساتھ خبر صحیح اور نص ظاہر کے لیا انتہی حاصل اسکا یہ کہ مخالفت
مذہب حنفی میں نسبت اور مذاہب کے زیادہ ہی غالب فروع حنفیہ مندرجہ کتب فتاوی
کو مخالفت صریح ہی ساتھ نصوص کتاب و احادیث صحیحہ کے ایسی موافقت مذہب
شافعی و امام احمد میں سب سے زیادہ ہی بلکہ حنابلہ کا دار مدار تو صرف اتباع خالص ہی پر ہی
وہان رای کا ذکر بھی نہیں فرضا کسی جگہ رای ہو تو وہ رای بھی لائق ترک کے ہے
امام احمد نے تو یہ فرمایا ہی کہ حدیث ضعیف بہتر ہی رای قوی سے جب حدیث تو ان
کو علما میں تقلید و ملل نحل میں یہ بھی کہا ہی کہ اجتہاد فرض کفایات سے ہی نہ فرض عین
ہے اسکے بعد یہ لکھا ہی کہ مجتہدین ائمہ امت کے محصور ہین دو گروہ مین تیسری قسم نہیں
ایک اصحاب حدیث دوسرے اصحاب رای اصحاب حدیث اہل حجاز ہین اصحاب مالک
بن انس اصحاب شافعی اصحاب سفیان ثوری اصحاب احمد بن حنبل اصحاب داود
علی اصفہانی انکو اہل حدیث اسلیے کہتے ہین کہ عنایت انکی طرف تحصیل احادیث و نقل
اخبار کی اور طرف بناء احکام کے نصوص پر ہی جب تک کوئی خبر و اثر ملے تب تک ادہر
طرف قیاس کے نہیں کرتے خواہ جلی ہو خواہ خفی شافعی نے کہا ہی اذا وجدتم لی مذہبا
و وجدتم خبرا علی خلاف مذہبی فاعلموا ان مذہبی ذلک الخبر پھر اصحاب شافعی کو
نام بنام ذکر کرکے یہ لکھا ہی کہ اصحاب رای اہل عراق ہین اصحاب ابی حنیفہ نعمان بن ثابت
اور انکے اصحاب مین ہین محمد بن حسن و ابو یوسف و زفر و حسن لؤلوی وغیرہ انکو اصحاب رای
اسلیے کہتے ہین کہ انکی عنایت طرف تحصیل وجہ قیاس کے ہی احکام سے استنباط معنی کرکے
اوسپر بناء حوادث کرتے ہین گاہ قیاس جلی کو اخبار آحاد پر مقدم کرتے ہین ابو حنیفہ نے
کہا ہی علمنا ہذا رأي وهو احسن ما قدرنا عليه فمن قدر على غير ذلك فله
ما رأى ولنا ما رأيناه یہ حنفیہ کبھی اونکے اجتہاد پر اور اجتہاد جہاں قسمین حکم اجتہادی

خلاف امام ابو حنیفہ کے گئے ہین آپسے مسائل جنمین انھون نے خلاف اپنے امام کا کیا ہے
معروف ہین انتہی اس عبارت سے صاف ظاہر ہی کہ تینون ائمہ مجتہدین منجملہ اہل حدیث کے ہین
یہ پیچھے امام صاحب رائی ہین نہ صاحب حدیث انھون نے خود اپنے علم کو رای کہا ہی اور
اسی قول مین دوسرون کو بھی اپنی رای کی پیروی کرنے سے منع کیا ہی لیکن حنفیہ زبردستی
زورا زوری اونکی رای اور اونکے اصحاب کی رای بلکہ علماء متاخرین حنفیہ کی رای پر چلتے ہین
اجتہاد در اجتہاد انمین ہوتا رہتا ہی ذرا اس بُعد مسافت کو تو دیکھیہ کہ ان اجتہادات کو سنت سے
دوری سنت سے حاصل ہوئی ہی حنفیہ کو رای پر چلنا مبارک ہو جو رای پر نہین چلتے خواہ وہ
کسی امام کی طرف ان تینون ائمہ سے منسوب ہون یا نہون اون سے لڑائی جھگڑا کیون ہے
خدا ہر مسلمان کو اس نا انصافی سے بچاوے

فرق ضالہ اور اختلافات انکے عقائد کا

پہلے یہ بات لکھی گئی ہی کہ متکلم اصول دیانات مین دو طرح کے ہین ایک وہ جو مقر ہین اسلام
کے ایک وہ جو مخالف ہین اسلام کے جو مخالف ملت اسلام ہین وہ دس فرقے ہین اونکا ذکر
ہوچکا جو مقر ہین اسلام کے اونکا بیان یہ ہی کہ حدیث مین آیا ہی کہ میری امت تہتر فرقے
ہوجاویگی بہتر اونمین ہالک مین ایک ناجی یہ حدیث نزدیک ابی داؤد ترمذی ابن ماجہ کے
ہی روایت ابی ہریرہ سے ایک روایت مین یون آیا ہی کہ یہود اکہتر فرقے ہوئے اتنے ہی
نصاری کے گروہ ہوئے میری امت تہتر فرقے ہوگی بیہقی نے اس حدیث کو حسن صحیح
کہا ہی حاکم و ابن حبان نے اسکو ابی ہریرہ سے روایت کیا مستدرک مین کہا ھذا حدیث
کبیر فی الاصول سو مسلمانون کے پانچ فرقے ہین ایک اہل سنت دوسرے مرجیہ تیسرے
معتزلہ چوتھے شیعہ پانچوین خوارج انمین سے ہر فرقے مین بہت سے فرقے پیدا ہوگئے
اہل سنت کا افتراق فتوے مین اور تھوڑے سے اعتقادات مین ہی باقی چار فرق مین
مخالفت بعض کی اہل سنت سے بعید اور بعض کے قریب ہی فرق مرجیہ مین زیادہ تر قریب

وہ ہی جو قائل ہی اسبات کا کہ ایمان عبارت ہی تصدیق قلب و لسان سے معاً فقط
اور اعمال فرائض و شرائع ایمان نہین فقط ابعد انمین جمیہ ہین شیخ عبد القادر جیلانی رح
نے غنیۃ الطالبین مین حنفیہ کو مرجیہ لکھا ہی اسلیے کہ یہ بھی ایمان کو فقط تصدیق زبان
و دل مین حصر کرتے ہین عمل بالارکان کو داخل مفہوم ایمان نہین سمجھتے معتزلیہ یا اقرب
فرقہ اصحاب حسین نجار و بشر مریسی کا ہی پھر اصحاب ابی ہذیل علاف کا شیعہ مین اقرب
اصحاب حسن بن صالح ہین ابعد انمین امامیہ ہین غالیہ انکے تو مسلمان ہی نہین بلکہ
اہل بدعت و شرک ہین اقرب فرق خوارج مین اصحاب عبد اللہ بن یزید اباضی ہین اور
ابعد ازارقہ جو بہ نسبت بطیخیہ اور جاحد کسی شی کے قرآن مین سے اور سفا رف جماعت بیچ
عجاردہ سو یہ تو باجماع امت کفار ہین فرق ہالکہ منحصر ہین دس گروہ مین ایک غیر انمین
بیس گروہ ہین تیسوین گروہ کا لقب شیطانیہ ہی اتباع شیطان الطاق وہ رافضی معتزلی
تھا غالب معتزلہ رافضی بھی ہوتے ہین مگر قلیل نادر دوم مشبہہ جنکو صفات مین غلو ہی یہ
معتزلہ کی ضد ہین انمین سات فرقے ہین سوم قدریہ انکو اثبات قدرت عبد مین نہایت
غلو ہی حدیث مین انکو اس امت کا مجوس کہا ہی انکے کفر مین کچھ شک نہین ہی چہارم جبریہ
یہ ضد ہین قدریہ کے انکو نفی استطاعت عبد مین غلو ہی اختیار و کسب دونو کی نفی کرتے
ہین انمین تین گروہ ہین پنجم مرجیہ انکا یہ قول ہی کہ ایمان کے ہمراہ کوئی معصیت ضرر نہیں
کرتی اسطرح کفر کے ساتھہ کوئی طاعت کارآمد نہین ہوتی اصل انکی یہ ہی کہ اثبات وعد
مین انکو غلو ہی نفی وعید و خوف مین مبالغہ انمین بھی تین فرقے ہین منجملہ انکے ایک مریسیہ
فرقہ ہی اتباع بشر مریسی یہ بشر فقیہ عراقی المذہب تھا شاگرد قاضی ابو یوسف فرقہ خوارج
و قدریہ و جبریہ مین بھی مرجیہ تھے ششم حروریہ انکو غلو ہی اثبات وعید و خوف مین قائل
ہین تخلید فی النار کے باوجود ایمان کے یہ ایک قوم ہی خوارج کی جنکو حدیث مین کلاب النار
فرمایا ہی یہ ضد ہین مرجیہ کے نفی اثبات وعد و وعید مین ہفتم نجاریہ یہ اتباع حسین

نجات کے جو اصول مین ہوا کہ تھا یا تراز و بنا تا تھا انمین تین گروہ ہین ہشتم جہمیہ اتباع جہم
بن صفوان مسئلہ قضا و قدر مین تو موافق اہل سنت کے ہین میل انکا طرف جبر ونفی صفات
و رویت کے ہی قائل ہین خلق قرآن کے یہ ایک بڑا فرقہ ہی معطلہ کے شمار مین نہم روافض
انکا نام رافضی زید بن علی بن حسین رضی اللہ عنہ نے رکھا ہی انمین بیس فرقے ہین دہم خوارج
انکو نواصب بھی کہتے ہین انکو حب شیخین مین غلو بغض علی مین مبالغہ ہی تا سطون مارقون
سے احادیث مین یہی مراد ہین انمین بیس فرقے ہین غرضکہ یہ دس فرقے تو بمنزلہ اصول کے
ہین ہر فرقے مین اگر فرق کم و بیش ہو کر بہتر فرق بالکل کا عدد پورا ہو جاتا ہی یہ قسمت فرق
جو اس جگہہ باختصار لکھی گئی ہی مقریزی نے خطط مین لکھی ہی ہر فرقے کے شعوب کو خبیۃ الاکوان
مین نام بنام ذکر کیا گیا ہی اونکے عقیدے و عمل کا کچھہ کچھہ نشان بھی دیا ہی فرقہ خوارج کا ظہور تو
زمانہ حیات نبوی سے ہی مذہب رفض کی ابتدا زمانہ عثمان رضی اللہ عنہ سے ظہور اوسکا
عہد مرتضوی سے ہوا ابن سبا اسکا موجد ہی ؏ ہر کس [illegible] راہ خود سے دارد
آخر ای باد صبا این ہمہ آوردۂ تست؛ قدریہ کا ظہور عہد عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے
مین ہوا معبد جہنی نے اس قول منکر کو نکالا پہلے یہ حسن بصری کی مجلس مین حاضر ہوتا تھا پھر
امام قدریہ بنا پھر بعد عصر صحابہ جہمیہ نکلے سو برس ہجری سے پہلے پھر بعد دو سو برس کے ہجرت سے
مذہب اعتزال نے شیوع پایا حدیث مین آیا ہی آیات بعد دو سو برس کے ہونگے پھر مذہب تجسیم
نکلا جو ضد مذہب اعتزال ہی اسکا بانی محمد بن کرام نام ایک شخص زعیم طائفہ کرامیہ ہی یہ بھی دو سو
برس کے بعد برآمد ہوا سنہ دو سو چھپن مین مرگیا قدس مین دفن ہوا وہان بیس ہزار سے زیادہ
اسکے اتباع تھے سوا اہل مشرق کے جو بے گنتی تھے شیعون کا مذہب بھی فاش ہوتا رہا یہانتک
کہ قرامطہ کا مذہب نکلا ابتدا اس مذہب کی سنہ دو سو چونسٹھہ ہجری سے ہی اول یہ مذہب کوفے
مین ظاہر ہوا پھر عراق مین پھر شام مین کوفہ بھی عجب جگہہ ہی جو آفت دین مین آئے غالبا منبع
اوسکا یہی شہر ہی امام حسین رضی کو اسی جگہہ کے لوگون نے لڑوا کر شہید کرایا رفض کا قدم بھی پہلے

اسی جگہ ماترید کا مذہب بھی یہین سے نکلا قرمطی بھی اسی جگہ سے ظاہر ہوئے گشتہ ہین
وہ تنور جس سے طوفان نوح علیہ السلام نکلا وہ بھی اسی جگہ تھا کوفہ اور لکھنؤ کے ایک سے دین
جو غلو رفض کا اس جگہ تھا شاید دلیا کمین اور کہیں ہو بیان وہ مثل مشہور صادق آتی ہی الکوفی
لا یوفی جو بغض اس جگہ کے حنفیہ کو اہل سنت و اصحاب حدیث سے ہی وہ بغض کسی رافضی

نیچری سے بھی نہین ہے

دیوانگی و مستی از بوئی تو می خیزد — ہر فتنہ کہ می خیزد از کوی تو می خیزد

نکتہ

ہارون رشید خلیفہ ہفتم عباسیہ نے جب فنون قدیمہ کفار روم و یونان کا ترجمہ کرایا تو کچھ اوپر
سنہ دوسو دس مین مذہب فلاسفہ کا رواج ہوا معتزلہ و قرامطہ و جہمیہ ان فنون پر جھک گئے
عجب بلا و محنت ہاتھ سے ان فنون کے اسلام کے سر پر آئی مقریزی کہتے ہین عظم بالفلسفہ
ضلال اہل البدع و زاد ہم کفرا الی کفرہم جب تین سو چنتیس مین دولت بنی بویہ قائم
ہوئی مذہب تشیع کا عجب ہنگامہ ہوا مسجد کے دروازون پر سنہ تین سو اکاون مین معاویہ
وغیرہ پر لعن لکھی گئی مذہب معتزلہ کا عراق و خراسان و ماوراء النہر مین شیوع ہوا مشائخ نے
اوسکو اختیار کر لیا ادھر تو یہ ہوا ادھر افریقیہ و بلاد مغربیہ مین مذہب اسمعیلیہ نے زور پکڑا
مصر مین اونکے داعی آ گئے ایک خلق قرمطی ہو گئی یہانتک کہ سنہ تین سو اٹھاون ہجری کو
مصر و شام و دیار بکر و کوفہ و بصرہ و بغداد و تمام عراق و خراسان و ماوراء النہر و بلاد حجاز و بحرین
و یمن وغیرہ مین لشکر انکے پہونچ گئے عجب ہنگامہ درمیان انکے اور اہل سنت کے قائم ہوا
اون فتن و حروب و مقاتلہ کا حصر اس جگہ نہین ہو سکتا ہی دنیا مذاہب قدریہ و جہمیہ معتزلہ
و کرامیہ و خوارج و روافض و قرامطہ و باطنیہ سے بھر گئے انمین ہر شخص فلسفی تھا اپنی رای
و فلسفت پر چلتا تھا کوئی شہر بچا نہ کوئی قطر باقی رہا جہان طوائف کثیرہ ان فرق کے
نہون مذہب اشعری کا رواج عراق مین تین سو اسی سال مین ہوا پھر یہ مذہب عراق سے

شام کو پہونچا صلاح الدین ایوب نور الدین زنگی نے لوگون کو اس مذہب پر لگایا پھر
اس عقیدے کو مغرب مین محمد بن تومرت نے پھیلایا اسکی اولاد نے اپنا نام موحدین رکھا
انکے نزدیک ابن تومرت مہدی معصوم تھا لاکھون آدمی مار ڈالے جنھون نے اوسکو مہدی نہ سمجھا
یہ سبب ہوا مذہب اشعری کی شہرت و انتشار کا امصار اسلام مین سارے مذہب اوسکے
مقابلے مین نسیاً منسیا ہو گئے مقریزی نے کہا مگر ایک مذہب حنابلہ اتباع امام احمد رضی اللہ عنہ کا
کہ یہ لوگ اوسی طریقہ سلف پر جمے رہے صفات کی تاویل نہ کی یہانتک کہ بعد سنہ سات سو
ہجری کے دمشق مین شیخ الاسلام تقی الدین ابن تیمیہ کی شہرت ہوئی انھون نے مذہب
سلف کا انتصار مذہب اشعری کا رد کیا رافضہ و شیعہ و صوفیہ پر بھی انکار کیا اوسوقت
دو گروہ ہو گئے ایک گروہ نے انکو شیخ الاسلام اجل حفاظ اہل ملت سمجھا دوسرے فرقے
نے انپر رد کیا اسکے بہت قصے داستان ہین اونکے اتباع شام مین بہت مصر مین کچھ کچھ
اب تک موجود ہین جو خلاف درمیان اشاعرہ و ماتریدیہ کے ہے وہ مشہور ہے دس بارہ
مسائل سے زیادہ نہین انتہی بات یہ ہے کہ ع

ماتریدی و اشعری ہمہ خوب — لیک طور سلف بود مرغوب

چیست دانی عقائد ایشان — انتخاب فوائد ایشان

پاے بر پاے مصطفےٰ رفتن — بسر خویش سوئے یار رفتن

پشت پا بر زدن بفہم جمیل — بر قیاسات و این ہمہ تاویل

تقسیم اہل عالم

بعض لوگون نے اہل عالم کو بحسب اقالیم سبعہ تقسیم کیا ہے ہر اقلیم والون کا اختلاف طبائع
و انفس ہیئات اونکا رنگ و زبان دلیل ہے بیان کیا ہے بعض نے باعتبار ہر چہار قطر کے تقسیم
کیا یورپ بجیم اور ترکمن کسی نے باعتبار امم کے قسمت کی یہ کہا کہ بڑی امتین چار ہین
عرب و عجم و روم و ہند پھر دو امتون کے بیچ مین یون میل دیا کہ عرب و ہند متقاربین

ایک مذہب ہے انکی توجہ خواص اشیا اور احکام ماہیات پر استعمال امور روحانیہ کیطرف
ہو روم و عجم کا ہی ایک مذہب یہ ہی انکی توجہ طرف طبایع اشیا اور احکام کیفیات کیطرف
اور امور جسمانیہ کے ہی کسی نے مذاہب کے اعتبار پر تقسیم کی ہی ایک اہل دیانات
ہیں دوسرے اہل اہوا اور نحل ہین پہلی قسم مین مجوس یہود و نصاری اہل اسلام ہین دوسری
قسم مین فلاسفہ دہریہ صابیہ عبادہ کواکب عبادہ اوثان ہین ہر قسم مین فرقے متعدد
جنکے مقالات کا ضبط ہونا ایک مشکل بات ہی اہل دیانات بحکم خبر خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم
ایک سو دو مین منحصر رہین مثلاً مجوس ستر فرقے ہین یہود اکہتر فرقے نصاری بہتر فرقے مسلمان
تہتر فرقے ناجیہ ہر فرقہ ان سب مین ہمیشہ ایک ہی ہی اسلیے کہ دو قضیہ متقابلہ ہی نہین ہوسکتے
ایک صادق دوسرا کاذب ہوگا پس حق ایک ہی ہین رہا بلکہ قضایای عقلیہ مین بھی جب کہ
حق ایک ہی جانب ہوتا ہی تو سمعیہ مین بالاولی ہوگا اللہ تعالی نے فرمایا ومن خلقنا
امة یهدون بالحق وبه یعدلون آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ تہتر فرق اسلام مین ناجی فرقہ
ایک ہی باقی سب ہالک ہین فرقہ ناجیہ کا یہ پتا بتایا کہ وہ میرے اور میرے اصحاب کے
طریقے پر ہین اور فرمایا ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا حق پر غالب رہیگا قیامت تک میری
امت گمراہی پر جمع نہو گی اہل سنت مین چار گروہ ہین حنفی شافعی مالکی حنبلی انمین حنفی اہل رای
ہین خود انکے امام نے فرمایا علمنا هذا رأي شافعی مالکی مذہب مین بھی اجتہادی حکم
مذہب حنفی سے کم مذہب حنبلی مین اوس سے کم بلکہ امام احمد نے اپنے فتاوی فقہیہ لوگونکو
نہ لکھنے دیا صرف ظاہر حدیث پر عمل رکھا جس مسئلہ مین اختلاف صحابہ کا پایا وہان اونکے دو
قول ہین کبھی اس صحابی کے موافق کبھی اور صحابی کے مطابق محدثین امت نے کسی امام سے
تعلق فقہی نرکھا احادیث وآثار کو جمع کیا ما انا علیہ واصحابی کو جو نشان فرقہ ناجیہ
انھون نے کہا فرقہ ظاہریہ ایک شعبہ ہی اہل حدیث کا یہ لوگ علی مذہب کے متقید تھے
تھے علی بن مدینی نے فرمایا جو ایک فرقہ اس امت کا ہمیشہ حق پر غالب رہیگا قیامت تک

مراد اوس سے اہل حدیث ہین جو قیامت تک اپنے مخالفین پر غالب ہین گے چنانچہ مصداق
اس حدیث اور اس شرح حدیث کا ہمیشہ اس امت مین پایا گیا ہی اور ہمیشہ پایا جاوے گا
و دیگر کتب تاریخ گواہی دیتی ہین کہ جسطرح بطفیل سلطنت مذہب حنفی مالکی نے عامہ
مردم مین رواج پایا اسی طرح بدولت اہل حدیث کے ہر قرن مین ایک جماعت اہل حدیث کی
کسی نہ کسی قطر مین بھی موجود تھی بلکہ ابتداء اسلام سے تا زمانہ قوت اسلام سنہ چھ سو پچاس
ہجری تک اسطرح کی کثرت درس حدیث رہی کہ بعض مجالس محدثین مین ستر ستر ہزار
نفر واسطے سماعت حدیث و املاء سننے کے گو ایک ہی حدیث کیون نہو قلم دوات لیکر حاضر
ہوتے تھے ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ جب سلطنت بغداد زائل ہوگئی اہل علم حدیث وغیرہ
بواسطہ اشرار تاتار کے بسبب اغوا علقمی وزیر مستعصم باللہ و نصیر الدین طوسی رافضی مارے گئے
تک کتب کا پل دجلہ پر بنایا گیا جسکی سیاہی سے دجلے کا پانی کالا پڑ گیا اسوقت زیادہ تر
جمہور عوام کالانعام کا ان مذاہب کی تقلید پر ہو گیا ورنہ پہلے اس واقعے سے ہر چند بعض
علماء منسوب طرف کسی ایک مذہب کے ان مذاہب اربعہ سے ہوتے تھے لیکن اونکو تعصب
اوس مذہب کا نہ تھا برائے نام حنفی شافعی مالکی حنبلی کہلاتے تھے علم حدیث اور محدثین کا
حفظ مراتب کما حقہ ملحوظ رکھتے تھے کمال ادب سے کسی حدیث کے مقابل مین کسی فقیہ کی
رائے و قیاس کو پیش نکرتے تھے انکو اہل علم اصول اور آپکو اہل علم فروع سمجھکر تقدیم اصول
کے فروع پر قائل تھے چنانچہ کتب طبقات فقہاء اسکے شاہد ہین اس امت مین ہزارون فقیہ
گذرے کچھ فقہ ان چار امامون مین منحصر نہین ہی نسبت دیگر فقہاء کے انکا اشتغال علم
فقہ سے زیادہ تھا اسلیے انکی شہرت ہو گئی وہ بھی سلاطین کے ذریعے سے نہ یہ کہ انسے بہتر
کوئی عالم یا فقیہ یا مجتہد نہ تھا سیکڑون مجتہد انکے سوا بھی تھے بلکہ ہر قرن مین مجتہد مطلق
پائے گئے جنکا علم انسے زیادہ تھا حصر کرنا اجتہاد مطلق کا ان چارون مجتہدین مین اور حصر کرنا علم سوا
خدا کا ان چارون مذہب مین دلیل جہل قائل ہی کوئی سند اسپر نہین فقہ کا علم بتقدیر

مدون ہی کسی ایک قول کی سند متصل اوس امام تک نہیں ہوتی جسکا وہ قول یا فتویٰ
یا مذہب قرار دیا جاتا ہی اور کیونکر پہونچے کہ امام سے لیکر تا امروز ہزارہا مقلدین ...
اجتہاد در اجتہاد ہو گئے جو اونکی طرف لگائے گئے اون اجتہادات متنا و ... علم اونکے
و شقون کو کبھی نہین تھا بلکہ اگر فرضاً آج امام صاحب موجود ہون اور اونپر یہ فقہ جدید متداولہ
کیجاوے تو یقین ہی کہ وہ صاف انکار اوسکا کرین اور اپنی بے علمی کے ان تفریعات تخریجات
سے مقر ہون ان اتباع سے بیزاری ظاہر فرماوین خصوصاً اون مسائل پر جو آج خلاف
حدیث مفتی بہ قرار دیے گئے ہین اونکو تو کوڑی کے مول بھی خرید نکرین ابو حنیفہ نام کے
بیس فقیہ امر امت مین گذرے ہین جسطرح قاموس مین لکھا ہی اس نام کا ایک شخص ذی علم
فرقہ شیعہ مین بھی گذرا ہی عجب نہین کہ فقہ حنفی مین اون سبکے اقوال جمع ہون اور وہ سب
مذہب امام ابو حنیفہ کا سمجھا گیا ہو کسنے تحقیق کیا ہی کہ یہ قول اسی ابو حنیفہ کا ہی جو پہلے نعمانی محض
بحسن ظن انکے حنفیون کے کہنے سنے پر اوسکو مذہب امام اعظم خیال کرتے ہین سند متصل
ان مسائل کے ہرگز اون تک نہین پہونچا سکتے یہی حال غالباً دیگر مقلدین ائمہ کا ہی بخلاف
اہل سنت خالص وجماعت محدثین کے کہ انکی ہر حدیث گو ضعیف ہو یا شاذ یا منکر بسند متصل
اوسکے تا قائل پہونچتی ہی جس سے قوی و صحیح سقیم و موضوع کا الگ الگ امتیاز ہو جاتا ہی غضب
خدا کا ہی کہ دنیا مین قرآن کریم موجود ہو صحاح ستہ وغیرہا مین احادیث صحیحہ مرفوعہ متصلۃ الاسناد
تا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدون ہون اونکے جامعین باتفاق موافق و مخالف متہم
بعدم عدالت نہون کسی سنے اونکے اہل تقویٰ و دیانت ہونمین شک نکیا ہوا اونکو کسی بادشاہ سے
تعلق رزق کا غالباً نرہا ہو نہ عالم ہو کر طالب کسی جاہ وعہدے کے کسی والی ملک یا خلیفہ یا
امام سے ہوئے ہون جسطرح فقہاء نے بڑے بڑے عہدے نزدیک ملوک کے حاصل کرکے
جاہ وعزت حاصل کی پھر اس کتاب اللہ کو طاق نسیان مین چھوڑا جاوے اور کتب سنت صحیحہ
مرفوعہ سے موتہ پھیر کر کتب رای وقیاس واساطیر فقہاء وقال آحاد امت پر جان دیجاوے

خداوند یوم الدین کو اسکا کیا جواب دیا جاویگا یہ کیا مسلمانی ہی کہ رسول خدا کی بات نہ مانے
زید و عمرو کی کہانی سنی جاوے ؎

مومن تم اور عشق بتان ای پیر و مرشد خیر ہی　　یہ ذکر ادر موذ آپ کا صاحب عند اکا نام لو

الحاصل جب یہ بات معلوم ہوئی کہ اسلام مین تہتر فرقے ہین جنکا ذکر اجمالا اس کتاب مین گذرا اور وہ سب ہالک ہین مگر ایک فرقہ اہل حدیث جسکو ناجی فرمایا ہی تو اب ہر مسلمان کو جو اللہ و رسول و یوم آخر پر ایمان رکھتا ہی فرض ہی کہ سب اہل فرق سے علیحدہ ہو کر متبع خاتم ناجی مطلق بنے جو کچھہ قرآن و حدیث مین ہی اوسی پر قناعت کرے ؎

جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ　　چون ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند

یہ تحقیق شد یہ ہر مسئلہ عقیدہ و عمل مین جو اہل کلام و اہل رای و قیاس و اصحاب جدال و اصحاب قیل و قال نے کیا ہی واللہ باللہ تاللہ ہرگز مطلوب شارع نہین کتب فقہ کی دشواری سے کتب حدیث کی آسانی کو دیکھو مقلدین کہتے ہین قرآن و حدیث کو امام صاحب سمجھتے تھے ہم نہین سمجھتے ہین تو ہمی کتب فقہ کا سمجھنا کافی ہی اگرچہ اس کہنے مین اہل تقلید کو خود بھی اقرار اپنے جہل واضح کا ہی جسطرح جمہور علماء سلف نے انکو جاہل غیر عالم کہا ہی گو کتب رای سکے میانجی ملا ہون لیکن اگر یہ لوگ کچھہ بھی شرم و حیا و انصاف رکھتے ہین تو ان سے از روی حلف استدر پوچھا جاوے کہ آخر قرآن و حدیث کی زبان عربی ہی جسطرح اکثر کتب رای و قیاس کی زبان بھی عربی ہی تمنے کتب فقہ کو یہانتک چھانا ہی کہ بعض تمھارے بعض کتب فقہ کے جاننے مین مشار الیہ و ممتاز بین الاقران ہین جسطرح کہا جاتا ہی کہ فلان صاحب کو ہدایہ خوب آتا ہی اور فلان صاحب کو درمختار خوب حفظ ہی پس اللہ و للرسول ذرا دیر کو تعصب چھوڑ کر تم یہ بات کہو کہ آیا شرح وقایہ زیادہ دقیق ہی یا مشکوۃ و شرح بیضاوی ہدایہ زیادہ مشکل ہی یا چارون سنن اور درمختار مثلا زیادہ مغلق ہی یا صحیحین حالانکہ ان سب کی لغت ایکسا ہی پھر تم اون کتب کو تو سمجھہ لیتے ہو اونکے الفاظ و معانی کے دریافت مین ممتاز

عصر ہو لیکن صحاح ستہ و مشکوٰۃ و بلوغ المرام و موطا و منتقی کو کسطرح سمجھ نہین سکتے یہ
دعوی تمہارا اگر نرالاف وگزاف نہین تو پھر کیا ہی خدا کو کیا جواب دوگے جنکو قرآن کی آیت
اور تراجنکو احادیث سنائے گئے وہ تو نہ وقایہ پڑھے تہ ہدایہ جاہل مطلق گرفتار شرک
و کفر تھے فقط زبان عربی بولنے کے سبب سے بے تکلف خدا و رسول کا کلام سمجھکر
عمل کرتے تھے تم باوجود اسکے کہ پشت با پشت کے مقلد چلے آتے ہو تقلیدانی علم رکھتے ہو
علوم آلیہ مین مہارت حاصل ہی تدقیقات غامضۂ شفا و نجات و حکمۃ العین و حواشی قدیمہ
و جدیدہ وغیرہ کو حل کرتے ہو پھر کیا مصیبت تمپر پڑی ہی کہ تم مشکوٰۃ تیسیر الوصول وغیرہ کو
سمجھ سکتے یعنی سنت صحیحہ کو جسکی رات برابر دن کے ہی نہین سمجھ سکتے خیر اگر تم نہین
سمجھ سکتے ہو نہ سمجھو تمہارا تو تمہارا کام جانے جو سمجھتے ہین اونکے پیچھے کیون پڑتے ہو اگر
شوق جدل ہی تو بہتر فرقے اسلام کے اور بھی ہین جنکو تم بھی اپنا موافق نہین سمجھتے سب
نہین تو بعض اونمین سے اب بھی دنیا مین موجود ہین جیسے شیعہ خارجی اونسے جدل کرو
بلکہ سچ تو یہی ہی کہ مقابلہ صحیح تھا ۔ اونمین سے ہی نہ اہل حدیث سے اسلیے کہ وہ تمکو
گمراہ محض جانتے ہین مثل تمہارے اونکے یہان بھی خرچ فلسفت و حکمت یونان کا بہت
ہی تم بھی بڑے معقولی کہلاتے ہو تمہارا اونکا مکابرہ مجادلہ حق بجانب ہی اہل حدیث تو
تمکو صرف مبتدع جانتے ہین تکفیر نہین کرتے انسے مجادلہ کرنا عبث ہی کیونکہ انکا علم منحصر
سمع و نقل مین اتکے سامنے عقل مصطلح کے پر جلتے ہین انسے لڑنا انپر رد کرنا بیفائدہ
ہی کوئی وجہ مناسبت کی بھی تو ہو جسکی بناپر یہ طوفان کھڑا ہو سکے نعوذ باللہ من
سوء الفہم تمہارا مذہب تو ایجاد بندہ ہی بعد ہر سہ قرن مشہود لہا بالخیر کے جو زمانہ فسق و کذب
و فتنے کا تھا اوسمین یہ مذہب نکلا ان غریبون کا طریقہ تو وہی پرانی راہ سوت کی ہی جسپر
رسول خدا اور اونکے اصحاب باصفا گذر گئے ان پر فرقہ جدید کی تہمت لگانا قد خاب
من افتری کا مصداق بنا ہی ان اللہ لا یہدی کید الخائنین بدر طالع کو دیکھو اس

تیرہ سو سال ہجرت مین کوئی صدی ایسی نتھی جسمین اہل حدیث و علماء غیر مقلد موجود نتھے
پھر انکی جدت کہان سے آئی البتہ مقلدین کا اتا پتا زمانۂ مشہود لہا بالخیر مین مطلقاً نتھا
سو وہ تو فرقۂ جدیدہ ٹھہرے اہل اثر ٹھہرے یہ وہی مثل ہی دمنی بدائہا و انسلت
خدا امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمہ اللہ تعالی کا بھلا کرے اونکو جنت فردوس مین جگہ دے
جنھون نے ہمکو یہ بات سکھائی کہ جب ہم حدیث پاوین اونکے قول کو چھوڑ دین اسیطرح
باقی ہر ہر امام نے فرمایا ہی یہ قول اونکا جو خود حنفیہ نے نقل کیا ہی دلیل ہی اس بات پر
کہ وہ یہ بات جانتے تھے کہ سوای کوفہ کے اور شہرون مین بھی علماء ہین جنکو ایسے احادیث
پہونچے ہونگے کہ جو ہمارے قولون کے خلاف ہونگے اسلیے اپنا ذمہ بری کر گئے وہ تو اچھے
رہے بلکہ ہر خطاے اجتہاد پر اونکو ایک اجر ملیگا اسلیے کہ وقت نہ پہونچنے حدیث کے
سنت نبویہ مین اونھون نے استفراغ جہد کیا جو اونکے امکان مین تھا وہ بجا لائے مگر ان مقلدین
کو دیکھا چاہیے کہ باوجود پہونچنے احادیث صحیحہ اور ظاہر ہونے خطای اجتہادی امام
اور اونکے شاگردون کی رای مذکور و قیاس مسطور کو نہین چھوڑتے اسی قول امام کی تقلید
نہین کرتے ابھی حدیث مرفوع کا مرتبہ تو بہت بلند ہی وہ تو یہانتک کہہ گئے ہین کہ صحابی
کی بات کے آگے بھی ہماری بات کو نمانو حالانکہ کسی صحابی کا قول و فہم امت پر حجت نہین
خصوصاً جبکہ آیت یا حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہو ان مقلدون کی نئی اوپج
کو تو دیکھو لہ تقلید کے معنی لغت مین یہ ہین کہ کسی جانور کے گلے مین پٹا یا نعل وغیرہ ڈالا جاے
جیسے تقلید ہدی سو یہ طائفہ اپنی پیروی کا پٹا امام کے گلے مین ڈالکر زبردستی خلاف
اونکی نصیحت و وصیت کے اونکو اپنی طرف کھینچتے ہین یہ وہی مثل ہی مان نمان مین تیرا
مہمان امام صاحب تو ان سے تبرا کرتے ہین یہ اونکا پیچھا نہین چھوڑتے قیامت کے دن
جب امام صاحب اور یہ لوگ ایک جگہ جمع ہونگے اوسوقت خوبی اس تقلید کی بخوبی کھل جاویگی ابھی تو
آنکھون پر پردہ ہی دل پر مہر لگی ہوئی ہی اذ تبرء الذین اتبعوا من الذین اتبعوا

ورأوا العذاب وتقطعت بهم الاسباب ایک وہ لوگ ہین جنھون نے علما امت کو اپنا امام مذہب ٹھہرایا ہی حالانکہ سوای رسول امت کے کسی کی اطاعت کا حکم اصلا ان سے کتاب وسنت مین کہین نہ آیا بلکہ جا بجا کفار ومشرکین واہل کتاب کی حکایت تقلید فرما کر انپر رد واعتراض کیا ہی اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا من دون الله ایک وہ جماعت ہی جس جماعت کے امام سید الانبیا صلی الله علیه وآله وسلم ہین ربنا امنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاهدین امت کی پیروی کو جو ساتھ ہی عرفاً واصطلاحاً آجتک اتباع نہین کہا اسلیے کہ اتباع واقتدا نام قبول قول رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم وقبول روایت کا اہل روایت سے ہی بلکہ ائمہ کی اطاعت اور اونکی رای وقیاس کو بلا دلیل قبول کرنے کا نام تقلید ہی خود مقلدین مذاہب اپنی کتابون مین مقرر بنا تقلید مذہب کے اور اپنے نام کے ہمراہ بفخر افلان حنفی لکھتے ہین وجوب تقلید شخصی یا اوسکے استحباب کے قائل ہین ثبت ہے سامنے بنا ڈالے جنمین ایک جماعت فقہا ایسی ہی جو علم کتاب وسنت سے محروم تھے روایت کشی اور نقل اقوال بابت وجوب وفرضیت تقلید کے کی ہی لکن اس سے کیا ہوتا ہی فقہاء مین ایسے بھی صدہا گذرے ہین جنھون نے تقلید کا انکار کیا دوسرا بھی صدہا قول اونکے مذمت تقلید مین جا بجا سے نقل کر سکتا ہے ہان اگر کوئی آیت وحدیث ایسی ہو جس سے وجوب تقلید شخصی ثابت ہوتا ہو نص ہو یا ظاہر بلکہ اقتضاء النص بلکہ اشارت النص تو پیش کرو کہ خصم پر حجت قائم ہو ورنہ قول زید وعمرو کا اگرچہ امام یا مجتہد یا مجدد کیون نہو انکے نزدیک لائق تسلیم نہین ہے اسلیے کہ حجت منحصر ہی قرآن وحدیث مین بنص قرآن وحدیث رہا اجماع پس اگر ممکن بھی ہو تو اوسکا وقوع وثبوت مشکل قیاس کے خود کچھ اصل ہی نہین ہی ہم تم دونو قیاس مین برابر ہین سب سے پہلے ابلیس نے قیاس کیا یہ قصہ منصوص قرآن ہی انا خیر منه خلقتني من نار وخلقته من طين جنپر داو ابلیس کا چل گیا وہ قیامت تک کے لئے دام قیاس ورای مین پھنس گئے

حسن سبزی بخط سبز مرا کرد اسیر ‌‌ دام ہمرنگ زمین بود گرفتار شدم

جسطرح سارے امم باطلہ کو ابلیس نے باغ سبز دکھلا کر اپنے جال مین گرفتار کیا ہی اسیطرح باستثناء ہی فرقۂ ناجیۂ اہل حدیث سارے فرق اسلام اوسکے پھندے مین پھنسکر راہ راست سنت صحیحہ سے گمراہ ہوگئے ہین جنھون نے قرآن مین یہ پڑھا تھا ولا تتبعوا خطوات الشیطان انہ لکم عدو مبین وہ اوسکی چال پر نہ چلے دام قیاس محض و رای مجرد سے بچ گئے ان عبادی لیس لک علیہم سلطان ملل نحل مین لکھا ہی کہ پہلا شبہہ جو خلق مین پیدا ہوا وہ ابلیس سے نکلا اسلیے کہ اوسنے استبداد کیا رای پر مقابلۂ نص مین ہوا کو اختیار کیا معاذ امر مین اوسکے اس شبہے سے سات شبہے نکلے جو سارے خلق مین جاری ہوئے لوگون کے ذہن مین بیٹھ گئے یہانتک کہ مذاہب وضلالات و بدعات پیدا ہوگئے یہ سب شبہے شروح اناجیل اربعہ مین لکھے ہوئے ہین توریت مین بھی بشکل مناظرہ متفرق جگہون مین انکا ذکر ہی ان ساتون شبہون کو خبیۃ الالوان مین نقل کیا گیا ہی شہرستانی نے کہا ایک مدت تک مین سوچتا ہی مین کہا ہمین شک نہین کہ جو شبہہ بنی آدم مین واقع ہوا وہ شیطان رجیم اور اوسکے وسوسے وشبہات سے پیدا ہوا ہی یہ ساتون شبہے ایسے ہین کہ بڑی بدعت وضلالت انھین مین حصر ہی سارے شبہے اہل زیغ وکفر کے گو اونکی عبارت الگ الگ ہو اونکے طریقے جدا جدا ہون لکن وہ نسبت ان انواع ضلالات کے ایسے ہین جیسے بیج مرجان سب کا انکار امر ہی بعد اقرار حق کے جھکنا ہی طرف ہوا کے مقابلہ نص مین جن لوگون نے نوح وہود وصالح وابراہیم ولوط وشعیب وموسی وعیسی ومحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مجادلہ کیا وہ اپنے شبہون کے اظہار مین اسی لعین کی چال پر چلے جسکا حاصل دفع کرنا ہی تکلیف کا اپنی جان سے انکار کرنا ہے شرائع کا جب ہم اقوال اگلون کی تتبع کرتے ہین تو مطابق اقوال پچھلون کے پاتے ہین کذلک قال الذین من قبلہم مثل قولہم تشابہت قلوبہم فما کانوا لیؤمنوا بما کذبوا بہ من قبل اسکے بعد ہر فرقۂ اسلام کا حادث ہونا شبہات لعین

ان شبہات کا بیان کیا ہی پھر کہا انت تری ان ہذہ الشبہات کلہا انشئت من شبہات
اللعین وذلک فی الاول مصدرہا وفی الآخر مظہرہا والیہ اشار التنزیل فی
قولہ تعالی ولا تتبعوا خطوات الشیطان انہ لکم عدو مبین وشبہ النبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کل فرقۃ ضالۃ من ہذہ الامۃ بامۃ ضالۃ من الامم السالفۃ
فقال القدریۃ مجوس ہذہ الامۃ وقال المشبہۃ یہود ہذہ الامۃ والرافضۃ نصاراہا
وقال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لتسلکن سبل الامم قبلکم حذو القذۃ بالقذۃ
والنعل بالنعل حتی لو دخلوا جحر ضب لدخلتموہ انتہی سوای اہل حدیث کے جتنے
فرق تقلید ورای وقیاس کے اس امت میں ہیں جیسے شیعہ خارجی معتزلی قدریہ جبریہ
مشبہہ مجسمہ اتحادیہ وغیرہم سب نے ان شبہات لعین سے اپنا خمیر کیا فرقہ دہریہ جو کہ آج
اس زمانے میں بڑا انتشار پا کر احکام عادیہ کو دفع تکلیف شریعت کی اپنی جان سے جانتا
اور آدمی کا ہی اپنے مذہب میں مقلد فی اقدار کا متعصب ہی قیاس کے ہی یہ بھی شرائع
انبیاء سنت کو اپنی جان سے دور کرنا چاہتے ہیں غرضکہ صاحب ملل ونحل نے اسی بحث
عمدہ تقریر کی ہے یہ لکھا ہی کہ جو شبہے امت آخر زمان میں واقع ہوئے اور ہوتے ہیں
وہ بعینہا وہی شبہے ہیں جو اول زمانے میں واقع ہوئے تھے اسیطرح زمانہ ہر نبی اور دور
ہر صاحب ملت وشریعت میں جو شبہے اونکی امت کرتی ہی یہ وہی شبہے ہیں جو خصماء
اول زمان نے اہل کفر ونفاق میں سے کئے تھے گو ہم پر بسبب بعد ودرازی زمن کے
بعض شبہات اگلی امتوں کے مخفی رہ گئے ہوں تاہم شبہات اس امت کے سبکے سب یعنی
شبہات منافقین زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیدا ہوئے ہیں اسلئے کہ وہ حضرت کے
امرونہی پر راضی نہ تھے اپنی فکر دوڑاتے تھے جن امور میں خوض کرنے سے منع کئے گئے تھے
اونہیں گھستے تھے جدال اور ابطال کرتے تھے جیسی ذی الخویصرہ کا قصہ حدیث میں آچکا ہی اوسنے کہا اے محمد
عدل کرو تمنے عدل نکیا تب حضرت نے فرمایا اگر میں عدل نکرونگا تو پھر کون کریگا اوسپر

اوسنے پھر کہا هذه قسمة ما ارید بها وجه الله تعالی یہ صریح خروج ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر منافقین کو دیکھو دن احد کے کہا هل لنا من الامر من شیء پھر یہ کہا لو کان لنا من الامر شیء ما قتلنا ههنا پھر یہ کہا لو کانوا عندنا ما ماتوا وما قتلوا یہ صریح قدر ہی ایک گروہ مشرکین نے کہا لو شاء الله ما عبدنا من دونه من شیء پھر کہا انطعم من لو یشاء الله اطعمه یہ صریح جبر ہی ایک گروہ مشرکین نے کہا الفینا علیه اباءنا دوسرے نے کہا انا وجدنا اباءنا علی امة وانا علی اثارهم مقتدون یہ صریح تقلید مذہب ہی بلکہ تقلید کی مذمت قرآن شریف مین قریب تیس جگہ کے آئی ہی یہ حال زمانۂ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین تھا جبکہ شوکت اسلام وقوت ایمان وصحت ابدان حاصل تھی منافق لوگ اوسوقت اسلام ظاہر کر کے مسلمانون کو فریب دیتے تھے لکن اونکا نفاق ہر وقت اونکے اعتراض کرنے سے حرکات وسکنات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ظاہر ہوتا تھا پس یہ اعتراضات بمنزلۂ تخم کے ہوئے اور وہ شبہات بمنزلہ کھیتی کے آتش ملنے مین ابھی مقلدین کا یہی طریقہ ہی کہ جب کوئی آیت یا حدیث صحیح اونکے مقابلے مین ذکر کیجاتی ہی یا موافق ظاہر نص کے کوئی مسئلہ بیان کیا جاتا ہی اوسپر معترض ہوتے ہین اوس مسئلے مین سو طرح کے شبہے نکالتے ہین ہزار طرح کے اعتراض کرتے ہین پھر اگر کوئی وہی مسئلہ کسی کتاب فقہ مذہبی سے نکالکر لکھدے یا کہے گو خلاف حدیث صحیح ہو تو اوسپر نہ کوئی اعتراض ہی نہ کچھ شبہہ بلکہ وہی انکے نزدیک مفتیٰ بہ ہی جیسے مسئلہ فاتحہ پڑھنے کا عقب امام یا رفع الیدین کرنے کا یا آمین بالجہر کہنے کا یا ایک ہونے طلاق کا جبکہ ایکبار مین تین دفعہ دی جاوے یا فسخ ہونا نکاح کا یا مولد کی محفل کا بدعت کہنا یا حرام ہونا نذور وسفر کا قبور کے لیے وغیر ذلک پس اگر یہ صریح نفاق نہین ہی اور نہ یہ جمود تقلید پر شرک ہی اور نہ یہ مجادلہ ماخوذ شبہات ابلیس سے ہی تو تم ہی کہو کہ پھر کیا ہی صحیحین وغیرہما مین احادیث صحیحہ رفع وآمین کے موجود ہین مگر اسلیے کہ خلاف وقایہ وہدایہ ہین مثلا لائق حجت وعمل نہین سمجھے جاتے آحاد امت کا قول تو مقبول ٹھہرا

رسول معقول کا قول مردود ہوا لیکن اسلام کو ہمارے ... و سلام یہ تو ایک ذرا سی مثال تھی
کتب فقہ سنت بحمدہ تعالی بکثرت موجود ہین انسے جب مقابلہ کتب فقہ رائی کا کیا جاتا
فی صدی دس بیس مسئلے بھی مطابق ظاہر احادیث ہاتھ نہین لگتے یہ بڑے بڑے فتاوے
فقہ کے جنمین لاکھون مسئلے لکھے ہین خدا کے واسطے ان مسائل کا ماخذ کونسا قرآن کونسی
حدیث ہی ذرا بتا دیجیے دوڑو گے تو یہی بات آخر کو کہنی ہوگی کہ انمین ابتدا در اجتہاد
رائی پر رائی قیاس علی القیاس ہوا ہی حالانکہ دنیا مین صحاح ستہ وغیرہ کتب احادیث
موجود ہین جو بسند متصل تا جناب نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہونچتی ہین اونکے ہوتے ہوئے
ان دساتیر وا... تحکیمی عقول فاسدہ کو دین ٹھہرانا اگر بے دینی نہین ہی تو کچھ کیا ہی زیادہ
... خلافت ... ہین اگرچہ مقدمہ مرض و موت و تجہیز و تکفین نبوی و امامت و امر فدک
و امر شوری و خلافت عثمانی وغیرہ کے تنازع ہوا لیکن اصول و فروع مین اس قسم کا اختلاف
پچھلی امت نے کیا ہی نہین ہوا تھا ان آخر ایام صحابہ مین قدریہ ظاہر ہوئے مرجیہ و جبریہ وغیرہ
کا ظہور زمانہ حسن بصری مین ہوا یہ تابعی تھے زید بن علی نے اصول کو معتزلہ سے سیکھا اسلیے
زیدیہ اصول مین معتزلہ ہین فروع مین حنفیہ الا ماشاء اللہ کوفے والون نے زید کو چھوڑ دیا
شیخین پر تبرا کیا اسلیے رافضی کہلائے آپکے فقط امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی نے طریقہ ہی
زید کی فرمائی اسلیے بعض اہل تاریخ نے انکو زیدیہ کہا ہی مولف نامہ دانشوران ناصری
لکھتے ہین ابو حنیفہ در اصول عقائد سلسلۂ زیدیہ را پیروی داشتہ محمد شہرستانی در ذیل مقالات
جارودیہ کہ از فرق زیدیہ می باشند گوید کہ ابو حنیفہ تابع فرقہ ہم عقیدت بودہ و با محمد بن عبد اللہ
محض کہ معروف بنفس زکیہ و امام ششم زیدیہ ست عقد بیعت داشت و ہم با برادرش
ابراہیم کہ نیز از ائمہ آن گروہ ست و امام ہفتم زیدیہ باقدمی استوار دست بیعت دادہ
و ہنگامیکہ بر منصور خروج کردہ بود در پنہان مردم را باعانت وی ترغیب می نمود ولی خود
از جنگ ہمراہ نشد ... در ذیل آیہ لا ینال عہدی الظالمین گوید کان ابو حنیفہ

یفتی سرا بوجوب نصرۃ زید بن علی وحمل المال الیہ والخروج معہ انتہی
معتزلہ بھی فروع میں حنفیہ ہیں مثل زیدیہ کے اصول میں علٰحدہ ہیں معتزلہ نے ایام مامون
میں کتب فلاسفہ کی مزاولت کی الگ ایک فن ٹھہرا کر نام اوسکا علم کلام رکھا درمیان سلف
او معتزلہ کے مسئلہ صفات باریتعالی میں ہمیشہ اختلاف رہا سلف نے انسے مناظرہ کیا
لکن نہ قانون کلامی پر بلکہ قول اقتاعی پر جو کوئی منکر یا موول صفات کا ہی وہ معتزلی ہی
متکلمہ حنفیہ وغیرہ تاویل صفات کرتے ہین ظاہر پر جاری نہین کرتے اسلیے اصول مین گویا
معتزلی ہین امام اعظم نے زید بن علی کی مدد کی اون کے خروج کو حق سمجھا اسلیے حنفیہ مین
زیدیت بھی ہی امام اعظم ح علی مرتضی کو عثمان غنی پر تفضیل ہی دیتے تھے جسطرح زیدیہ
جناب امیر کو افضل خلفاء سمجھتے ہین حنفیہ کو ایک خصوصیت تامہ ہی فرقۂ زیدیہ و معتزلہ
سے بخلاف ائمۂ ثلثہ باقی کہ وہ سنی خالص تھے امام منصور بالله نے جب محمد بن علی شوکانی
کو قاضی القضاۃ دار الخلافت صنعا میں کیا انھون نے اصول و فروع زیدیہ کا رد مستقل
لکھا وبل الغمام میں رد اصول زیدیہ کا ہی سیل جرار میں رد فروع زیدیہ کا ہی اوفتنہ کو
اپنے کتب مین واجب القتل لکھا ہی خوارج کو کلاب النار کہا ہی جزاہ الله عنا وعن سائر
المسلمین خیرا **ف** اہل عالم مین جو ملت دین والے ہین وہ دو طرح پر ہین ایک وہ جو
کتاب رکھتے تھے جیسے صابئہ اولی دوسرے وہ جنکے پاس نہ کوئی کتاب ہی نہ حدود نہ
احکام جیسے فلاسفۂ اولی دہریہ ستارہ پرست بت پرست براہمہ ملل نحل مین ارباب و اصحاب ان
ملل و نحل کو مفصل لکھا ہی پھر حال جہود و ترسا و گبر و اہل اسلام کا بیان کیا پھر یہ لکھا ہی کہ
جو بھی ملت ابراہیم علیہ السلام کی ملت ہی اسکے مقابلے مین ملت صابئہ تھی شریعت نوح علیہ السلام
سے نکلی تھی حدود و احکام کی ابتدا آدم و شیث علیہما السلام سے ہوئی خاتمہ شریعت سید
الرسل صلی الله علیہ وآلہ وسلم پر ہوا قرآن مین کہدیا ہی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت
علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا یہ اکمال دین عبارت ہی بقاء کتاب ...

اسلئے کہ اوس وقت جب کہ یہ آیت اوتری سوا قرآن و حدیث کے کچھہ نہ تھا اب جو کوئی
اس دین کو محتاج حقوق آرا و قیاسات امت سمجھے تو گویا وہ اکمال کا منکر او نقصان
کا قائل ہی قتیقہ اکملت واتممت و رضیت کا صیغہ ماضی ہی اسلئے یہ بھی نہیں ہو سکتا
کہ یہ اکمال اجتہاد و رای آیندہ پر ملتوی رکھا جاوے علما حق نے اپنے [illegible]
بات لکھی ہی کہ جتنے حوادث تا قیامت ہونگے اون سبکا علم نصوص آیات [illegible]
عموم اوس سے ہر وقت کھلتا ہی لیکن مزاولت و ورزش شرط ہی [illegible]
جیسے نیل و سیل و وبل الغمام و شرح بلوغ المرام و شروح صحیحین [illegible]
ہیں جنکو کچھہ مزاولت نہیں ہی ساری عمر اوسکی تمام [illegible]
وہ بیچارہ تو ایک مسئلہ بھی مطابق قرآن و حدیث کے نہیں بنا سکتا اگر اتفاقا [illegible]
اوسکا موافق ان دونوں اصول کے پڑ گیا تو وہ ایسے پڑا کہ اوسکے لا [illegible]
[illegible] تھا نہ اسلیے کہ اوسنے کتاب و سنت سے نکالا ہو کیونکہ تخریج اصول [illegible]
ان مذاہب حنفیہ مالکیہ وغیرہ سے مباینت کلی طریقہ محدثین سے ہی [illegible] جو اہل حدیث
کا اعتقاد و عمل ہی اوسکی طرف منسوب کوئی نہ کوئی حنفیہ وغیرہ میں سے بھی [illegible]
ہی کہ وہ عقیدہ و عمل انکے نزدیک مفتی بہ نہیں ہی فتوی ظاہری او [illegible]
و نصوص شبہات لعین سے انہیں آئے ہیں گو سامنے [illegible] مگر خلف حضرات حق و باطل
بوجہ شیوع کتب حدیث کھل گیا ہی انکو تو کوئی بھی عذر عمل بالحدیث [illegible] باقی نہیں [illegible]
سواے عصبیت جاہلیت یا نفاق جلی یا مشاقت خدا اور رسول کی

اصول اجتہاد اور اوسکے ارکان

[illegible] چار اصول و ارکان بتائے ہیں پھر یہ کہا و [illegible] لا نعود الی الاول [illegible] الکتاب
والسنة الخ پھر یہ کہا کہ جب کوئی حادثہ حلال حرام کا پیش آتا تو [illegible] قرآن سے کرتے
اگر نص ظاہر ملگئی اوسکے موافق حکم جاری کرتے اگر کسی سنت میں [illegible] حدیث

باقی آئی حکم حدیث پر ٹھہر جاتے اگر نملتی اجماع کی تلاش کرتے اس صورت مین ارکان اسکے
نزدیک دو یا تین تھے پھر لوگون نے چار رکن ٹھہرائے الی قولہ مستند اجماع ضرور ہی کہ
کوئی نص خفی یا جلی ہو مستند اجتہاد و قیاس اجماع ہی جبکہ اجماع مستند ٹھہرا طرف ایک
نص مخصوص کے جواز اجتہاد کے لیے تو حقیقت مین مرجع اصول کا طرف دو ہی رکن کے
ہوا بلکہ گاہی ایک ہی کی طرف رجوع ہوا یعنی طرف کتاب اللہ کے پھر شرائط اجتہاد کے
بیان کئی ہین پھر کہا اسمین اختلاف ہی کہ مصیب مجتہدین مین ایک ہی یا سب ابو الحسن
عنبری نے کہا ہر مجتہد جسکو اصول مین نظر ہی مصیب ہی پھر کہا جو فرق ملت اسلام سے
خارج ہین سیاق مذہب انکا مقتضی اس بات کا ہی کہ ہر ناظر مجتہد علی الاطلاق ہے
الی قولہ اہل اصول کو تکفیر اہل اہوا مین خلاف ہی باوجود یقین اس امر کے کہ مصیب متعین
ایک ہی ہی اسلیے کہ تکفیر حکم شرعی ہی اور تصویب حکم عقلی پھر کسی متعصب مذہب نے
اپنے مخالف پر حکم کفر و ضلال کا دیا کسی نے مسابلہ کیا کافر نہ کہا کسی نے ہر مذہب والے کو
بسبب کسی ایک بات کے جو موافق اہل اہوا و ملل کے تھے کافر کہدیا یا قریب الکفر ٹھہرایا
جیسے قدریہ کو مجوس سے قریب مشبہہ کو یہود سے قریب رافضہ کو نصاری سے قریب کہا ہی
جو انکا حکم تھا ترک نکاح وغیرہ مین وہ انپر بھی لگا دیا جیسے مسئلہ انکاری کی کافر نکہا اور
حکم تضلیل کا جاری کر دیا آخرت مین ہالک ٹھہرایا الی قولہ مجتہد مین نظر کرینگے اگر دو مجتہدان
مین سے ایک کی مخالفت ظاہر ساتھ نص کے ظاہر ہوگی تو وہ بعینہ مخطی ہی مگر گمراہ نہین
[illegible] دونون مین سے [illegible] ساتھ نص ظاہر یا خبر صحیح کے کیا وہ بعینہ مصیب ہی انتہی حاصل
[illegible] اسکا یہ ہوا کہ اصول [illegible] ایک کتاب اللہ دوسرے سنت رسول اللہ اجماع
[illegible] ہی لیکن وجود اسکا نہایت مشکل ہی [illegible] امام احمد نے کہ منجملہ ائمہ اربعہ مجتہدین و قدوۂ
اہل سنت و متبعین ہین اجماع کا انکار کیا ہی [illegible] حکایت اجماعات جو کتب [illegible] و قیاس
[illegible] و قیل و قال مین [illegible] بالکل خرافات [illegible]

اوسپر طرہ یہ ہوا کہ جسنے اجماع مذکور کا انکار کیا اوسکو یاروں نے جھٹ پٹ کافر بنا دیا
یہ نہ سمجھے کہ جو دوسرے کو کافر کہتا ہی گر اوسمین امر کفر نہین ہی تو یہ کہنے والا خود ہی
اوسکا مصداق ٹھہر جاتا ہی آوس دوسرے کا کچھہ بگاڑ نہین ہوتا یہود ونصاریٰ تو انکو
کافر جانتے ہین وہ دین باطل کو حق سمجھتے ہین کیا انکے کافر بنانے سے سب مسلمان
معاذ اللہ مسلمانی سے خارج ہو جاوینگے مقلدین مین آجکل تکفیر مسلمین کا بہت رواج ہی
اپنے مخالف کو فروع مسائل مین بہت جلد تکفیر کرتے ہین خصوصًا اہل حدیث کو جو خلاف
امت اسلامیہ ہین قیاس کا رتبہ اونکے نزدیک بھی جو شرع کو چار اصل مین منحصر بتاتے ہین
بعد اجماع کے ہی پھر جب اجماع کذائی جو مستند قیاس کا ہی کچھہ نہ ٹھہرا تو بیچارہ قیاس
کس قطار شمار مین ہوا اوسکی کیا وقعت ٹھہری خصوصًا جبکہ قیاس مذکور معارض مستحی نص
کا ہوا اوسوقت تو پھر قیاس پر چلنا خدا کے قہر کا سامنا ہی وہ کیا ہی جو قرآن وحدیث
مین ڈھونڈھے نہین ملتا جسکو اجماع وقیاس سے لیا چاہتے ہین ...... ہ

باغ مرا چہ حاجت سرو وصنوبرست | شمشاد خانہ پرور ما از کہ کمترست

مشہد دانشوران ناصری مین لکھا ہی چون ابو حنیفہ رح در اقتباس احکام طریق رای وقیاس
زیادہ مسلوک میداشت از اجتماع فتاوای مشتتہ والتیام آرای متفرقہ او در عبادات
تراکیب غریبہ اتفاق افتاد انتہی رہی یہ بات کہ ہر مجتہد ہر مسئلہ مین حق رس ہی یا خطا کار
اسکی حقیقت شرعًا وعقلًا اسکے سوا کچھہ نہین کہ حق ہر حکم مین ایک ہی کے پاس ہی اگر سب
مجتہدین حق پر ہون تو چاہیے کہ سارے اقوال متضادہ واحکام متباینہ حق ٹھہرین اور
مجتہد مخطی کو ایک اجر ہی مصیب کو دو اجر ہین یہ ایک اجر اوسکو شش وکشش کے عوض مین
ہی جو اوسنے وقت اپنا دریافت حق مین صرف کیا ہی دو اجر اونمین ایک عوض سعی کے ہی
دوسرا عوض اصابت حق کے مصیب ومخطی کا تمیز ہرگز نہین ہو سکتا جب تک کہ قول مجتہد
کا کتاب وسنت پر عرض نہ کیا جاوے بعد عرض کے جسکا قول واجتہاد مطابق نص ہو

ظاہر ہی وہ مصیب ہی جسکا قول اوسکے مخالف ہی وہ مخطی ہی آب دیکھو کہ اصل یہی قرآن وحدیث ٹھہرا نہ اجتہاد و قیاس قرآن تو ہر جاہل وطفل کے نزدیک موجود ہی ترجمہ ہونے سے اور بھی سہل ہوگیا اوسکا سمجھنا مشکل نہین کہ اوسکے وصف مین لفظ آیات بیّنات فرمایا ہی رہی حدیث سو ہر زمانے مین ابتداء صدر اول سے ابتک ہر قرن وعصر مین محدثین ہوتے چلے آئے جنھون نے شروح حدیث لکھی ہین ہر لفظ مشکل کا اعراب ضبط کیا ہر غریب لغت کے معنی بتائے ہر محاورۂ عرب کو سمجھایا آثار رجال کی تحقیق کی صحت وضعف ہر خبر واثر کا بیان کردیا ہر معاملے کی حدیث کا علحدہ باب مقرر کیا جس جس نے سلف وخلف امت مین سے اوس حدیث پر عمل کیا اونکے نام بتائے اس علم کو ایسا آسان کردیا کہ کم علم کے لیے بھی عمل کرنا حدیث پر سہل ہوگیا ہی خصوصا زمانۂ حال مین کہ کتب صحاح ستہ وموطا وبلوغ المرام وغیرہ کا ترجمہ اردو زبان مین لکھا گیا ہی جسکا جو باب عربی فارسی فقہ حدیث کے جو خواب وخیال مین بھی نہ گذرتے تھے مفت بلا قیمت ہر شخص کے ہاتھ آئے اب عرض کرنا مسائل اجتہادیہ وفروع قیاسیہ کا کتاب وسنت پر کچھ بھی مشکل نہ رہا جبکہ وہ کتب زبان عربی کو یارون نے شرح وقایہ درمختار وغیرہ کا بھی ترجمہ اردو مین کردیا ہی اور نہین وہی مسائل ہین جو عربی شرح وقایہ اور تازی درمختار مین ہین اون اردو عبارت کے مسائل کو کتب مترجم حدیث سے ملاؤ بہت آسانی سے حال موافقت ومخالفت فقہ رای کا فقہ سنت سے کھل جاویگا معہذا جو شخص اب عمل حدیث پر نکسے بدلہ اوسی اگلی لیک پر چلے تو وہ کفران نعمت کے قہر مین گرفتار ہی کوئی عذر اوسکے لیے باقی نہین رہا حجت اوسپر تمام ہوگئی جسطرح امام احمد نے انکار اجماع کیا اسیطرح داود ظاہری نے انکار قیاس کیا یہ دونو پیشوای اہل سنت مین سوای بندگان قیاس کے ہورائی پرست عابد اجتہاد مین کوئی انکا منکر نہین انپر معترض نہین جسطرح سے امام انکے طریقے مین پیدا ہوئے جنسے ایک عالم نے راہ ہدایت پائی جیسا ابن تیمیہ ابن قیم کے جو

معاصر حافظ ابن حجر عسقلانی کے جنکا ترجمہ حافظ نے بڑی دہوم سے لکھا ہی یہ ایسے تھے کہ
انھون نے نخبة الفکر حافظ پر انتقاد کیا یہ وہ ستھے جنھون نے مذہب زیدیہ یمن کا رد کیا کتاب العواصم
والقواصم فی الذب عن سنة ابی القاسم رد شیعہ مین بے مثل کتاب ہی استقصاء الافحام کے او
جواب بالصواب بلکہ ہیچ لاجواب ہی روض باسم اوسکا مختصر ہی اسکے بعد سید امیر نے رد کیا
پھر شوکانی آئے انھون نے تو مذہب زیدیہ کو اصلاً و فرعاً جڑ ہی سے اوکھیڑ کر پھینکدیا حج کی
دیا انکا اوٹھا یا ملوک یمن گو زیدیہ ستھے لکن بڑے عالم بالغ مرتبہ اجتہاد تھے اسلئے مذہب کا
دار مدار دو کتابون پر تھا جو تالیف ائمہ قدیم زیدیہ ہین ایک حدائق الازہار فروع مین
دوسرے شفاء الاوام اصول مین پہلی کتاب کا رد سیل جرار ہی دوسری کتاب کا رد وبل الغمام
ہی اسکے سوا اور بہت رسائل و مسائل جزئیہ مولفہٗ زیدیہ کا رد مستقل جناب قاضی صاحب [illegible]
عنہ نے لکھا ہی رافضہ کو جابجا واجب القتل کہا ہی حنفیہ کو اگر زیدیہ کہا جاوے جسطرح
کہا گیا ہی تو کچھ زیادہ بُعد نہین ہی اسواسطے کہ انکے امام معاصر زید بن علی علیہ السلام تھے
امام صاحب نے انکو مالی نقدیت مدد دی اوسکے خروج کو بغاوت نہ سمجھا زیدیہ نے [illegible]
امام صاحب کی تقلید اختیار کی جسطرح بعض متاخرین زیدیہ مین قائل تبرا ہین جنہیں بابت اس
تبرا کے شوکانی حبر نے ارشاد الغبی مین خوب ہی خبر زیدیہ کی لی ہی اسیطرح حنفیہ بھی اپنا
اتباع پر بوجہ عدم تقلید امام صاحب تحریراً تبرا کرتے مین جیسا کی تقریر کے انکا زیدیہ ہونا
بوجہ اتحاد مسائل فروعیہ اقرب ہی نسبت ان لوگون کے جنہیں طائفہ بندہ راہی و قیاس سے
بمجرد سکونت صنعا یا اوسکے اطراف کی تہمت زیدیت لگاتے ہین رجماً بالغیب غیبت علما
مجتہدین اسلام کرتے مین کون علماء اسلام جنکو رسول خدا صلعم اچھا کہین بلکہ ایمان و حکمت و فقہ
مین اونھین کو سچا بتاوین آپیون کو جھوٹ بولکر برا کہنا اپنا ایمان کھونا جاہل بنا فقہ سے ہاتھ
دہونا ہی لکھ حدیث کو کی دین **ف** ملت اسلام سے جو امم خارج ہین وہ دو طرح ہیں
ایک قائل شریعت یہ بھی دو طرح ہین ایک وہ جنکے پاس سچی کتاب ہی جیسے توریت

وسائر فرق یہ بھی ایک بڑی امت تھی ابراہیم علیہ السلام کے بعد جو انبیا آئے اونکی موت
مثل موت خلیل علیہ السلام عام نہ تھی نہ اونکو وہ شوکت وسلطنت حاصل ہوئی جو ملت حنیفیہ
کو خدا نے بخشی تھی اسلیے کہ سارے ملوک عجم ملت ابراہیم علیہ السلام پر تھے جس بادشاہ کی رعایا
تھی وہ اپنے ملوک کے دین پر تھی ابراہیم علیہ السلام کے وقت میں ایک حنفاء تھے دوسرے
صابئہ انمین بعض ستارہ پرست تھے بعض بت پرست حضرت خلیل ظاہر ہوئے ان دونوں کی
شکست پر ملت حنیفیہ کی تقریر پر حنیفیت بڑی ملت کا ان شریعت تھے ذلک هو الدین القیم
سارے نبی انکی اولاد کے انھین کی ملت کے مقرر تھے خصوصاً ہمارے حضرت محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ یہ اس تقریر مین سب بڑھ گئے حد کو پہونچ گئے اسی وجہ سے سب بہتر
سب کے سردار ٹھہرے انکا دین سب دینون پر فائق انکی شریعت سب شرائع سے افضل ہوئی ہم المسلمین

علوم قرآن مجید

کتاب اللہ مین پانچ قسم کے علم ہین ایک علم الاحکام جیسے واجب مندوب مباح مکروہ حرام
خواہ تعلق اس علم کا عبادت سے ہو یا معاملے سے یا تدبیر منزل سے یا سیاست شہر سے دوسرے
علم مخاصمہ یہ مناظرہ ہے چار گروہ سے یہود نصاریٰ مشرکین منافقین تقلید داخل ہے تیسرے
شرک ونفاق کے تیسرے علم تذکیر بآلاء اللہ جیسے بیان پیدا کرنے آسمان وزمین کا الہام کرنا
بندون کو وہ چیز جو اونکے لائق ہے بیان صفات کاملہ الٰہی کا چوتھے علم تذکیر بایام اللہ جیسے
بیان اون وقائع کا جو اللہ پاک نے ایجاد فرمائے مثل انعام اہل طاعت وتعذیب اہل جرائم
پانچوین علم تذکیر بموت وما بعد موت جیسے ذکر حشر ونشر وحساب ومیزان وجنت ونار کا
مقصود اس جگہہ بیان مخاصمہ کا ہے جو سبب وجود عقائد باطلہ کے واقع ہو اسو یہ مخاصمہ
دو طرح پر ہے ایک یہ کہ عقیدہ باطل کو بیان کر کے اوسکی برائی پر نص کیجاوے دوسرا انکا
واقع ہو دوسرے یہ کہ اونکے شبہے کو بیان کر کے دلیل برہانی یا خطابی سے اوس شبہے کو
دور کیا جاوے مشرکین ہمیشہ اپنے شرک کے لیے تقلید سلف کو حجت لاتے باوجود دعوی

تھین بدین ابراہیمی طرح طرح کے رسوم بدعت انھون نے نکالے تھے عبادت خالص خدا کو
چھوڑ دیا تھا اس امت مین انکا نظیر دیکھنا ہو تو احوال محرفان زمان کو دیکھو کہ اپنی عقاید و
بدعات کے اثبات کے لیے کس کس طرح سے تحریف قرآن وحدیث کرکے اپنی دسنت کو
موافق اپنے مذہب کے کرتے ہین حالانکہ مذہب کو موافق کتاب وسنت کے کرنا تھا تقلید
برعکس القضیہ ہوا خیال کرو انکا عقیدہ وجوب تقلید شخصی مین مثل شیعہ کے ہی امام حنفا
کو گویا معصوم خیال کرلیا ہی حالانکہ المجتہد یخطی ویصیب خود انکے اصول مین لکھا ہی
مگر کیا ذکر ہی کہ کسی مسئلے مین خطاے مجتہد کا اقرار کرین اور اولیا کی نسبت وہ اعتقاد بہم پہونچایا ہی
کہ امت کے قبور پر جاکر صدہا افعال شرک کرتے ہین خدا کو چھوڑکر انہین کو متصرف سارے
عالم کا جانتے ہین یہود کی ضلالت یہ تھی کہ انھون نے توریت مین تحریف کی خواہ لفظی ہو یا
معنوی یا دونو طرح کے آیات کو چھپاتے افترا کا الحاق دین مین کرتے اقامت احکام مین
سستی کرتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن کرتے بے ادبی سے پیش آتے تقلید علما کرتے
انکا نمونہ اس امت مین علما سوء دنیا طلب سر ہوگئے ہین جنکو عادت تقلید کی ہوگئی ہی
کتاب وسنت سے معرض ہین تعمق وتشدد کرتے ہین استحسان بدعات مین کسی عالم کے
قول کی سند پکڑتے ہین کلام رسول معصوم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے پروا ہین احادیث
ضعیفہ یا موضوعہ تاویلات فاسدہ کو اپنا معتمد ٹھہرا ہی نصاری کی ضلالت یہ تھی کہ خدا
تین شخص بتائے عیسی علیہ السلام کے مقتول ہونے کے قائل ہوئے فارقلیط جو نام ہی رسول
خدا کا اوسکے معنی مین تحریف کی انکا نمونہ اس امت مین اولاد مشائخ ہی اپنے آباو اجداد
کے حق مین طرح طرح کے ظنون واوہام کمال ولایت وتصرف کے رکھتے ہین کہان کہان سے
کہان کھینچکر لیگئے ہین جہلہ صوفیہ کہ جو قائل وحدت وجود ہین دیکھو کہ خالق کے حق مین یہ
عقیدہ باطل رکھتے ہین ایسے امور ہین انکو حکم خوض کا کب تھا منافق دو طرح کے ہین ایک تو
جو زبان سے کلمہ پڑھتے ہین دل کفر سے بھرا ہوا ہی فی الدرک الاسفل من النار انہین کے

حق مین وارد ہی وہ وسترہ ہین جنکو چلنا قوم کی عادت پر پسند ہی اگر قوم مسلمان ہی تو یہ بھی
مسلمان ہین اگر قوم کافر ہو جاوے تو یہ بھی کافر ہو جاوین دنیا کی لذت نے انکے دلون پہ
ایسا ہجوم کیا ہی کہ خدا اور رسول کی محبت کے لیے انکے دل مین کچھ بھی گنجایش باقی نہین رکھی
ترجمہ ... بلکہ اہل حق سے ایسا اکھڑ ابھی رہ ملاوت مناجات و برکات عبادات سے
بالکل محروم ہو گئے ہین نفاق انکا عملی ہی پہلا نفاق حضرت کے زمانہ مین تھا یہ نفاق اس
زمانہ مین بھی حدیث مین آیا ہی تین چیزین ہین جسمین ہون وہ منافق خالص ہی جب بات کہے
جھوٹ بولے جب وعدہ کرے خلاف کرے جب جھگڑا کرے گالی دے آج کل کے مقلدین کو
دیکھو اپنے رسالجات مین کس قدر جھوٹ کو صرف کرتے ہین اہل حق پر افترائی مسائل کرتے ہین
انکا نمونہ اس امت مین وہ لوگ ہین جو امرا کی مجالس مین حاضر ہو کر انکی مرضی کو خدا و رسول کی
مرضی پر ترجیح دیتے ہین انصاف سے دیکھو تو انہین اور اون لوگو نمین جنھون نے کلام آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا واسطہ سنا اور نفاق اختیار کیا کچھ بھی فرق نہین ہی اسلیے انھون نے
بھی بطریق یقین کے کلام شارع کو معلوم کرکے اوسکے خلاف کو اختیار کیا ہی اسی طرح حال ہے
جماعت اہل معقول کا اس امت مین کہ سوطرح کے شک و شبہ اپنے دلمین رکھتے ہین معاد
کو بالکل نسیا منسیا کر دیا ہی غرضکہ جب تم قرآن شریف کو پڑھو تو یہ نسمجھو کہ یہ خطاب جس قوم سے
تھا وہ لوگ اب باقی نہین رہے بلکہ بفحوای حدیث شریف لتتبعن سنن من قبلکم کوئے
بلا ایسی نہین تھی جسکا نمونہ آج اس امت مین موجود نہین ہی مناظرے کا طرز جو قرآن و حدیث
مین ہی اوس سے بہتر طریقہ میسر نہین آسکتا مگر یارون نے مجادلہ و مکابرہ کو اختیار کیا ہی جسکے
برائی شرع سے بخوبی ثابت ہی یہ ہزارون رسالے جو مقلدین متعصبین نے رد اہل حق مین لکھی ہین
اور راتدن لکھا کرتے ہین انصاف سے دیکھو تو سوای جدل کے مناظرے کا نام بھی اونمین
نہین ہی مناظرے سے تو مقصود دریافت حق ہوتا ہی مسئلہ مختلف فیہ مین یہان یہ ہوتا ہے
کہ ایک مسئلے کی صحت اگر ہزار دلیل سے ثابت بھی کر دی جاسئے تو بھی مخالف مجادل ہرگز

اور سمجھنا اُنکا ایک اٹکل کی مد پر موقوف ہوتا ہو جو درست معلوم نہیں ہوتی بہت بڑا انصاف اگر
ہزار میں ایک نے کیا تو وہ ان سب شرطون کا جامع ہو سکتا ہے بلکہ ان میں سے یہ نہیں کہتا کہ
ہاں یہ حق ہے ہم خطا پر تھے بلکہ ایک طرز [illegible] کلام ہی اور ساتھ اون کے جوش خوف سے معمول ہوا ہے
اسکو سب سے پہلے قطع نظر ایسے صنف کے [illegible] شروع کر دیتے ہین تاکہ عوام کالانعام کے [illegible]

عجز انکا جواب ثابت [illegible] ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

شروط اجتہاد

[illegible] میں لکھا ہی کہ شرط مجتہد ہونے کی تین ہین ایک جاننا لغت صدر اول کا جس سے
لغت عرب کو سمجھ لے الفاظ و ضمیر و حقیقت و مجاز و ظاہر و عام و خاص و مطلق و مقید
و مجمل و مفصل و فحوای خطاب و مفہوم کلام وغیرہ و دلالت مطابقی و تضمنی وغیرہ کا امتیاز
کر سکے ومن لم یحکم الالۃ لم یصل الی مرام الصنعۃ دوسرے جاننا تفسیر قرآن کا
خصوصاً اون آیات کا جنکا تعلق احکام سے ہو اور اون احادیث کا جنکو معنی آیات میں
دخل ہو اور آثار صحابہ کا ہان اگر تفسیر آیات متعلقہ مواعظ و قصص معلوم نہو تو کچھ نقصان
نہین اسلیے کہ بعض صحابہ بھی اسکو نہین جانتے تھے اور بعد جمع قرآن کے اونھون نے
اسکو نہین سیکھا حالانکہ اہل اجتہاد سے تھے تیسرے معلوم کرنا متون اسانید و احادیث کا
اور احاطہ کرنا ساتھ احوال ناقلین و رواۃ کے اور وقائع خاصہ کا محیط ہونا اور واجب و
مندوب و اباحت و خطر و کراہت میں فرق کرنا چوتھے مواقع اجماع صحابہ و تابعین کا اور سلف
صالحین سے دریافت کرنا تاکہ اسکا اجتہاد مخالف اونکے اجماع کے نہو پانچوین مواقع قیاس
کا جاننا کہ بعد نظر و تردد کے کسطرح اصل و سکی طلب کیجاوے فھذہ خمس شرائط
لا بد من اعتبارھا حتی یکون المجتھد مجتھداً انتہی حاصلہ اسکے بعد یہ بھی لکھا ہی کہ
تقلید عامی کے حق میں ہی نہ حق عالم میں اور بعض علماء نے یہ لکھا ہی کہ پانسو آیت
اور تین ہزار حدیث کا جاننا مجتہد کو کافی ہی سو اسقدر علم کے علماء اس امت میں ہزاروں

ہوئے ہین کوئی قرن ہجرت اس قسم کی مجتہدین سے خالی نہین رہا کتاب بدر طالع مین اکثر مجتہدین امت ہی کا ذکر کیا ہی تاج مکلل مین صدہا مجتہدون کا ذکر ہی اور اون علماء کا نام و نشان بتایا ہی جنھون نے تقلید نہین کی اتحاف النبلاء مین بھی ایک ایسی جماعت سلف نکور ہی جو تقلید کا انکار کرتی تھی جب تقلید کام عامی کا ٹھہرا تو جتنے مولوی حنفی اپکو مقلد کہتے ہیں وہ عامی ہوئے نہ عالم گو مدرس فقہ یا واعظ رای یا مؤلف قیاس کیون نہون اونکو بعد حمایت تقلید کے دعوی اپنے علم کا کرنا تشبیع بمالم یعط ہی وہ لابس ہین دو ثوب زور کے اسی لیے ابن عبد البر و فلانی وغیرہما نے نقل کیا ہی کہ اطلاق لفظ عالم کا مقلد پر صحیح نہین تقلید جہل ہی علم نہین عقلمند لوگ امور دنیا مین تو تقلید پسند ہی نہین کرتے دین مین کسطرح اوسکو جائز رکھین گے مقلدون کا تو حال یہ ہی جو لکھا گیا رہی مجتہد سو جسمین شرائط اجتہاد پائے جاوینگے وہ مجتہد سمجھا جاویگا کچھہ خصوصیت چار پہہ دمن بیس شخص کی نہین ہی اجتہاد کا چار شخصون مین حصر کرنا بے دلیل ہی صدہا صحابہ و تابعین و تبع تابعین و ہزارہا علماء دین مجتہد تھے مجتہد کا اجتہاد اوسی پر حجت ہی نہ سائر امت پر اگر سائر امت حصر ہو تو سارے مجتہدین امت کے اجتہاد کا ماننا واجب ٹھہریگا ان چار امامون کی کیا خصوصیت رہیگی اگر کوئی نص شارع مفید حصر انکے باب مین آئی ہی تو وہ کس دن کے لیے چھپا رکھی گئی ہی ؎

دو چیز طیرۂ عقل ست دم فرو بستن ۔ بوقت گفتن و گفتن بوقت خاموشی

جو شرائط واسطے اجتہاد کے حنفیہ نے ذکر کیے ہین ہم خیال کرتے ہین تو وہ اونکے امام مین ہرگز موجود نہ تھے اول درجہ لغت عرب جاننے کا ہی امام صاحب کی عربیت مین جو کچھہ قصور و فتور تھا وہ کتب تاریخ و طبقات سے بخوبی ثابت ہی ابن خلکان نے تاریخ خطیب بغدادی سے نقل کیا ہی کہ سوای قلت عربیت کے کسی اور بات کے ساتھہ وہ معاتب نہ تھے سنہ اسی مین پیدا ہوئے سنہ ایکسو پچاس مین وفات پائی انتہی اگر زبان سے مراد یہ ہی کہ

اونکی طہارت و نقاوت وغیرہ مین کچھ شک نتھا نہایت عمدہ دیندار خدا پرست زاہد
آدمی تھے نامۂ دانشوران ناصری مین لکھا ہی ابن خلکان و یافعی آوردہ اند کہ ابو حنیفہ
بجمیع کمالات آراستہ بود جز آنکہ در علوم عربیہ رتبہ بلند نداشتہ ست گاہی سخنانش
وغلط میگفتہ انتہی دوسری شرط علم قرآن ہی سو اون سے کوئی تفسیر آیات احکام
وغیرہ کی منقول نہین تیسری شرط علم حدیث ہی سو ایسترہ حدیث سے زیادہ اونسے
روایت نہین کی محدثین نے کہا ہی انکی بضاعت حدیث مین مزجاۃ ہی نسائی نے
کتاب الضعفاء مین لکھا ہی ابو حنیفة لیس بالقوی فی الحدیث بخاری نے کتاب الضعفاء
مین کہا ہی کان مرجیا سکتوا عن رأیه وعن حدیثه اشعری نے بھی اونکو مرجیئہ
اہل سنت مین شمار کیا ہی اسی طرح غنیۃ الطالبین مین حنفیہ کو مرجیہ لکھا ہی بہرحال علم حدیث
مین انکو کچھ دخل نہ تھا اسلیے خود اونھون نے کہا ہی علمنا هذا رأي یہ نہین کہا علمنا
هذا روایة چوتھی شرط معلوم ہونا مواقع اجماع صحابہ کا ہی سو اسکا جاننا غالبًا موقوف
ہی صحبت صحابہ پر امام صاحب نے کسی صحابی کو نہین دیکھا اگرچہ حنفیہ رؤیت و معاصرت اونکے ساتھ
بعض صحابہ کے بیان کرتے ہین نامۂ دانشوران مین لکھا ہی پیروانش دعوی کنند چنانکہ
درک صحبت تابعین نمودہ از خدمت اصحاب نیز کامیاب شدہ ست ولی رای صواب
وقول صحیح آنست کہ با ایشان معاصر و ہم عہد بودہ لکن بسعادت استفادت و توفیق ملاقات
ایشان موفق نگشت انتہی پانچوین شرط مواقع قیاسات کا جاننا ہی بے شبہ اسمین امام صاحب
کو بڑی دستگاہ تھی اسی واسطے اونھون نے کہا کہ ہمارا علم یہی رای ہی سو باوجود روایت کے
رای کچھ چیز نہین ہی نہ قیاس ایسی چیز ہی کہ ساری امت کے علما یا سلف امت نے اوسکو
دین مین ضروری سمجھا ہو بلکہ کتب طبقات و تراجم مین مذمت رای و قیاس بھری ہوئی ہی
یہ بیان اس جگہ اسلیے کیا گیا کہ جو حنفیہ نے شرائط اجتہاد مقرر کیے ہین اونکا وجود کامل طور
پر امام صاحب مین پایا نہین جاتا ہی پھر اونکی تقلید کو کس دلیل سے واجب کہتے ہین

اونکو سب ائمہ حدیث پر کس حجت سے مقدم سمجھتے ہین بلکہ اگر یہ سب شروط بھی اونمین موجود
ہون تو بھی کچھ خصوصیت اونکی تقلید کی نہین ہی اسلیے کہ باقرار حنفیہ اوربھی بہت مجتہد
امت مین تھے ہزارون کو جانے دو تین امام باقی کے مجتہد ہونے مین تو کسی حنفی کو بھی کچھ عذر
نہین ہی کوئی یہ خیال نکرے کہ مطلب ہمارا اس جگہہ بیان کرنا منقصت امام اعظم یعنی امام ابو حنیفہ کا
نعوذ باللہ منہ بلکہ بیان کرنا اوس امر واقعی کا ہی جسکا تعلق مرتبہ اجتہاد سے ہی ورنہ مناقب
وفضائل اس امام عالیمقام کے ہمارے بیان سے زیادہ ہین مشکل یہی کہ مجرد کسی شخص کا قائل
یا افضل ہونا زہد و عبادت و تقوی مین ہرگز مقتضی اس امر کا نہین ہی کہ امت اوسکی تقلید کب
ہمنے مانا کہ تمنے جز دکے جز اونکے فضائل مین سیاہ کیے اس تسوید سے کیا امام صاحب معصوم
ہوجاوینگے یا نبی امت ٹھہرینگے جیسے ساری امت مکلف ہی ساتھ اتباع کتاب وسنت کے
اسیطرح سارے مجتہدین امت بھی خواہ امام صاحب ہون یا اور کوئی صاحب علم حق تو
قرآن وحدیث سوای خدا ورسول کے کوئی واجب الطاعۃ نہین اگر ہی تو کسی دلیل قرآن
امام سے یا کسی نص شرعی سے بتاؤ اب نہین بتاتے تو پھر کسدن بتاؤگے کیا بعد ظہور مہدی
پیش کروگے تاخیر بیان وقت ضرورت سے تمہارے نزدیک بھی جائز نہین ہی

کس مرض کی ہین دوا یہ لب جانبخش تری ۔۔۔ جان بلب ہین ترے آزار محبت والے

امام صاحب کا ذکر بالخصوص اسجگہہ اسلیے کیا گیا کہ یہ امام رای واصحاب رای ہین جسطرح ملل
نحل سے منقول ہوچکا مقلدین انھین کے سلیے اپنا پیٹ مارتے ہین انکو مجتہد مطلق واجب
الطاعۃ سمجھتے ہین ساری امت سے علیحدہ انھین کی تقلید سے امید وار ہین نجات کے
ائمہ باقی سےکیا اونکو ملل نحل وغیرہ مین منجملہ اہل حدیث کے شمار کیا ہی سمجھو تو اس سے زیادہ اور کیا انصاف
ہوگا کہ جسکے مذہب کی بنیاد رائی پر ہو اوسکے پاس علم حدیث ولغت واجماع موجود نہو خود اوسکا اقرار
ہو کہ بار اعلم رای ہی نہ روایت اوسکی تقلید اگر فرض بھی جاوے باوجود فقدان آلات ونقصان شرائط
اجتہاد کے جنکا بلوغ بمرتبہ اجتہاد مسلم ہو اونکی روایت بھی قبول نہ کیجاوے ہمنے مانا کہ

سب شرائط اجتہاد علی وجہ الکمال امام صاحب مین موجود تھے لیکن جب کوئی دوسرا شخص ایسا ہو
جسمین علاوہ ان شرائط کے اور علوم و فنون بھی موجود ہون تو سب پر ترجیح اوسکی اور اوسکی تقلید
مقدم و واجب ہوگی یا انکی تقلید اسمین تو کسیکو شک نہین ہی کہ اول مدونان علم اصول
فقہ کہ امام شافعی ہین اونکو امام اعظم سے ہر علم مین زیادہ دستگاہ تھی اسیواسطے ابن
عربیت اور بہت صحیح نہین کہ کسی نے اونکے حق مین یہ نہین لکھا کہ وہ علم حدیث مین ضعیف
یا کم علم تھے امام مالک کی حدیث دانی کے لیے موطا کافی ہی امام احمد کے یاد احادیث
ہونے کے واسطے مسند احمد گواہ عادل ہے بلکہ سچ پوچھو تو اصحاب صحاح ستہ ان سب سے علم
قرآن و حدیث مین زیادہ تھے آثار صحابہ کا علم بھی انکو علی وجہ الکمال حاصل تھا لغت عرب
کو بھی بسبب مزاولت کتاب و سنت و علم لسان خوب جانتے تھے کتاب التفسیر صحیح بخاری
وغیرہ دواوین سنت مین موجود ہی پس جبکہ تقلید شخصی واجب ٹھہریگی تو ضرور ہے کہ
تقلید اوس شخص کی کیجاویگی جسمین شرائط اجتہاد موجود ہونگے بلا نقصان بلکہ مجتہد سے بھی
علم مین وہ زیادہ ہو جیسے اصحاب کتب سنت خصوصاً جامعین صحاح ستہ اگر فرض کیا
جاوے کہ امام صاحب کو تین ہزار یا زیادہ احادیث یاد تھے تو بھی انصاف یہ کہتا ہی
جسکو تین یا پانچ یا چھ لاکھ حدیث یاد ہون وہ بیشک امام صاحب سے زیادہ علم رکھتا ہی
اگر امام صاحب کو پانسو آیۃ احکام معلوم تھین تو محدثین امت حفاظ تمام قرآن تھے بہ تعدد
الفاظ روایت حدیث کی امام صاحب سے ایسی ہی کہ شرائط رواۃ اونکے نزدیک بہت سخت
درشت تھے ہرگز لائق قبول نہین کیونکہ حنفیہ کے نزدیک امام صاحب مجتہد تابعین سے ہین
بیچ او رسول کے درمیان مین صرف ایک واسطہ صحابی کا ہوتا ہی اور صحابہ سب عدول ہین
امام صاحب نے فرمایا ہی کہ مقابلہ صحابی مین ہمارا قول چھوڑدو سو جب سوای صحابہ کے کوئی واسطہ
نہ ٹھہرا تو رواۃ کے لیے شرائط سخت عدالت وغیرہ کا ہونا عجب ہذیان ہی سچ تو یہ ہے
کہ جو انکو پھر ہذیان بھی پرانے حنفیہ نے ورق کے ورق مناقب امام صاحب مین لکھکر

بیچارے عوام کالانعام کے دلونمین بہت ہیبت اونکی ٹہادسے تقطے کو ایک دائرہ بناکر دکھایا بلکہ اسیطرح اور مقلدون نے بھی نسبت اپنے ائمہ کے کیا تو جہ بُعد زمان وطول مسافت کے ان جاہلون نے سمجھ لیا کہ یہ امام صاحب کوئی ایسے اشخاص تھے جنسے ہمکو کسی امر مین کسی طرح کی مناسبت یا شرکت حاصل نہین ہی گویا نوع بشر سے علیحدہ تھے فرشتے تھے یا نبی امت تھے اگر ایسی ہی بات ہی تو ساری امت کو چاہیے کہ تقلید ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ و ابوہریرہؓ و ابن عمرؓ و عایشہ صدیقہ کی کرین نہ تقلید امام صاحب کی آسلیے کہ مسانید صحابہ ہنوز مدوّن ہین قضایا ی خلفاء راشدین ضبط ہین امام صاحب کی تو کوئی کتاب بھی موجود نہین اور بے شبہہ مرتبہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا امام صاحب اور تینون امام باقی سے باتفاق امت اعلی و اکمل ہی پھر فاضل کے ہوتے مفضول کی تقلید کس لیے واجب کہی جاتی اگر اسلیے ہی کہ اونکے قضایا و فتاوے ٹھیک نہ تھے تو امام صاحب کے اسطرح ٹھیک نہ ہوے اونسے تو اجتہاد مین خطا ہوا اور وہ تسلیم کیجاوے مگر امام صاحب سے کسی خطا کا ہونا محال ہی اگر محال نہین ہی تو جو مسائل منسوبہ اونکی طرف برخلاف سنت صحیحہ ہین اونکو خطا سمجھکر کس لیے ترک نہین کیا جاتا کوئی تابعی صحابی سے افضل نہین ہی پھر تقلید صحابہ کیون منظور نہین ٹھہرے جو لوگ ایسے ہین کہ اللہ تعالے نے اونکو قلب سلیم و فہم مستقیم عطا فرمایا ہی سیدھی راہ پر چلایا ہی خطوط مین ودبارہ سے بچایا ہی وہ خوب اس بات کو سمجھتے ہونگے کہ اگر تقلید ہی کی ٹھہر گی تو پھر افضل سے افضل کی تقلید مین کیا خلل ہے تم ہماو بخاری و مسلم وغیرہما کا مقلد ہی سمجھ لو کسی طرح جان تو چھوڑو اس اتدن کے ہذیان سے ہماری آنکھ کان کو ایذا نہ دو اگرچہ ہم نفس الامر مین اونکے مقلد نہین ہین آسلیے کہ تقلید کے معنی یہ ہین کہ کسی کی بات بے دلیل قبول کرے جیسے تم ہوا یا ن حنفیہ بلاحجت و حال کی بات کو مانتے اور اپنا دین سمجھتے ہو روایت کا قبول کرنا راوی سے کچھ داخل تقلید نہین اگر تقلید ہے تو درحقیقت ایسی تقلید عین اقتدار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہے

نہ تھا یہ طلاحی صحاح ستہ وغیرہ مین کوئی ایسی کتاب نہین ہی جسمین سوای احادیث و آثار کے
کچھ بھی اجتہاد یا رای صاحب کتاب ہو پھر اون کتابون پر عمل کرنے سے کیونکر تقلید
اونکی ثابت ہو سکتی ہی آپ سنو کہ علما محدثین ہر زمانے مین تھے جنکا کام جمع کرنا حدیث
کا تھا اونمین زیادہ از روی قبول و شہرت کے اصحاب صحاح ستہ ہین یہ بھی مثل ائمہ
اربعہ مجتہدین کے اہل قرون مشہود لہا بالخیر مین تھے جسطرح طلب المنفعۃ مین لکھا گیا ہی
سو انکا علم و فضل چارون امام مجتہد سے بہت زیادہ تھا علم بھی وہ علم تھا جو آمیزش رای
و اجتہاد سے باوجود قدرت اجتہاد و قوت رای و دقت فقہ کے پاک ہی آنکے کتب صحاح
کہلاتے ہین یہانتک کہ سنن ترمذی و سنن ابو داؤد کے حق مین کہا گیا ہی کہ مجتہد کو
کافی مقلد کو وافی ہین اس سے معلوم ہوا کہ شرائط اجتہاد مین جو علم حدیث معتبر ہی وہ
یہی ہی جو ان کتابونمین ہی نہ یہ کہ اوس علم کی کتابین جنکا علم مجتہد کے لیے شرط ہے
کوئی اور کتابین ہین اگر ہین تو اونکے نام کیا ہین کوئی لاکر بتاے اونکی مساوات ان صحاح و سنن سابقہ
بحسب الحقیت ثابت کر دکھاوے تو پورا علم ترمذی یا ابو داؤد کا ہرگز امام صاحب کو نہ تھا اگر تھا
تو ثابت کرو جزاکم اللہ فی الدارین خیرا یا ہم یہ بات ثابت کیے دیتے ہین کہ اصحاب
صحاح ستہ درجہ اجتہاد سے بحسب شرائط مشہورۂ اجتہاد بہت بڑھی ہوئی تھی انکا علم
امام صاحب سے سو بلکہ ہزار بلکہ لاکھ درجہ زیادہ تھا جب یہ بات ثابت ہوجاویگی تو پھر کچھ بھی
اعتراض عاملین بالحدیث پر وارد نہوگا اسلیے کہ تمنے تقلید مفضول کی اختیار کی ہی ان
لوگون نے فاضل کی ہاں تابعیت و تبع تابعیت دوسری چیز ہی سو اوسکو کچھ دخل باب
تقلید و مقدمۂ علم و وجوب قبول اجتہاد مین نہین ہی اسلیے کہ اگر یہ دونو درجے خواہان
وجوب تقلید ٹھہینگے تو درجہ صحابیت بالاولی اوسکا مقتضی ہوگا حالانکہ تم صحابہ کے ہوتے
ہوے تابعی یا تبع تابعی کے مقلد بنتے ہو جسنے روایت حدیث کو قبول کیا ہی وہ تو کسی کے
نزدیک بھی مقلد نہین ہی تابع رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہی ٹھہرتا ہی علوم اصحاب صحاح ستہ کا

ذرا کان رکھکر حال سنو اور علم امام صاحب بلکہ ہر ستہ امام باقی سے موازنہ کرو پھر انصاف سے کہو کہ اب تقلید ائمہ کی اولی و اقدم ہی یا اقتدا [illegible] انتہا

بخاری رضی اللہ عنہ

انکی ولادت سنہ ایکسو چورانوے مین ہوئی ہی ترجمہ مشکوۃ وغیرہ مین لکھا ہی انکو امیر المومنین فی الحدیث کہتے ہین یہ ایک آیت تھی آیات الٰہی سے مستجاب الدعوۃ تھے ایکہزار اسی شخص سے روایت حدیث رکھتے ہین آنکے مشائخ تبع تابعین و اتباع تبع تھے ہزار شخص نے انسے سند حدیث کی لی بخاری خوان کے لیے انھون نے دعاء خیر کی ہی الحمد للہ ایک لاکھ حدیث یاد تھی سولہ برس مین صحیح کو انتخاب کر کے جمع کیا نوے ہزار آدمیون نے بلا واسطہ صحیح کو ان سے سنا انکی صحیح مین سوای معلقات و متابعات کے سات ہزار دو سو ستانوے حدیث ہین اور مع التکرار نو ہزار بیاسی حدیث ہین سوای موقوفات و مقطوعات کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین محمد بن احمد مروزی سے انکی صحیح کو اپنی کتاب فرمایا ہی امام غزالی جب مرے صحیح بخاری انکے سینے پر رکھی تھی آس جگہہ سیقدر حال کافی ہی خیال تو کرو حنفیہ کے نزدیک پانسو آیۂ احکام بارہ سو حدیث کے جاننے سے شاید مرتبۂ اجتہاد ملتا ہی پھر جسکو سارا قرآن حفظ ہو چھ لاکھ حدیث نوک زبان پر یاد رکھتا ہو جسکا تقوی و تقدس بھی متفق علیہ است ہو وہ لائق تقلید ہی یا حوان علوم [illegible] ہو خفا ہونے کی جگہہ نہین ہی انصاف کرنے کا محل ہے

مسلم رضی اللہ عنہ

شیخ نے ترجمۂ مشکوۃ مین لکھا ہی کہ یہ ایک علمای اعلام است و حفاظ ملت سے تھے فن حدیث مین مقتدا و پیشوا و مسلم ارباب فن ہین آنھون نے ساری عمر کسی کی غیبت نہ کی آنکو تین لاکھ حدیث یاد تھی جس سے صحیح کو منتخب کیا احمد بن سلمہ نے کہا مسلم نے تالیف صحیح مسلم مین پندرہ سال کی مدت مین بارہ ہزار حدیث کو لکھا قرآن کا حفظ تو خود معلوم ہے

حدیث کا یہ حال ہے جبکو ... دسترہ حدیثین یاد ہون وہ مجتہد ہی جنکو ایک جگہ حنفیہ نے
جمع کرکے مین دکھلایا اوسکا علم زیادہ ہی یا جسکو تین لاکھ حدیث ... اب ... تقلید
کے کون ہی پہلا شخص یا دوسرا آدمی

ابوداؤد رضی اللہ عنہ

انکو وقت تالیف سنن کے پانچ لاکھ حدیث حاضر تھی سنن مین چار ہزار آٹھ سو حدیث انھون
نے لکھی ہین یہ شاگرد ہین امام احمد کے یحیی ساجی نے کہا اصل اسلام کا ایک تو کتاب اللہ ہی
دوسرے ستون اسلام کا سنن ابی داؤد ہی حسن بن محمد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
خواب مین دیکھا فرمایا من اراد ان یستمسک بالسنن فلیقرء سنن ابی داؤد ابن
اعرابی نے کہا اگر ایک شخص کو علم قرآن اور علم اس سنن کا حاصل ہو تو پھر دین مین یہ دونو
اوسکو کافی ہین اسی لیے اس کتاب کے ساتھ تمثیل دی گئی ہی حصول سرمایۂ اجتہاد مین کہ
جسکو اس کتاب کا علم حاصل ہی وہ بالغ رتبۂ اجتہاد ہی پھر جس شخص کو اس کتاب کا علم مع
اوسکی شروح وحواشی وتلخیص منذری وغیرہ کے حاصل ہی وہ تو رتبۂ شرط اجتہاد سے بھی آگے
بڑھ گیا پھر جس کسی نے سارے کتب صحاح ستہ پر عبور کیا ہی شروح امہات ستہ وغیرہ کو
پڑھا سمجھا ہی وہ تو درحقیقت علم مین سب سے زیادہ ہے واللہ یختص برحمتہ من یشاء

سنن ترمذی

اسمین بھی کئی ہزار حدیث جمع ہین اگرچہ تعداد اوکی اسوقت ذہن مین حاضر نہین ہی علماء
حجاز وخراسان وعراق نے اوسکو نہایت پسند کیا اور کہا ہی جسکے گھر مین یہ کتاب ہی ان کے
گھر مین گویا ایک پیغمبر بیٹھا ہوا بات چیت کر رہا ہی اس کتاب مین ایک یہ خوبی ہی کہ مذہب
فقہاء وہر ایک اہل مذہب کے استدلال کو بھی ذکر کیا ہی انواع حدیث کو کہ صحیح ہی یا حسن یا
ضعیف بیان فرمایا ہی آپکے حق مین اہل علم نے کہا ہی ھو کان یضرب بہ المثل ترمذی
شاگرد ہین بخاری کے ایک حدیث کی روایت بخاری نے بھی انسے کی تو انکی ایک حدیث

ثلاثی ہی مسلم وابو داؤد مین کوئی ثلاثی نہین ٭

سنن نسائی

اسمین بھی ہزار ہا حدیث ہین نسائی کی شرط رجال مین مسلم کی شرط سے بھی زیادہ سخت تھی اسکو بعض اہل علم نے بعد صحیحین کے سب کتب سنن پر مقدم رکھا ہی پھر ابو داؤد پھر ترمذی کا ذکر کیا ہے ٭

سنن ابن ماجہ

یہ چھٹی کتاب ہی منجملہ صحاح ستہ کے کثرت احادیث مین الگ بھگ ترمذی کے ہی گنتی کی دو چار حدیثین اسمین منکر ہین سو انکو اہل حدیث نے علحدہ کر کے بتا دیا ہی بعض کے نزدیک اسکے بدل مین موطا امام مالک ہی جامع الاصول و تیسیر الوصول مین وہی ہی کو دیا ہی موطا کا مرتبہ تمام کتب حدیث سے فائق ہی ایکہزار آدمی نے اوسکی سند امام مالک سے لی تحقیق صحاح ستہ گویا خادم ہین موطا کے ان صحاح وسنن کے سوا اور بہت کتب سنت ہین جنکا ذکر مع ترجمہ مؤلفین اتحاف النبلا وغیرہ مین لکھا گیا ہی ترجمہ صحاح ستہ مع ترجمہ اصحاب ستہ حطہ و اتحاف وغیرہما مین نہایت بسط سے قلمبند ہوا ہی انصاف والے کو ان تالیفات و ترجمہ تراجم ائمہ فقہ کو انکے تراجم حافلہ سے ملا دین دیکھین کہ یہ لوگ کسی بات مین اونسے کم تھے یا زیادہ ترجمہ کا حال تو مقابلہ ترجمہ سے معلوم ہو سکتا ہی لکن مشکل یہ ہی کہ ائمہ کی تالیف موجود نہین کہ مقابلہ اوس تالیف کا انکی تالیف سے کیا جاوے مقدار علم کو سمجھا جاوے ہان موطا و مسند احمد موجود ہی سوا اوسکے کتب رای وقیاس کو کسی طرح کا تفوق حاصل نہین ہی ان محدثین کے ہوتے ہوئے اور باوجود میسر آنے کتب صحاح ستہ وغیرہا مسانید و معاجم و سنن وصحاح کے انکا اتباع نکرنا ائمہ فقہ کی رای وقیاس کا سند پکڑ نا آنکھوں پر پردہ ڈال لینا اور تقلید لگانا ہی

مردم اندر حسرت فہم درست   اینکہ میگویم بقدر فہم تست

بھلا اوسکا اجتہاد زیادہ صحیح و درست و مقبول ہوگا جسکو علاوہ قرآن شریف کے لاکھوں

حدیث یاد ہین کوئی فسق و بدعت اوس سے ماثور نہین یا اوسکا اجتہاد دیکھا ہزار پر دو
تین ہزار حدیث بھی یاد نہون وہ کہے کہ ہمارا علم تو یہی ہماری رای ہی دوسرے کیلیے
اوسکی رای ہی پھر دوسرے امامون نے بھی اوسکے حق مین یہی کہا ہو کہ یہ سلطان دانون
کے امام ہین سارے اہل رای فقہ مین انکے عیال ہین مقلدین ناحق اپنا پیٹ مارتے ہین
سلف سے خلف تک سب اہل علم نے غالبا یہی کہا ہی کہ تین امام تو اہل حدیث ہین ایک
امام رای وہ امام اصحاب رای ہین آسمین برا ماننے کی کیا بات ہی جو بات حقیقت
ہو گو وہ بہر حال کہنے سننے مین آویگی حاشا لله کہ مقصود اس ذکر سے تنقیص امام صاحب
ہو بلکہ بغرض حقارت دیکھنے والا اوسکو دونو جہان مین روسیاہ کرے بلکہ مطلب فقط اتنا ہی
کہ اس امت مین بعد خدای پاک کے کوئی شخص واجب الطاعۃ نہین مگر رسول خدا صلی الله
علیہ وآلہ وسلم ہر کسی کی بات لی جاتی ہی ترک کیجاتی ہی مگر آنحضرت صلی الله علیہ وآلہ وسلم کی بات
امامت کسی شخص کی آحاد امت اور افراد اہل امت مین سے جب ہی مسلم ہی کہ وہ پورا متبع
سنت ہو اتباع سنت کی طرف دعوت کرے ورنہ دعوی اوسکا عین کذب ہی امامت اوسکی
غیر صحیح خواہ یہ شخص سلف امت مین سے ہو یا خلف ملت مین سے یہ بات سب کے نزدیک
مسلم ہی کہ متاخر کو متقدم سے زیادہ علم ہوتا ہی جو علما محدثین بعد ائمہ اربعہ کے آئے بیشک
اونکا علم ائمہ سے زیادہ ہی اسلیے کہ ہر امام کو اوتنا ہی علم تھا جو اوس سے ماثور ہی اس متاخر کو
چارون امامونکا علم یکجا ملا تو یہ اون سے علم مین زیادہ ٹھہرا بھلا خیال کرو کہ ابن تیمیہ و ابن
قیم کو کسقدر علم کثیر تھا ساری دنیا کے ملل نحل پر اطلاع تھی شیعہ خوارج فلاسفہ جہلہ صوفیہ
مقلدین مبتدعین متکلمین جاہلین پر کیسا کیسا عمدہ رد کیا ہی اثبات توحید و رفع شرک و بدعت
و قدح قدریہ و جبریہ مین کیسی کیسی کوشش فرمائی ہی فلاسفہ جو بڑے عقلمند عقل کے پتلے
دانشمندی کے بانی مبانی تھے اونکے رد مین اونھین کے قواعد و ضوابط کے بنیاد پر
کیسا کیسا جواب معقول دیا ہی اس سے زیادہ کیا دلیل انکے کمال علم و عقل پر ہوگی انکے بعد

جو آئے اونکا علم ان سے بھی زیادہ تھا اس زمانہ آخر مین شوکانی رح نے تفسیر سنتی لکھی فقہ
سنت اصول فقہ کو اسطرح ہر خس و خاشاک رای و قیاس و ہر گ قیل و قال زید و عمرو سے
پاک کیا کہ ان سے پہلے کسی نے ایسا نکیا تھا یہ کام انسے اسلیے ہوا کہ انکا علم غالباً شامل علوم
جمیع من تقدم تھا اور خدا نے قلب سلیم و عقل قویم و فہم مستقیم علیحدہ عطا فرمایا
اس نعمت کا انکار کرنا کفران نعمت خدا ہی حدیث مین آیا ہی ان لله فی ایام دھرکم
نفحات الا فتعرضوا لہا او کما قال اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی ہر زمانے مین ایک مجدد
دین بھیجتا ہی لوگون کو اوسکی بات ماننا اون نفحات سنیہ روائح سنیۃ کا جو اوسکے ذریعے
راتدن دنیا مین پھیلتے ہین حاصل کرنا ایک بڑی سعادتمندی ہی بلکہ اس حدیث مین یہ حکم
ہی کہ اون نفحات سے تعرض کرو نہی حرمان اوس قوم کا جسنے قدر اس نعمت کی نہ پہچانی
بجای تعرض کے اعتراض کیا اس اعتراض کرنے کو سرمایہ اپنی بدبختی کا ٹھہرایا و اذا اراد اللہ

بقوم سوء فلا مرد له وما له من دونه من وال

بیان دوسرا واسطے شرائط اجتہاد کے

توضیح مین لکھا ہی شرط اجتہاد کی یہ ہی کہ حاوی ہو علم کتاب کو مع اوسکے معانی کے لغۃً و
شرعاً اور اوسکے اقسام کو جانتا ہو حاوی ہو علم سنت کو مع متن و سند کے حاوی ہو وجوہ قیاس کو
تلویح مین لکھا ہی شرط اجتہاد کی یہ ہی کہ تین قسم کے علم کا جامع ہو پہلے کتاب مراد کتاب سے
اوسقدر ہی جو معرفت احکام سے متعلق ہو پس معتبر یہی علم ساتھہ مواقع احکام کے ہی کہ وقت
طلب حکم کے اوس طرف رجوع کر سکتا ہو نہ یہ کہ وہ مواقع حفظ ہون نوک زبان پر دوسرے سنت
ہی اوسقدر کہ متعلق احکام ہی اوسکے متن کو پہچانتا ہو متن نفس حدیث کو کہتے ہین سند کو بھی
پہچانتا ہو تیسرے وجوہ قیاس کو مع شرائط و اقسام کے جانتا ہو اس جگہہ اجماع کا ذکر کرنا بھی
اولی ہی اسلیے کہ معرفت اجماع و مواقع اجماع کے ضرور ہی تا کہ اوسکے اجتہاد مین مخالفت اجماع
کی نہو علم کلام و علم فقہ کا جاننا شرط نہین ہی یہ شرائط حق مین مجتہد مطلق کے ہین جو سب احکام

مین فتوی دیتا ہی جو مجتہد ایک حکم مین ہی نہ دوسرے حکم مین اوسپر جاننا اوسیقدر کا لازم
ہی جو متعلق اوس علم سے ہی نور الانوار مین لکھا ہی شرط اجتہاد کی یہ ہی کہ حاوی ہو سیاتھ
علم کتاب کو لغت و شرع کی راہ سے اور سکے وجوہ جو ہم نے کہے ہین جیسے خاص و عام وامر و نہی
و سائر اقسام اونکو جانتا ہو لیکن علم ساری کتاب کا شرط نہین بلکہ اوسی قدر کا جسکو تعلق ہی
احکام سے اور پیدا احکام اوس سے نکل سکتے ہین اسکا اندازہ پانسو آیت ہین جو شیخ نے تفسیرات
احمدیہ مین تالیف و جمع کیے ہین جاننا ہی وہ علم سنت کو مع اوسکے اقسام کے یعنی اوسیقدر
جس سے تعلق ہی احکام کا یعنی تین ہزار حدیث نہ سارے احادیث تعارض و وجوہ قیاس کا
مع اوسکے طرق و شرائط مذکورہ کے ماتن نے ذکر اجماع کا نہین کیا باقتدار سلف اور نیز
اسلیے کہ فائدہ انتہایت بالاستنباط کا اوس سے متعلق نہین ہی حاجت طرف اجماع کے اسلیے
ہی کہ مسائل اجماعیہ کا علم ہوگا تو اوسمین خود اجتہاد نکریگا بخلاف کتاب و سنت کے کہ ہر مجتہد
کی تاویل علحدہ ہی مشترک و مجمل اور اسکے امثال مین بخلاف قیاس کے کہ وہ عین اجتہاد ہی
اوسی پہ مدار فقہ کا ہی انتہی فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت مین ہی شرط مجتہد کی جبکہ وہ مجتہد
مطلق ہو بعد صحت ایمان کے گو یہ صحت باولۂ اجمالیہ کیون نہو جاننا ہی کتاب کا لیکن نہ ساری
کتاب کا بلکہ اوسی قدر کا جسقدر متعلق ہی احکام سے اسی طرف اشارہ کیا ہی اس قول سے کہ
وہ یعنی علم کتاب بقدر پانصد آیہ کے ہی پھر جاننا ہی سنت کے متن کا لیکن جاننا سارے سنن کا
شرط نہین ہی بلکہ اوسقدر کا جسپر مدار اکثر احکام کا ہی کہا ہی ایسے سنن جنپر مدار احکام کا ہو
بارہ سو حدیث ہین سند بھی جانتا ہو گو بطریق نقل کے ایمہ شان سے کیون نہو مواقع اجماع کو بھی پہچانتا ہو حظ وافر
رکھتا ہو علم اصول سے اسلیے کہ اگرچہ یہ علم یعنی اصول فقہ حادث ہی لیکن مدون ہا لیتمہ ہی ضرور ہی کہ صرف نحو لغت کو بھی
جانتا ہو لیکن اوسقدر جسکے سبب سے قادر ہو معرفت معانی کتاب و سنت پر نہ یہ کہ ان علوم کو مثل اصمعی و خلیل و
سیبویہ کے جانتا ہو مغتنم الحصول مین لکھا ہی کہ شرط اجتہاد مطلق کی بعد ثبات ایمان کے
گو ادلۂ اجمالیہ سے ہو نہ تدقیقات تفصیلیہ سے جسکے لیے صنعت علم کلام بنائی گئی ہی پہچاننا

اوس چیز کا ہی جسکو تعلق ہی احکام سے کتاب و سنت مین مع اوسکے مراتب ظہور و خفا
و سائر احوال کے جسکو دخل ہی استدلال مین اسطرحپر کہ نزدیک طلب حکم کے رجوع کرسکے
اون دونوکی طرف یعنی قرآن و حدیث کی طرف کہا ہی قرآن کی پانسو آیتین کافی ہین اسی طرف
غزالی وغیرہ گئے ہین تقریر مین گویا انھون نے مقاتل بن سلیمان کو دیکھا کہ سب سے پہلے اوسنے
آیات احکام مین تصنیف کی ہی فقط پانسو آیت کا ذکر کیا ہی حالانکہ یہ مدفوع ہی اسطرح پر
کہ مراد آیات ظاہرہ ہین نہ حصر سنت سے پانسو حدیث یا تین ہزار حدیث جانتا ہو امام احمد
نے کہا تین لاکھ حدیث جانتا ہو کسی نے کہا پانچ لاکھ یہ محمول ہی احتیاط و تغلیظ پر فتیا مین
بیان حد کمال پر فقہ مین ما لا بد منہ اوسی قدر ہی جسپر مدار علم ہی معدود بارہ سو حدیث ہین
سارے نصوص کا جاننا ظہر قلب سے یاد رکھنا شرط نہین جسطرح غزالی وغیرہ نے اسپر آگاہ
کیا ہی اگر سارے سنن کا جاننا شرط ہو تو باب اجتہاد مسدود ہو جاوے اسلیے کہ حافظہ
سارے سنن کا متعذر ہی عمر رضی اللہ عنہ وغیرہ صحابہ نے بہت ایسے مسائل مین اجتہاد کیا
جنمین سنت واردہ کو اوس باب مین یاد نرکھتے تھے یہانتک کہ جب وہ سنت اونکے نزدیک
روایت کی گئی تو اوس حدیث کی طرف اونھون نے رجوع کیا سارے کتاب کے جاننے کا بہی
حال ہی کہ اقرب یہ ہی کہ مشترط ہو اسلیے کہ تمیز آیات احکام کا غیر احکام سے موقوف ہی
معرفت جمیع کتاب اللہ پر بالضرورة غیر کی تقلید کا اوسمین مساغ نہین کیونکہ قرائح وافہام
مختلف ہین کبھی ایک شخص پر وجوہ استنباط مفتوح ہوتے ہین جو اوسکے غیر کو میسر نہین یہ
حفظ کا یہ حال ہی کہ قرآن جسقدر مختص باحکام ہی اوسکا حفظ واجب ہی بہت سے اہل علم
سے جنمین ایک شافعی بھی ہین وجوب حفظ قرآن منقول ہی اسلیے کہ حافظ کو ضبط معانی
کا ناظر سے زیادہ ہی تقریر مین اس سے اولویت حفظ تمام قرآن کی معلوم ہوتی ہی تتمہ معرفت
سنت سے ہی ہونا علم کا ساتھ احوال سنت کے تحریر مین اجتہاد کے لیے علم قاطع و نسخ
ہی شرط کیا ہی تاکہ اجتہاد برخلاف قاطع موافق منسوخ کے تقریر مین واقع نہو اسی

صورت مین معرفت مواقع اجماع کے شرط ٹھہریگی تا کہ خرق اجماع نہو اسکے معنی غزالی نے
یون بیان کیے ہین کہ یہ بات جانے کہ اجتہاد اوسکا موافق کسی مذہب کے ہی یا واقعہ تازہ
ہی ہمین ابرار نے خوض نہین کیا ہی حفظ جمیع مواقع اجماع و خلاف کا واجب ہی دستی
یہ پانچ کتابین ہین فقہاء حنفیہ کی جنمین شروط اجتہاد مطلق بیان مذکور کیے ہین انکے
سوا اور بہت کتابون مین اسیطرح یا قریب اسکے ذکر کیا ہی جب ان شرائط کو امام حنفیہ
مین تلاش کیا جاتا ہی تو پوری پوری پائی نہین جاتی نہ انمین نہ انکے شاگردونمین چنانچہ
بیان اس عدم وجدان کا نہ عبارت مل محل گذر گیا فوقیت امام صاحب کا فقہ مین جہال
ہی کہ نور الانوار سے معلوم ہوا کہ قیاس عین اجتہاد ہی اوسی پر مدار فقہ ہی پس امام صاحب
اہل رای ٹھہرے فقہ نام رای کا ہوا تلویح سے ثابت ہوا کہ مجتہد کو جاننا علم کلام و علم فقہ
کا شرط نہین ہی پس غیر فقیہ جو عالم کتاب و سنت ہی وہ بھی انکے نزدیک مجتہد ہوتا
شرح مسلم سے معلوم ہوا کہ پانسو آیت بارہ سو حدیث کا جاننا مجتہد کو کافی ہی سو اسقدر علم
احادیث کا امام صاحب کو ہونا کسی کتاب حنفیہ سے صراحۃً پایا نہین جاتا اسی شرح مین ضرور
ہونا مجتہد کا علم اصول سے بھی لکھا ہی سو یہ شرط تو گویا بالکل امام صاحب مین مفقود تھی
اسلیے کہ اول مدون اس علم کے امام شافعی ہین وہ اوس دن پیدا ہوے جسدن امام صاحب
کا انتقال ہوا اونکے وقت مین یہ علم مدون نہ تھا مستصفی مین امام احمد سے تین لاکھ یا پانچ لاکھ
حدیث کا جاننا واسطے مجتہد کے نقل کیا ہی اس شرط کی بابت ہم حلف کرتے ہین کہ امام صاحب
مین یہ شرط موجود نتھی امام احمد و اصحاب صحاح ستہ مین یہ شرط علی وجہ الکمال حاصل تھی اگر
حافظ ہونا امام صاحب کا سارے قرآن کو ثابت ہو تو وجود ایک شرط سے کوئی مجتہد نہین ہوتا
ہر شہر مین سیکڑون حافظ قرآن موجود ہین وہ سب مجتہد مطلق ٹھہرینگے حالانکہ اجتہاد نزدیک
حنفیہ کے بعد از ائمہ اربعہ ختم ہو چکا ہی ہزارون بچون بیبیون جولاہون کو قرآن شریف
تمام قلب سے یاد ہوتا ہی اگر قرآن کے ساتھ جاننا اوسکے اقسام کا معتبر ہی تو ان اقسام پر

اوس تفصیل سے جو کتب اصول فقہ حنفیہ مین لکھی گئی ہی ہرگز امام صاحب کو اطلاع نہ تھی اگر
تھی تو اوسکو بسند متصل ثابت کرو اسی طرح حفظ جمیع مواقع اجماع و خلاف کا بھی اوسکے
حق مین ثابت نہین ہوتا امام شافعی نے فرمایا ہی محمد بن حسن نے مجھسے کہا کون زیادہ اعلم ہی
یعنی بڑا عالم ہمارے صاحب یا تمہارے صاحب یعنی ابو حنیفہ کو زیادہ علم ہی یا امام مالک کو
مینے کہا انصاف سے گفتگو کروگے کہا ہان مین نے کہا تمکو قسم ہی خدا کی تم مین کہو کہ کون اعلم ہی
ساتھ قرآن کے تمہارے صاحب یا ہمارے صاحب امام محمدؒ نے کہا اللھم صاحبکم مینے کہا تمہین قسم ہی خدا کی
کون زیادہ عالم ہی ساتھ سنت کے تمہارے صاحب یا ہمارے صاحب کہا اللھم صاحبکم
مینے کہا قسم ہی تمہین اللہ کی کون اعلم ہی ساتھ اقاویل متقدمین صحابہ کے تمہارے صاحب
یا ہمارے صاحب امام محمد نے کہا اللھم صاحبکم پھر امام شافعی نے کہا اب کچھہ باقی نہ رہا سو
قیاس کے سو قیاس نہین ہوتا مگر ایک چیز پر ان تین چیزون سے پھر کس چیز پر تم قیاس کروگے
انتہی یہ حکایت چند کتب تاریخ و طبقات مین اسی طرح لکھی ہے اس سے صاف ظاہر ہی کہ امام
مالک امام صاحب سے علم قرآن و اخبار و آثار مین زیادہ تھے اسمین بھی شک نہین کہ علم امام
شافعی کا امام مالک سے علم امام احمد کا امام شافعی سے زیادہ تھا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قلت
علم امام صاحب کی ساتھہ کتاب و سنت و اقوال صحابہ کی خود امام صاحب کے وقت مین بھی
اونکے تلامذہ وغیرہم کو ثابت تھی اسلیے امام شافعی نے علم اونکا قیاس مین منحصر کیا یہ کہا لوگ
عیال ہین ابی حنیفہ پر فقہ یعنی رای و قیاس مین گویا قیاس و رای مین وہ سب کے مربی تھے
سو قیاس کی حقیقت اوسکا مرتبہ نسبت بعلم کتاب و سنت معلوم ہو چکا معہذا اجدل مقلدین
کا ساتھہ اہل سنت و اصحاب قرآن کے جنکو سارا قرآن نوک زبان پر تھا لاکھون یا ہزارون
یا سیکڑون حدیث اونکو از بر تھین خصوصا متاخرین محدثین جو علم لغت و ادب و اصول فقہ
مین فرد زمانہ تھے عجب انصاف ہی ہم قسم کھا کر کہہ سکتے ہین کہ علم شیخ الاسلام ابن تیمیہ
حرانی حافظ ابن القیم جوزیہ حافظ ابن عبد الہادی مقدسی علم مجتہدین قطر مین کا امام صاحب

بلکہ باقی فقہاء مجتہدین سے ہزار مرتبہ زیادہ تھا پھر اونکے اجتہاد کو ماننا انکی روایت کا
قبول کرنا کیا دادوسدا ہی تاج مکلل مین جن مجتہدین کا ذکر ہی اون سبکو علم مذکورین
سے بہت زیادہ تھا تقوی وطہارت مین بھی کچھ کم نتھے بلکہ بعض بکثرت عبادت یا بکثرت علم کہ
شہرت وتفضل ہی یہ بات بھی احادیث سے ثابت ہو چکی ہی امام صاحب ہون یا اور کوئی
صاحب اونکے زہد وعبادت وکثرت نماز وروزے کو کچھ دخل وجوب اطاعت ولزوم
تقلید مین نہین ہی ہان تو عبادت موجب مزید قوت اجتہاد ہوتی ہی اجتہاد کے لیے باتفاق
فقہا حنفیہ وغیرہ وجود شرائط اجتہاد کا ضرور ہی نہ عبادت وزہد پھر جس شخص مین یہ شرائط
پایہ ہون گے تحقیق ہو کہ وہ عالم زیادہ لائق قبول واقتدا کے ہوگا یا وہ شخص جسمین یہ شرائط
موجود نہون یا ہون مگر ساتھہ نقصان کے اسکا جواب تو گذر چکا کہ تابعیت وتبع تابعیت کو بھی
کچھہ دخل وجوب تقلید مین نہین تھا اگر ہی تو تابعین وتبع تابعین مین صدہا مجتہدین گذرے
مین اونھون نے کیا قصور کیا ہی کہ اونکی تقلید منظور خاطر عاطر مقلدین نہین ہی صرف ایک
تابعی یا تبع تابعی کی تقلید پر قصر ٹھیری ہی جو لوگ نافی تقلید شوم مثبت اتباع مرحوم ہین وہ کچھہ انکا ہی
تنہا امام صاحب ہی کے تقلید کا نہین کرتے ہین بلکہ سارے جہان کے علماء وفقہاء کی تقلید کو
شرک فی الرسالۃ حرام فی الدین جانتے ہین جبکہ یہ تقلید اونکو اتباع قرآن وحدیث سے دور ڈالے
باطل کو حق سمجھاوے جو قول کسی مجتہد مطلق یا مجتہد فی المذہب یا مجتہد فی المسئلہ یا کسی عالم
امت کا موافق کتاب وسنت ہی وہ سب کے نزدیک مقبول ہی اسی وجہ سے جماعۂ متبعین
بھی اپنی کتابون مین علماء امت ومجتہدین ملت سے نقل کرتی ہین خواہ وہ قول امام اعظم رضی اللہ
عنہ کا ہو یا کسی اور امام یا عالم کا اہل سنت کو کسی عالم سے کچھہ خصومت نہین ہی نہ کسی سے
ایسا اعتقاد ہی کہ اوسکی بات کو خدا ورسول کی بات پر غالب ومقدم کیا جاوے جو کوئی اگلا
پچھلا موافق کتاب وسنت ہی اوس سے انکو دلی محبت ہی یعنی خدا کے واسطے جو کوئی مخالف
خدا ورسول ہی اوس سے اونکو دلی ناخوشی ہی یعنی اللہ کے لیے الحب للہ والبغض للہ آمنہ

اربعہ مین ہمکو کسی ایک امام سے بھی کچھ بغض نہین سبکی خدمت مین نیاز دلی حاصل ہی ہان
اتنی بات ہی کہ ہم اونکو معصوم نہین جانتے المجتہد یخطی و یصیب کے قائل ہین اس جملے کو
حنفیہ نے بھی اپنے اصول مین لکھا اور قبول کیا ہی لکن افسوس یہ ہی کہ انکے ای بعض لوگون مکالا
بعض لوگ ایسے ہوتے ہین تو کہتے ہین کہ مجتہد سے خطا ہوتی ہی لکن جب کوئی اوس خطا کو انھین بتاتا
تو نہین مانتے تو جب کوئی بات اونکی خطا نہ ٹھہری بلکہ اونکی خطا کو حق سمجھا تو ضرور یہی کہ جو قول
مقابل اس صواب کے ہوگا آیت قرآن ہو یا حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یہی خطا
ہوا یہ لزوم ایسا ہی جس سے اگر آسمان پھٹ پڑے زمین دھس جاوے تو کچھ عجب نہین اگلے
حنفی تو کچھ لحاظ بھی رکھتے تھے گو اپنی تائید کے لیے روایات کشی کرتے تھے آج کل کے مقلدون
نے یہ طریقہ اختیار کیا ہی کہ گالی گلوج کرتے ہین اسیکو اسلام سمجھا ہی جدل کرتے ہین اسیکو عین ایمان
ٹھہرایا ہی اوس پر طرہ یہ ہی کہ اب جماعۂ موحدین متبعین پر مسائل کا افترا بھی ہونے لگا جسکی خبر
اونکے فرشتون کو بھی نہین الحمد للہ الذی جعلنا محسودین ولم یجعلنا حاسدین
ہر ہیچ کتاب مذکور سے یہ بھی سمجھ مین آتا ہی کہ سب شرائط اجتہاد کے یہی ٹھہرے جو ذکر کیے
گئے ہین تو اجتہاد کچھ بڑی مشکل بات نہوئی اسلیے کہ اسقدر علم دین کا بعد ائمہ اربعہ کے بہت
علماء امت فضلاء ملت کو حاصل تھا اسکی تصدیق کے لیے کتب طبقات اہل علم کافی ہین فقط
اون طبقات کے جو علماء اہل سنت نے لکھے ہین معہذا دعوی ختم اجتہاد کا کرنا محض تہافت ہی
حنفیہ کے نزدیک مدت سے اجتہاد مطلق اونکے مذہب مین پایا نہین گیا اس سے صاف
بے علمی مولویان وملایان اس مذہب کے ثابت ہی سچ بھی یہی ہی کیونکہ یہ سب مدعی تقلید
امام کے ہین مقلد سرے سے داخل زمرۂ علما نہین جب عالم نہ ٹھہرے تو پھر مجتہد کسطرح ہونگے
بخلاف مذاہب ائمۂ ثلثہ کے کہ اونکے یہان ہمیشہ مجتہد مستقل ہوتے رہے مالکیہ مین بھی بڑے
بڑے مجتہد تھے جیسے ابن عبد البر ابن خلدون ابن العربی وغیرہم شافعیہ مین بھی صدہا مجتہد ہوے
حنابلہ مین بھی مجتہد ہوئے جنکا ذکر نام بنام کتاب بدر طالع وغیرہ مین لکھا ہی حنفیہ مین کوئی

مجتہد مطلق نہوا ہمت قدم بڑہایا تو مجتہد منتسب یا مجتہد فی المذہب ہوئے وہ بھی متقی
پھر اوس کثرت سے جو دوسرے مذاہب مین پائی گئی اتصاف طاعت سے بڑا ہوا آگے
کا جب کسی کو نصیب ہوا اعدلوا ہو اقرب للتقوی ان اللہ یامر کم بالعدل اہم ایک
افترا اہل حدیث پر یہ بھی کیا گیا ہی کہ یہ لوگ امام صاحب کی تقلید تو نہین کرتے مگر شیخ الاسلام
ابن تیمیہ یا ابن القیم یا شوکانی یا انکے امثال کے قول کو وحی آسمانی سمجھتے ہین اسکا جواب
بجز لعنۃ اللہ علی الکاذبین والظالمین اور کیا ہو سکتا ہی کوئی کہتا ہی یہ گروہ الائمہ
مقلد ہی محمد بن عبد الوہاب نجدی کا یہ بھی محض بہتان ہی جواب ہابیت کا ترجمان وہابیہ مین مفصل لکھا گیا
شوکانی ہون یا اور کوئی سب کے ساتھ اہل اتباع کا معاملہ خذ ما صفا ودع ما کدر کا ہی ان
لوگون کے ذریعہ سے سنن نبویہ پر اطلاع حاصل ہوئی وجوہ دفع تعارض اسباب جرح و تعدیل
طرق جمع بین الروایات سبل توفیق و تطبیق معلوم ہوئی یہ کچھہ اونکی تقلید نہین ہی نہ اوسکے
قول کی اطاعت ہی اسلیے کہ علم حدیث کے لیے جاننا احوال سند اقسام متن کا ضرور ہے
وہ بدون معلوم کرنے ائمہ اس علم کے کسیکو حاصل نہین ہو سکتا اسکو خود شرح مسلم الثبوت
مین معتبر لکہا ہی عبارت اوسکی یہ ہی والسنۃ متناقیل التی یدور علیہا العلم الف و
ما ثنان وسند اولی بالنقل عن ائمۃ ھذا الشان انتہی یہ لوگ جنمین شوکانی وغیرہ اہل علم
شامل ہین ائمہ اس شان کے تھے انسے اوس نقل کو نقل کیا تو کیا برائی ہوئی کس طرح اونکی تقلید
لازم آئی ع سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست ہان جس جگہہ ان صاحبون نے اپنے اجتہاد
سے کوئی بات کہی ہو تو اوس جگہہ وہی قاعدہ مقرر ہے کہ اگر اجتہاد موافق دلیل
صحیح سے ہے تو اوسکا قبول کرنا عین اتباع دلیل ہی اگر خلاف اوسکے ہی
تو غیر مقبول ہی اسمین سب چہوٹے بڑے برابر ہین ابن تیمیہ ہون یا اور کوئی ابن تیمیہ قائل
ہین فنا نار کے اسی طرح ابن القیم پھر بعض صحابہ و تابعین کا بھی یہی مسلک تھا مگر یہ قول اونکا
خلاف ظاہر و نص کتاب و سنت معلوم ہوتا ہی اسلیے ہم اوسکے قائل نہین شوکانی نے

مسئلہ سفر للزیارۃ مین سکوت کیا وہ بھی سفر خاص مدینے کے باب مین نہ عموماً ہمارے نزدیک
کوئی دلیل صحیح واسطے وجوب اس سفر خاص کے حسب دعوی اہل بدعت موجود نہین ہے
اسی طرح بہت جگہہ خلاف انکا انکے معاصرین وغیرہ کا کیا گیا ہی مگر جبکی ہیبی کی پھوٹ جاویں
تو اوسکا کیا علاج وعلی ابصارہم غشاوۃ ہم سو سو طرح تحاشی کرتے ہین تقلید حنابلہ نجدیہ
یمنیہ سے لکن مخالفین کو یقین نہین آتا وفی اذانھم وقرا مسلمان کی یہ شان نہین کہ جھوٹ
بولے خصوصاً دین مین پھر ہمکو کس کا ڈر پڑا ہی کہ ہم تقیہ کرین شوکانی وغیرہ کے مقلد بنکر براہ
دروغ انکی تقلید سے انکار کرین ہملوا اگر تقلید کرنا لازم ہو تو بے شبہہ ہمارے نزدیک تقلید شوکانی
ابن تیمیہ انکے امثال کی بہتر ہی تقلید ائمۂ فقہا سے اسلیے کہ انکو اعلی درجے کا علم قرآن
سنت مین تھا یہ ماہر تھے غالب ملل ونحل سے ہم اگر تقلید شوکانی وحرانی کرتے تو نہ ادب کہتے
کہ ہان ہم اونکے مقلد ہین جسطرح حنفیہ کو دعوی تقلید امام صاحب کا ہی سواسی طرح کی یہ
ہماری تقلید بھی ہوتی لکن جبکہ ہم ابن تیمیہ وشوکانی کو فقط بڑا عالم مجتہد جانتے ہین نبی معصوم
مانتے ہین تو کسطرح اونکی رای کو واجب الطاعۃ کہین گے ہم اونکی تقلید کیون کرنے لگے کیا
ہمارے پاس قرآن شریعت نہین ہی قرآن کی تفسیرین نہین ہین یا دنیا مین صحیح بخاری صحیح مسلم
وسنن اربعہ وغیرہ موجود نہین ہین فتح الباری نووی وغیرہ شروح میسر نہین ہین یا تاج العروس
صحاح جوہری قاموس مصباح وغیرہ کتب لغت کہین کھوگئے ہین جو انکو چھوڑکر تیری میری بات پر
چلین ہر روایت کا قبول کرنا تقلید نہین شوکانی وابن تیمیہ پر کیا فتح وشکست ہی ہم سب محدثین
ثقات کی روایت کو قبول کرتے ہین ہمارے پاس ہمارے آلات اجتہاد علی وجہ الکمال
حاضر ہین مگر کیا کرین ہمکو مزاولت کتاب وسنت نے نئے نئے اجتہاد وتجدید سے بے نیاز
کر رکھا ہی وللہ الحمد ایسا اجتہاد ایسی تجدید جس سے کتاب وسنت رد ہو رای وقیاس معتبر
ٹھہرے اوسی قوم کو مبارک ہو جس قوم نے اپنے جہل قدیم وعتیق کا اعتراف واقرار کرکے
خصم اجتہاد وطاقت کا اپنے مذہب مین دعوی کیا ہی معہذا ہمپر تقلید شخصی کی تہمت لگانا محض کمد

مقلدین کا جی اغوای عوام کے لیے درنہ یہان بمقابلہ ادلہ کتاب وسنت سب کے لیے کلام
کا بھاؤ ہی سبحان اللہ یہ کیا افترا و بہتان تو مقلد کرین سو سو طرح کے جھوٹے طوفان باندھیں

مگر بدنام کرنے کے لیے اولٹا الزام اہل اتباع کو دیجیے

سبو بر دباد گران مست و تہمت بر ما کنند دردر فرنگ این ظلم و این بیداد حاشا کہ گذرد

ہوا اجتہاد حدیث سے ثابت بھی ہو تو اوسکا محل بعد قرآن و حدیث کے ہی جنھون نے پہلے
یا پیچھے اجتہاد کیا تھا اسلیے کیا کہ اوس مسئلے مین اونکو کوئی آیت یا حدیث صحیح نہو پھر
کسی کو اونمین سے اوسوقت یا دوسرے وقت دلیل پر اطلاع ہوئی حجت مل گئی تو فی الفور
رجوع کیا سلف مجتہدین کا یہی طریقہ تھا جب سے احادیث مدون ہوگئے ہین ہر طرحکی جانچ
پڑتال جہان بین ہوچکی ہی چندان حاجت اجتہاد کی باقی نہین رہی ہی اگر رہی بھی ہو تو شاذ
فاذ مسائل مین جنکا وقوع بھی نادر و کمیاب ہی اب کیا ضرورت ہی جو ہر شوریدہ سر دعوی اجتہاد
کرے خصوصاً کوئی ایسا جاہل غبی جو تعصب و بغض و حسد و بطر حق و جہل و بدعت کا پتلا ہو نہ
آداب مناظرہ سے واقف نہ سلیقہ استدلال سے آگاہ نہ قائل جواب باصواب نہ قابل دلیل
سنت و کتاب جدال اوسکا پیشہ ہو سب و شتم اوسکا اندیشہ سچ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے نگمراہ ہوئے کوئی قوم بعد ہدایت کے جسپر وہ تھے مگر دی گئی جدال پھر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیۂ شریفہ پڑھی ما ضربوہ لک الا جدلا بل ہم قوم خصمون اس
حدیث کو احمد و ترمذی و ابن ماجہ نے ابی امامہ سے مرفوعاً روایت کیا ہی دیکھو یہ حدیث کسقدر
موافق حال اہل رای و قیاس و اصحاب ہوا ہی گویا حضرت کا معجزہ ہی رہی یہ بات کہ تقلید
امام صاحب کی اسلیے ہی کہ وہ مجتہد عدل تھے تو جواب اسکا یہ ہی کہ انکے سوا جتنے مجتہد ہوئے
ہین وہ سب بھی متصف بعدالت تھے اونمین بھی کوئی متہم بفسق نہ تھا امام صاحب مین حصر
عدالت کی کیا دلیل ہی خصوصاً جبکہ نزدیک حنفیہ کے اجتہاد کے لیے عدالت شرط بھی نہو گو
اشتراط اوسکا نزدیک بعض حنفیہ کے جیسے صاحب مغتنم الحصول بعید نہین ہی فواتح الرحموت

ہوسکتے ہے مگر اسکے یار ملاقات ثابت کرتے ہین انکے مسندات کو جمع کیا ہی ادھ تین
پچاس حدیثین ہین جنکی روایت صحابہ سے بتلاتے ہین یعنی مگر ثابت نہین بستان المحدثین مین
لکھا ہی مسند امام اعظم کو محمد خوارزمی نے جمع کیا ہے مین اوسکو رواج نہ پایا یہ مسند درحقیقت
اونکا نہین ہی یہی حال مسند شافعی کا ہی کہ کتاب الام و مبسوط مین جو احادیث مرفوعہ مرویہ
شافعی ہین اونکو محمد اصم نے ربیع بن سلیمان سے سنکر جمع کیا ہی البتہ مسند امام احمد تالیف امام احمد ہی حافظ
ابن کثیر نے باعث حثیث مین لکھا ہی التابعي من صحب الصحابي وفي كلام الحاكم ما
يقتضي اطلاق التابعي على من لقي الصحابي وروى عنه وان لم يصحبه قلت
لم يكتفوا بمجرد رؤية الصحابي كما اكتفوا في اطلاق اسم الصحابي على من راٰه صلى الله عليه وسلم
والفرق عظمة منزلة ورتبته طیبی نے خلاصہ مین کہا ہی التابعي هو كل مسلم صحب
صحابيا فقط ولبث يسيرا هو من لقي الصحابي مع الوفاة انتہی اصول حدیث سے
ترجیح اسی قول کی معلوم ہوتی ہی کہ تابعی وہی ہی جسنے صحبت صحابی کی پائی مجرد رویت
صحابی کے واسطے تابعیت کی کافی نہین یہ رتبہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا ہی کہ اون کا
دیکھنا ہمراہ اسلام کے دیکھنے والے کو صحابی بنا دیتا ہی صحابہ اس خصوصیت مین شریک نہین
ہوسکتے ورنہ تابع کے دیکھنے سے بھی ہر کوئی تبع تابع بن سکتا ہی انصاف مین لکھا ہی مجتہد
مطلق وہ ہی جو احکام متعلقہ قرآن وحدیث کو زبان عرب کو اقوال صحابہ ومن بعدہم کو قیاس کو
جانتا ہو اجماع اختلاف کو پہچانتا ہو پھر مجتہد دو طرح کے ہوتے ہین ایک مستقل جو سائر مجتہدین
سے تین امر مین ممتاز ہو کما ترى ذالك في الشافعي ظاهرا ایک یہ کہ اصول و قواعد میں
متصرف ہو جس سے فقہ نکل سکے دوسرے جامع احادیث و آثار ہو بعض کو بعض پر ترجیح
دے سکے دو تمائی علم شافعی کا اسی طرح پر ہی تیسرے تفریع کرسکتا ہو جہان سلف نے
جواب نہین دیا چوتھی خصلت یہ ہی کہ آسمان سے اوسکی قبولیت اوترے مفسرین محدثین
اصولیین اوسکے علم کو قبول کرین دوسرے مجتہد منتسب یہ وہ مقتدی ہی جس مین

پہلی خصلت مسلم ہو جو بجای دوسری خصلت سکے ہوسکی تیسرے مجتہد فی المذہب
جسمین پہلی دوسری خصلت تسلیم کی گئی ہو منہاج تقاریج پر جاری ہوا تھی آج کل نوبت جہل کی
یہانتک پہونچی ہی کہ جو کوئی کتب طبقات وتاریخ وغیرہ سے کلام اہل علم کو دربارۂ امام
اعظم نقل کرتا ہی قلت روایت حدیث یا عدم تابعیت کا ذکر زبان پر لاتا ہی وسکو تخفیف
امام خیال کرتے ہین یہ نیا استخفاف دیکھا سنا گیا جرح وتعدیل کا گویا دروازہ بند ہوا شیخ
جیلی نے غنیہ مین حنفیہ کو مرجئہ لکھا ہی منسوب طرف ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے کیا ہی اسپر بعض
نے کہا کہ یہ کتاب ہی اونکی نہین ہی اگر آج یہ فقرہ اوس کتاب مین نہوتا کوئی انکار نکرتا یہ
انکار جب مفید ہو کہ سب نے یہی کہا ہو فقہ اکبر کا انکار بھی بعض نے کیا ہی مگر ملا علی قاری نے اوسکو
امام صاحب کی تالیف سمجھکر شرح لکھی آچھا مانا یہ کتاب شیخ جیلی رح کی نہین ہی تو پھر اسکی کیا
دلیل کہ اوسمین اثبات جہت فوق ہی اشعریہ کو معتزلہ کہا ہی کچھ بھی مین شیخ جیلی حنبلی
المذہب تھے سارے حنابلہ اثبات علو وفوق کرتے ہین ابو الحسن اشعری شاگرد جبائی
معتزلی تھے بعض عقائد مین اشعریہ مطابق معتزلہ ہون تو کیا قباحت لازم آتی ہی کشف الظنون
مین غنیہ کو تالیف شیخ جیلی کہا ہی وفات ۵۶۱ھ مین بتائی ہی پھر تفہیمات ۲۷ مین محدث دہلوی
نے جواب ارجاء توجیہ مناسب دیا ہی مگر انکار کتاب کا نہین کیا اسی طرح قرۃ العینین مین
غنیہ کو تالیف شیخ جیلی کہا ہی ازالۃ الخفا مین غنیہ سے کئی جگہ نقل کیا ہی عنوان تفہیم مذکور
یہ ہی اما بعد فقد سألني عن قول امام الطریقه قطب الحقیقه الشیخ عبد القادر
الجیلی عند ذکر الفرق الغیر الناجیة فی الغنیة حیث قسم المرجئة الی اثنی عشر
فرقة منهم الحنفیة ثم قال بعد التفصیل واما الحنفیة فهم اصحاب ابی حنیفه النعمان
بن ثابت الی قوله قلت الارجاء ارجاءان الخ طبقات ابن رجب مین ہی وللشیخ عبد القادر
رحمه الله کلام حسن فی التوحید والصفات والقدر وفی علوم المعرفة موافق للسنة
وله کتاب الغنیة لطالبی طریق الحق عز وجل وهو معروف وله کتاب فتوح الغیب

الی قوله وکان متمسکا فی مسائل الصفات والقدر ونحوهما بالسنة مبالغا فی الرد
علی من خالفها قال فی کتابه الغنیة المشهور وهو بجهة العلو مستو علی العرش محتو
علی الملک محیط علمه بالاشیاء الخ انتهی اب جب سلف ائمہ اسلام بین انکا زمانہ شیخ
جیلی سے کچھ زیادہ دور تھا ملا علی قاری حنفی نے بھی شرح فقہ اکبر مین اس کتاب کو انہین کی
کتاب لکھا ہی اگرچہ حنفیہ کے مرجیہ ہونے پر انکار کیا ہی علاوہ اسکے شیخ جیلی اس قول مین منفرد
بھی نہین انسے پہلے ائمہ اہل حدیث نے بھی ابو حنیفہ کو مرجی کہا ہی دراسات اللبیب مین امام
بخاری سے نقل کیا ہی کان مرجئا سکتوا عن رأیه وحدیثه انتہی امام بخاری شیخ جیلی
سے بہت پہلے تھے شاگرد امام ... نے بھی امام صاحب کو مرجی لکھا ہی پھر اگر شیخ
جیلی نے بھی حنفیہ کو مرجیہ لکھا تو کیا گناہ ہوا کیون انکار انکی کتاب کا اتنی بات پر کیا جاتا ہی کوئی
نئی بات تو نہین لکھی ہی پرانی حکایت مشہور کو نقل کیا ہی پھر صاحب دراسات نے ایسے معنی
ارجاء کے بیان کیے ہین جس سے کوئی عیب امام صاحب پر نہ آوے یہ خود ایک حنفی فاضل تھے
انھون نے کتاب کا انکار نہین کیا فقط بات بنائی بلکہ نسائی سے یہ قول بھی نقل کیا ہی ابو حنیفہ
لیس بالقوی فی الحدیث انتہی پھر کہا یہ دوسری مرتبہ کی تجریح ہی پھر اوسپر قول بخاری لکھا
کہ وہ مرجی تھے پھر کہا کہ یہ کوئی فسق یا ضلالت قادحہ نہین ہی نہ سوء حفظ و قلت ضبط ہے
بلکہ ایک علم و رائی ہی جسکو عالم عقائد مین اختیار کرتا ہی اسکو بخاری نے بدعت گمان کیا خلاف
طریقۂ اہل سنت و جماعت کے مگر یہ نہین تصریح کی کہ وہ مبتدع ہین بلکہ جب امام نے معتزلہ کو
... برہان مقهور کیا یہ کہا کہ عصاۃ مومنین مرجی امر اللہ ہین خدا خواہ انکو عذاب دے یا
توبہ قبول کرے اور معاصی ہمراہ ایمان مضرت نہین کرتے تو اوسوقت سب پکار اوٹھے
کہ یہ مرجی ہین اسلیے کہ قول امام و قول مرجیہ مین کچھ فرق نہ تھا پھر کہا کہ ابو الحسن اشعری نے
ابو حنیفہ اور انکے اصحاب کو مرجیۂ اہل سنت مین گنا ہی علی ما قال الاعلامی انتہی پھر تو اقول
غوث اعظم کا غنیہ مین بحق حنفیہ ہی نہ بحق ابی حنیفہ مگر کتاب کا انکار نہ کیا حالانکہ یہ جو غوث اعظم

نے فرمایا تھا جسطرح نفحات الانس میں منقول ہی کہ زمین کے پردے پر مذہب ابی حنیفہ
مین ایک شخص بھی ولی نہوا اسکی تاویل بیان کی پھر جزری سے نقل کیا کہ بعضے کہتے ہین امام صاحب
قائل قول خلق قرآن تھے کسی نے کہا قدری تھے کسی نے کہا مرجیہ تھے ظاہر یہ ہی کہ وہ
ان سب باتون سے پاک تھے اسلیے کہ ابو جعفر طحاوی نے کتاب موسوم بعقیدۃ ابی حنیفہ
مین جو عقائد اونکے لکھے ہین وہ مطابق اہل سنت وجماعت کے ہین اوسمین کوئی بات
ایسی نہین ہی جو اونکی طرف منسوب کی گئی ہی واصحابہ اخبر بحالہ وقولہ من غیرہم
انتہی حاصل کلام الجزری فی المجلد العاشر من جامع الاصول فی فصل النون
ہمکو بھی یہی خیال ہی کہ امام صاحب ہرگز ایسے نہون گے لکن اسمین بھی کچھہ شک نہین کہ اصل
مذہب اہل سنت کا اتباع کتاب وحدیث ہی نہ رای اہل ملت وقیاس علماء امت طحاوی کو
دیکھو کیسے بڑے عالم حنفی تھے متمسک مرفوع وموقوف مذہب حنفیہ کا استخراج کیا کرتے
لکن جہان قول امام کا مخالف حدیث ہوتا ہی وہان صاف براہ انصاف کہتے ہین فبطل
قول ابی حنیفۃ محمد معین حنفی نے کہا ومن یری قولا من اقوال احد کائنا من کان باطلا
یری العمل بہ حراما پھر کہا حنفیہ بھی بعض مواضع مین مقر ہین کہ یہ حدیث اونکو نہین پہونچی
شعرانی نے کہا ان عذر ابی حنیفۃ فی کثرۃ القیاس عدم بلوغ الاحادیث الصحیحۃ
الیہ فی زمنہ واقع مین یہ عذر صحیح معلوم ہوتا ہی اسلیے کہ اونکے وقت مین تدوین سنن
کما حقہ نہین ہوئی تھی انکو جانے دو خلفاء راشدین وغیرہ کو بھی بعض احادیث نہین پہونچی تھے
یہ حال قدرے جلب المنفعۃ مین لکھا گیا ہی مگر ابتو یہ سب احادیث حنفیہ کو پہونچ گئے ہین
گو امام صاحب کو نہ پہونچے ہون اب کیا عذر باقی ہی یہ قول یاروں کا کہ امام کے پاس
ہر مسئلے کی دلیل ہر معارضہ کا جواب تھا گو ہم اوسکو نجانین ہمکو اعتقاد اونکے جواب اجمالی کا
کافی ہی بقول صاحب دراسات سفسطہ محض جہالت شنیعہ ہی اذ یتیسر منہ کل متاخر
فی مذہب کل امام والا لما وسع منہم القول بان الحدیث حجۃ علیہ وان قولہ

في معارضة الحديث باطل وان الحديث لم يبلغه فان الجواب المذكور انما
لو لم يكن من نرعم صبي حول مهملا لم يقل مع وجود نسبه بطلان القول الا
اما مهم والحكم بكونه محتجا بمنع الم يبلغه الحديث فيه ولم يحل ايضا خلاف
علماء المذهب بامامهم وفتوى المتاخرين بخلاف قوله في مواضع لا يحصى الحد
يهولة الى قوله وقد قال بعض الكبراء ان الخلاف في اتباع ابي حنيفة معه اكثر من
خلاف الشافعي له انتهى ما سابقا کسی ۔ ان صحیح الاعتقاد کو کسی طرح کا بغض یا حسد
یا انکار یا استحقار حق مین امام صاحب کے منظور ہو مگر یہ بھی نہیں ہو سکتا ہی کہ دیدہ و دانستہ
حق پوشی کیجاوے یہ نہ ان کا بندہ بنا جاوے ہم خدا کے بندے رسول کی امت مین لیس الا
ف جب امامون کے مذہب نکلے تو مقلدون نے اپنے اپنے امامون کے مناقب پر
اتنی بنا مین یہ بھی ہوا کہ بعض شافع نے امام حنفیہ کی تعریف لکھی بعض حنفیہ نے توصیف
شافعی لکھی اسکے سوا ایک یہ بات بھی ہوئی کہ انھون نے بعض احادیث فضائل کو مصداق
اپنے امام کا ٹھہرایا اسکا کچھ مضائقہ نہیں ہی لکن کوئی مصداق تو البتہ کسی قدر کسی امام پر
چپکتا ہی جسطرح سفیان بن عیینہ نے کہا کہ مراد اس حدیث سے یوشک ان یضرب
الناس آکباد الابل یطلبون العلم فلا یجدون احدا اعلم من عالم المدینۃ رواہ
الترمذی عن ابی ھریرۃ امام مالک ہین یہی بات عبد الرزاق نے بھی کہی ہی پھر عبد العزیز
بن عبد اللہ عمری زاہد کو بھی مصداق اسکا بتایا ہی مگر امام مالک اسکے زیادہ تر مصداق
ہو سکتے ہین اسلیے کہ طالب علم انکے پاس دور دور سے آئے انکا علم دور دور تک پہونچا
انکی کتاب حدیث ابتک اسلام مین باقی ہی زاہد عمری کا یہ حال نہیں تھا معہذا ہم عصر اسکا
امام مالک ہین نہیں کر سکتے امام الحرمین نے حدیث الائمۃ من قریش حدیث تقدموا قریشا
سے استدلال ترجیح مذہب شافعی پر کیا ہی مگر یہ صحیح نہیں اسلیے کہ مورد ان دونو حدیثون کا خلافت
ملک ہی نہ امامت مذہب اسی طرح حنفیہ نے کہا حدیث مین آیا ہی ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وضع یدہ علی سلمان فقال لو کان الایمان عند الثریا لنالہ رجال من ھؤلاء اخرجہ
الشیخان عن ابی ھریرۃ سو مصداق اس حدیث کے امام ابو حنیفہ ہین اسلیے کہ اسمین نسبت
اہل فارس کی ہی امام صاحب فارسی الاصل تھے جمہور اہل طبقات وتراجم نے انکے جد زوطی
یا مرزبان نام کو مردم کابل مین سے لکھا ہی یہی قول قوی ہی کسی نے بابل انبار نسا ترمذ سے بھی
بتایا ہی مگر یہ قول ضعیف ہی بلفظ قیل منقول ہوا ہی تسویہ مصداق نزدیک محققین کے کئے
وجہ سے صحیح نہین اول یہ کہ حدیث مین لفظ رجال ہی نہ رجل اگر رجل بھی ہو تو مصداق اوسکے
سلمان فارسی ہین نہ اور کوئی پھر جب لفظ رجال ثابت ہی تو مصداق اوسکے بخاری ومسلم
وابوداود ونسائی وابن ماجہ وترمذی وغیرہ اہل حدیث سکنہ ممالک فارس ٹھہرینگے نہ امام
صاحب دوسری حدیث مین خبر ایمان دار ہونے کی دی ہی نہ انکے تقلید کرنیکی سو معاذ اللہ
امام صاحب کو کوئی غیر مومن نہین کہتا یہ حدیث بھی اگر نہ آتی تو بھی ایمان اونکا بخبر متواتر
ثابت ہی بلکہ ہم بھی ٹھہرین تو بھی مومن ہین تیسری حدیث مین ان رجال کا فارسی ہونا
فرمایا ہی نہ فارسی الاصل ہونا انکے باپ کوفے مین آئے تھے یہ کوفے مین پیدا ہوئے نہ
فارس مین انکے بیٹے حماد کہتے ہین ثابت کے باپ مرزبان احرار ابناء فارس سے تھے
یہ اسلیے کہا کہ جسنے اونکو غلام کہا ہی اوسکی نفی کرین مانا کہ یون ہی ہو لکن فقہاء کے نزدیک
جب کوئی چار برس کسی جگہہ لگاتار رہتا ہی یا گھر کرلیتا ہی تو وہی شہر اوسکا وطن سمجھا جاتا ہے
یہ باپ کے وقت سے کوفے مین رہی کوفی تھے نہ فارسی چوتھے یہ کہ کابل جو اصلی وطن آبا امام
صاحب کا ہی خواہ بطریق حریت ہو یا بطریق رقیت رقبہ مملکت فارس سے خارج ہی قاموس
مین لکھا ہی کابل کآمل من ثغور طخارستان انتہی وطخارستان بالضم دانتہی ابن خلکان نے
کہا زوطی من اہل کابل انتہی قاموس مین کابلی کے معنی قصیر لکھے ہین آبو العباس احمد بن یوسف
دمشقی شہیر بقرمانی نے کتاب اخبار الدول آثار الاول مین لکھا ہی کابل مدینۃ مشہورۃ بارض
الہند بہا النخل واہلہا مسلمون وکفار انتہی اسی کتاب مین کشمیر قندہار کو بھی مدائن ہند سے

لکھا ہے حظیرۃ القدس میں ہے کابل شرقی آن پشاور و بعض بلاد ہندست و غزنے آن
کوہستان ست کہ مسکن قوم ہزارہ و نکدری ست و شمالش قندز و اندراب و کوہ ہندوکش
فاصلہ است تا اطرافش ہمہ کوہ ست تحریر زبدۃ الاخبار گفتہ ثابت پدر بزرگوار امام ابوحنیفہ
در کابل گذرانیدہ بطرف کوفہ ہجرت کرد انتہی شفیق اورنگ آبادی نے تذکرہ شام غریبان
میں لکھا ہے مخفی نماند کہ کابل برزخی ست در ہندوستان و خراسان و از مدتی در عمل پادشاہ
دہلی ست شیخ ابو الفضل در اکبرنامہ آنرا داخل ممالک محروسہ اکبر پادشاہ کردہ و از ان
عہد تا زمان محمد شاہ ہمیشہ نایبان سلطان ہند بحکومت آنجا می پرداختند در آخر عہد آن
پادشاہ کابل و خراسان در تصرف احمد ابدالی رفت انتہی غرضکہ اس زمانے سے بھی پہلے جب
ہند میں سلطنت ہنود کی تھی تو کابل میں ہنود رہتے تھے حدود ہند اس شہر کو شامل ہیں کتب
جغرافیہ قدیم و جدید اسکے شاہد ہیں بڑے محقق اس فن کے حکام وقت ہیں انھوں نے
بھی اپنے جغرافیہ میں کابل کو بلاد فارس میں نہیں گنا ہے کپتان ہالرائڈ نے مفتاح الارض
کے فصل ہشتم میں جہاں حدود افغانستان بیان کیے ہیں لکھا ہے افغانستان کے حدود اربعہ
یہ ہیں شمال میں کوہ ہندوکش مشرق میں ہندوستان جنوب میں بلوچستان مغرب میں
ایران اس ملک میں بڑے بڑے شہر ہیں کابل اسکا دار الامارۃ ہے فصل یازدہم میں بذیل
فارس لکھا ہے حد غربی ایران کی ترکی سے پیوستہ ہے حد شرقی کابل کی سرحد سے ملی ہوئی ہے
شمال میں بحیرہ خضر اتار ہے حد جنوبی خلیج فارس ہے انتہی جغرافیہ جیمس کارنویلیس مؤلفہ سنہ ۶۶ء
و نقشہ ہند مرتبہ جانسٹن صاحب میں بلاد کابل کو سرحد مغربی ہند ملک نیپال و تبت و بھوٹان
کو سرحد شمالی ملک برہما سیام کو حد مشرقی لکھا ہے اسی طرح غالب کتب جغرافیہ ہنود و برطانیہ
میں بھی کابل کو ہندیا سرحد ہند لکھا ہے غرضکہ کابل نہ ملک فرس ہے نہ ملک فرس کا بلاد ہے جب
کابل فرس نہ ٹھہرا تو امام صاحب بھی فارسی نہوئے جب فارسی نہوئے تو مصداق حدیث
بھی نہ ٹھہرے پھر یہ کہنا کہ ابناء فارس الاصل میں کوئی شخص مرتبہ علم ابی حنیفہ کو نہیں پہونچا ایسی بات

ہی جیسے کوئی سورج کو کالا بتاوے خدا جانے اس دعوی کی کیا دلیل ہوگی ہم وہ چار نہین
دس بیس نہین سو پچاس ایسے بتا سکتے ہین جو علم مین انسے زیادہ تھے بلا اختلاف نعمان ابن
فارس سے تھے پھر کیا وجہ کہ وہ تو مصداق حدیث کی ہون یہی مصداق حدیث کے ٹھہرین
مانا کہ فارسیون مین امام صاحب اپنے عصر مین سب سے زیادہ اعلم تھے اس سے یہ تو لازم
نہین آتا ہی کہ سارے عجم سے یا سارے عرب سے بھی عالم تر تھے اس حدیث کا مصداق
کچھہ بھی ہو پھر یہ ایک ہی حدیث ہی یمن کے حق مین چند حدیث اس سے بھی زیادہ عمدہ وارد
ہین جیسے الایمان یمان والحکمة یمانیة والفقه یمان رواہ مسلم حدیث کو جانے دو
اہل یمن کی منقبت آیات کتاب اللہ سے بھی ثابت ہی جسطرح سلسلة العسجد مین لکھا گیا ہی
پھر فاضل کو چھوڑ کر مفضول کے پیچھے پڑنا کیا ضرور ہی ترجیح ایک مذہب کی دوسرے مذہب
پر کرنا یا ایک طریقے کو دوسرے طریقے پر راجح بتانا کام مقلدین متعصبین کا ہی نہ محصلین
محققین کا اسلیے قول جمیل مین وصیت کی ہی یہ لکھا ہی منہا ان لایتکلم فی ترجیح مذاہب
الفقهاء بعضها علی بعض بل یضعها کلها علی القبول بجملة ویتبع منها ما وافق
صریح السنة ومعروفها فان کان القولان کلاهما مخرجین اتبع ما علیه الاکثرون
فان کان سواء فهو بالخیار ویجعل المذاهب کلها کمذهب واحد من غیر تعصب
ومنها ان لایتکلم فی ترجیح طرق الصوفیة بعضها علی بعض ولا ینکر علی المغالوبین
ولا علی المتاولین فی السماع ولا یتبع هو نفسه الا ما هو ثابت فی السنة ومشی علیه
اصحاب العلم من المحققین الراسخین واللہ الموفق والمعین انتہی سو بحمدہ تعالی ہمارا عمل اسی
وصیت پر ہی ہم سب مذاہب وطرق کو بمنزلہ ایک مذہب وطریق کے سمجھکر ظاہر کتاب بیّن
صریح سنت پر عمل کرتے ہین خواہ کسیکو برا لگے یا اچھا سو اب کیا رہا ہی جسپہ رقیبون کا
ڈر کرین ہم تو بڑون کی جان کو پہلے ہی رو چکے ہ منقبت علم وایمان یمن کی طرف جو
اشارہ کیا گیا کوئی یہ نسمجھے کہ مراد ترجیح مذہب اہل یمن ہی لاحول ولا قوة الا باللہ بلکہ

مراد اتباع کتاب و اتباع سنت ہی اسلیے کہ علما بین عمل بالحدیث مین اقدم مرو اہل یمن تھے انکا کوئی مذہب سوا اتباع سنت اقتدا کتاب کے نہین ہی یہی انکا ہمیشہ سے طریقہ رہا ہی جیسا مطالع بین شوکانی رحمۃ اللہ نے آپکو طریقہ نقشبندیہ مین لکہا ہی سب طرق مین یہی ایک طریقہ اقرب باتباع سنت ہی اس تیرہ سو برس مین بہتر بیٹے نکلے مذہب بنے بگڑے مٹ گئے تھوڑے سے دنیا مین رہ گئے ہین یمن مین ایک ہی فرقہ اہل حدیث کا رہا ہی جو کوئی نہ سوا اونکا زیدیہ ہونا کچھ حنفیہ کو ضرر نہین اسلیے کہ زیدیہ مذہب مین انکے بھائی بند ہین شیعہ ہین فقہ مین حنفی اصول مین اشعری ہین معتزلی بھی فقہ مین ہر امام صاحب کا بھرتے ہین اونکو امام سمجھتے ہین زمخشری معتزلی نے کشاف مین امام صاحب کا رد کرنا زید بن علی بن حسین رضی اللہ عنہم و لوگون کو اونکی مدد پر ترغیب دینا لکھا ہی زیدیہ انھین کی طرف منسوب ہین تجدید التواریخ مین امام یافعی سے نقل کیا ہی کہ وجہ تسمیہ رافضہ و زیدیہ کی یہ ہی کہ یاروں نے امام زید بن علی سے کہا کہ ابو بکر و عمر سے تبرا کرو انھون نے کہا جو ان سے تبرا کرے مین اوس سے تبرا کرتا ہون او نھون نے زید کو چھوڑ دیا انھون نے کہا یہ رافضی ہین جو انکے ساتھ رہے وہ زیدیہ کہلائے منجملہ ونکے جو دوست انکے ہمراہ تھے ایک امام صاحب بھی ہین اسلیے بعض اہل علم نے انکو بھی زیدیہ کہا ہی جو زیدیہ یمن مین تھے محدثین یمن نے اونپر رد کیا ہے یعنی اون مسائل مین جو خلاف قرآن و حدیث ہین و بلد الحمد و بل الغمام سیل جرار کو جانے دو نیل الاوطار مین جابجا مذہب زیدیہ نقل کر کے رد کیا ہی نقل و حکایت کسی مذہب سے کوئی اوس مذہب مین شمار نہین کیا جاتا اگر کیا جاتا ہی تو وہ شخص زیادہ مستحق ہی جسنے تمییز الکلام مین چار مذہبون کے ساتھ پانچوان مذہب اثنا عشری بھی جدول مین بلا رد و قدح درج کیا ہی بلکہ خاص بوجہ سکونت لکھنو و حکومت رافضہ یہ کام کیا ہی ؎

مردم اندر حسرت فہم درست | اینکہ میگویم بقدر فہم تست

ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق

ف امام الحرمین عبد الملک جوینی شافعی بڑے عالم تھے ۴۱۹ھ مین پیدا ہوئے سنہ ۴۷۸ مین مرے انھون نے کتاب مغیث الخلق مین لکھا ہی عمل بالترجیح پر گو دلیل مستقل نہو اجماع ہو چکا ہی ابو حنیفہ آئے انھون نے تفریع کی فروع مین بے گنتی احداث کیا ایسے دقائق نکالے جنمین عقل حیران ہی انکی عمر مسائل بنانے مین گذری انتحال کی فرصت نملی ابو یوسف و محمد نے بہت مسئلون مین انکا خلاف کیا صحیح کو فاسد سے الگ کیا جیسے مسئلہ وقف صاع افراد اقامت خلیفہ رشید کے روبرو ان مسائل مین بحث ہوئی ابو یوسف مان گئے کہا لو علم صاحبی ما علمت لرجع کما رجعت پھر کہا شافعی عالم تھے اصول و فروع و لغات و انواع علوم کے ابو حنیفہ کا قدم بعض ان علوم مین راسخ نہ تھا یہ ایک ہی فن جانتے تھے شافعی کو بہت فنون آتے تھے شافعی کے دو مذہب ہین ایک قدیم دوسرا جدید جب تک جدید ملے قدیم کو لینا نچاہیے جدید ناسخ ہی قدیم کا ابو حنیفہ کے بعض اصول بالکل باطل ہین جیسے قول باستحسان یعنی دلیل تو صریح قیاس ہے معلوم ہی لیکن مخالفت اوسکی مستحسن ہی حالانکہ یہ استحسان اثبات شرع ہی اپنی طرف سے شافعی نے جب اس مسئلے مین محمد بن حسن سے مناظرہ کیا تھا فرمایا من استحسن فقد شرع ومن شرع فقد اشرک او جیسے یہ بات کہ خبر واحد جب مخالف قیاس ہو تو مردود ہی ابو حنیفہ نے خبر ابن عمر خبر ابی ہریرہ خبر انس بن مالک وغیرہ کبار صحابہ کو رد کر دیا شافعی نے کہا کیسے دلیری سے زمین تھم جاوے یعنی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ او سنے تو روایت ابی ہریرہ کو مان لیا انھون نے نمانا انکے اصول وفا سے دور تر ہیں نسبت اصول شافعی کے احمد بن حنبل جب شافعی سے ملے کہا جلنا ناصر الحدیث شافعی نے کہا من علم الحدیث غزرت حجتہ فان ابا حنیفۃ کانت بضاعتہ من علم الحدیث مزجاۃ دلیل اسکی یہ ہی کہ اہل حدیث کا انکار ابی حنیفہ پر سخت تر ہی قالوا ان الفقہاء اعوزہم حفظ الحدیث المروی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاستعملوا الرأی فضلوا واضلوا یہ شدت انکار اسلیے نہین ہی کہ یہ قائل قیاس کے ہین بلکہ اسلیے ہی کہ انھون نے قیاس

دیگر سے بھی نکل سکتی ہی پھر کہا شافعی نے فرمایا ہی زکوۃ یا فی الفور دیا ہے مرنے سے زکوۃ ساقط نہین ہوتی پھر صوم کا حج کا عقد معاملات کا آمال کا مناکحات کا جنایات کا عدوۃ عقوبات کا ذکر کیا ایک ایک مرد و مسئلہ مخالف ابی حنیفہ کا اصول شرع سے استنباط کرکے مین بتایا پھر عمارہ بن یزید سے جوٹ کرتا محمد بن حسن کا شافعی پر د! ہارون رشید مین باہت تا ابن ہلال نے نقل کیا جب رشید کی گفتگو شافعی سے ہوئی تو معلوم ہوا کہ یہ سب فقہا شافعی کو کمال علم قرآن و خبر و علم طب و شعر و انساب مین ثابت ہوا ہارون نے کہا کچھہ حاجت ہو تو کہو فرمایا انا مرئی من بعد ما یکون تدعیه وعظ ہم الموعظة ان اسود وجهی بالمسئلة پھر محمد بن حسن نے کہا یہ مسئلہ کسطرح ہی کہ ایک مرد کی چار عورتین ہون ایک پہلی پر دوسری جورو کی عمہ یا تیسری جورو کی چوتھی جورو کی خالہ معلوم سا انھون نے کہا پہلی تیسری کو چھوڑ دے کہا کس حجت سے کہا ابی ہریرہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہی لایجمع بین المرأة وعمتها ولا بین المرأة وخالتها پھر کہا تم تو بتاؤ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے مین کسطرح داخل ہوئے کس درب سے آئے کس محلے مین اوترے پہلے پہل کیا بات کی اوسوقت کا بیان کیا تھا آپ پر سوار تھے یا گھوڑے پر محمد بن حسن متحیر ہوکر رہ گئے کچھہ جواب نہ بنا انھون نے کہا ای امیر المؤمنین انھون نے مجھسے ایک مسئلہ حرمت کا پوچھا مین نے بتا دیا مین نے انسے سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پوچھا اٹکنے لگے ہارون نے شافعی کو بہت سا مال دیکر رخصت کیا انھون نے مجلس سے اوٹھکر سب مال دربانون وغیرہ کو بانٹ دیا خالی ہاتھہ چلے آئے انتہی حاصلہ بعضی علماء حنفیہ کسی صوفی عالم حق پسند کے طریقے مین مرید ہوتے ہین خدمت مین پیر کے نہایت عقیدت رکھتے ہین مگر عقیدے مین خلاف اوسکے عمل کرتے ہین جیسے علامہ محمد معین رحمہ کہ حنفی ہوکر معتقد شیخ ابن عربی صاحب فتوحات کے ہین مگر یہ مقلد ہین شیخ اکبر مقلد نہ تھے بلکہ متبع سنت تھے اونکی کتاب فتوحات مین جابجا ترغیب اتباع سنت کی ہے

اور جیسے شیخ عبدالحق دہلوی کہ بڑے حنفی عالم ہین طریقت مین قادری مشرب رکھتے تھے حالانکہ شیخ جیلی حنبلی المذہب غیر مقلد تھے غرضکہ مذہب تو اور کچھ ہی اوسمین براے تقلید مریدون کو منظور نہیں مشرب مین پیر کی راہ پر ہین آپ سے معلوم ہوا اگر کوئی امام صاحب کے زہد وعبادت وکثرت فقہ کا معتقد ہو مگر اونکے مذہب پر نچلے بلکہ حدیث پر عمل کرے تو اسمین کچھ امام کی منقصت نہین ہی نہ اس شخص پر کوئی اعتراض آتا ہی محققین اہل علم ہمیشہ سے سلف خلف کی جرح وتعدیل رواۃ وعلماء اسلام کے اپنی کتابون مین نقل کرتے آئے ہین اس سے یہ لازم نہین آتا کہ اوسکو محقر سمجھکر یہ کام کیا ہی بلکہ بیان کرنا امر حق کا واسطے ذب کے شرع مطہر سے اظہار کرنا صواب کا واسطے تمیز کے خطاء سے ہر عالم کتاب وسنت پر واجب ہی علماء سے عہد لیا گیا ہی کہ وہ حق کا بیان لوگون سے کرین بلکہ مخفی رکھنا ایسے امور کا سخت بد دینی ہی بیوقوف جاہل لوگ اپنی کم عقلی وحماقت سے اسکو موجب حقارت امام صاحب تصور کرتے ہین ماتا کہ امام صاحب نے عیب محض تھے نہ اونکے علم مین کوئی قصور تھا نہ اونکی فضیلت مین کسیطرح کا فتور آسکتا کچھ وہ مفترض الطاعت واجب التقلید نہین ٹھہرتے اونکے مطاع ہونے کی کوئی دلیل صحیح اگر موجود ہی تو سمجھ اس سے کیا بہتر جسطرح شیعہ قائل عصمت ائمہ اثنا عشر ہین بوہرے اپنے پیر کو نائب صاحب الزمان امام عہد اعتقاد کرتے ہین اسی طرح حنفیہ بھی سمجھ جاوینگے انکے نزدیک اگر عصمت ساتھ انبیاء کے مخصوص نہین ہی تو ہمین کیا وہ جانین اونکا کام جانے ہمین اللہ تعالی اپنے فضل وکرم سے اسی اتباع سنت پر چلا دے اور اسے فتن مذاہب شرور مشارب آفات عصبیت مصائب حمیت جاہلیت سے اپنے نبی کریم رسول رحیم کے طفیل مین بچاوے اللہم آمین آصول فقہ مقلدین مین یہ بات لکھی ہی کہ مجتہد مخطی ومصیب دونو ہی مگر جب خطا کسی امام کی بیان کرو تو نہین ملتے اوسکی تصحیح مین جان مارتے ہین آپ ہمام نے شرح ہدایہ مین کیا کچھ کوشش وکشمش تائید مذہب حنفی مین نہین کی صحیحین کو برابر سنن کے

ٹھہرا دیا امین کو خرق اجماع جمہور ہوا مگر تب بھی اثبات جملہ فروع مذاہب جیسا چاہیے تھا
نکر سکے جا بجا تہافت مین گرفتار ہوئے جہان کہین صحیحین کی حدیث مطابق مذہب کے
ملی وہان خلاف قاعدۂ مخترعۂ خود حدیث کو بوجہ روایت بخاری و مسلم ترجیح دی جہان نملی
وہان بات بنائی غرضکہ کوئی نفع اس ضابطۂ اصول کا معلوم نہوا یقولون ما لا یفعلون
جب کسی امام کی نسبت یہ بات قرار پاویگی کہ اوسکا کوئی مسئلہ خطا نہین گو خلاف قرآن یا حدیث
صحیح کیون نہو تو درحقیقت یہ اعتقاد اوسکے عصمت کا ہی گو منہ سے کوئی اوسکو معصوم نکہے
عصمت مین اور کیا ہوتا ہی یہی ہوتا ہی کہ معصوم خطا سے پاک ہی سبحان اللہ انبیا علیہم السلام سے تو صدور
صغائر جائز ہو اونکی بھول چوک پر تنبیہ کیجاوے مگر امام صاحب سے کبھی کوئی بھول چوک
نہین ہوئی یہ پیغمبرون سے بھی زیادہ ٹھہرے رسولون سے بھی بڑھ گئے انا للہ وانا الیہ
راجعون **ف** آدم علیہ السلام سے اس دم تک جتنے بنی آدم گذرے ہین خواہ وہ ملوک
تھے یا سوقہ ہر ایک کا کچھ نہ کچھ مذہب تھا خواہ وہ مذہب بذریعۂ وحی الٰہی ہو یا بواسطۂ وحی
شیطانی کوئی آدمی دنیا مین لامذہب نہ تھا حتی کہ جو لوگ قائل کسی مذہب یا ملت یا نجات کے
نہ تھے بلکہ نرے طبایعی یا وحشی آزاد منش تھے یا انکا کچھ مذہب مسمی ظاہر مین نہ تھا جیسے دہری
سو وہ بھی خالی کسی ایک خیال سے نہ تھے دہریت جسکے معنی لامذہب ہونا ہی یہ خود درحقیقت ایک مذہب
ہی گو سفسطہ محض کیون نہو پس جب تمذہب ایک امر شائع ٹھہرا تو ہر مذہب مین التزام اوس
مذہب کے راہ و رسم کا بھی ہمیشہ پایا گیا ہی نوع انسان کے لیے جمود مذہبی یا تعصب مشربی
ایک ایسی چیز ہی جس سے کسی فرد بشر کو نجات حاصل نہین ہی گو کوئی شخص یہ دعوی کیون
نکرے کہ ہم متعصب نہین ہین مگر ممکن نہین کہ یہ دعوی اوسکا سچ ہو سکے دنیا مین ہزارون فتنے
ہوئے اون سب فتن مین فتنۂ مذہب سے بڑھ کر کوئی فتنہ موجب تفرق کلمہ و خرابی ملک
و ملت کا نہوا اسلام سے پہلے جو حکومتین اس جہان فانی مین تھین اونمین بھی تعصب مذہبی
موجود تھا باوجود کفر بواح و زندقت خالص کے پھر اسلام کے بعد جتنے فرقے اس ملت حقہ مین

تکے یا امت دعوت مین اہل کفر باقی رہے انمین بھی ہمیشہ فتنۂ مذہبی پایا گیا کتب تاریخ
اسلام وغیرہ اسکے گواہ عادل ہین مثلاً بعد وفات نبوی کئی گروہ زکوۃ دینے سے رک
گئے اسلام سے پھر گئے آنکے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جہاد کیا سلہ ہجری مین
لڑائی ہوئی یہ ارتداد بھی ایک مذہبی فتنہ تھا پھر اوسدن سے جو لڑائیان زمانۂ خلفاء
راشدین مین ملوک بنی امیہ مین سلاطین عباسیہ مین بکثرت ہوئین ہے بابت فتوح ممالک
[illegible] سب مذہبی لڑائی تھی حدیث مین آیا ہی امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا
لا الہ الا اللہ فاذا قالوا عصموا منی دماءھم واموالھم الحدیث وقائع زمان ہر خلیفہ
[illegible] و ملک و سلطان اسلام کو مورخین اسلام نے بقید سنوات منضبط کیا ہی جو لڑائے
فقط ملک گیری کے لیے قبل اسلام یا بعد اسلام ہوئے وہبی ایک طرح کے تعصب و فتنہ
مذہبی سے خالی نہ تھے پادشاہ کا جو مذہب ہوتا تھا وہ اوسکے جاری کرنے مین اپنے خلاف
مذہب کے رسوم مٹانے مین کچھہ نہ کچھہ ضرور تعصب ظاہر کرتا تھا یہ فتنہ ہمیشہ دنیا مین بلا
رہے گا کسی ملت ونحلت کو اس بلا سے نجات نہین ولا یزالون مختلفین الا من
رحم ربک جب دنیا مین ملت اسلام آئی تو صدر اول مین سب لوگ ایک ہی طریقے پر
تھے یعنی سب کے سب تابع کتاب و سنت ہی اتفاقاً اگر کوئی شخص دین اسلام مین کوئی
نئی بات کہتا تو سب اہل دین مل جل کر اوس قول کے فساد کو ظاہر کر دیتے جسطرح مذہب
قدر و جبر زمانۂ صحابہ رضی اللہ عنہم مین نکلا او سپر اونھون نے بہت شد و مد سے انکار کیا تین سو برس
تک تو یہی حال رہا کہ کلمۂ اسلام متفق تھا پھر چوتھی صدی سے کچھہ کچھہ تقلید مذاہب حادث
ہونے لگی بہتر فرقے وقتاً فوقتاً ظاہر ہوئے انمین ہمیشہ باہم فساد و عناد قتال وجدال رہا
اسکی بڑی کہانی ہی ان فرقون کو جانے دو اہل سنت مین چار مذہب نکلے چار مصلے ٹھہرے
چار اصول مقرر ہوے کتاب و سنت و اجماع و قیاس باہم انکے بھی لڑائی رہی کبھی بابت
اصول عقائد کے کبھی بابت فروع مسائل کے پھر جو پادشاہ جس مذہب کا ان مذاہب مین سے

مستنصر مالک مستوفی مسالک ہوا اوسنے اپنے مذہب کے اجرا مین کوشش کی ہمیشہ
بادشاہ کے مذہب کے موافق تھا وہ برومند رہے دوسرے مذہب والے مستمند ہوئے
سنہ دوسوچہ ہجری مین بزمانۂ مامون فتنۂ عظیم بابت اعتقاد مسئلہ خلق قرآن قائم ہوا
واثق باللہ کے زمانے مین بھی یہ فتنہ رہا مذہب اعتزال سربلند تھا مذہب اہل سنت مضمحل تھا
متوکل کے زمانے مین محدثین کا نہایت اکرام ہوا معتزلہ خوار ہو گئے معتضد نے اپنے زمانے
مین کتب فلاسفہ وجدل ونجوم کا رواج بند کردیا سنہ مین فتنۂ قرامطہ ہوا یہ سب افضی تھے
بغداد مین باہم حنابلہ وغیرہ کے اس مسئلے پر مقاتلہ ہوگیا کہ مقام محمود سے کیا مراد ہے سنہ ۳۵۱
مین حکومت رافضہ بغداد مین ہوگئے مغرب مصر عراق مین یہ مذہب پھیل گیا سنہ ۳۹۵ مین
شیعہ سنی باہم بغداد مین لڑے سخت مقاتلہ ہوا سنہ ۳۰ مین قادر باللہ نے ایک کتاب
رد معتزلہ و رافضہ مین بنائی وہ مجمع علماء مین پڑھی جاتی تھی سنہ ۴۵۹ مین ابی حنیفہ رح کی قبر
پر ایک قبہ بنایا گیا سنہ ۴۶۹ مین جب ابوالقاسم قشیری بغداد مین آئے موافق اشعری کے
کلام کیا حنابلہ سے اور انسے مقاتلہ ہو کر سخت فتنہ برپا ہوا ایک جماعت ماری گئی کسی نے کہا
یہ فتنہ درمیان شیعہ سنی کے ہوا تھا سنہ ۴۹۲ مین دعوت باطنیہ اصبہان مین جاری ہوئی
یہ سب ملحد تھے سنہ ۴۹۹ مین ایک آدمی نہاوند سے نکلا وہ مدعی نبوت تھا آخر مارا گیا سنہ ۵۵۴
مین شافعیہ وحنفیہ نیشاپور مین لڑمرے یہ فتنہ اتنا بلند ہوا کہ مدرسۂ حنفیہ جلا دیا گیا یافعی کہتے ہین
یا لہا من مصیبۃ عظمت فی الاسلام وھی التفرق بالحنفیۃ والشافعیۃ ونحوھما
وتعصب کل فرقۃ للمذھب الذی تمذھب بہ بحیث بصرکل فساق مذھبہ علی
صلحاء غیر مذھبہ ویرون ذلک نصرۃ الحق وھو خلاف اوامر الشرع ونواھیہ
قال تعالی واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا وقال عز من قائل ان الذین فرقوا
دینھم وکانوا شیعا لست منھم فی شئ ولقد عمت ھذہ البلوی وطمت فی زماننا
فی اکثر البلدان قال اللہ عزوجل الشکوی انتہی سنہ ۵۶۰ مین ایک فتنۂ اہل اصبہان مین

تعصب مذاہب کی بنا پر واقع ہوا جسمین ایک خلق کثیر ماری گئی گھر کے گھر جلائے گئے سنہ
۶۳۱ھ مین بغداد کے اندر مدرسہ مستنصریہ بنایا گیا اوسمین چارون مذہب کے علما دو درس
مقرر کیے گئے زمانہ برقوق چرکسی سے حرم شریف مین چار مصلے الگ الگ قائم کئے گئے
ورنہ پہلے ایک ہی مصلا تھا انتہا رہین باعث ہی مقلدین مین تقسیم ہی تشیع مین تحزیب کی
کہ ... کے قائل ہین اہل حدیث مین توحید ہی اصل اصول شریعت قرآن پاک ہی حدیث
علم قرآن مین ہی ان ھو الا وحی یوحی تعین سنت کا نفس دونو پر عقیدہ وعمل ہی بس سب

میر زبان دو ہی پیالہ ان پہ قناعت کیجے　　　خانہ چشم ہی یہ خانہ خمار نہین

تیرہ صدی سے پہلے اگرچہ علماء دین حنفی یا شافعی کہلاتے تھے اور تصنیف مذہبی کرتے تھے
لیکن یہ جمود جو آخر اس صدی مین تقلید کذائی پر ہوا ہرگز نہ تھا اگر تھا بھی تو یہ طریقہ فض کہ
مناظرے مین تحزب وتشتت ہو کتابون مین گالیان دی جاوین اسی کا حفظ مرتبہ نہو منقود تھا
یہ قصہ آخر زمان اسی صدی مین ایجاد ہوا ہی یہ تباہی دین کی اسی وقت مین پائی گئی ہی
جمود وتقلید اسکا منبع ہی ترک توحید اسکا منتہا ہی ع تو فتنہ زمانہ شدی ورنہ روزگار
بود ست پیش ازین قدری آرمیدہ تر + غرضکہ کوئی زمانہ آدم سے لیکر اب تک فتنہ مذہبی سے
نہ بچا اہل باطل نے ہمیشہ اہل حق پر انکار کیا اہل حق نے بھی ہمیشہ حق کا اظہار کیا ان چارون
مذہب مین مذہب حنفیہ کی بنیاد رائے وقیاس پر تھی اسلیے ان سے زیادہ جھگڑا رہا کیا
اس مذہب نے اور مذہب مالکی نے جو رواج پایا ہی وہ ذریعۂ سلطنت پایا ہی مذہب
شافعی وحنبلی کا رواج محض بتائید الٰہی ہوا ہی ملا حبیب اللہ قندہاری نے ابجد التاریخ مین لکھا
ہی ان الصعدی قید فقه ابي حنيفة بالرأي والقياس وكأنه هو مراد الذهبي ولهذا
ضاف فقه الشافعي الى الحديث تميزا ويوافق هذا ما اشتهر من ان ابا حنيفة من
اصحاب الرأي والشافعي من اصحاب الظواهر انتهى اصحاب ظواهر کہتے ہین اہل حدیث کو
ظاہریہ کہتے ہین مقلدین داؤد ظاہری کو یہ تفرقہ ملا محمد معین نے ذکر کیا ہی سبکی نے طبقات

کبری مین شافعی رح سے نقل کیا ہی وجدت کتاب ابی حنیفة انما یقولون کتاب الله
وسنة رسوله صلی الله علیه وآله وسلم وانما هم مخالفون له انتہی پہر ایک مناظرہ امام
محمد بن حسن کا ساتھ شافعی کے ذکر کیا جسمین اعلم ہونا شافعی کا نسبت مشار الیہ ثابت ہوا اس
مناظرے کو یاقوت حموی نے بہی معجم الادبا مین ذکر کیا ہی اوسمین یہ بہی لکہا ہی کہ شافعی نے
محمد بن حسن سے کہا اما کتابك الذي ذکرت انك وضعته علی اهل المدینه فکتابك
من بعد بسم الله الرحمن الرحیم خطأ الی آخره الی قوله فاصفر محمد بن الحسن ولم یحر جوابا
اس مناظرے کا حال رازی نے بہی رسالہ ترجیح مذہب شافعی مین لکہا ہی شاہ ولی الله محدث
دہلوی نے بہی انصاف مین طرف اوسکے اشارہ کیا ہی اس مناظرے کے سوا رازی نے
اور بہت سے مناظرے بہی ذکر کیے ہین جس سے بطلان و رکاکت مسائل وضعف دلائل حنفیہ کا
ثابت ہی جسطرح شافعی نے انکو ہرایا اسیطرح کئی مناظرون مین ابو یوسف کو بہی الزام دیا
کتاب الرد علی محمد بن الحسن ایک شافعی ہی یاقوت حموی وغیرہ نے ذکر اوسکا معجم الادباء
وغیرہ مین کیا ہی غزالی نے منخول مین لکہا ہی اما ابو حنیفة فلم یکن مجتهدا لانه کان لا یعرف
اللغة وعلیه یدل قوله ولو رماه بابو قبیس وکان لا یعرف الاحادیث ولهذا غرے
بقبول الاحادیث الضعیفة ورد الصحیح منها ولم یکن فقیه النفس بل کان یتکایس
لا في محله علی مناقضة ماخذ الاصول انتہی اسی کتاب مین قاضی ابو بکر باقلانی سے
تسفیه ابی حنیفه نقل کی ہی یہ بہی لکہا ہی ولا اکترث بمخالفة ابي حنیفة فاني اقطع بخطائه
في تسعة اعشار مذاهبه الی قوله ان ابا حنیفة نزف حمام ذهنه في تصویر المسائل
وتقریر المذاهب فکثر خبطه لذلك ولهذا استنکف ابو یوسف ومحمد عن اتباعه
في ثلثي مذهبه لما رأیا فیه من کثرة الخبط والخلط والورط في المتناقضات الی قوله
واما ابو حنیفة فقد قلب الشریعة ظهرا لبطن وشوش مسلکها وغیر نظامها الی قوله
ولولا شدة الغباوة وقلة الدرایة وتدرب القلوب علی اتباع التقلید والمالوف

لما اتیح مثل هذا التصرف فی الشرح من سلم حسه فضلا عمن بیشدد نظرہ وهذا
فقد المطعن عن سلف الامة فیه انتهی ابن خلکان نے وفیات الاعیان مین یافعی نے
اپنی تاریخ مین جسکا نام مرآة الجنان ہی ملا علی قاری نے رسالہ رد امام الحرمین مین زین الدین
عراقی نے فتح المغیث شرح الفیة الحدیث مین پھر کتاب التقیید والایضاح مین ابن جماعہ نے
طبقات شافعیہ مین حافظ دیاطی نے اپنے طبقات مین سیوطی نے رسالہ الرد علی من اخلد
الی الارض مین تاج الدین مکی حنفی نے کتاب کفایۃ المتطلع مین منخول کو تالیف غزالی لکھا ہے
ایسے ہی شیخ حسن عجیمی شیخ احمد قشاشی شیخ شہاب خفاجی شمس الدین رملی شیخ عبدالحق سنباطی
وغیرہ ایک جم غفیر نے اس کتاب کو تالیف غزالی کہا ہی انمین بعض نے روایت اس کتاب
کی بسند متصل تا مؤلف بھی کی ہی غرضکہ علما حنفیہ شافعیہ قریب بیس شخص کے متفق ہین
اسپر کہ یہ کتاب غزالی صاحب احیاء العلوم کی ہی اس کتاب مین غزالی نے مسائل فروع حنفیہ
پر بھی خوب ہی رد کیا ہی جسطرح معتزلہ پر بھی انکار فرمایا ہی خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد
مین بہت کچھ نسبت ابی حنیفہ لکھا ہی ابن خلکان نے بھی طرف اوسکے اشارہ کیا پھر کہا
ثم عقب ذلک بان کہا کان الالیق ترکہ والاعراض عنہ اس تاریخ کے مختصر کا نام
منتا ہی تالیف یحیی بن عیسی بغدادی اوسمین لکھا ہی والمحفوظ عند نقلة الحدیث من
الائمة المتقدمین وهؤلاء المذکورین منهم فی ابی حنیفة خلاف ذلک وکلامهم
فیه کثیر لامور شنعة حفظت علیه یتعلق بعضها باصول الدیانات وبعضها
بالفروع الخ اس جگہہ اکثر اشخاص اعلام وعلماء کبار اسلام اہل سنت کا نام لیا ہی جنھون نے
امام ابوحنیفہ پر جرح کی رد کیا خطیب نے کہا انہ ای اباحنیفة کان مذهبه مذهب جہم ابو علی
یمنی نے خطیب سے یہ بھی نقل کیا ہی کہ ابوحنیفہ قائل خلق قرآن تھے یعنی جسطرح مذہب اہل اعتزال
کا ہی ابو قتیبہ دینوری نے کتاب المعارف مین امام صاحب کو مع دونو شاگردو کے مرجی
لکہا ہی حافظ سلیمانی نے بھی ابوحنیفہ کو مرجیون مین گنا ہی چنانچہ ذہبی نے میزان مین بعنوان

کو نقل کیا ہی بلکہ مختار مختصر تاریخ خطیب بغدادی مین یہ بھی ذکر کیا ہی کہ ابو اسحق فزاری نے
کہا کنت اتی ابا حنیفة واسأله عن الشيء من امر الغزو فسألته عن مسئلة فاجاب
فيها فقلت له يروى عن النبي كذا وكذا قال دعنا من هذا اشـ يديا اسلیے ہوگا کہ
صاحب حنفیہ امام صاحب کے نزدیک قبول روایت مین تشدد عظیم تھا ورنہ یہ گفتگو یعنی جو خطیب نے
کہا ما ولد فی الاسلام مولود اضر ... منہ عرضکہ خطیب نے جو کچھ حق مین امام صاحب و قاضی
ابو یوسف صاحب کے لکھا ہی اگرچہ اوسکے جواب مین بارون نے بہت کچھ باتین بنائی ہین
لکن صاحب علم و انصاف پر مخفی نہین ہی کہ خطیب نے اپنی طرف سے کچھ نہین لکھا ... تھا
سے جراحات مذکورہ نقل کیے ہین شیخ عبدالحق دہلوی کا تحصیل الکمال مین یہ کہنا کہ خطیب ...
تحریر مین متعصب تھے مکابرہ ہے ٹھیک نہین اسلیے کہ تنہا خطیب نے جرح نہین کی ہی بلکہ ایک جماعت
جم نے جو حال امام صاحب کی قلت عربیت و قلت علم حدیث و قلت علم لغت وغیرہ کا تھا وہ
صاف صاف کہدیا ہی بچارے خطیب کا اسمین کیا قصور ہی ہر عالم نے تراجم اہل علم مین یہی
کیا ہی کہ مدح و قدح دونو کو لکھا ہی ہان جسکے حق مین کوئی جرح معلوم و ثابت نہین ہوئی ...
تحریر جرح سے سکوت کیا بخاری نے بسند خود فزاری سے روایت کیا ہی کنت عند
سفيان فنعي نعمان فقال الحمد لله كان ينقض الاسلام عروة عروة ما ولد في الاسلام
اشأم منه لکن سبکی نے طبقات کبری مین یہ لکھدیا ہی فاياك ثم اياك ان تصغى الى ما
اتفق بين ابي حنيفة و سفيان الثوری او بين مالك وابن ابي ذئب او بين احمد بن
صالح والنسائي او بين احمد بن حنبل والحارث المحاسبي وهلم جرا الى زمان الشيخ
عز الدين بن عبد السلام والشيخ تقي الدين بن الصلاح فانك ان اشتغلت بذلك
خشيت عليك الهلاك انتهى اس عبارت کو شعرانی نے بھی میزان مین نقل کیا ہی انصاف
کی بات بھی یہی ہی کہ آخر امت کو اول امت پر لعن و طعن کرنا ہرگز لائق نہین کیونکہ یہ لوگ
کچھہ معصوم نتھے مگر افسوس ہی ایسے امور کی حکایت خود یہی مقلد لوگ ... کرواتے ہین

اہل حق کو مجبور کرتے ہین بیان واقع پر انا اللہ رازی نے رسالہ ترجیح شافعی مین لکھا ہے
کہ بخاری نے ذکر شافعی کا اپنے تاریخ کبیر مین کیا ہی پھر کہا ولو کان من الضعفاء فی ھذا
الباب ای فی علم الحدیث لذکرہ کما ذکر ابا حنیفۃ فی ھذا الباب یعنی ابو حنیفہ کو
علم حدیث مین ضعیف کہا ہی یحیی بن معین نے کہا ابو حنیفہ رح سے حدیث نکرو انکی حدیث لائق
اعتماد نہین علی بن عبد اللہ مدینی نے کہا کہ ابو حنیفہ نے پچاس حدیثین روایت کی ہین جسمین خطا
و غلط و لغزش و سقط ہی اسی طرح ابو حفص فلاس و ابو زرعہ نے انکی تضعیف کی ہی چنانچہ انساب
سمعانی و تراجم الحفاظ بدخشانی سے ظاہر ہی انکو مضطرب الحدیث و واہی الحدیث لکھا ہی ابو بکر
بن ابی داود نے کہا کل ڈیڑہ سو حدیث کو امام اعظم نے روایت کیا ہی آدہے مین خطا و غلط
واقع ہوا ابن الجوزی نے کتاب المنتظم مین ان سب اقوال کو ذکر کیا ہی نسائی و ابن عدی نے
بھی انمین جرح و قدح کی ہی میزان الاعتدال مین لکھا ہی النعمان بن ثابت بن زوطی ابو حنیفہ
الکوفی امام اھل الرأی ضعفہ النسائی من جھۃ حفظہ و ابن عدی و آخرون و ترجم
لہ الخطیب فی فصلین و استوعب کلام الفریقین معدلیہ و مضعفیہ عبد الرؤف
مناوی نے فتح القدیر شرح جامع صغیر مین لکھا ہی قال ابو داود اخاف اللہ فی الروایۃ عنہ
ای عن شعیب بن ایوب و النعمان بن ثابت الامام اوردہ الذھبی فی الضعفاء و قال ابن عدی
عامۃ ما یرویہ غلط و تصحیف و زیادات و لہ احادیث صالحۃ امام احمد نے
مالک و اوزاعی سے انکو ضعیف الرای ہونا نقل کیا ہی اسیطرح بیہقی نے بھی لکھا ہی رازی نے
کہا و انما قال فی ابی فلان ذلک لانہ کان یقبل المجاھیل و المقاطیع و المراسیل و ما وقع
الیہ من حدیث بلدہ و انکان ضعیفا یترک القیاس لاجلہ و ما رفع الیہ من احادیث
سائر البلاد و انکان صحیحا لم یقبلہ بل عدل الی الاستحسان و القیاس انتہی مختصر تاریخ
خطیب سے یہ بات بھی ثابت ہی کہ خود امام صاحب نے ذکر اپنی عدم توجہ کا طرف علوم حدیث
و قرآن کے ابتدای طلب علم مین فرمایا ہی و لیس بعد عبادان قریۃ صاحب قاموس نے

بھی غلطی امام صاحب کی علم لغت مین بیان کی جسپر علی قاری نے برا مانا غرضکہ جسقدر جرح
انپر ائمہ جرح و تعدیل سے کی ہی ادنی کسی دوسرے امام کے حق مین نہین کی شیعہ نے رد حنفیہ مین
زمین آسمان کے طیقے ملائے ہین کتب اہل سنت سے جرح انکے امام کی نقل کی ہی یہ لوگ
اونکا جواب نہین لکھتے انکی فرصت کا زمانہ اسی رد اہل سنت مین بسر ہوتا ہی سچ ہی کل
میسر لما خلق له یہ سارے جھگڑے بکھیڑے اسی مذہب قیاس ورای مین ہین ولوکان من
عند غیر الله لوجدوا فیه اختلافا کثیرا اہل حدیث کے آپسمین کوئی جھگڑا ہی نہ کوئی بکھیڑا

ما اہل حدیثیم دغا را نشناسیم ۔ صد شکر کہ در مذہب ما حیلہ و فن نیست

جسنے اپنا ہاتھہ دامن کتاب و سنت مین مارا وہ ساری بلاؤن سے بچ گیا اللهم ارزقنا

ف حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعا آیا ہی لو کان الایمان بالثریا لناله رجال من هؤلاء
رواه الشیخان ایمان اگر ثریا پر ہو تو بھی اوسکو کچھہ لوگ فارس کے پالیوینگے اس حدیث مین
منقبت ہی مومنین فرس کی اَست فرس وسط معمورہ مین رہتے ہی جسکو ارض فارس کہتے ہین
کرمان اہواز وغیرہ بہت اقالیم اسی زمین مین ہین جیحون کی ورے جو ملک ہی اوسکا نام ایران
ہی یہ داخل ارض فارس ہی اسیکو عراق عجم بولتے ہین جو ملک پرے جیحون کی ہی وہ ارض
ترک ہی اوسکو توران کہتے ہین فرس اولاد فارس بن ارم بن سام ہین یا ولد یافث بن نوح
علیہ السلام یہ کہتے ہین ہم ولد کیومرث ہین نسل بنی آدم اونھین سے ہی یہ بہت فرقے ہین
دیلم سکان جبال ہین جیل ساحل بحر طبرستان پر بستے ہین کرد شہرزور کی جبال پر رہتے ہین
منجملہ بلاد فارس کے چند شہرون کے نام لکھے جاتے ہین جنمین بڑے بڑے محدث پیدا
ہوئے سب مین نہین تو اکثر مین تو ضرور اس علم مبارک کے علماء ادھے کتب طبقات
سے ان بلاد کے علما کا حال بخوبی معلوم ہو سکتا ہی **ابرقوه** ارض فارس کا مشہور شہر ہی
فارسی مین اسکا نام برکوہ ہی یعنی فوق الجبل **آبه** ری وہمدان کے بیچ مین ہی قریب ساوہ
اسکے آبہ کے لوگ شیعہ ہین ساوہ کے لوگ سنی ہین اصفہان مین ایک گانون کا نام بھی آبہ ہی

آذربیجان ایک ملک ہی اسمین بہت شہر ہین **آمل** اس نام کا ایک شہر طبرستان مین
ہی جہان کے ابن جریر طبری ہین دوسرا عزوج جیحون مین بخارا کی سمت پہ ہی **ابہر** ایک شہر
اس نام کا ارض جبال مین ہی دوسرا نواحی اصبہان مین **ابیورد** خراسان کا شہر ہے
اردبیل آذربیجان کا شہر ہی **اسفراین** خراسان کا شہر ہی **اصبہان** مشہور شہر ہے
فارس کا **اصل** اس شہر کے چارون طرف دجلہ ہی **انبار** ایک فرات کے کنارے پہ
ہی پہلا شہر عراق کا یہی ہی دوسرا ایک گانون ہی بلخ کا تیسرا مرو مین ہی **ارجان** فارس کا
شہر ہی **اصطخر** پرانا شہر فارس کا ہی **ایلاق** ایک نیشاپور مین دوسرا نواح بخارا مین تیسرا
بلاد شاش مین قریب فرغانہ ہی **استراباد** تین شہرون کا نام ہی ایک درمیان ساریہ و
جرجان کے دوسرا کرخ بیسان مین تیسرا نواح نسا مین اعمال خراسان سے **بیضا** ارض فارس
کا شہر ہی بیضاوی صاحب تفسیر یہین کے تھی **بابل** ارض عراق کا شہر ہی **بغداد**
پہلے ایک قریہ تھا فارس کا پھر وہان شہر آباد ہو گیا **بدخشان** یہ اعلاے طخارستان مین
آباد ہی **بست** سجستان کا ایک شہر ہی **بلخ** خراسان کا ایک عمدہ شہر ہی **باخرز** خراسان
کا شہر ہی **بغشور** ہرات و مرو کے بیچ مین ہی بغوی یہین کے تھے **باب** بخارا کا ایک
گانون ہی **بلاد دیلم** یہ قزوین کے پاس ہین سب جبال مین **بخارا** عمدہ شہر خراسان
فارس کا ہی امام بخاری یہین کے باشندے تھے رح **تستر** ارض اہواز کا شہر ہی **تبریز**
آذربیجان کا بلدہ ہی **ترمذ** ایک قریہ ہی بخارا کا **جبال** ایک مشہور ناحیہ ہی فارسی مین
اوسکو کوہستان کہتے ہین اسکے جانب شرق مین خراسان فارس مغرب مین آذربیجان سے
معظم بلاد اسکے اصفہان ری ہمدان قزوین ہین **جرباذقان** چھوٹا سا شہر ہے
کوہستان کا اصفہان و ہمدان کے بیچ مین **جرجان** قریب طبرستان ہی **جوسقان**
ہمدان کا ایک گانون ہی **جوین** ایک ناحیہ ہی درمیان خراسان و کوہستان کے امام الحرمین
جوینی اسی کی طرف منسوب ہین **جیلان** درمیان قزوین و بحر خزر کے ہی صاحب غنیۃ الطالبین

یمین سے تھے جویرا ایک قریہ ہی نیسابور کا حلوان ہمدان و بغداد کے بیچ مین ہی ایک
نیسابور کے پاس ہی دوسرا کوہستان مین آخر مدن عراق ہی شہر ہی خراسان مشہور شہر
ہین ماوراء النہر کے خواف خاوران خراسان کے شہر ہین خوارزم یہان نہر
جیحون ہی بلاد بدخشان سے نکلکر آئی ہی دامغان رَی و نیسابور کے بیچ مین ہی دو نر بار
ارض جبال کے شہر ہین دیو مشہور شہر ہی سمرقند ماوراء النہر کا شہر ہی عمارت و حسن
مین مثل بخارا کے ہے سناباذ طوس کا گانون ہی ہارون رشید کی قبر یہین ہی سرخس
مرو و نیسابور کے بیچ مین ہی سہرورد ارض جبال کا شہر ہی قریب زنجان سجستان
ایک بڑا ناحیہ ہی سجستان بن فارس کا بسایا ہوا سوس پرانا شہر خوزستان کا ہی سامرا
تکریت و بغداد کے بیچ مین ہی سنہ ۲۲۱ مین معتصم باللہ نے بسایا سند ہند و کرمان کے بیچ مین
ہی شعب بوان ایک زمین ہی بلاد فارس مین منجملہ چار جنت کے شیراز اسکو
احسن بلاد فارس کہا ہی شاذیاخ خراسان کا شہر ہی قریب نیسابور شہرزور اربل و
ہمدان کے بیچ مین ہی شہرستان نیسابور و خوارزم کے درمیان ہی صاحب ملل و نحل
اسی جگہہ کے تھے دوسرا قصبہ کورہ نیسابور ہی ارض فارس سے تیسرے اصفہان کا نام بھی ہے
شروان نوشروان کا آباد کیا ہوا ہی صنعا قصبۂ بلاد یمن ہی ارض حجاز سے دنیا کی
چار جنتون مین ایک جنت یہ بھی ہی یہان صدہا محدث عامل بحدیث پیدا ہوئے جو مجتہد
مطلق تھے طبرستان یہ ناحیہ درمیان عراق و خراسان کے ہی طوس خراسان کا
شہر ہی عسکر مکرم اہواز کا شہر ہی عراق موصل سے عبادان تک طول مین قادسیہ سے
حلوان تک عرض مین ہی اسکو اعدل ارض اللہ اصح تربت کہا ہی فارس مشہور ناحیہ ہی
اسمین پانچ کورہ ہین ایک ارجان جسکو کورہ سابور کہتے ہین دوم اصطخر اسمین بہت شہر ہین
سوم کورۂ سابور ثانی چہارم شاذروان جسکا دار الملک شیراز ہی پنجم سوس فاراب
ماوراء النہر کا شہر ہی فیروزاباد ایک شیراز مین ہی دوسرا مرو سے تین کوس پر تیسرا

آذربیجان مین جو تھا ہرات کے پاس **قنوج** کسی وقت مدینہ اعظم من ہند تھا یہان سے
بڑے عالم صوفی حکیم شاعر محدث ہوئے چارسو برس سے یہ شہر میرے آباء کرام کا مسکن اور اجداد
عظام کا موطن ہی **قندھار** بلاد ہند سے ہی مثل کابل کے **قزوین** یہ دو شہر ہین
چھوٹے شہر کو شہرستان کہتے ہین سابور نے اسکو بنایا اسکے فضائل مین جو احادیث سنن
ابن ماجہ مین آئے ہین موضوع ہین **قم** ارض جبال کا ایک بلدہ ہی اصفہان کے پاس
کوفہ اسکو علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ نے شہر بنایا فرات کے کنارے پر آباد ہی ابو حنیفہ
اسی کی طرف منسوب ہین **کابل** قرمانی نے کہا مدینۃ مشہورۃ بارض الہند بہا النخیل
واہلہا مسلمون وکفار انتہی **کازرون** فارس کا شہر ہی **کرمان** فارس و خراسان
کے بیچ مین ہے **کش** قریب سمرقند کے ہی **مکران** ارض سند مین ہی **ماوراء النہر**
سے مراد نہر جیحون ہی یہان بہت سے مدائن وقری ومزارع عامرہ وغامرہ ہین **مرو**
شہر مدن خراسان سے ہی **مدائن** بناء اکاسرہ سے ہی ساحل دجلہ پر جانب شرقی
بغداد کے نیچے **نسا** خراسان کا ایک شہر ہی قریب سرخس فیروز بن یزدجرد کا بسایا ہوا
امام نسائی یہین کے تھے **نصر اباذ** خراسان کا قریہ ہی **نہاوند** ہمدان کے پاس ہے
نیسابور خراسان کا شہر ہی مسلم صاحب صحیح یہین کے تھے **ہرات** بلاد فارس کا
بہت عمدہ شہر ہی **ہمدان** مدن جبال سے ہی **اہواز** ایک قطر کبیر قاعدہ مملکت فارس
ہی **یمن** عمان سے نجران تک لنبا ہی قرمانی نے کہا اہلہا ارق الناس نفوسا واعرفہم
للحق سماہم اللہ تعالی الناس حیث قال ثم افیضوا من حیث افاض الناس اشارۃ الیہم
سے نکلتا ہی کہ علماء یمن کی پیروی کرنا چاہیے کہ آدمی یہین ہین سے نہ اونکا فقہ زیادہ سے
کامل کوئی ہ کچھ ہوئے تو یہی رندان قدح خوار ہوئے ؛ ابتداء اسلام سے ہمیشہ یہان کی حکومت
بنی حسن مین رہی علم حدیث کا یہ ملک منبع ہی یہان کے علماء ہمیشہ مجتہد مطلق ہوا کئے متبع سنت
صحیحہ رہے انمین تقلید کا مرض پیدا نہوا اس بیماری سے خدا نے انکو تندرست رکھا صنعاء

۲ بزرگوں اکابر مادری کی

ملک کا دار الملک رہا ہجر و شوکان ایک شہر کا ایک عمدہ قریہ ہی امام شوکانی یہین کے تھے صنعا
کے قاضی القضاۃ تھے امام منصور باللہ نے انکو اس عہدہ جلیلہ پر مقرر کیا تھا انھون نے بدعت
زیدیہ کا کل حقہ قلع قمع کیا تمامیہ قضا مطابق کتاب وسنت کے فرمائی بہرحال جتنے محدثین بلاد
وممالک ونواح فارس کے ہین وہ سب مصداق حدیث مذکور کے ہین حدیث مذکور کو ایک شخص
مین حصر کرنا وہ بھی اوس شخص مین جو کابل کا تھا نہ فارس کا انصاف کا خون کرنا ہی فارس ہی کا کوئی
سہی لیکن لفظ حدیث جمع ہی نہ مفرد اہل فارس نے کیا گناہ کیا ہی کہ باوجود مزید علم وفضل کے وہ مصداق
حدیث کے نہوئے تمام فارس کے ملک مین باوجود اس طول وعرض بلاد ومدائن وقری کے
صرف ایک امام صاحب ہی اوسکے محل وموقع ٹھہرے انا للہ وانا الیہ راجعون

تنبیہ

امام ابوحنیفہ رحمہ کے باپ ثابت دادا زوطی تھے ابن خلکان نے کہا زوطی نبطی نام ہی زوطی
کابل کے تھے کابل ناحیہ معروف ہی بلاد ہند سے سنہ ۵۹ھ مین انکی قبر پر ایک مدرسہ بنایا گیا سنہ
مین پیدا ہوئے ۱۵۰ھ مین مر گئے انتہی انکے وقت مین انس بن مالک عبداللہ بن ابی اوفی
کوفے مین سہل بن ساعدہ مدینے مین ابو الطفیل عامر بن واثلہ مکے مین تھے مگر نہ کسی کو دیکھا نہ
کسی سے کچھ سیکھا یہ شاگرد تابعین ہین اس لیے تبع تابعین ٹھہرے مگر ابن حجر نے کہا ابن ابی اوفی
سے ایک حدیث روایت کی ہی خطیب نے کہا انس کو دیکھا ہی ذہبی نے کہا یعنی صغر سن مین
کسی نے کہا تین حدیثین انسے روایت کی ہین عینی نے کہا انکو ایک جماعت صحابہ سے سماع ہی
شیخ قاسم حنفی نے عینی پر اس نقل کا رد کیا علی قاری حنفی نے کہا سخاوی کہتے ہین معتمد عدم
روایت ہی صحابہ سے غرضکہ اگر یہ بات بھی مان لیجاوے کہ انکے طفولیت مین بعض صحابہ بعض
بلاد دور دست یا انس کوفے مین موجود تھے تو بھی رویت و روایت انکی اونسے صحیح طور پر ثابت
نہین ہوتی مجرد معاصرت سے کوئی شخص تابعی نہین ہو سکتا ہی اس باب مین اعتبار قول محدثین
کا ہی نہ فقہاء مقلدین کا انکا تو یہ حال ہی کہ در مختار مین لکھا ہی عیسی علیہ السلام جب آوینگے

انھین کے مذہب کے موافق عمل کرینگے علی قاری نے اسکا رد کیا ہی بعض مذہب نے کہا مہدی
موعود انکے مقلد ہونگے خضر نے ایک عمر دراز سے علم سیکھا ہی علی قاری نے اسکا رد بھی کیا ہی
ابن عربی نے کہا مقلد مہدی کے دشمن ہونگے شعرانی نے کہا انکا مذہب آخر مذاہب ہی انقطاع
مین یہ کشف اگر صحیح ہی تو وہ زمانہ اب آگیا کہ مذہب حنفیہ منقطع ہو جاوے اسلیے امام مہدی موعود
کے ظہور کا وقت یعنی حسب مکشوفات وقرائن آثار نزدیک آگیا ہی مہدی کے وقت مین کوئی
مذہب نہوگا نہ حنفی نہ مالکی نہ شافعی فقط اتباع کتاب وسنت ہوگا اسیطرح عیسی علیہ السلام تابع احکام اسلام
ہونگے موسی علیہ السلام اگر زندہ ہوتے تو انکو بھی کچھ چارہ سوای اتباع کے نہوتا عقود الجمان
مین کہا ہی کہ آخر ۸۳۸ مین ایک کتاب شائع ہوئی جسمین لکھی باتین بیچ امام ابو حنیفہ لکھی تھین
اسلیے یہ کتاب مین نے اونکے مناقب مین لکھی انتہی اس سے معلوم ہوا کہ تین سو برس پہلے بھی
کچھ لوگ حقیقت حال اس مذہب سے متنبہ ہو گئے تھے آخر اصحاب روی زمین ہوت مین
ابو الطفیل صحابی ہین انکا انتقال سنہ ۱۰۰ یا ۱۱۰ھ بہت یا کچھ کم وبیش مین ہوا انس بن مالک
انسے بھی پہلے تھے امام صاحب کی عمر اوسوقت بہت کم ہوگی پھر روایت ان سے کسطرح ہو سکتی ہے
بخاری بخارا کے مسلم نیساپور کے ابو داود سجستان کے ترمذی ترمذ کے نسائی نسا کے ابن ماجہ
قزوین کے تھے یہ سب ملک فارس کے رجال وابطال فحول ہین حدیث ابی ہریرہ جو صحیحین مین
ہی لناله رجال من هؤلاء انھین پر صادق آتی ہی انکے بعد اور پھر جو انکے تلامذہ تھے مملکت
فارس ہی سے اوٹھے ایک عالم اہل حدیث کا فارس سے نکلا یہ خبر گویا معجزہ ہی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کا ایک علم ہی اعلام نبوت سے انکا علم امام ابی حنیفہ سے سو چند ہزار چند بلکہ لاکھ چند
زیادہ تھا وللہ الحمد یہ بات سارے کتب طبقات وتراجم سے بلا خلاف ثابت ہی امام صاحب کو
بعض اہل علم نے زیدی جہمی معتزلی مرجی کہا ہی قیاس ورای کا امام بتایا ہی سب کو انکا عیال
ٹھہرایا ہی اصحاب امہات ست مین کسیکی نسبت یہ جرح نہین کیے گئے مجرد تقدم زمان موجب
فضیلت وتقلید امام نہین ہو سکتا ہی امام صاحب اگر تابعی ہین تو ہون ع دل ما شاد چشم ما روشن

افضل تابعین سعید بن المسیب کو علم مین اویس قرنی کو زہد مین بتایا ہی پھر اونھین کی تقلید
کرنا اچھا ہو گا کہ الامثل فالامثل تاج سبکی و ابن عبد البر نے کہا ہی انکو بدی سے یاد نکرو
یہ افضل و اورع تھے انتہی اہل حدیث تو کسیکو بھی بدی سے یاد نہین کرتے سب کے لیے دعا
کرتے ہین جرح و تعدیل جو ایک عمدہ فن علم حدیث کا ہی وہ اس بدی مین داخل نہین ہی خود
سبکی و ابن عبد البر نے برتا و اس علم کا کیا ہی مقلدین جب کسیکو دیکھتے ہین کہ تقلید ناس سے
مانع ہی تو اس منع کو امام صاحب کی بدی سمجھتے ہین یہ انکے عقل کا قصور ہی امام صاحب نے
تو یہی فرمایا ہی کہ اتباع کتاب و سنت کرو تقلید نکرو وہ تو یہ فرما کر چھوٹ گئے اہل اتباع اونکی
کہنے پر چلے حنفیہ نے یہ کہنا اونکا بالکل نہ سنا ایک نیا مذہب اونکا بجای خود پنچایت سے مقرر
کیا اوس مذہب کی تقلید کو واجب بتایا یہ لاکھون تفریعات جو اس مذہب مین نکلے ہین جیسے
طبقات والون نے نکالے ہین خدا جانتا ہی امام صاحب کے فرشتون کو بھی اوسکی خبر نہین تھی
امام صاحب اگر آج زندہ ہوتے تو بیزاری اونکی ان مقلدون سے نسبت اوس بیزاری کے
جو اہل اتباع کو مقلدون سے ہی زیادہ تر ہوتی خیر اب حشر و نشر بھی قریب ہی وہان یہ سب
جھگڑا چک جاویگا یہ فوائد جو اس جگہہ لکھے گئے گو خاطر عاطر اہل زمان پر ناگوار ہونگے لکن جناب
گواہ ہی دل دردمند آگاہ ہی کہ مقصود اس بیان سے رد کرنا بدعات مقلدین کا ہی نہ توہین
ائمہ مجتہدین اعاذنا اللہ منہ یہ سب ہمارے ائمہ تھے سلف صلحا تھے اس امت کے امام
وقت کو جو حق پسند تھے حق گوئی پیروی حق چاہیے ویسی ہی انسے ثابت ہوئی ہی انھون نے
تبلیغ حق مین کوتاہی نہین فرمائی عوام جو اتباع ہر ناحق اذناب ہر ناحق ہوا کرتے ہین تو انکی
ارشاد کے موافق اگر نچلے تو اسمین انکا کیا قصور ہی جسطرح صلحا و امت اولیا ملت تابع حق
تھے اونھون نے کسیکو نہین کہا کہ تم ہماری گور پر گنبد بنانا نذر نیاز لانا ہم سے حاجت مانگنا مگر
اونکے مریدون نے نمانا اسمین اونپر کوئی الزام عائد نہین ہوتا مولوی اسمعیل شہید کی قبر پر
بعض ناسناس چڑہاتے ہین اپنا ایمان ستیاناس کرتے ہین بعضی لوگ سید احمد بریلوی کو

ہندی وسط عصر اکثر غائب بتاتے ہین مثل روافض کے اونکے ظہور کا اعتقاد رکھتے ہین بہالا اسکا کیا بھرم ہی یہ تو مثل اہل رد شرک و بدعت تھے مگر ہمل کا برا ہو ہمیشہ ان کو انکو ... حیات و ممات مین ایذا پہونچی سوا اہل حدیث و متبعین سنن کے کوئی گروہ ایسا نہ دیکھا جسنے خلاف اپنے امام یا پیر کا نکیا ہو ایک ہی گروہ تو اس آفت سے بچگیا باقی سب کے سب بدعت کے جال یا شرک کی دلدل مین پھنس رہے ہین کانون مین سیسہ ڈال کر بیٹھے ہین سنا ہی اونکو سمجھاؤ سو آیتین حدیثین سناؤ کب سنتے ہین کسکی بات مانتے ہین پشت پشت سے مرض تقلید سقم قیاس علت رای دا جہل جا رہی شرک و رد بدعت مین گرفتار چلے آتے ہین اہل کتاب کے قدم بقدم چلتے ہین حدیث ـ سالت کو بنظر حقارت دیکھتے ہین علما حدیث کی توہین کرتے ہین مسائل منصوصہ کے منکر ہین فروع مدروسہ کے مقر ہین قرآن و حدیث گویا انکے نزدیک منسوخ ہوگیا ہی یہی رای و قیاس محکم ہی کہتے ہین دین یہی ہی جو وقایہ کنز قدوری درمختار وغیرہ مین لکھا ہی جو صحاح و سنن مین ہی وہ لائق عمل نہین ہے

کوچۂ عشق کی راہین کوئی ہمسے پوچھے　　　خضر کیا جانین غریب اگلے زمانے والے

یہ شکوہ کچھ خاص نسبت حنفیہ کے نہین ہی سارے مقلدین مذاہب معتبرہ اصحاب مشارب مبتدعہ کا یہی شیوہ ہی ظلمت کو نور سمجھ لیا ہی نور کو دل سے دور کر دیا ہی اسلام خالص کے بعد پھر کفر شرک بدع مین گرتے ہین خدا و رسول سے زیادہ محبت مجتہدین کی رکھتے ہین حالانکہ حدیث شریف مین آیا ہی ثلاث من کن فیه وجد بهن حلاوة الایمان من کان الله ورسوله احب الیه مما سواهما ومن احب عبدا لا یحبه الا لله ومن یکره ان یعود فی الکفر بعد ان انقذه الله منه کما یکره ان یلقی فی النار رواه البخاری ... دیکھو مصداق اس حدیث کے اہل حدیث ہین یا ارباب رای رثیث الا انصاف احسن الاوصاف وبالله التوفیق

بیان فروق فرقان مجید

قرآن شریف مین کئی جگہہ کئی چیزون کے حق مین یون فرمایا ہی کہ یہ چیز او روہ چیز برابر نہین
ازانجملہ سورۂ آل عمران پارہ چہارم لن تنالوا مین فرمایا ہی افمن اتبع رضوان اللہ کمن باء
بسخط من اللہ وماواہ جہنم ہم درجات عند اللہ کیا ایک شخص جو تابع ہی اللہ کے
مرضی کا برابر ہی اوسکے جو کمالایا غصہ اللہ کا اور اوسکا ٹھکانا دوزخ ہی اور بری جگہہ پہونچا لوگ
کئی درجہ ہین اللہ کے ہان معلوم ہوا متبع و مبتدع برابر نہین جسطرح نبی و رسب خلق برابر نہین
مراتب لوگون کے جدا جدا ہین سورۂ نساء پارہ پنجم محصنات مین ارشاد کیا ہی لایستوی
القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر والمجاھدون فی سبیل اللہ باموالھم وانفسھم
برابر نہین بیٹھنے والے مسلمان جنکو بدن کا نقصان نہین اور لڑنے والے اللہ کی راہ مین اپنے
مال و جان سے فضل اللہ المجاھدین باموالھم وانفسھم علی القاعدین درجۃ
بڑائی دی اللہ نے لڑنے والون کو اپنے مال و جان سے اونپر جو بیٹھے ہین درجے مین اس
آیت مین یہ فرمایا کہ مجاہد غیر مجاہد برابر نہین ہین گو خوبی اسلام مین برابر ہین لکن درجہ مجاہد کا
بڑہا ہوا ہی مراد یہان جہاد فی سبیل اللہ ہی اگرچہ آیت ہر قسم کی جہاد کو جسمین مال و جان مومن
صرف ہو شامل ہی سورۂ مائدہ پارہ ہفتم اذا سمعوا مین فرمایا ہی قل لا یستوی الخبیث
والطیب ولو اعجبک کثرۃ الخبیث فاتقوا اللہ یا اولی الالباب لعلکم تفلحون تو کہہ
برابر نہین گندا اور پاک اگرچہ تمکو خوش لگے کثرت گندی کی سو ڈرتے رہو اللہ سے ای عقل والو
شاید تمہارا بھلا ہو یعنی موافق حکم شرع جو ہاتھ لگے وہ پاک ہی تھوڑا بھی بہتر خلاف شرع
جو ہاتھ لگے وہ ناپاک ہی اوسکی زیادتی پر نظر نکرے بکری کا گوشت سیر بھر سور کے من بھر
گوشت سے بہتر ہی یہان حلال حرام رزق کا فرق بتایا حلال رزق وہ ہی جو ہاتھ کی محنت سے
پیدا ہو یا ترکے مین یا ہبہ مین یا عطیۂ سلطنت مین ہاتھ لگے یا مثل اسکے حرام رزق کی
شکلین ہین چوری خیانت رشوت غصب وغیرہ سورۂ انعام پارہ مذکور مین ہی قل ھل
یستوی الاعمی والبصیر افلا تتفکرون تو کہہ کب برابر ہوسکے اندہا اور دیکھتا کیا تم دہیان

نہین رہتے یعنی پیغمبر لوگ آدمی کے سوا کچھہ اور نہین ہو جاتے کہ اونسے محال باتین ظاہر ہوین یہی ایک اندھے
دیکھنے کا فرق ہی تم سب اندھے ہو وہ دیکھتا ہی اسیطرح جو وارث انبیا ہین یعنی علما قرآن و حدیث
وہ دیکھتے ہین مقلد جو خلاف قرآن و حدیث لوگون کی رای پر چلتے ہین اندھے ہین جیسے فرمایا کہ ذرا
دہیان تو کرو دین مین تقلید کا فتنہ کچھہ کم نہین ہی قیامت کی نشانی ہی ع آلہی یہ تحقیق وہ ہم
کہ مقلد را چو عینک تا بکے بر چشم دیگران بینید ۵ سورہ انعام پارہ ہشتم ولو اننا مین فرمایا اومن کان میتا
فاحییناہ وجعلنا لہ نورا یمشی بہ فی الناس کمن مثلہ فی الظلمات لیس بخارج منہا کذلک زین
للذین کفروا ما کانوا یعملون بھلا ایک شخص کہ مردہ تھا پہر ہم نے اوسکو زندہ کیا دی اوسکو روشنی کہ لیے پہرتا ہے
لوگون مین برابر ہی اوسکے کہ جسکا حال یہ ہی کہ اندھیرون مین پڑا ہی وہان سے نکل نہین سکتا اسیطرح بھلا دکھایا ہے
کافرون کو جو کام کرتے ہین یہ مثال فرمائی مومن و کافر کی کہ مومن زندہ و با نور ہی کافر مردہ ہی اندھیرے مین پڑا ہوا
دونو برابر نہین ہین سورہ توبہ پارہ دہم و اعلموا مین ہے اجعلتم سقایۃ الحاج وعمارۃ المسجد الحرام کمن آمن باللہ
والیوم الآخر وجاھد فی سبیل اللہ لا یستوون عند اللہ واللہ لا یھدی القوم الظالمین کیا تمنے ٹھہرایا
حاجیون کا پانی پلانا مسجد الحرام کا بسانا برابر اوسکے جو یقین لایا اللہ پر پچھلے دن پر لڑا اللہ کی راہ مین نہین برابر اللہ کے
پاس اللہ راہ نہین دیتا بے انصاف لوگون کو یہان فرق بتایا کہ یہ دونو کام برابر نہین مشرکون کی خدمت قبول نہین
کوئی مسلمان خدمت کرے تو قبول ہی سورہ ہود پارہ دوازدہم وما من دابۃ مین ارشاد کیا مثل الفریقین کالاعمی
والاصم والبصیر والسمیع ھل یستویان مثلا افلا تذکرون مثال دونو فرقون کی جیسا ایک اندھا بہرا ایک دیکھتا
سنتا کیا برابر ہی دونو کا حال پھر کیا تم دھیان نہین کرتے مراد دو فرقون سے ایک فرقہ کفار کا ہی جو خدا کی راہ سے
روکتے ہین اوسمین ٹیڑھا پن ڈھونڈتے ہین آخرت سے منکر مین یہی ہین جو ہار بیٹھے اپنی جان گم ہو گیا اونسے جو جھوٹ
باندھتے تھے ایسا فرقہ اس صدی مین نیچریہ کا گروہ ہی دوسرا فرقہ اہل اسلام کا ہی جو ایمان لائے نیکیان کین اپنے رب
کیطرف جھکے عاجزی کی یہ ہین جنت کے لوگ یہ اوسمین رہا کرینگے پہلے گروہ کو اندھا بہرا کہا دوسرے کو دیکھتا سنتا
بتایا دونو کا فرق سمجھا دیا سورہ رعد پارہ ۱۳ وما ابرئ نفسی مین فرمایا قل ھل یستوی الاعمی والبصیر ام ھل تستوی
الظلمات والنور کہہ کوئی برابر ہوتا ہی اندھا دیکھتا یا کہین برابر ہی اندھیرا اوجالا اسی آیت کے اول مین اللہ شریک کا

ذکر کیا ہی پھر یہ تفرقہ بیان فرمایا معلوم ہوا موحد مشرک کسیطرح برابر نہین ہو سکتا توحید بصارت وغیرہ
و تاریکی ہی اسی سورہ و پارہ مین کہا ہی افمن یعلم انما انزل الیک من ربک الحق کمن ہو اعمی انما یتذکر اولوا
الالباب بھلا جو شخص جانتا ہی کہ جو کچھ اوترا تجکو تیرے رب سے تحقیق ہی برابر ہوگا اوسکے جو اندھا ہی ہی سمجھتے ہین
عقل والے یہ مثال ہی مومن و کافر کی تبع جو قرآن و حدیث کو مانتا ہی مومن ہی متبع جو ان دونو کا انکار کرے
کو مونہ سے نکلے اندھا ہی سورہ نحل پارہ ۱۴ ربما یود الذین مین ہی ضرب اللہ مثلا عبدا مملوکا لا یقدر علی
شیٔ و من رزقناہ منا رزقا حسنا فہو ینفق منہ سرا و جہرا ہل یستوون الحمد للہ بل اکثرہم لا
یعلمون اللہ نے بتائی ایک کہاوت ایک بندہ پرایا مال نہین مقدور رکھتا کسی چیز پر اور ایک جسکو نے روزی
دی اپنی طرف سے خاصی وزی سو وہ خرچ کرتا ہی اسمین سے چھپے کھلے کہین برابر ہوتے ہین سب تعریف
اللہ کو ہی پر بہت لوگ نہین جانتے یعنی اللہ ہر چیز کا مالک ہی جسکو جو چاہے دے بت اسی چیز کے
مالک نہین ہین بلکہ آپ پرایا مال ہین یہان فرق بتایا معبود برحق رب برحق کا رب باطل معبود باطل
سے اسکے بعد اسی سورہ اسی پارے مین اسی آیت کے بعد یہ فرمایا وضرب اللہ مثلا رجلین
احدہما ابکم لا یقدر علی شیٔ وہو کل علی مولاہ اینما یوجہہ لا یات بخیر ہل یستوی ہو و من
یامر بالعدل وہو علی صراط مستقیم بتائی اللہ نے ایک مثال دو مرد ہین ایک گونگا کچہہ کام
نہین کر سکتا وہ بوجہ ہی اپنے صاحب پر جسطرف اوسکو بھیجے کچہہ بھلا نکر لاوے کہین برابر ہی وہ
اور ایک شخص جو حکم کرتا ہی انصاف پر ہی سیدہی راہ پر یعنی خدا کے دو بندے ایک بت نکما نہ
چل سکے نہ چل سکے جیسے گونگا غلام دوسرا رسول جو اللہ کی راہ بتاوے ہزارون کو آپ بندگی
پر قائم ہی اوسکے تابع بہتر پایا اسکے اسی سورہ اسی پارے مین فرمایا ہی افمن یخلق کمن لا یخلق
افلا تذکرون بھلا جو پیدا کرے برابر ہی اوسکے جو پیدا نکرے کیا تم سوچ نہین کرتے یعنی خالق
و عاجز برابر نہین اسمین انکار ہی مشرکون پر جو مخلوقات کو برابر خالق کے اعتقاد کرتے ہین کہان
وہ جسکو ہر چیز کے پیدا کرنے پر قدرت حاصل ہی ہر خیر و شر اوسکے خلق سے ہوتا ہی کہان وہ
جو کچہہ پیدا نکر سکے بلکہ خود مخلوق ہو جیسے انداد و اصنام و انبیا و اولیا و شیاطین و جن وغیرہ

کہ یہ سب مخلوق ہین خالق نہین سورۂ قصص پارہ بستم امن خلق السموات مین ہی افمن وعدناہ
وعدا حسنا فهو لاقيه كمن متعناه متاع الحياة الدنيا ثم هو يوم القيامة من المحضرين
بهلا ایک شخص جسکو ہمنے وعدہ دیا ہی اوسکو اچھا وعدہ سو اوسکو پانے والا ہی برابر ہی اوسکے
جسکو ہمنے برتوایا برتاو دنیا کے جیتے پھر وہ قیامت کے دن پکڑا آیا آخر آیت مین فرق بتایا
مومن و کافر کا مومن سے وعدہ جنت کا ہی کافر کے لیے یہی متاع دنیا ہی فقط یہ دو تو برابر
نہین ہوسکتے ایک کا چھٹکارا ہوگا دوسرا پکڑا جاویگا سورۂ احزاب پارہ ۲۱ اتل ما اوحی مین ہے
افمن كان مؤمنا كمن كان فاسقا لا يستوون بهلا ایک جو ہی ایمان پر برابر اوسکے ہی
جو بیحکم ہی نہین برابر ہوتے یعنی یہ دو تو اسکے بعد فرمایا ہی جو لوگ ایمان لائے کئے کام بہلے انکو
باغ ہین رہنے کے مہمانی اوسپر جو کرتے تھے اور جو فاسق ہوئے اونکا گھر ہی آگ جب چاہین کہ
نکل پڑین اوسمین سے اولٹے جاوین پھر اوسی مین اور کہا جاوے اونسے چکھو آگ کی مار جسکو
تم جھٹلاتے معلوم ہوا فسق کا اطلاق کافر پر بھی آتا ہی جسطرح مسلمان بیحکم پر یہ لفظ
بولا جاتا ہی سورۂ فاطر پارہ ۲۲ و من یقنت مین فرمایا وما یستوی البحران هذا عذب فرات
سائغ شرابه وهذا ملح اجاج برابر نہین دو دریا یہ میٹھا ہی پیاس بجھاتا ہی پینے مین چلتا ہی
اور یہ کھاری کڑوا یعنی کفر و اسلام برابر نہین حتی اکفر کو مغلوب ہی کریگا اگرچہ تمکو دونو سے
فائدہ ملیگا مسلمانون سے قوت دین کے کافرون سے جزیہ خراج جیسے گوشت کہ میٹھے کھاری
دونو سے نکلتا ہی یعنی مچھلی گہنا اسی سورے مین اسی پارے مین کئی آیت کے بعد فرمایا ہی
وما يستوي الاعمى والبصير ولا الظلمات ولا النور ولا الظل ولا الحرور وما
يستوي الاحياء ولا الاموات برابر نہین اندھا دیکھتا نہ اندھیرا نہ اوجالا نہ سایہ نہ لو نہ
برابر جیتے نہ مردے یہ الفاظ عامہ شامل ہین ہر خیر و شر ہر زشت و خوب ہر راست و کجی
ہر حق و باطل ہر صواب و خطا کو سورۂ ص پارہ ۲۳ مین ہی ام نجعل الذين آمنوا وعملوا
الصالحات كالمفسدين في الارض ام نجعل المتقين كالفجار کیا ہم کرینگے ایمان والون کو

جو کرتے ہین نیکیان برابر اونکے جو خرابی ڈالین ملک مین کیا ہم کرینگے ڈر والون کو برابر ڈھیٹ
لوگون کے اسمین یہ فرمایا کہ نیک و بد متقی و فاجر برابر نہین اسواسطے مومن اچھے ہین کافر سے بدتر ہین
متقی اچھے ہین فاسق فاجر اونکی برابر نہین سورہ زمر پارہ ۲۳ و غالی مین فرمایا ہی قل ہل
یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون انما یتذکر اولوا الالباب ۔ تو کہہ کوئی برابر ہوتے
ہین سمجھ والے اور بے سمجھ وہی سوچتے ہین جنکو عقل ہی یہان صراحت ہی اس بات کی کہ عالم
جاہل برابر نہین عالم کو عقلمند بتایا اس سے معلوم ہوا کہ جاہل عقلمند نہی ؛ عقلمند آیات سے
پہلے یہ کہا تھا جب لگی آدمی کو سختی پکارے اپنے رب کو رجوع ہوکر اوسکی طرف پھر بخشے اوسکو
نعمت اپنی طرف سے بھول جاوے جو پکارتا تھا اوس کام کو پہلے سے اور ٹھہراوے اللہ کی برابر
اور تاکہ بہکاوے اوسکی راہ سے تو کہہ برت لی ساتھ اپنے منکری کے تھوڑے دن تو ہے
آگ والون مین بھلا جو ایک بندگی مین لگا ہی گھڑیون رات کو سجدہ کرتا کھڑا ہوا خطرہ رکھتا ہی
آخرت کا امید رکھتا ہی اپنے رب کے مہر کی یہ فرق بیان کیا مشرک و موحد عابد کا اور اشارہ کیا
کہ ایمان درمیان خوف و رجا کے ہی یہ دونو آدمی برابر نہین ہین اس جگہ اہل شرک سے نفی علم
کی ہے معلوم ہوا کہ مشرک کتنا ہی پڑھ جاوے کیسی ہی حکمت نکالے کسی درجے کی اوسکو عقل کیون نہو
وہ درحقیقت جاہل ہی موحد عابد گو فن حکمت نجانے فن معقول نہ سیکھے پر عالم ہی اسی طرح حال
مقلد و محقق کا ہی کہ پہلا جاہل ہے پچھلا عالم ہی سورہ زمر پارہ مذکور مین دوسری جگہ فرمایا ہی
ضرب اللہ مثلا رجلا فیہ شرکاء متشاکسون و رجلا سلما لرجل ہل یستویان مثلا
الحمد للہ بل اکثرہم لا یعلمون ۔ اللہ نے بتائی ایک کہاوت ایک مرد ہی اوسمین کئی شریک
ضدی ایک مرد ہی پورا ایک شخص کا کوئی برابر ہوتی ہی انکی کہاوت سب خوبی اللہ کو ہی پر وہ
بہت لوگ سمجھ نہین رکھتے یعنی ایک غلام جو کئی کا ہو کوئی اوسکو اپنا نسمجھے تو اوسکی پوری خبر
نلی ایک غلام جو سارا ایک ہی کا ہو وہ اوسکو اپنا سمجھے پوری خبر لی یہ مثال ہی اونکی جو ایک
رب کے بندے ہین اور جو کئی رب کے بندے انتہی مطلب یہ کہ موحد مشرک برابر نہین

یہ مثال عقل مین بھی صادق آتی ہی دیکھو تبع ایک ہی رسول کے تابع ہین اہل تقلید نے کیسے مولوی درویش ٹھہرایے ہین اتخذوا احبارھم و رھبانھم اربابا من دون اللہ سورۂ مومن پارہ ۲۴ فرمایا ظالم ہین ہی وما یستوی الاعمی والبصیر والذین امنوا وعملوا الصالحات ولا المسیٔ قلیلا ما تتذکرون برابر نہین اندہا دیکھتا ایماندار جو نیک کام کیسے ہین یہ بدکار تم تھوڑا سوچ کرتے ہو یعنی ایکدن چاہیے کہ انکا فرق کھلے آگے یہ فرمایا تحقیق وہ گھڑی آنی ہی اوسمین دہوکا نہین لیکن بہت لوگ نہین مانتے یعنی قیامت کا انکار کرتے ہین حالانکہ قیامت بے شک آئیگی بے آئے رہیگی آج سوا اسلام کے جتنے فرقے دنیا مین ہین سبکو قیامت کا انکار ہی گو اونکے کتب قدیم یا مذہب سابق مین ذکر قیامت کا موجود ہو جیسے توریت انجیل وغیرہ مین یہ لوگ اہل کتاب کہلاتے ہین مگر مضمون کتاب کے منکر ہین آن دونو کتابون سے معاد جسمانی ثابت ہی یہ کہتے ہین نہین اگر ہی تو فقط روحانی ہی اب اوس روحانی کو اتا پتا انھین نہین ملتا صاف صاف انکار ہی جو کچھ ہی یہی دنیا کا جینا مرنا ہی مرے پیچھے کسی نے دیکھا کہ کیا ہوگا جو بات عقل مین نہ آوے جو چیز آنکھ سے نظر نہ پڑے بھلا اوسکی توقع پر نقد چھوڑنا اودہار کے پیچھے لگنا بے عقلی نہین تو پھر کیا ہی لاحول ولا قوۃ الا باللہ آیت مین یہ فرق بتایا کہ صالح و فاسق برابر نہین وہ دیکھتا ہی قیامت پر یقین لاتا ہی یہ اندہا ہی اسکو قیامت کا آنا نہین سوجھتا اگر سوجھتا ہوتا تو یہ جرأت فسق وفجور و اصرار عمل پر نہوتی سورۂ حم سجدہ پارہ ۲۴ مین ہی ولا تستوی الحسنۃ ولا السیئۃ ادفع بالتی ھی احسن برابر نہین نیکی نہ بدی جواب مین تو کہہ اوس سے بہتر اسمین فرق بتایا نیکی بدی کا اور یہ سکھلایا کہ بدی کا جواب نیکی سے دینا اچھا ہی گو دل مین دوست نہو ظاہر مین اس برتاو سے دشمن دوست ہوجاتا ہی اسکے بعد یہ کہا ہی کہ یہ بات ملتی ہی انھین کو جو سہار رکھتے ہین جسکی بڑی قسمت ہی دیکھو متبعین سنت مقابلہ اہل بدعت مین کیا کچھ صبر نہین کرتے اونکے دشنام کے جواب مین اپنی تہذیب نہین چھوڑتے سورۂ جاثیہ پارہ ۲۵ الیہ یرد مین فرمایا ہی ام حسب الذین اجترحوا

السیئات ان نجعلهم کالذین امنوا وعملوا الصالحات سواء محیاهم ومماتهم ساء ما یحکمون کیا خیال رکھتے ہین جھوٹ مانے کمائی ہین برائیان کہ ہم کردینگے اونکو برابر اونکے جو یقین لائے اور کئی کام بہلے ایک سا ہی اونکا جینا اور مرنا برے دعوے ہین جو کرتے ہین معلوم ہوا کہ بُرون کا جینا مرنا نیکون کے جینے مرنے کی برابر نہین نیکون کے دونو حال اچہے بُرون کے دونو حال بُرے حدیث مین آیا ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جنازے کو دیکھکر فرمایا کہ یہ مستریح ہی یا مستراح منہ صحابہ نے کہا مستریح کون مستراح منہ کون فرمایا مستریح وہ ہی جو مرکر دنیا کے آفات سے چھوٹ گیا یہان کی تکلیف سے نکل کر آرام مین ہوگیا مستراح منہ وہ ہی جسکے مرنے سے لوگون نے چین پایا اوسکے ظلم وایذا رسانی سے خلق کو نجات ملی وکما قال

توچنان زی کہ چو میری برہی نہ چنان گر تو بمیرے برہیت

سورۂ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پارہ ۲۶ حم مین ارشاد کیا ہی افمن کان علی بینۃ من ربہ کمن زین لہ سوء عملہ واتبعوا اھواءھم بہلا ایک جو چلتا ہی سوجھے راہ پر اپنے رب کی برابر ہی اوسکے جسکو بہلا کر دکھایا اوسکا کام چلتے ہین اپنی خواہشون پر اسمین فرق بتایا درمیان متبع و مبتدع کے متبع دلیل پر چلتا ہی مبتدع تابع ہوا ہی سورۂ حدید پارہ ۲۷ قال فما خطبکم مین فرمایا ہی لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا وکلا وعد اللہ الحسنی برابر نہین تم مین جسنے خرچ کیا فتح سے پہلے اور لڑا اون لوگون کا درجہ بڑا ہی اونسے جو خرچ کرین اوس سے پیچھے اور لڑین سبکو وعدہ دیا اللہ نے خوبی کا یہ آیت اگرچہ حق مین صحابہ کے اوتری ہی لیکن اعتبار عموم لفظ کا ہی نہ خصوص سبب کا مطلب یہ ہی کہ حاجت وضرورت کے وقت جو کام اللہ پاک کے لیے کیا جاوے اوسکا اجر اوس کرنے والے کا درجہ بڑا ہی اوس سے جو وقت فراغت کے کام کرے اسی لیے حدیث مین آیا ہی کہ زمانہ فتنے مین عبادت کرنا ایسا ہی جیسے میری طرف ہجرت کرنا فساد امت کے وقت سنت پر چلنا برابر سو شہید کے ثواب لینا ہی جب وقت ہاتھہ سے نکل گیا تو پھر کیا بھی تو کیا

بہت ہوا اوس کام کی مزدوری مل گئی یہ تو نہوا کہ خلعت ملتے عہدہ ملتا منصب بڑھتا درجہ بلند ہوتا قرآن شریف مین جتنے فرق بیان کیے ہین اونکا ظہور اگرچہ وقت نزول قرآن موجود تھا لکن اس زمانۂ آخر مین پورا پورا اوسکا نظر آتا ہی لوگ یہ سمجھتے ہین کہ جنکے حق مین یہ آیتین اوتری ہین وہ گذر گئے ہوچکے یہ نہین سمجھتے کہ مصداق اونکا قیامت تک پایا جاویگا کوئی بلا آفت خرابی ایسی نہین ہی کہ جو اوسوقت تھی اب نہواتنی بات ہی کہ اہل ایمان کہ جو متبع کتاب وسنت ہین یہ مصداق ہر زمانے مین معلوم ہوتا رہتا ہی جو مبتدع یا بندہ رای وقیاس ہین اونکو نہین سوجھتا سورۂ حشر پارۂ ۲۸ قد سمع اللہ مین فرمایا ہی لا یستوی اصحاب النار واصحاب الجنۃ اصحاب الجنۃ ہم الفائزون برابر نہین لوگ دوزخ کے اور لوگ بہشت کے بہشت کے لوگ وہی ہین مراد کو پہونچے بیان ذکر دوزخیونکا شاید اسلیے پہلے کیا گیا ہی کہ دوزخ والے بہت ہین بہشت والے کم ہین دیکھو آدم سے لیکر اسوقت تک جتنی امتین گذرین جنمین پیغمبر آئے اونمین ایمان لانے والے کم تھے مٹھی بھر باقی سب کے سب کافر رہے خواہ دنیا مین اونپر عذاب آیا یا نہ آیا یہ سب دوزخی ہین بے گنتی بے شمار ہین بہشت والے اونمین بہت کم ہوئے سب سے زیادہ بہشتی یہی مسلمان ہین لکن جبکہ شرک و بدعت وکفر سے جلی ہو یا خفی بچتے رہین تبھین تو پھر وہی بات ہی جو قرآن مین فرمایا ہی وما یؤمن اکثرہم باللہ الا وہم مشرکون معلوم ہوا کہ ایمان زبانی کے ساتھ کفر و شرک بھی جمع ہوتا ہی یہ بات نہین ہی کہ جسنے مونہ سے اقرار ایمان کا کیا کلمہ پڑہا اوسکو شرک نقصان نہ پہونچاوے جو لوگ ایمان لاکر مسلمان بنکر اعمال شرکیہ وکفریہ افعال فسقیہ وبدعیہ کرتے ہین جیسے گور پرستی پیر پرستی امام پرستی مجتہد پرستی تقلید پرستی انداد پرستی بت پرستی تعزیہ پرستی بدعت پرستی دولت پرستی شہوت پرستی حکومت پرستی زر پرستی زن پرستی وغیرہ یہ درحقیقت ایمان کو بھول گئے ہین نام کے مسلمان ہین کام کے مشرک ہین اسی لیے اس آیت شریف کے اول مین یہ فرمایا تھا ای ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے چاہیے دیکھ لے کوئی جی کیا بھیجا ہی کل کے لیے

ڈرتے ہو اللہ سے بیشک اللہ کو خبر ہی جو کرتے ہو مت ہو ویسے جنھون نے بھلا دیا اللہ کو پھر اوسنے بھلا دئے اونکو اونکے جی وہی لوگ ہین حکم پھر اس آیت کے آخر مین یہ کہا اگر ہم اوتارتے یہ قرآن ایک پہاڑ پر تو تو دیکھتا وہ دب جاتا پھٹ جاتا اللہ کے ڈر سے یہ کہاوتین ہم سناتے ہین لوگون کو شاید وہ دہیان کرین یعنی کافرون کے دل بڑے سخت ہین کہ یہ کلام سنکر ایمان نہین لاتے اگر پہاڑ سمجھے تو وہ بھی دب جاوے انتہی سورۂ نون پارہ ۲۹ تبارک الذی مین ہی افنجعل المسلمین کالمجرمین مالکم کیف تحکمون کیا ہم کرینگے حکم برداروں کو برابر گنہگارون کے کیا ہوا تمکو کیسی بات ٹھہراتے ہو معلوم ہوا کہ مسلمان و نافرمان برابر نہین اسکے بعد یون فرمایا ہی ام لکم کتاب فیہ تدرسون کیا تمھارے پاس کوئی کتاب ہی جسمین تم پڑھ لیتے ہو ان لکم فیہ لما تخیرون اوس مین ملتا ہے تمکو جو پسند کرو ❊

بیان علم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسکے ساتھ اللہ تعالی بھلائی کیا چاہتا ہی اوسکو دین مین سمجھ دیتا ہی لوگ ایسے ہین جیسے سونے چاندی کی کان جو جاہلیت مین بھلا تھا وہ اسلام مین بھی بھلا ہی جب علم سیکھ لے آدمی جب مرتا ہی عمل کرنا اوسکا موقوف ہوجاتا ہی مگر تین چیزین باقی رہتی ہین ایک صدقۂ جاریہ دوسرے علم جس سے کسی کو نفع ہو تیسرے ولد صالح جو اوسکے لیے دعا کرے صدقۂ جاریہ جیسے مسجد پل سرای نہر بنا درخت میوہ دار سایہ دار لگانا علم جیسے دین کی کتابین مطابق قرآن وحدیث تالیف تصنیف کرنا اس سے علما کی بڑی فضیلت ہی جنکی تالیف سے ایک عالم کو نفع ہی علم سے مراد اس جگہ دین کا علم ہی نہ علم کلام وعلوم فلاسفہ وغیرہ دین کا علم وہی ہی جو قرآن وحدیث مین ہی نہ وہ جو کتب رای وقیاس مین ہی اولاد صالح خدا کے فضل سے نصیب ہوتی ہی جو کوئی چلتا ہی طلب علم کے رستے مین آسان کر دیتا ہی اللہ اوسکو رستہ جنت کا اسمین فضیلت ہے

طالب العلم کی علم اٹھ گیا۔ کی پیٹنا نہیں جاتا لیکن اسطرح لے لیا جاتا ہی کہ اہل علم مرجاویں یہانتک
کوئی عالم نرہے لوگ جاہلون کو رئیس بناوین اونسے پوچھا جاوے وہ بغیر علم کے فتوی
دین دوسرونکو گمراہ کرین آپ گمراہ ہون جسنے نکالی اسلام مین راہ اچھی اوسکو اجر ہی
اپنا اور اوسکا جو اوسپر چلا بے نقصان کے جسنے نکالی بُری راہ اوسپر وبال ہی اپنا اور
اوسکا جسنے اوسپر عمل کیا بلا نقصان راہ نیک کا نکالنا یہ ہی کہ سنت مردہ کو زندہ کرے
بدعت تازہ کو مارے سنگ دو کرے بری راہ کا نکالنا یہ ہی کہ دین مین سنت کو چھوڑے
بدعت نکالے یا بدعت کی طرف بلاوے طالب علم کے لیے فرشتے اپنے پر بچھاتے ہین
سلام بھیجتے ہیں سب آسمان زمین کی چیزین مغفرت مانگتے ہین یہانتک کہ مچھلی پانی مین عالم کی بزرگی
عابد پر ایسی ہی جیسے چودہوین رات کے چاند کی بزرگی سب تارون پر علماء وارث ہین
پیغمبرون کے پیغمبرون نے نہ دینار چھوڑا نہ درہم ہی علم چھوڑ گئے جسنے اوسکو لیا وہ بڑا
نصیب والا ہی ادریس کو علم تھا وہ آسمان پر پہونچے قارون کے پاس مال تھا وہ تحت الثری
مین گیا عالم کو عابد پر ویسی ہی فضیلت ہی جیسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اونکے
امتی پر اللہ و فرشتے و سارے آسمان زمین والے چیونٹی اپنے بل مین مچھلی تک سب دعای خیر
کرتے ہین اوسپر جو لوگون کو اچھی بات سکھاتا ہی اچھی بات قرآن ہی اچھی چال حدیث ہی
بندون مین اللہ سے وہی ڈرتے ہین جو عالم ہین یعنے جاہل کو خوف خدا نہین ہوتا جنت ڈرنے
والون ہی کے لیے ہی جب لوگ جابجا سے دین سیکھنے کو آوین تو اونسے بھلائی کرے حکمت
کی بات حکیم کا مطلب ہی جہان کہین اوسے پاوے وہی اوسکا زیادہ مستحق ہی قرآن و حدیث
مین مراد لفظ حکمت سے علم سنت ہی نہ حکمت یونان ایک عالم شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ
بھاری ہی علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہی نا اہل کو علم سکھانا ایسا ہی جیسے کوئی سور کو
جواہر موتی سونا پہناوے نا اہل وہ ہی جو علم دنیا کمانے کو لوگون سے مجادلہ مکابرہ کرنے کو
سیکھتا ہی نہ آخرت درست کرنے کو منافق مین حسن خلق و علم دین جمع نہین ہوتا جو علم کو حاصل

کرنے کے لیے نکلتا ہی وہ اللہ کی راہ مین چلتا ہی جب تک پھر کر آوے علم کا طلب کرنا کفارہ ہی پچھلے گناہونکا
مومن کا پیٹ علم سے نہین بھرتا یہانتک کہ انجام اوسکا جنت ہی جس سے کوئی بات علم کی پوچھین اور وہ اوسکو
چھپاوے تو قیامت کے دن اوسکو آگ کی لگام لگا دین جسنے علم اس لیے سیکھا کہ مولویون سے مقابلہ کرے یا بیوقوفون
سے لڑے لوگون کو اپنی طرف متوجہ کرے اوسکو خدا آگ مین داخل کریگا جسنے وہ علم سیکھا جس سے خدا ملتا ہے
مگر اسلیے کہ کچھ سامان دنیا ملے وہ قیامت کے دن بہشت کی بو بھی نپاویگا جسنے حدیث سنی اوسکو یاد رکھا اللہ
اوسکو سرسبز رکھیگا جسنے حدیث سنکر دوسرے کو پہونچائی جیسی سنی تھی وہ ہرا بھرا رہیگا اس لیے کہ کبھی
وہ اس سننے والے سے زیادہ اوسکو یاد رکھتا ہی حضرت پر جھوٹی حدیث بنانا دوزخ مین اپنا
ٹھکانا مقرر کرنا ہی جسنے قرآن مین اپنی رائے سے کچھ کہا وہ جہنم مین بیٹھے گا جسنے بے اہل
بدعت دہوا قرآن کی تفسیر بدون علم کے اپنی رائے سے لکھتے کہتے ہین قرآن مین گمراہی
سے کہا اور ٹھیک بھی کہا تو بھی چوک گیا قرآن مین لڑنا جھگڑنا کفر ہی کچھ لوگ قرآن مین
اختلاف کرتے تھے حضرت نے فرمایا اگلے لوگ یون ہی تباہ ہوئے خدا کی کتاب مین بعض
آیات کو بعض سے لڑا مارا الکتاب تو اسلیے اوتری ہی کہ بعض اوسکا بعض کی تصدیق کرے
تم بعض کی بعض سے تکذیب نکرو جو جانو وہ کہو جو نجانو اوسکو عالم کے سپرد کرو علم یہی محکم
قرآن ہی یا سنت قائم یا فریضہ عادلہ اسکے سوا جو ہی وہ فضول ہی جس بے علم سے فتوے
لیا جاوے اوسکا گناہ فتوی لینے والے پر ہی جاہل لوگ ہمیشہ یا اکثر اہل رای سے فتوی
لیتے ہین گناہگار ہوتے ہین اہل سنت سے فتوی لین تو دونو اچھے رہین مغالطے کے
سوال کرنا منع ہی احمق اسکو قابلیت جانتے ہین حیرت الفقہ بنائی ہی قریب ہی لوگ
اونٹون پر چڑھ کر علم سیکھنے کو جاوینگے مدینے کے عالم سے زیادہ کسیکو اعلم نپاوینگے ابن عیینہ
نے کہا مراد امام مالک ہین اسمین شک نہین کہ موطا کتاب قدیم اور نہایت مبارک ہی صحت
مین بے مثل ہی لیکن اخبار و آثار اوسکے بخاری وغیرہ مین آگئے ہین بخاری مین سارا علم
مدینے ہی کا علم ہی یعنی سنت صحیحہ رسول خدا اوسپر جو عمل کرے جو کوئی اوسکو سیکھے وہ بڑا

بتاوے ہی اللہ تعالی ہر صدی کے سرے پر ایک ایسا شخص اس امت کے لیے بھیجتا ہے
جو دین کو تازہ کر دیتا ہی سو برس مین غالباً راہ و رسم دین کو تغیر ہو جاتا ہی اسلیے ایک
بندۂ خدا شروع صدی پر پکڑ کر معروف کو ہاتھ یا زبان سے تازگی بخشتا ہی بدعات و محدثات
کو مٹاتا ہی ہر صدی کے سرے پر اب تک یہی ہوا آن مجددین کے نام حجج الکرامۃ مین لکھے ہین
تجدید کے یہی معنی ہین پرانی بات کو نیا کرنا نہ یہ کہ نئی بات نکالے پرانی بات کو مٹاوے
ایسا آدمی مجدد نہین ہی مخرب دین ہی جو بدعتی مقلد ہو کر دعوی تجدید کا کرے راہی و
یا سس کو زندہ کرے اوسکی ایسی مثال ہی کہ چھوٹا منہ بڑی بات اس علم کے اوٹھانے
والے ہر پچھلے زمانے مین وہ ہین جو عادل ہین بڑھ بڑھ کر باتین کرنے والون کی تحریف کو
دور کرتے ہین اہل باطل کی چھین جھپٹ کو جاہلون کی بات بنانے کو مٹاتے ہین یہ کام
اس امت مین خاص محدثین نے کیا انکو رسول خدا نے عادل فرمایا اور ون کو ہمنے تمنے
عادل ٹھہرایا دیکھو دونو امر مین کتنا فرق ہی جسکو موت آجاوے اور وہ طلب علم مین ہو
اسلیے کہ اسلام کو زندہ کرے تو اوسمین اور نبیون کے بیچ مین فقط ایک درجے کا فرق
ہی محدثین مرتے دم تک طلب حدیث مین رہے ایک ایک حدیث کے لیے مہینون
کے رستے کا سفر کیا امت کو زبان سے تالیف سنن سے ایک ایک حدیث پہونچائی
اللہ تعالی ہمکو بھی اسی طلب و اشاعت مین مارے دین کا عالم کیا اچھا آدمی ہی اگر اوسکی
طرف حاجت ہو تو نفع دے اگر نہو تو خود سے نیاز ہی طالب علم کو اگر علم حاصل ہوا تو دوہرا
اجر ہی نہ ملا تو اکہرا اجر ہی مرنے کے بعد یہی علم جسکا پھیلایا ہی کام آتا ہی اسی لیے
اہل علم موت دم تک پڑھتے پڑھاتے رہتے ہین جو طالب علم کے رستے مین چلا اوسپر جنت
کا رستہ آسان ہوا علم کا زیادہ حاصل کرنا زیادہ عبادت کرنے سے بڑھ کر ہی ابن عباس نے
کہا ایک ساعت درس علم کرنا ساری رات کے جگنے سے یعنی عبادت سے بہتر ہی نصیر الدین
طوسی نے کہا ایک مسئلہ معلوم کرنا ہزار رکعت نفل سے افضل ہے حضرت گنگوہی مسجد پر

اور وہان دو طرح کے لوگ تھے فرمایا اچھے تو دونو ہین لکن ایک دوسرے سے بہتر ہی یہ تو
دعا کرتے ہین اور ہمیں مشغول ہین خدا تعالی انکو چاہے دے چاہے نہ دے اور یہ لوگون کو علم
سکھاتے ہین جاہل کو راہ بتاتے ہین تو یہ افضل ہین ہو انما بعثت معلما مین تو علم سکھانے
ہی کو بھیجا گیا ہون پھر انھین مین بیٹھ گئے دکیھنے پوچھا علم کی حد کیا ہی کہ جب وہ تنا علم حاصل کرے
تو آدمی عالم ٹھہرے فرمایا جسنے چالیس حدیثین دین کے مقدمے مین میری امت کے لیے یاد
کرین وہ قیامت مین شافع و شہید اوسکے گا خیال کرو چالیس حدیث کی یاد کرنے کا امت
کو پہونچانے کا تو یہ اجر ٹھہرا پھر جسکو ہزارہا حدیث یاد ہو بلکہ لاکھون اور اوسنے اون حدیثون کو
جابجا امت مین پہونچایا اور قیامت تک اس علم کو چھوڑ گیا اوسکے اجر کا کیا حساب ہی علم حدیث
ایسی چیز ہی جسکا تھوڑا اور علم کے بہت سے کہین زیادہ اجر و ثواب رکھتا ہی اسی لیے ہزارہا
لوگ اس امت مین علم حدیث حاصل کرتے تھے ایک ایک مجلس مین ستر ستر ہزار آدمی حدیث
سننے لکھنے کو جمع ہوتے تھے کسی نے نہ سنا ہوگا کہ کسی کتاب رای و فقہ کے سننے کے لیے اتنی
بھیڑ لگی ہو جب تک خلافت اسلام عباسیہ مین رہی علم حدیث کا بہت چرچا تھا خود بھی سماع
حدیث کرتے دوسرے ادنسے روایت کرتے یہ زور شور غل غپاڑا تقلید کا اوسوقت تک نتھا
ہلاکو خان کا جب سے غلبہ ہوا شرع کی جگہہ تورہ نکلا اوسی وقت سے عوام مسلمین نے تقلید نکالی
ہلاک ہونے لگے خواص مین کسی کسی جگہہ زیادہ کسی جگہہ کم درس حدیث و سماع سنت جاری رہا
اونکے طفیل مین ہم غرباء تک بھی پہونچا حضرت نے فرمایا تم جانتے ہو بڑا سخی کون ہی اللہ سب سے
زیادہ سخی ہی پھر مین ہون میرے بعد وہ آدمی ہی جسنے علم سیکھا اوسکو پھیلایا وہ قیامت کے دن
اکیلا ایک امیر بنکر آویگا یا ایک امت کی جگہہ ہوگا یہ بڑی بشارت ہی محدثین کے لیے کہ ہر محدث
حکم مین ایک امت یا ایک امیر کے اوسدن ہوگا علم اسی گروہ سے پھیلا بخاری کو اونکے قصد مین
ناشر الاحادیث المحمدیہ لقب تھا اسی طرح ہر محدث نے علم کو پھیلایا اب بھی جسکا ہاتھ
توفیق الہی پکڑتی ہی اوس سے کام نشر و اشاعت سنت و فقہ الحدیث کا لیا جاتا ہی دو حدیث

ہین جنکا پیٹ نہین بھرتا ایک علم مین گھسا ہوا دوسرا دنیا مین سو یہ دونو برابر ہین علم والا خدا کی رضامندی مین بڑھتا جاتا ہی و دنیا دار اپنی سرکشی مین زیادہ ہوتا جاتا ہی اس سے فضیلت علم کی مال و دولت پر ثابت ہوئی عالم سے خدا ہردم راضی ہی دولتمند سے ہر لحظہ ناراض ہی علم ایسی دولت ہی جتنا صرف کرو بڑھے مال جتنا اوٹھاؤ کم ہو مال کو چور لیجاتے ہین علم کو کوئی چرا نہین سکتا مال کی حفاظت کرنا پڑتا ہی علم خود حافظ عالم کا ہوتا ہی آدم علیہ السلام کو فقط علم لغت یعنی اسماء اشیاء دیا گیا تھا مسجود ملائک ہوئے جسکو علم قرآن و حدیث دیا گیا ہی وہ دیکھئے وہان کس مرتبۂ عالی کو پہونچیگا شکاری کتے کو علم شکار سکھایا جاتا ہی اسلیے اوسکا شکار حلال ہی یہ شرف اوسکو بطفیل علم کے حاصل ہوا علم کی فضیلت لکھنے کو ایک دفتر چاہیے سمجھدار کو ایک حرف بس ہی

ذم علماء دنیا دار

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کچھ لوگ اس امت سے دین مین فقیہ بنتے ہین قرآن پڑھتے ہین پھر کہتے ہین امیرون کے پاس چلین کچھ دنیا حاصل کرین دین مین اونسے جدا رہین مگر یہ کہان ہو سکتا ہی کانٹے کے درخت سے کانٹا ہی ہاتھ آتا ہی اسیطرح امیرون کے قرب سے خطائین ہی حاصل ہوتی ہین محدثین ہمیشہ امراء سے الگ رہے اور نہ رہے تو اونکی آنچ کھینچ سے فقیہ لوگون نے بڑے بڑے عہدے حاصل کیے پھر اوس آگ سے یا اوسکے دہوئین سے بچ نکلے اگر علم کو بچاتے اور جو اوسکا اہل تھا اوسکو سکھاتے تو اہل زمانے کے سردار ہو جاتے لیکن اونھون نے اہل دنیا کو سکھایا تاکہ دنیا ملے اسلیے اونکے نزدیک بھی حقیر ہوگئے علم کی آفت یہی ہی کہ اوسکو بھول جائے یا نا اہل کو سکھاوے کعب احبار سے کسی نے پوچھا ارباب علم کون ہین کہا جو عمل کرتے ہین علم پر کہا کون چیز علم کو علماء کے دلون سے نکالتی ہے کہا لالچ دنیا کا کسی آدمی نے حضرت سے حال شر کا پوچھا کہا تم مجھسے شر کو کیون پوچھتے ہو خیر کا حال پوچھا کرو پھر فرمایا شر الشر شرار العلماء وان خیر الخیر خیار العلماء سب شرون مین بدتر شر برے علماء ہین سب

خیر ان مین بہتر خیار علما دین ہین سب سے بدتر درجہ مین دن قیامت کے وہ عالم ہی جسنے
اپنے علم سے نفع نہ لیا عمر بن خطاب نے کہا تم جانتے ہو کون چیز اسلام کو ڈہاتی ہی کہا نہین
فرمایا لغزش عالم کی جدال منافق کا قرآن سے حکم گمراہ اماموںکا یہ تینون چیزین مدت دراز
سے اس امت مین موجود ہین دن بدن انکے ترقی ہی جو علم دلمین ہی وہ نافع ہی جو فقط
زبان پر ہی وہ اللہ کی حجت ہی بنی آدم پر ابن مسعود نے کہا ای لوگو جسکو کوئی چیز معلوم
ہو وہ اوسکو کہے جسکو معلوم نہو وہ اللہ اعلم کہے یہ بھی ایک علم ہی کہ نامعلوم بات پر اللہ
اعلم کہے خدا نے اپنے نبی کو فرمایا ہی وما انا من المتکلفین یہ علم دین ہی ذرا دیکھو کس سے
اس دین کو تم حاصل کرتے ہو جو عالم متقی خوش عقیدہ نہو اوسکا ہرگز شاگرد نبنے وہ ضرور
شاگرد کو گمراہ کردیگا پناہ مانگو جب الحزن سے کہا جب الحزن کیا ہی فرمایا ایک جنگل ہے
جہنم مین جس سے خود جہنم پناہ مانگتی ہی ہر دنمین چارسو بار کہا اوسمین کون جاویگا فرمایا
قاری ریاکار بڑے مبغوض نزدیک خدا کے وہ قاری ہین جو امیرون کے پاس جایا کرتے ہین
زمانۂ نبوت مین جنکو قرآن یاد ہوتا قرآن کے احکام معلوم ہوتے اونکو قراء کہتے تھے
جنکو حدیث یاد ہوتی وہ حفاظ کہلاتے تھے جو زاہد وصالح ہوتے اونکا نام فقہا تھا اب
فقیہ اوسکو کہتے ہین جسکو نہ قرآن آوے نہ حدیث کسی مجتہد کی رای وقیاس کا مقلد ہو
جس علم سے نفع نہین وہ جیسے ایک خزانہ جسمین سے کچھ بھی راہ خدا مین صرف نہو فرمایا
سیکھو علم سکھاؤ لوگون کو فرائض سیکھو سکھاؤ قرآن پڑہو پڑہاؤ مین مرنے والا ہون اور علم
بھی جلدی مرجاویگا فتنے ظاہر ہونگے دو آدمی ایک فریضے مین اختلاف کرینگے کسی کو
نپاوینگے جو اونکے بیچ مین فیصلہ کرے اس زمانے مین یہ علم فرائض بالکل کم ہوگیا اوسپر عمل
کرنیوالے گم ہوگئے حضرت کا فرمانا درست ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک
بات کا ذکر کیا کہ یہ جب ہوگی کہ علم جاتا رہیگا زیاد بن لبید نے کہا علم کیونکر جاویگا ہم تو
قرآن پڑہتے اور اپنی اولاد کو پڑہاتے ہین اور وہ اپنے بچون کو سکھاتے ہین قیامت تک

زمانہ نبوت میں جنکو قرآن یاد ہوتا قرآن کے احکام معلوم ہوتے انکو قراء

فرمایا تیری مان تجکو روو ہی مین تو سمجہتا تہا کہ تو مدینے کے لوگون مین سب سے زیادہ سمجہدار
ہے ہی کیا یہ یہود و نصاری توریت انجیل نہین پڑہتے ہین کسی چیز پر ہوا و نہین سے
عمل نہین کرتے اتہ سے معلوم ہوا کہ بقاء علم بقاء عمل پر موقوف ہی جب عمل نہ ہوا تو علم
نہ رہا یہ بہی معلوم ہوا کہ اہل کتاب نے اپنی کتاب پر عمل کرنا چہوڑ دیا ہی آج کل جتنے نصاری
دیکہے سب برای نام نصرانی ہین اور درحقیقت دہریہ انجیل سے بہی انکو کچہہ کام نہین اسلام
سے تو پہلے ہی الگ ہو چکے ہین افسوس تو یہ ہی کہ علماء اسلام نے بہی عمل چہوڑ دیا جاہل
لوگ اگر نہ سمجہین تو کیا ہو حضرت کا معجزہ سنو فرمایا ہی قریب ہی کہ آویگا لوگون پر ایسا
زمانہ کہ نہ رہیگا اسلام سے مگر نام اور نہ قرآن سے مگر نشان مسجدین آباد ہونگی مگر ہدایت
سے ویران علماء بدتر ہونگے اونکے جو آسمان کے نیچے ہین انہین کے پاس سے فتنہ نکلیگا
انہین مین لوٹ کر جاویگا اس حدیث کا مصداق اس زمانے مین خوب پورا پورا ہو چکا
مسجدین بہت بنتی ہین مگر ہدایت کا نام نہین عبادت کا کام نہین قرآن رات دن لاکہون
چہپتے ہین ایک ایک گہر مین چند مطبع کے قرآن مع ترجمہ متعدد کے موجود ہین لیکن نہ سمجہنے
عمل کرنیکو بلکہ طاق مین رکہنے چومنے چاٹنے کو تعویذون کو دیکہو تو رات دن طرح طرح کے
فساد فتنے برپا کرتے ہین حکام کے مصاحب بنکر اسلام مٹاتے ہین جہوٹے جہوٹے مسئلے
خوشامد کے لیے فقہ کی کتابون سے جسکے مقلد ہین نکالکر بتاتے ہین جاہلون نے جسکو دیکہا
کہ وعظ کہتا ہی فتوی لکہتا ہی مولوی کہلاتا ہی کتاب بغل مین دابے پہرتا ہی ہر مسئلے مین
بولتا ہی شاگردون کو کچہہ پڑہاتا ہی اوسکو عالم سمجہہ لیتے ہین حالانکہ عربی فارسی سمجہنے لکہنے
سے کوئی عالم نہین ہوتا جب تک کہ اوصاف علم دین کے اوسمین موجود نہون شفاء العلیل
ترجمہ قول جمیل مین بہت اچہا فرق درمیان عالم برحق اور مولوی ناحق کے لکہا ہی اوسکو دیکہو

فرق درمیان ایمان و اسلام و احسان رزقنا اللہ جمیع ذلک

اس باب مین حدیث جبریل علیہ السلام جو بروایت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ صحیحین مین

آئی ہی قول فیصل ہے جو تفرقہ دونو بیان اسلام و ایمان و احسان کے حدیث مذکور مین آیا ہی
وہی ٹھیک ہی خلاصہ یہ کہ اسلام اسکا نام ہی کہ گواہی دے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
کی نماز پڑہے زکوۃ دے روزہ رمضان کا رکھے مقدور ہو تو حج کرے تاہم جسمین یہ پانچون باتین
ہون وہ مسلمان ہی جو بات جسمین کم ہوگی اوسیقدر اوسکے اسلام مین نقصان ہی بلکہ نماز
ایسی چیز ہی کہ عمدا اوسکے ترک کرنے سے کفر لازم آتا ہی نام کے مسلمان نماز نہین پڑہتے
بعضے پڑہنے والے کسی وقت کی نماز عمدا ترک کردیتے ہین وقت نکل جاتا ہی بیٹھے رہتے ہین
ایسے لوگ بے شبہہ بموجب احادیث صحیحہ و تحقیق علماء اسی حکم مین داخل ہوے ہین جسطرح
ابن القیم نے کتاب الصلوۃ مین لکھا ہی حدیث متفق علیہ ابن عمر مین مرفوعا بھی آیا ہی کہ
اسلام کی بنیاد یہی پانچ چیزین ہین ایمان یہ ہی کہ اللہ تعالی اور اوسکے فرشتے و کتابون
و رسولون پر ایمان لاوے پچھلے دن کو مانے تقدیر کی برائی بھلائی کا یقین کرے یہ چھ چیزین
ہین جنپر ایمان لانے سے مومن ہوتا ہی جس بات پر انمین سے ایمان نہ لاوے وہ مومن نہ ہوگا
آجکل ایک گروہ نے وجود ملائکہ کا انکار کیا ہی معاد کو روحانی بتایا ہی تقدیر کا انکار کیا ہے
تدبیر پر دارومدار رکہا ہی یہ لوگ ہرگز مومن نہین ہو سکتے حدیث ابی ہریرہ میں مرفوعا یہ
آیا ہی کہ ایمان کے کچھ اوپر ستر شعبے ہین افضل اونمین کہنا لا الہ الا اللہ کا ہی ادنی یہ ہی کہ
ایذا کی چیز راہ سے دور کرے حیا ایک شاخ ہی ایمان کی یعنی جسمین حیا نہین اوسکے ایمان مین
قصور ہی اسوقت مین اکثر مقلدون نے حیا کو جواب صاف دیدیا ہی احسان یہ ہی کہ جب
خدا کو پوجے یہ سمجھے کہ مین خدا کو دیکھتا ہون مراد اس سے حاضر ہونا دل کا ہی وقت عبادت
کے ورنہ خدا تو ہر دم حاضر ناظر ہی یہ نہ سمجھے تو اتنا تو ضرور ہی خیال کرے بلکہ یقین جانے
کہ خدا مجھکو دیکھ رہا ہی اسصورت مین بھی کوئی حرکت بے ادبی کی اس سے وقت عبادت کے
صادر نہوگی یہ مرتبہ بعد اسلام و ایمان کے بمنزلہ نتیجے کے ہی صوفیہ صافیہ امت قدس اللہ
سرہم نے اسکو خوب برتا اس حقیر استقراء سے یہ بات ثابت ہوئی ہی کہ عالمین و عاملین اس امت مین

اور یہی گروہ خلاصۂ ملت ہین ایک جماعۂ اہل حدیث جنکی صورت و سیرت مثل سلف کے
ہین دوسرے صوفیہ جنکا اخلاص عبادات طیبت سریرت سب سے بڑھا ہوا ہی مراد صوفیہ سے
یہ لوگ ہین جو سلف مین تھے جیسے حضرت جنید خواجہ نقشبند قائلین وحدت شہود وہ
لوگ جو گرفتار رسوم بدعت و عقائد فاسدہ ہین مثل قائلین وحدت وجود دین مین جو بلا
آئی ہے وہ ہاتھ سے انھین کے ٹلون زیادہ ارضون بدکارون کے آئی ہی اعاذنا اللہ تعالیٰ منہ

بیان اسلام

اسلام یہ ہی کہ مسلمان لوگ اسکے زبان و ہاتھ سے سلامت رہین اس زمانۂ آخر مین نہ
ملا ہی اور نہ کوئی مقلد ون کے زبان و ہاتھ سے سخت ایذا مسلمانون کو پہونچتی ہی کتابون مین
خود قوم سب و شتم کی رسوم رہا ہم ہی افترا کا بانا ہی لکن اپنی مسلمانی مین کچھ فرق نہین
نبت مسلمان کی آبرو کا وہی حکم ہی جو اوسکی جان و مال کا ہی غیبت زنا سے بدتر ہی بڑی
ربا مسلمان کی آبرو ہی مگر بے تکلف یہ مبتدعین اوسکو استعمال کرتے ہین سود کھانیوالے کا
اثم متعرض عرض مسلم کا گناہ شرعاً برابر ہی بلکہ پچھلے کا اگلے سے زیادہ گناہ ہی تصویر کھچانا
سب نسبہ حرام ہی لکن تصور شیخ اوس سے بھی بدتر ہی کیونکہ یہ تو فقط کبیرہ ہی استعمال اسکا
بطریق ذلت نزدیک فقہاء کے بھی جائز ہی چنانچہ آج کل کوئی چیز دنیا مین ایسی نہین ہی
جسمین تصویر کا لگاؤ نہو طعام لباس سکہ مرکب فرش کرسی چاقو قلم کاغذ چوبدستی وغیرہ
اور تصور شیخ تو شرک جلی ہی غرضکہ وہ مثل اس جگہہ صحیح ہی کہ مسلمانان درگور مسلمانی درکتاب

بیان ایمان

ایمان کامل کا یہ نشان ہی کہ دوستی دشمنی دینا دنیا اللہ ہی کے لیے ہی اسکو ابوداؤد و ترمذی
نے ابی امامہ سے مرفوعاً روایت کیا ہی اہل حق کو جو بغض اہل باطل سے ہی وہ اسی لیے ہی
کہ یہ لوگ کتاب و سنت پر عمل نہین کرتے علما و فقرا کے قول کو سند پکڑتے ہین تو یہ دشمنی
خدا کے لیے ہوئی مبتدعین کو جو بغض اہل حق سے ہی وہ ہوای نفس کے لیے ہی نہ واسطے

خدا کے جو کوئی دشمن ہی خدا کے دوست کا وہ گویا خدا سے لڑائی کرتا ہی اہل علم نے کہا ہی
دنیا مین جو مبتدع ہی وہ ضرور دشمن ہی اہل حدیث کا عمرو بن عبسہ کی حدیث مین مرفوعاً
آیا ہی اسلام کا نشان طیب کلام و اطعام طعام ہی ایمان کا نشان صبر و سماحت ہی اخرجہ
احمد دیکھو یہ وصف اہل حدیث مین موجود ہی مقلدین مبتدعین مین مفقود ۴ ۵

بیان احسان

اس شعبے کا حال و مآل کتاب ریاض المرتاض مین لکھا گیا ہی ضمن احسان کو بدعات صوفیہ
زمان سے بخوبی علحدہ کرکے بیان کیا گیا ہی جسکو منظور ہو کہ طریقہ تصوف و سلوک و فقر
کو مطابق سنت صحیحہ کے بجا لائے جسکا نام شرع مین احسان ہی اوسکو چاہیے کہ اول علم حدیث
و قرآن حاصل کرے پھر صوفی و متصوف کا فرق سمجھے پھر بدعت کو سنت سے جدا کرے
جسطرح علم حدیث مین سلسلہ روایت کا مسلسل چلا آتا ہی اسطرح صوفیہ مین بھی سلسلہ باطن کا
جاری ہی ان دونو کا سلسلہ دار علی وجہ الصواب حاصل کرنا موجب قوت اسلام و صحت
ایمان ہی ایک بزرگ نے کیا خوب فیصلہ کردیا ہی کہ نسبت صوفیہ غنیمت کبریٰ ست و رسوم
ایشان ہیچ نمی ارزد اس فن کی عمدہ کتابین عوارف المعارف تعرف فی التصوف رسالہ
امام قشیری غنیۃ الطالبین وغیرہ ہین مہذا یہ کتابین ہون یا اور کوئی کتاب قاعدہ خذ
ما صفا دع ما کدر کا نچھوڑنا چاہیے علوم امت فنون ملت کو کسی وقت مین عرض تمدن
علما و مکشوفات اولیا سے کتاب و سنت پر استغنا حاصل نہین ہے

بیان کبائر ذنوب

بڑا گناہ یہ ہی کہ خدا کا کسی کو شریک ٹھہراوے اولاد کو جان سے مارے زن ہمسایہ سے
زنا کرے کبائر یہ ہین کہ شرک کرے ماں باپ کی نافرمانی کرے کسیکو قتل کرے جھوٹی قسم
کھاوے جھوٹی گواہی دے سات چیزون کو ہلاک کرنے والا فرمایا ہی ایک شرک دوسرے
جادو کرنا تیسرے قتل کرنا اوسکا جسکا جان سے مارنا حرام ہی چوتھے سود کھانا پانچوین

یتیم کا مال کھانا تھے معرکۂ جہاد سے بھاگنا تھا توین بیاہی بیبیون ایمان والیون غافل
مزاجون کو تہمت زنا کی لگانا " زنا چوری شراب خواری غارتگری خیانت کرنے کے وقت
ایمان انسان سے جدا ہو جاتا ہی پھر توبہ کرنے سے ایمان اوسکا پھر آتا ہی بخاری سے کہا
ایسا آدمی پورا مومن نہین ہی اوسکے پاس نور ایمان نہین ہوتا ابن حجر مکی نے کتاب
زواجر مین چار سو سے زیادہ کبیرہ گنگر گئے ہین جنکا خلاصہ دلیل الطالب مین بیان کیا گیا ہی
اصل بات یہ ہی کہ آدمی سے اگر زیادہ عبادت نہو سکے فقط فرائض ادا ہون اور گناہ
سے بچتا ہو تو وہ اوس شخص سے بہتر ہی جو باوجود کثرت عبادت کے گناہ مین مبتلا ہی
مثلا ایک شخص غیبت نہین کرتا گالی نہین بکتا کسی کو نہین ستاتا کسی کا مال نہین چھینتا حق بات مین بھی کسی سے
جدل نہین کرتا مگر عبادت اسکی تھوڑی ہی تو یہ شخص اوس مولوی واعظ فقیہ سے بہتر ہی جو رات دن
اہل حق مین مبتلا ہی غیبت و افترا و ایذا رسانی اسلام مین رات دن اوسکا گذرتا ہی صغائر تو اعمال
خیر ہی سے ہوتے ہین نماز روزہ وضو صدقہ خیرات وغیرہ حسنات سے خود بخود دہلے جاتے ہین جبکہ
بلا اصرار کرے بھی صغیرہ ہی کبائر توبہ سے بخشے جاتے ہین بے توبہ بھی جسکو خدا چاہے معاف کرے
مگر حدود توبہ سے معاف نہین ہوتے ہان جس نے ایسا گناہ کیا جسپر حد شرعی واجب ہی مگر وہ حاکم
پر ظاہر ہوا مستور رہا تو خدا سے امید ہی کہ وہان بھی اوسکو مستور رکھکر عفو فرماوے سوا
نکرے ایسے گناہ کا عفو حق تعالی کی مشیت پر موقوف ہی

بیان نفاق

منافق کی تین نشانیان ہین گو نماز پڑھے روزہ رکھے دعوی مسلمان ہونے کا کرے
ایک یہ کہ جب بات کہے جھوٹ کہے جب وعدہ کرے خلاف کرے جب امانت کسی کی
رکھے خیانت کرے دوسری روایت مین چوتھی بات یہ آئی ہی کہ جب جھگڑے گالی بکے
یہ مضمون حدیث متفق علیہ مین بروایت ابو ہریرہ مرفوعا آیا ہی گالی بکنا فقط اسی کا
نام نہین ہی کہ فحش بات کہے مان بہن کی گالیان کسیکو دے بلکہ جو بات منقصت کے

حق مین کسی عالم دیندار کی زبان سے نکالے یا کوئی حرف خلاف واقع منقصت اہل دین کا کسی رسالے کتاب مین لکھے یہ سبب داخل شتم و فجور ہی گناہ اوسکا بادی پر ہی نسبت بد انکے گالی کھانیوالے وہ بری ہی جسنے گالی سکے عوض گالی دی وہ معذور ہی جسنے گالی گلوچ کا طریقہ نکالے مکابرہ مین کالا وہ منافق ہی من سن سنۃ سیئۃ کا مصداق ہی بلکہ بخاری نے حذیفہ سے روایت کیا ہی کہ نفاق عہد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مین تھا آج تو یہی کفر ہی یا ایمان ہی پھر جب اوس وقت نفاق کامل تھا اوس وقت بھی نفاق عمل ہی لکن سچ پوچھو تو آج کل نفاق ایسا ہی ہی جیسا حذیفہ نے کہا کیا تمنے نہین دیکھا کہ مبتدعین اسلام و مقلدین مذاہب ذرا سے مسئلے مین اپنے مخالف کی تکفیر کرنے لگتے ہین مسئلہ بھی کونسا جسمین خدا اور رسول ایک طرف مقلد اپنی رائی و قیاس ایکطرف اوسپر ہی انکے نزدیک متبع سنت کا ایمان کچے تاگے سے بھی کمزور ٹھہرا انکی بدعت مین دین ٹھہرے کفر کا فتوی گویا بچون کا کھیل ہی جسکو چاہا انکار عمل مولد پر کافر بنادیا جسکو چاہا آمین بالجہر رفع یدین پر مسجد سے نکلوادیا جسکو چاہا انکار تقلید شخصی پر اسلام سے خارج کہدیا سبحان اللہ وبحمدہ بہت اچھا اسلام و ایمان سنبھالا ❊

بیان ایمان بقدر

حدیث شریف مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا ہی ہر شی خدا کی تقدیر سے ہی یہانتک کہ عاجزی و دانائی اسکو مسلم نے ابن عمر سے مرفوعا روایت کیا ہی جب موسی نے آدم علیہما السلام پر طعنہ کیا کہ تمنے ہمین جنت سے نکالکر زمین پر پھینکا تو آدم نے اونکو ہرا دیا یہ کہکے کہ جو بات چالیس برس پہلے میرے پیدا ہونے سے خدا نے مجھپر لکھی تھی اوسپر کیا اولہنا ہی آدم جیت گئے یہ قصہ مسلم مین مفصل مرفوعا بروایت ابی ہریرہ آیا ہی ماں کے پیٹ مین فرشتہ چار باتین لکھہ جاتا ہی عمل اجل رزق اور یہ کہ بدبخت ہی یا نیکبخت پھر اوسکے پیچھے مین روح پھونکتا ہی اعتبار اعمال کا خاتمے پر ہے کوئی عمر بھر برے کام کرتا ہی دوزخ ایک ہاتھ رہجاتی تھی لکن مرتے وقت ایمان پر مرتا ہی تقدیر کا لکھا غالب آجاتا ہے

اسطرح کوئی عمر بھر اچھے عمل کرتا ہی بہشت ہاتھ بھر پر رہ جاتی ہی مرتے وقت کوئی کام
ایسا کرتا ہی جس سے دوزخی ہو جاتا ہی ایک بڈھا آدمی کسی بزرگ کے پاس توبہ کرنیکو آیا اور
کہا بڑی دیر مین آئے اوسنے کہا جو مرنے سے پہلے آیا وہ کچھ دیر مین نہین آیا جلدی آیا
اون بزرگ نے فرمایا تو نے سچ کہا پھر اوسنے توبہ کی بہشت دوزخ کے لیے پہلے سے لوگ
ٹھہر چکے ہین پیدا ہونے سے قبل لیکن توفیق خیر کا دنیا مین ہونا دلیل سعادت کی ہی
اور برے کام کرنا دلیل شقاوت ہی اسلیے عمل کرنا ضرور ہوا ہر آدمی پر حصہ زنا کا لکھا گیا
ہی وہ اوس سے ضرور ہوتا ہی آنکھ کا زنا دیکھنا کان کا زنا سننا زبان کا زنا بات کرنا
جیسے دل کسی بات کو چاہتا ہی شرمگاہ اوسکو سچا کرے یا جھوٹا ہاتھ کا زنا پکڑنا ہی پاؤن کا
زنا اوس طرف چلنا ہی قرآن شریف مین فرمایا ہی ونفس وما سواها فالهمها فجورها
وتقواها قلم سوکھ گئے لکھکر جس کام کو جو آدمی کریگا اب چاہے حق ہو یا نہو بنی آدم کے
دل رحمن کی دو انگلیون کے بیچ مین ہین جیسے ایک دل جسطرح چاہے اوسکو ویسے پھیرے
بچہ جب پیدا ہوتا ہی اسلام کی فطرت پر پیدا ہوتا ہی پھر ماں باپ اوسکو یہودی یا نصرانی
یا مجوسی بنا لیتے ہین اسیطرح بدعتی مقلد بھی کر لیتے ہین کسیکو زیادہ رزق دیتا ہی کسیکو
کم رات کا کام دن سے پہلے دن کا رات سے پہلے اوسکے پاس جاتا ہی وہ نور کے پردے
مین ہی اگر پردہ اوٹھادے تو انوار اوسکے مونہ کے خلق کو جلادین جہانتک نظر پہونچے
اوسکے کیون کہ یہ جلوہ گری کسکی ہی پردہ چھوڑا ہی وہ اوسنے کہ اوٹھائی نہ بنے
اوسکا ہاتھ بھرا ہوا ہی کوئی چیز رات دن بہنا اوسکو کم نہین کرتی اوسکے ہاتھ مین ترازو
ہی اوسکو اوٹھاتا جھکاتا ہی خیال کرو جب سے آسمان زمین بنائے کتنا خرچ کیا ہوگا مگر کچھ
کمی نہین ہوئی سب سے پہلے قلم بنائے کہا لکھ کہا کیا لکھون فرمایا تقدیر کو اور جو کچھ تا ابد
ہونیوالا ہی جب آدم کو پیدا کیا اونکی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا ذریت نکالی فرمایا انکو جنت کے
لیے بنایا ہی یہ کام بھی جنت والون کے کرینگے پھر ہاتھ پھیرا اور ذریت نکالکر فرمایا انکو

دوزخ کے لیے بنایا ہی تو دوزخ والون کے کام کرینگے آگیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
باہر آئے دو دو ہاتھ مین دو کتابین تھین جو کتاب سیدھے ہاتھ مین تھی اوسکو کہا یہ کتاب
ہی طرف سے رب العالمین کے اسمین جنت والون کے نام مع اونکے باپ و قبیلے کے
لکھے ہین اسمین کچھہ کم و بیشی نہوگی پھر جو کتاب بائین ہاتھ مین تھی اوسکو فرمایا کہ یہ کتاب ہی
طرف سے پروردگار عالم کے اسمین نام دوزخ والون کے لکھے ہین مع نام اونکے باپ
و قبیلے کے اسمین کچھہ کم و بیشی نہوگی پھر اون دو لوکتابون کو ہاتھ سے چھوڑ دیا اور فرمایا
تمہارا رب فارغ ہوا بندون کے دھندے سے فریق فی الجنۃ و فریق فی السعیر اسکو
ترمذی نے مرفوعا ابن عمرو سے روایت کیا ہی منتر گنڈا و اگر تاکسی چیز سے بچا یہ سب تقدیر
کے کھیل ہین وہ منتر جائز ہی جو کسی آیت یا حدیث سے ہو معنی اوسکے سمجھہ مین آوین جو
ایسی زبان مین ہو کہ معنی اوسکے معلوم نہین یا معلوم ہین مگر اوسمین کوئی کلمہ شرک یا کفر
کا ہی یا نام ہین ملائکہ یا فرعون یا کسی اور مخلوق کے تو وہ جائز نہین صحابہ تقدیر مین گفتگو
کرتے تھے حضرت کا چہرہ غصے سے سرخ ہوگیا گویا گال مین انار توڑ دیا ہو فرمایا کیا تمکو یہی
حکم ہوا کیا مین یہی لیکر تمہاری طرف بھیجا گیا ہون آگے یون ہی تباہ ہوئے جب اس امر مین
جھگڑنے لگے تمکو قسم ہی کہ کبھی اس امر مین پھر آپسمین جھگڑا کرو فرمایا دو گروہ ہین میرے
امت مین جنکا کچھہ حصہ اسلام مین نہین ایک مرجیہ دوسرے قدریہ اسکو ترمذی نے ابن عباس
سے روایت کیا ہی اور غریب کہا غریب ایک قسم ہی حدیث صحیح کی مرجیہ وہ ہین جو سب کام کو
بتقدیر خدا کہتے ہین آدمی کا کچھہ اختیار اوسمین نہین بتاتے اونکے نزدیک ایمان کے ساتھہ
کوئی معصیت نقصان نہین پہونچاتے اونکے خیال مین عمل مفہوم ایمان سے خارج ہی مگر
اچھلے حنفیہ جیسے قاضی ثناء اللہ مرحوم وغیرہ قائل ہین اعتبار عمل کے ہمراہ ایمان کے
فی الجملہ قدریہ وہ ہین جو تقدیر کا انکار کرتے ہین جیسے بعض یہود و اکثر نصاری اور سارے
دہریہ نیچریہ آج کل اس الحاد کا بڑا زور ہی بہت جاہل مسلمان بھی تدبیر پر قانع ہین تقدیر

عرب سے وہ لوگ ہین جنکا نسب عربی ہی جزیرۂ عرب کے رہنے والے ہین نہ وہ لوگ جو
عربی زبان بولتے ہین نہ وہ عجم جو مدت سے حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا مین جا رہتے ہین
سادات و شیوخ عجم سب عربی الاصل ہین انسے وہی محبت کا برتاؤ لازم ہی عجم کی فضیلت
مین ایک تو حدیث ابی ہریرہ قصۂ سلمان فارسی مین نزدیک ترمذی کے ہی لوکان الدین
عند الثریا لتناوله رجال من الفرس دوسری حدیث یہ ہی کہ حضرت کے سامنے ذکر
اعاجم کا ہوا فرمایا لانا بہم او ببعضہم اوثق مني بکم او ببعضکم اسکو بھی ترمذی نے
ابی ہریرہ سے روایت کیا ہی ان دونو حدیث کا مصداق صحیح تمام اصحاب صحاح ستہ بالخصوص
سائر محدثین بالعموم ہین گو مورد حدیث کا خاص ہوا سلیے کہ اعتبار خصوص سبب کا نہین ہے
اعتبار عموم لفظ کا ہی جسنے اس حدیث کو کسی شخص خاص پر منحصر کیا اوسکو یہی حدیث رد کرتی ہی
اسلیے کہ اسمین لفظ رجال کا آیا ہی نہ رجل کا کسی روایت مین اگر رجل بھی آیا ہو تو روایت رجال
زیادت ثقہ ہی ایسی زیادت ہمیشہ مقبول ہوتی ہی بخاری و مسلم و ترمذی و ابو داود و ابن ماجہ
و نسائی سب عجمی ہین عجم مین پیدا ہوے عجم مین رہے عجم مین مرے اسی طرح غالب اہل حدیث
عجم سے اوٹھے ہین ثابت کوفے مین رہے نعمان رح وہان پیدا ہوے ایک حدیث مین نبی
اہل حدیث کی یون تعدیل فرمائی تھی کہ یحملون ہذا العلم من کل خلف عدوله اسے
حدیث مین انکی توثیق بھی کی تیسری حدیث مین دعا سرسبزی دی اللہ تعالی نے ان سب
دعاؤن وغیرہ کو قبول فرمایا ابن عمر نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہی کہ
تمھاری مدت اگلی امتون کی مدت مین اتنی ہی جتنی مدت درمیان نماز عصر کے ہی تا غروب
آفتاب تمھاری مثال اور یہود و نصاری کی مثال ایسی ہی جیسے ایک آدمی نے کچھ مزدور مقرر
کیے اور کہا دوپہر تک ایک ایک قیراط پر کون کام کریگا یہود نے یہ کام کیا پھر اوسنے کہا آدھی
دن تک سے تا نماز عصر کون کام کریگا ایک ایک قیراط پر نصاری نے یہ کام کیا پھر کہا کون کام کریگا
عصر سے سورج ڈوبنے تک دو دو قیراط پر سو تم ہو وہ مزدور جو کام کرینگے عصر سے تا غروب

شہر یاد رکھو تمکو دو پہری مدد دوری مانگی ہے وہ ونصاری خفا ہوئے انکا کام تو تھوڑا زیادہ کیا ہمکو
ضروری کم ملی اللہ تعالی نے فرمایا کچھ تمہارے حق میں نا انصافی ہوئی کہا نہیں فرمایا تو پھر یہ
میرا فضل ہے جسکو چاہوں دون یعنی تم اسمین بولنے والے کون ہو اس حدیث کو بخاری نے
روایت کیا ہی فرمایا نہایت میری محبت مین وہ لوگ ہین جو میرے بعد آوینگے ہر کوئی اونمین
چاہیگا کہ گھر بار مال دیکر مجکو دیکھے یہ مسلم میں ہی بروایت ابی ہریرہ یہ محبت سوای اہل حدیث
کے کسی فرقہ اسلام مین پائی نہین گئی جنکو بمقابلہ رای وقیاس سنت پر عمل کرنے سے عار
ہی اونکا دعوی اثبات محبت صاحب سنت سے محض کذب و بے اعتبار ہی جو کوئی جسکو چاہتا ہے
اوسکی مرضی کا کام کرتا ہی اسی سے محبت ثابت ہوتی ہی یہ نہی محبت ہی کہ محبوب کے خلاف
مرضی کام کرے پھر دوستی جتلاوے قرآن مین تو یہ فرمایا ہی ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی
یحببکم اللہ آجکل جھوٹے محبون کا جی بڑا زور شور ہی آنکی محبت اعتقاد محفل مولد تالیف
غزلیات وقصائد نعت مین منحصر ہی کون محفل ہی جسمین سو منکر نہین کون قصیدہ ہی جسمین آ
کلمہ کفر مین لعنۃ اللہ علی الکاذبین والظالمین معاویہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ میری امت میں سے ایک گروہ قائم رہیگا حکم خدا پر نہ ضرر پہونچاویگا
اوسکو جو اوسکی مدد نکریگا اور نہ وہ جو اوسکے خلاف کریگا یہانتک کہ قیامت آوے اور وہ
اسی حال پر ہوگا یہ حدیث متفق علیہ ہی اور ایک معجزہ ہی معجزات جناب رسالت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے صدر اول سے لیکر اس صدی تک ہر صدی ہر قطر مین غالبا ایسا ایک گروہ
پایا گیا ہی جسنے اعداء اسلام کا قافیہ تنگ کیا اشاعت سنت کی بدعت کے مٹانے میں سخت
کوشش فرمائی اہل بدعت نے بہت چاہا کہ اپنے افترا و بہتان سے حکام و ملوک وامراء کو
اغوا کرکے اونکو نقصان پہونچاوین لیکن ہمیشہ خدا نے ابتک اونھین کو غالب وظاہر رکھا
الا ان حزب اللہ ھم الغالبون اسکے نظائر علاوہ اقالیم دیگر کے اقلیم ہند مین بھی بہت موجود
مین سید احمد بریلوی کے زمانے سے ابتک مقلدین ومبتدعین نے کیا کچھ سعی اطفاء نور اسلام

بین جنین کی صد ہا رسائل و مسائل رد تقویۃ الایمان وغیرہ کتب اہل توحید تصنیف کیں
لکھ ڈالے مگر شان الہی دیکھو رسالت پناہی کو دیکھو کہ اندنوں گروہ اہل حدیث بڑھتا جاتا ہے
خدا کے فضل و کرم سے قوم اہل سنت کا حاصل ہوا اہل حق سے [illegible] میں [illegible]
ہوتی رات [illegible] [illegible] خوب شاد [illegible] [illegible] اونکی تالیف دور
دور پہنچی مقبول عام ہوئی عرب و عجم کا [illegible] ہو گیا ہدایت کا شیوع ہونے لگا
توحید و سنت کا بیج [illegible] ویران ہو گیا [illegible] کہ جو انکار کرے تو خدا منتقم
حقیقی موجود ہی [illegible] اہل امت بھر [illegible] اسیطرح آخر امت کو بھی ٹھہرایا ہی بیچ میں
ایک فوج کجرو کا پتہ دیا ہی [illegible] مصداق سوای مقلدین و اصحاب رای کے اور کوئی ڈھونڈے
نہیں ملتا اسلیے [illegible] اول میں جو زمانہ صحابہ و تابعین وغیرہم کا تھا اوس میں اہل کتاب و سنت
پر تھا نہ بدعت قیاس و رای نے اپنی ٹانگ اڑائی پچھلی امت [illegible] سنت میں [illegible]
اگلی راہ پر ہیں [illegible] فتنہ سے [illegible] کے دشمن ہو گئے ہیں مگر
کیا ہوا اور [illegible] ہوگا الله [illegible] قریب [illegible]
آخر اس امت میں ایک قوم ہوگی کہ انکو برابر اہل امت کے اجر ملیگا [illegible] کرینگے نیکی کا
منع کرینگے منکر سے لڑینگے اہل فتن سے اخرجه البیهقی فی دلائل النبوة عن عبد الرحمن
الحضرمی بھلا بتلاؤ تو سوای اہل حدیث کے کوئی فرقہ بھی مصداق اس حدیث کا ہو سکتا ہے
چنانچہ اجبار انکو مقلدین مبتدعین سے [illegible] ہی تقلید کا فتنہ سب سے زیادہ ہی اسلیے کہ اسمیں
اسلام کی بالکل بربادی [illegible] کتاب و سنت کا [illegible] طاق نسیان پر چھوڑا جاوے
امام غیر معصوم کا قول دین ٹھہرے معاویہ کی دوسری حدیث میں [illegible] جب شام
والے بگڑ جاویں تو پھر کچھ خیر تمہارے اندر نہیں لیکن ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا منصور
رہیگا جو اونکی [illegible] کریگا وہ انکو نقصان نہیں پہونچا سکتا یہانتک کہ قیامت کی گھڑی
[illegible] ہو اسکو ترمذی نے حسن صحیح کہا ہی علی بن المدینی بخاری کے شیخ نے ان سے کہا

نے روایت کیا ہی خیال کرو کہ ایک راہ جسکا نام اتباع کتاب وسنت ہی اسی راہ پر
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکے صحابہ وسائر سلف تھے باقی سب راہیں گمراہ
کرنے والی ہین جتنے مذاہب اسلام مین نکلے ہین وہ انھین راہون کے رستے ہین کتاب
اللہ ایک ہی رسول اللہ ایک ہین دین اسلام ایک ہی آسمانی دین کے اصول یہی اللہ و
رسول و قرآن وحدیث ہین پھر چار مذہب یا پانچ مذہب یا بہتر مذہب کیسے کہان سے آئے
اگر یہ چار مذہب علحدہ علحدہ اور یہ چار مصلے ٹھیک ہین تو باقی فرق اسلام نے کیا قصور کیا
ہی کہ اونکے مذہب باطل سمجھے جاتے ہین شاہ عبدالعزیز دہلوی نے تفسیر عزیزی مین شیخ کانی
رحمہ نے ارشاد السائل مین اسیطرح دیگر اہل علم نے اپنے مؤلفات مین تصریح کی ہی کہ یہ چار و
مصلے بدعت ہین سنہ ہجری سے صدہا سال کے بعد آٹھوین صدی مین مصلے حرمین شریفین مین نکلے پہلے
انکا کہین کچھہ اتا پتا نہ تھا اب جو اس تفرقہ جماعت سے منع کرتا ہی اور اٹھا وہی لامذہب گمراہ
ٹھہرایا جاتا ہی انا للہ شروع کتاب سے یہانتک جو کچھہ لکھا گیا یہ سب داخل فتن ہی اسلیے کہ
ان فتن کی وجہ سے سارے حقائق اسلام مبدل ہو گئے منکر معروف معروف منکر ٹھہرا
الحمد للہ کہ اللہ ورسول ہماری طرف ہین انھون نے پہلے سے ہمین حال ان نئی نئی راہون
اور محدثات کا بتا دیا اب کوئی ہزار بار ہمین برا کہے کچھہ پروا نہین ہے

گر دوست موافق ست سعدی — سہل ست جفای ہر دو عالم

حدیث مین یہ بھی ہمکو سنادیا ہی کہ کوئی نبی مجھسے پہلے خدا نے کسی امت مین نہین بھیجا لیکن
اوسکی امت مین حواری اور ایسے اصحاب تھے جنھون نے اوس نبی کی سنت کو لیا اوسکے
حکم کی پیروی کی پھر بعد اونکے ایسے خلف ناخلف آئے جنھون نے وہ کہا جو نکیا وہ کیا جسکا
حکم اونکو نتھا جو کوئی ایسون سے لڑا ہاتھہ سے وہ ایماندار ہی جسنے زبان سے جہاد کیا وہ
مومن ہی جسنے دل سے جہاد کیا وہ بھی مومن ہی اس سے سوا رائی کے دانے کے برابر بھی
پھر ایمان نہین یہ حدیث مسلم مین ہی بروایت ابن مسعود ہاتھہ سے لڑنا کام ملوک و والیان

ملک کا ہی لیکن اب ایسے حاکم و امیر دنیا مین باقی نہین رہے جب تک سلطنت بغداد
قائم تھی یہ طریقہ بھی جاری تھا زبان سے اوٹھانا کام علماء دین کا ہی الحمد للہ کہ محدثین نے
ہر عصر مین خوب ہی قلع و قمع شرک و بدعت کا کیا تقلید کی حرمت اتباع کی فضیلت جیسا
حق تھا ثابت کر دی فقہ سنت کو بمقابلہ فقہ رای و قیاس تدوین کیا اپنا ذمہ خدا و رسول
کے نزدیک بری کیا اس زمانہ آخر مین بھی ایک جماعت نے یمن و ہند وغیرہ مین جہاد لسانی
کما ینبغی کیا و للہ الحمد دل سے جہاد کرنا عوام اسلام کا کام ہی جنکو نہ ہاتھ کی طاقت ہی نہ زبان
کی قدرت سوا اس قسم کے غزاۃ اب بھی ہند وغیرہ مین صدہا بلکہ ہزارہا موجود ہین جنکو صحبت
اہل بدعت کی بری لگتی ہی تقلید سے نفرت ہی اتباع کا بانا رکھتے ہین جو کوئی ان تینون
قسم جہاد سے علیحدہ ہی اوسکو ذرہ برابر بھی ایمان نہین وہ ناحق آپکو مومن سمجھتا ہی خصوصا
وہ علماء سوء رائی پرست قیاس دوست جو راتدن اولٹا جہاد زبانی اہل حق سے کرتے ہین
اونکے پاس تو کوئی بھی دلیل صحت ایمان کی موجود نہین ہی بلکہ وہ پورے مصداق ہین اون
حدیثون کے جو مذمت فقہاء و علماء مین آئی ہین

فصل احیای سنت مردہ و ذم ایجاد بدعت

بلال بن حارث مزنی نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی جسنے زندہ کی کوئی
سنت میری سنتون مین سے جو مر گئی تھی بعد میرے اوسکو اجر ہی مثل اجر اون لوگون
کے جنھون نے عمل کیا اوسپر بدون اسکے کہ اونکے ثواب مین کچھ کمی ہو جسنے نکالی کوئی
بدعت گمراہی جسے اللہ و رسول پسند نہین کرتے اوسکو گناہ ہی مثل گناہ اون لوگون کے
جنھون نے اوسپر عمل کیا نہین کچھ کمی اونکے گناہون مین روایت کیا اسکو ترمذی نے اور ابن
ماجہ نے اسکو عمرو بن عوف سے روایت کیا ہی عمرو بن عوف نے یہ بھی روایت کیا ہی
مرفوعا دین شروع ہوا غربت کے ساتھ قریب ہی کہ پھر غریب ہو جاوے سو خوشی ہو غریبون
کو جو درست و ٹھیک کرتے ہین میری سنت کو جو بعد میرے لوگون نے بگاڑ دی ہی آخر تک

اثر فرمایا ہی جگہ یہ انعامات کی ہی کہ زندہ کرنے والے اس سنت مردہ کے جنکو غریب فرمایا ہی
یہی اہل حدیث ہین جو عالم [illegible] مین ہین یا اہل رای و قیاس و اجتہاد مین ہی لوگ غریب ہین
ہمیشہ حدیث کو سنت سے جدا کرکے بتاتے رہتے ہین یا وہ لوگ جو علوم فقہ مصطلح کے
موافق [illegible] فتوی دیا کرتے ہین اونکا عین سنت ہونا اوسوقت ثابت ہوگا جب وہ یہ
بات ثابت کردینگے کہ رای و قیاس عین سنت ہی حالانکہ یہ دعوی خلاف تصریح مذہب حنفیہ
ہی کہ انھون نے خود قیاس کو مرتبہ چہارم مین بعد اجماع کے رکھا ہی اصل اول و دوم قرآن
و سنت کو قرار دیا ہی پس قیاس [illegible] اصل سنت نہوا اگر قیاس لائق اعتبار بھی ٹھہریگا تو اوس
جگہہ جہان سنت موجود نہین ہی سنت کے ہوتے حمایت قیاس کی کرنا پھر آپکو مومن صادق
ایسا ہی جیسے اندھے کو [illegible] کہتے ہین یا جھلا [illegible] کو مومن لاحول ولا قوۃ الا باللہ
حضرت [illegible] کے وقت مین ایک لاکھ چوبیس ہزار آدمی ایمان لائے بڑا گروہ عمدہ اسلام کا یہی
لوگ تھے انھینے فرمایا تم اتباع کرو سواد اعظم کا جو اونسے جدا ہوا وہ جدا ہوکر دوزخ مین گیا
اسکو ابن ماجہ نے انس [illegible] روایت کیا ہی ترمذی کی روایت مین ابن عمر سے
مرفوعا یہ خبر آئی ہی کہ [illegible] امت کو کبھی گمراہی پر جمع نکریگا اللہ کا ہاتھ ہی جماعت پر مراد
اس جماعت سے اہل سنت ہین یعنی محدثین امت اسلیے کہ سنت حدیث کو کہتے ہین نہ رای
و قیاس و بدعت کو [illegible] معجزہ ہی رسول خدا کا کہ باوجود تفرق امت کے بہتر فرقون پر
ایک جماعت [illegible] گمراہی [illegible] رہی ہی سپر خدا کا ہاتھ ہی دیکھو جو اختلاف مذاہب و اقوال
کتب فقہ مین ہی وہ اس جماعت کی کتابون مین نہین سب اہل حدیث موافق حدیث کے
کہتے کرتے ہین ساری دنیا مین اس جماعت مبارکہ سے بڑھکر عدم اختلاف مین کوئی طائفہ
نہین شائد گنتی کے [illegible] مسائل ہونگے جنمین محدثین کا باہم کچھہ ذرا سا خلاف ہوگا سو اسکا
سبب یہی ہی کہ کسی نے کسی حدیث کے موافق کہا اور کسو دوسری حدیث ملی کہ وہ بعد
نسخ اسنے تعارض اور ایقاع توفیق یا جمع کے ایک قول کہا یا کسی نے اسناد پر نظر کی

اسیطرح جو شخص خالص قرآن و حدیث کا عامل ہے اوسکے مذہب کے سارے مسئلے فقہاء اربعہ کے مذاہب مین موجود ہین بلکہ خاص مذہب حنفی مین مگر اسطرح پر کہ کوئی مسئلہ موافق ابو یوسف کے ہی تو کوئی موافق امام محمد کوئی مطابق امام صاحب ہی لکن حنفیہ نے تائید مذہب اور تمسک بقیاس کے لیے غالباً اون مسائل موافقہ حدیث کو اپنے مذہب مین غیر مفتی بہ یا قول مرجوع یا مرجوع عنہ ٹھہرا دیا ہی سنت صحیحہ کو چھوڑ کر افتاء و قضاء موافق اقیسہ و آراء جاری رکھا ہی سو اسمین اگر کچھہ قصور ہی تو ان مقلدون کا ہی محدثون کا کچھہ قصور نہین ہی یا یہ امر اتفاقی ہی کہ مختارات محدثین دائرۂ مذاہب فقہاء اربعہ سے خارج نہین ہین ورنہ سچی بات یہ ہی کہ اگر وجود ایک حدیث صحیح کا ثابت ہو اور معلوم ہو کہ ساری امت اسلام سے عمل اوس حدیث پر فوت ہو گیا خواہ اونکی عذر پر ہمکو اطلاع ہو یا نہو تو اوس بعض کو جسکو یہ حدیث پہونچی ہی عدم عمل امت ہرگز مانع عمل کا اوس حدیث پر نہین ہی اسلیے کہ کلام رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا کلام امت سے نازل نہین ہو سکتا حدیث مذکور خود ایک حجت صحیحہ ہی مثل قرآن کے کسکو مجال ہے کہ بعد اوسکی صحت کے اوسپر عمل کرنیسے باز رہی یا مانع ہو اگر مانع ہو تو ایمان سے ہاتھہ دہو ڈالے یہ منع اوسکا اصنت بالله و ملائکته و کتبه و رسله کے بالکل خلاف ہی

عمل بسنت نزد فساد امت

ابو ہریرہ نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے تمسک کیا میری سنت سے وقت فساد امت کے اوسکو سو شہید کا ثواب ہی اسکو بیہقی نے کتاب الزہد مین ابن عباس سے بھی روایت کیا ہی جابر کہتے ہین عمر نزدیک رسول خدا کے آئے کہا ہم یہود سے کچھہ حدیثین سنتے ہین جو ہمکو پسند آتی ہین اگر ارشاد ہو تو ہم بعض احادیث اونکی لکھہ لیا کرین فرمایا کیا تم حیران ہو جیسے یہود و نصاری حیران ہوئے مین تو لایا ہون تمہارے پاس شریعت صاف پاک اگر موسی بھی جیتے ہوتے نہ بنتا اونکو مگر اتباع میرا اسکو احمد نے مسند مین بیہقی نے

مگر آفت یہ ہی کہ امام اعظم بھی تو ہر طبقۂ زمین کے اندر ہونگے بلا تعجب نہین کہ ایسے مجتہد
و مجدد زمانۂ حال کے بھی وہان موجود ہون جسطرح کی تالیف رد اہل حق مین وہان بھی
جاری ہو گیا کمین اگر نفقانی الارض او سلمانی السماء کا کبھی موقع ان صاحبون کے ہاتھ
لگتا تو بہ اونسے ملاقات بھی کر آتے اور ایسے تالیف اونکے لکھنؤ وغیرہ مین طبع کرا کر اور دو
حیدرآباد مین شائع کرتے آسمان پر چڑھ کر طرف سے امام صاحب کے سارے صحابہ تابعین
کو باعث عدم وجوب تقلید امام صاحب قائل کر آتے بلکہ اونسے اقرار [illegible] اور ایمان
امامت امام صاحب کا بطور محضر لکھوا کر لے آتے بیشک فرمانا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کا سچ ہی کہ شیطان آدمی کا بھیڑیا ہی جیسے بکریون کا گرگ ہوتا ہی شاذ و قاصیہ و ناحیہ
کو اوٹھا لیجاتا ہی سو تم ان پگڈنڈیون سے بچو جماعت کو پکڑو رواہ احمد عن معاذ
بن جبل حدیث مین لفظ جماعت سے مراد جماعت اہل سنت ہوتی ہی اسلیے کہ [illegible] مین
مجتمع ہین انمین اختلاف نہین یا اتنا کم ہی کہ حکم عدم مین ہی نہ گروہ اہل بدعۃ [illegible]
کل نفس و دینھا ہی انمین جہان دیکھو افتراق ہی اجتماع کا پتا نہین حنفی [illegible]
بھی چار مصلے بنانے ہین پھر ہندون کو انسے کیا امید ہوگی جب کوئی بدعت [illegible] ہی یا یہ
سنت مثل اوسکے دنیا سے اوٹھ جاتی ہی بلکہ تا قیامت پھر کے نہین آتی اس وقت مین یہ
حال ہی بڑا استوار ہی وہ آدمی جو بدعت کو چھوڑ کر سنت کو پکڑا اجی سب نہی جتنا عمل
خیر سنت پر ہو جاوے غنیمت ہی اسلیے کہ یہ وقت نہایت نازک ہی مسلمان گنتی مین تو
بہت ہین مگر پکا سچا ایک بھی نہین الا ماشاء اللہ سارے اہم [illegible] اسفہ [illegible] ایسی
حالت پر ملالت مین اگر بیس مین ایک حصے پر بھی توفیق عمل میسر ہو تو یہی سعادت
و خوش نصیبی آج ہی ابو ہریرہ [illegible] حضرت نے فرمایا تم ایسے زمانے مین ہو کہ اگر دسوان
حصہ بھی [illegible] کوئی چھوڑ دے جسکا اوسکو حکم ہی تو ہلاک ہو جاوے پھر ایک
ایسا زمانہ [illegible] کہ جو کوئی عمل کریگا [illegible] دسوین حصے امر مامور بہ پر تو نجات پاوے گا

ما انا الله مدہی اس اشارت پر بشارت تو سنو ہماری بدنصیبی کو دیکھو لا تقلید کی وجہ
سے مقلدین [illegible] اسکے دام مین چھپے ہوئے ہین دس حدیثون مین سے ایک حدیث
[illegible] حدیثون مین سے ایک آیت پر بھی عمل نہین کرتے اگر بڑی توفیق ہوئی تو ایک رسالہ
حدیث مین لکھ دیا محدثین کو گالی گفتہ کرکے چھپ کر دیا عوض مناظرت کے جدال کا
[illegible] روایت کے بوسے راہی کا تانا تنا مالک نے موطا مین بلاغاً ابن عباس سے روایت
کیا ہی کہ حضرت نے فرمایا ہے تم مین دو چیز کو چھوڑتا ہون کہ گمراہ نہ ہوگے جب تک ان دونو کو
پکڑے رہوگے ایک اللہ کی کتاب دوسرے سنت اوسکی رسول کی یہ نہین فرمایا کہ اجماع و قیاس
یا اجتہاد و رائے کو چھوڑتا ہی ابن عمرو کی روایت مین مرفوعاً یون آیا ہی کہ علم تین ہین ایک
آیت محکمہ یعنی غیر منسوخ دوسرے سنت قائمہ یعنی ثابت صحیح تیسرے فریضہ عادلہ یعنی علم
[illegible] شا اسکے سوا جو کچھ ہی وہ فضول ہی رواہ ابو داود و ابن ماجہ علم میراث بھی
[illegible] وسنت مین وارد ہی علحدہ ذکر اسکا اسلیے کیا کہ لوگ اسمین زیادہ تر متساہل ہین
اس علم پر عمل کرنے کو اکثر امت نے چھوڑ دیا چنانچہ حدیث اسکی موید ہی ابن مسعود نے کہا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] فرمایا سیکھو علم فرائض کا سکھاؤ اوسے لوگون کو سیکھو
قرآن سکھاؤ لوگون کو اسلیے کہ مین مرنے والا ہون علم بھی جاتا رہیگا رواہ الدارمی
والدارقطنی اشارۃ النص سے معلوم ہوتا ہی کہ قرآن کے [illegible] سکھانے سے علم فرائض کا
سیکھنا سکھانا ہوا ہی یہ علم جلد مٹ جاوےگا غرض کہ اصل [illegible] کتاب و سنت ہی جسنے
فریضہ عادلہ کے یہ معنی سمجھے ہین کہ مراد اوس سے احکام مستنبطہ باجتہاد ہین اور وہ مساوی
قرآن و حدیث ہین وجوب عمل مین اوسنے اس حدیث کی تحریف کی حدیث مین خود لفظ فریضہ
موجود ہی جسپر عرف شرع میراث ہی پر بولا جاتا ہی اطلاق فریضہ کا اجتہاد پر احادیث
مین کسی جگہ یہ محاورہ زبان شارع پر جاری نہین ہوا نہ لغت عرب مین فریضہ بمعنی اجتہاد یا حکم
مستنبطہ باجتہاد آیا ہی [illegible] ان سنے اکثر احادیث و آیات کو اسی طرح بگاڑا ہی اسیواسطے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشینگوئی سے ان لوگون کے حال پر اطلاع دی ہی فرمایا ہی لتتبعن سنن من قبلکم شبرا بشبر وذراعا بذراع حتی لو دخلوا جحر ضب بتبعتموهم قلنا یا رسول الله الیهود والنصاری قال فمن متفق علیه من حدیث ابی سعید تحریف وتبدیل معنوی پیشہ اہل کتاب کا ہی تقلید احبار و رہبان بھی انہین کا شیوہ ہی اہل بدعت ان دونو امر مین انکے خلیفہ برحق وجانشین مطلق ہین جو لوگ اس تحریف سے بچتے بچاتے ہین اونکی مدح فرمائی ابراہیم عذری نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی یحمل هذا العلم من کل خلف عدوله اس علم دین کو ہر خلف کے عادل لوگ اوٹھاوینگے ہر خلف سے مراد ہر دو سرا طبقہ بعد طبقۂ اولی کی ہے سو بحمدہ تعالی ہر قرن مین جنٹ کے جنٹ محدثین کے گذرے ہین کتب طبقات مین خصوصاً تاریخ الاسلام ذہبی مین نام بنام اونکا قرن مذکور ہین ینفون عنه تحریف الغالین انکا کام یہ ہی کہ غالین کی تحریف کو ہٹاتے ہین دین حق سے اوسکو دور کرتے ہین وانتحال المبطلین یہ مثل وہی ہین جنہون نے علم حکما و فلاسفہ کو علوم شریعت مین نقل کیا ہی اوسکی بناپر طرح طرح کے شکوک اس ملت مین پیدا کیے انہین کا ایک شعبہ فرقہ تقلید بھی ہی وتاویل الجاهلین اس کے مصداق اس کے دو گروہ اس ملت کے ہین ایک جملہ صوفیہ جو اپنے عقائد فاسدہ کو بتاویل فاسد کتاب سنت سے ثابت کرتے ہین دوسرے اہل رای مقلدۂ مذاہب جو آیت وحدیث مخالف مذہب امام کو تاویل کرکے اپنے مذہب کی تائید کرتے ہین یہانتک کہ بعض نے انمین سے اس مطلب کے لیے خلاف جمہور بلکہ خلاف اجماع غالب امت صحیحین وسنن وغیرہ کتب سنت کو ایک ہی مرتبہ مین رکھدیا ہی تاکہ مذہب حنفی حدیث سے ثابت ہو جاوے گو نسو ہو بلکہ خود بعض جگہ خلاف اس اپنے قاعدۂ مستحدثہ کے صحیحین کو ترجیح دی ہی ہم نہین سمجھتے کہ یہ عکس القضیہ کسطرح داخل علم ودین ہی کتاب وسنت کا باقی رکھنا قیامت تک اگر واسطے عمل کرنے کے نہین ہی اور نہ اسلیے کہ ہر زمانے مین امت اجتہادات علماء تابع [illegible] کرے تو کیا

اسنادوے چاہتے ہین سے یہ بات ہی مرض کے یہ ہوتا ہی کہ قرآن و حدیث کو فقہ ائمہ
پر منطبق کیا جاتا ہی سوای مذہب ہی فقیہانہ اوسی وقت اوسکی تاویل و تحریف
اور تنقیح و تشقیق ہی آپ ہی جسطرح رسالہ تحفہ خلف الامام بین کتاب و سنت کے بلا
دلیل ترک کیے وجہ بالقیاس پیچ فرمایا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اللہ لا یقبض
العلم انتزاعا ینتزعه من العباد ولکن یقبض العلم بقبض العلماء حتی اذا لم
یبق عالما اتخذ الناس رؤسا جهالا فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا متفق
علیه من حدیث عبد اللہ بن عمرو یہ وہی وقت ہی جسکا اس حدیث میں بیان ہی
اس زمانے مین جب دولت خبر و انتشار خلق و بہم رسی اسباب تار برقی و ریلوے وغیرہ
ہر قریہ کی خبر معلوم ہوتی ہی حرمین شریفین کو خود دیکھا ہی وہان اگر کوئی عالم ہی تو یہی مدرس
مقلد مطلق ہی وہ بھی اندر حرم شریف کے ایسا پیچا علم ادب کا ہی امر بمعروف و نہی عن المنکر
خدمت سے مفقود ہوا عالم کا نشان نہین ہی جو لوگ برای نام فقیہ یا قاضی یا مفتی یا مدرس ہین
وہ سب اہل براطیل بااطیل ہین مصر و روم و شام و قدس وغیرہ کا حال بھی سنا وہان بھی
یہی مقلد لوگ ہین گو مثل ہند شدید التعصب نہون ہندوستان کو خود آنکھون سے دیکھا
سوای چند اہل حدیث کے باقی سب جاہل متبع ہین گو مولف کتب کہلاتے ہین اپنی اوقات
سے زیادہ بڑھ بڑھ کر دعوی کرتے ہین انکی لیاقت و استعداد کے لیے انکی تالیف شاہد عدل
ہی اہل حدیث کی تالیف دیکھو اگر ذرا بھی انصاف کچھ بھی حیا ہی تو فرق دونو کا ظاہر ہو جاویگا
ورنہ جاہل کو ایک دفتر بھی کافی نہین ہی جسطرح عقلمند کو ایک حرف کافی ہوتا ہی

معنی فتنہ

اہل علم نے کہا ہی فتنہ کہتے ہین محنت و عذاب و سختی و ہر ناپسند چیز کو اور اوسکو جو طرف
اوسکے ساتھ ہو جیسے کفر و گناہ و رسوائی و فجور و مصیبت وغیرہ مکروہات پس اگر یہ فتنہ
اللہ کیطرف سے ہی تو حکمت ہی اگر بندے کیطرف سے ہی بغیر حکم خدا کے تو مذموم ہی

قرآن شریف مین فتنے کو برا کہا ہی الفتنة اشد من القتل وقولہ ان الذین فتنوا المؤمنین
والمؤمنات اصمعی نے کہا فتنے کے لغت مین پرکھنا سونے کا ہی آگ مین کہ کہرا ہی یا کہوٹا
اسی طرح وقت فتنے کے آدمی پرکھا جاتا ہی اگر ایمان پر قائم رہکر ابتلا فتنے سے نکل گیا تو کہرا
ہوا ورنہ جسکا ایمان کہوٹا تہا تو کہوٹا ہی نکلے سے یہ مراد ہی کہ جہان تک ہو سکے آپکو اوس
سے بچاوے گو فتنے سے یہ مراد ہی کہ خود فتنہ کھڑا کرے یا وہ جسکے فتنے مین پڑنے سے
ایمان رہے یا جاوے فتح الباری مین کہا ہی عذاب کو بہی فتنہ کہتے ہین قال تعالی ذوقوا
فتنتکم جو بہت عذاب مین پڑے اوسکو بہی فتنہ کہتے ہین قال تعالی الا فی الفتنة سقطوا
آزمایش کو بہی فتنہ بولتے ہین قال تعالی وفتناك فتونا جس سختی زمی مین آدمی پڑے
اوسکو بہی فتنہ کہتے ہین قال تعالی نبلوکم بالشر والخیر فتنة وقولہ وان کادوا [illegible]
لکہا ہی کہ تجہکو کام سے پہیر کر کسی بلا وسختی مین ڈالدین قرآن مین فرمایا واتقوا فتنة لا
تصیبن الذین ظلموا منکم خاصة یعنی بچو فتنے سے ایسا نہین ہی کہ ایسے ظالمون
کو پہونچے بلکہ بچو گناہ سے جسکا اثر تم سب مین ہو جیسے منکر کا اقرار یعنی باقی رہنے دینا
رکہنا امر معروف مین سستی ومروت کرنا مسلمانون کے جماؤ مین فرق ڈالنا بدعتون کا ظاہر
کرنا جہاد مین کاہلی کرنا قرطبی نے کہا اسمین بہت بڑا ڈرتا یا ہی سخت تنبیہ کی ہی بچنے پر
فتنون سے بہر حال اطلاق فتنے کا ہر بلا وآفت دینی دنیاوی پر ہو سکتا ہی اور زمانہ
آخر مین وہ کثرت فتنون کی ہی کہ مومن کو ایمان کا تہامنا مشکل پڑگیا ہی اگر ایک بلا سے
بچا تو دوسری آفت لگی دوسری بلا سے بچگیا تو تیسری مصیبت سے نجات کہان جتنے فتنے
ہین سب دراصل ایک ہین ع یہ فتنے ایک ہین باہم کہ زلف یار نے [illegible]
پسند کیا خود تو جان قضا کے لیے + ہم ہزار چاہین کہ ایمان بچائین لیکن لاکہون جال [illegible]
لیے بچہائے گئے ہین کس کس دام سے بہاگین اون جالون کا ذکر نہین جنکو ہنسے جہان ہم
لیا ہی ادہر سے تو جون تون بچاؤ بہی ہو سکتا ہی اون جالون کو کہو جو ہمرنگ زمین بچہائے

سبز کی سیر کراتے ہین دنیا کو دین کے لباس مین دکھاتے ہین دوزخ کو بہشت بناتے ہین
بہشت کو دوزخ کا جامہ پہناتے ہین سنی کو بدعتی بدعتی کو دہری کر دیتے ہین ایسے فتنون سے
بچنے کی کیا صورت ہی آجکل دنیا دجال کی بہشت بنا رہی ہی جو مسلمان کامل ہی وہ
اوس ہی سے کونے کونے چھپا پھرتا ہی جسکا ایمان مکڑی کا گھر ہی وہ مکس کی طرح دوڑ دوڑ کر
اوس بہشت کے مزے جو دراصل نار ہی لوٹتا ہی حفت الجنة بالمکارہ وحفت النار
بالشهوات دنیا مومن کا قید خانہ کافر کی بہشت ہی عقائد اسلام مین سخت تزلزل آگیا ہی
کوئی ملائکہ وجن کا انکار کرتا ہی کوئی معاد کا منکر ہی کوئی منکر تقدیر ہی کوئی قائل تدبیر سے
کوئی زمانے کو قدیم کہتا ہی کوئی آخرت کو معاد روحانی سمجھ بیٹھا ہی طرح طرح کے کذاب اضلال
وضاع دجال نکلے ہین جو دین کے پردے مین سبکو بے دین کرنا چاہتے ہین ہرچند زمانہ
آدم علیہ السلام سے اسدم تک کوئی زمانہ فتنے سے خالی نرہا اگر رہتا تو اہم عالم پر عذاب ظاہری
کیون آتا لیکن اس زمانے مین ہر قسم کے فتنے آسمانی وزمینی روز افزون ہین عذاب ظاہری تو
اس وقت پر آویگا نہین مگر تباہی آخرت کے لیے بہت سا سامان ہر طرف سے ہر جگہ طیار
ہی فساق اہل تقوی پر ہنستے ہین اہل بدعت اہل سنت پر طعن کرتے ہین کفار اہل اسلام کو
احمق کہتے ہین مقلد اہل اتباع کے درپے ہین سو طرح کے بہتان باندہ کر نظر عوام وحکام
مین بے اعتبار کرنا چاہتے ہین علما گفتگو مین ہین صوفیہ جستجو مین عوام بچارے مارے مارے
پھرتے ہین عجیب زبانون کے دام مین آجاتے ہین اور کیون نہ آوین کہ اسلام کامل تو منافی
طلب دنیا ہی اس طریقے مین جو گبر وترسا ونیچر ہنود نے نکالا ہی دنیا بھی کسیقدر ہاتھ
آتی ہی عوام مین تشہیر بھی ہو جاتی ہی اس ٹوٹے پھوٹے ناو کا ناخدا خدا ہی جسکو دیکھو چلا جاتا
ایمان سے جدا ہی ہزار مین اگر ایک بھی مسلمان پکا کسی جگہ ہی جو خوف خدا اور دوزخ سے
ڈر کر ایمان اپنا لیے ہوے بیٹھا ہی تو سمجھو کہ اندھے کے ہاتھ بٹیر لگی خلیل خان نے فاختہ ماری
نہین تو شش جہت سے فتنون کی گولہ باری تاریکی اور باریکی کے بھر مارے سے ساری

ہمت بچاوے مسلمانون کی ہاری ہاتی ہے

اللہ ہی طبیب ہی مجھ دردمند کا — عاشق ہوا ہی درد سے جو بند بند کا

قرب قیامت کے بیان

قرآن شریف مین فرمایا ہی قیامت قریب ہو گئی چاند پھٹ گیا کیا وہ راہ دیکھتے ہین آنے کی کہ ناگہان آجاوے تو اوسکی علامتین آگئین پھر تجھے کیا خبر ہی شاید قیامت قریب ہی ہو لوگون سے حساب اونکا نزدیک آلگا اللہ کا حکم آگیا جلدی نکرو ان آیتون سے نزدیکی قیامت کی معلوم ہوتی ہی تو آنا قیامت کا قریب جیسا قرآن سے ثابت ہی حدیث مین آیا ہی تمہاری مدت اگلی امتون مین عصر سے مغرب تک ہی دوسری حدیث مین یہ لفظ ہی کہ بقا تمہارا نسبت اگلون کے عصر سے مغرب تک ہی اور فرمایا کہ مین اور قیامت ساتھ ساتھ آئے ہین جیسے یہ دو انگلی یہ سب احادیث صحیحین مین ہین اور دوسری روایت آیا گیا ہی کہ مین بھیجا گیا ہون نفس ساعت مین لیکن آگے ہو گیا اوس سے جیسے یہ انگلی اس سے بڑھ گئی ہی پھر اشارہ فرمایا طرف سبابہ و وسطی کے اخرجه الترمذي مطلب یہ کہ اب قیامت آنے کو کچھ زیادہ مدت باقی نہین ہی قرآن مین کہا نہین معاملہ قیامت کا مگر جیسے پلک کا مارنا بلکہ اس سے بھی زیادہ نزدیک نبی نے فرمایا یہ لوگ تو اوسکو دور دیکھتے ہین ہم قریب دیکھ رہے ہین سو جب آنا قیامت کا قریب ٹھہرا تو ضرور ہوا کہ اوسکی نشانیان بتا دیجاوین تاکہ حجت خدا کی نوع انسان پر تمام ہو جاوے اسلیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹی بڑی سب نشانیان بیان کر دین لیکن وقت اوسکا نہین بتایا اسلیے کہ یہ علم خدا ہی کو ہی سو علامات صغری تو سب کے سب ظاہر ہو چکے دنیا مین بھر گئے ہر جگہ موجود ہین ایک کی جگہ ہزار گنی ہوتی جاتی ہین بڑی علامتون کا ابتدا نکلنا مہدی کا اور اترنا مسیح کا ہی اسکا وقت بھی معلوم نہین لیکن جو نشانیان متصل اس زمانہ ظہور و نزول کے ہونیوالے ہین اونکا لگا تو لگ چلا اس سے یقین ہوتا ہی کہ یہ دونو صاحب جلد رونق بخش ہونگے

اس جگہ ہم ذکر فتن مذکورہ کا علحدہ علحدہ لکھتے ہین۔

فتنہ بدعت و خلاف سنت

سنت کے معنی لغت مین راہ کے ہین ابن الجوزی نے تلبیس ابلیس مین لکھا ہی کہ اسمین شک
نہین کہ اہل نقل و اثر جو متبع آثار رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آثار صحابہ ہین یہی اہل
سنت ہین اسلیے کہ یہ لوگ اوسی راہ پر ہین جسمین کوئی نئی بات نہین نکلی یہ حوادث و بدعتین بعد رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بعد اونکے اصحاب کے واقع ہوئے ہین بدعت وہ کام ہی جو نتھا
پھر نکلا غالب بدعات مین یہی کہ وہ مصادم سنت اور موجب کمی یا زیادتی ہین بیشی و کمی کے
ساتھ پھر اگر ایسی چیز نکلی ہی جو مخالف شریعت نہین ہی نہ موجب بری بات کی ہی تو سلف
اوسکو بھی مکروہ جانتے تھے اور اوس سے نفرت کرتے تھے ہر بدعت سے بھاگتے تھے گو وہ کام جائز
کیون ہو نہو اسلیے کہ اصل بات جو اتباع سنت ہی وہ محفوظ رہے شیخین نے جب زید بن ثابت
سے کہا قرآن جمع کرو تو زید نے کہا جو کام رسول خدا نے نہین کیا وہ کام تم دونو کسطرح کرتے ہو
سعد بن مالک نے ایک آدمی کو سنا کہتا ہی لبیک یا ذا المعارج کہا ہم اسکو نہین کہتے تھے
عہد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مین ایک شخص نے ابن مسعود سے کہا کچھ لوگ مسجد مین بعد
مغرب کے بیٹھتے ہین اونمین ایک آدمی کہتا ہی تکبیر کہو اسطرح تسبیح کرو اسطرح حمد کرو
اسطرح کہا جب وہ یہ کرتے ہون مجکو خبر دو پھر ابن مسعود آئے اور بیٹھے جب اونکا کہنا
سنا کھڑے ہو گئے اور تھے آدمی تیز مزاج کہا مین عبد اللہ بن مسعود ہون قسم ہی خدا کی
جسکے سوا کوئی خدا نہین تمنے یہ سیاہ بدعت نکالی ہی تم اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پر بھی علم مین بڑھ گئے عمر بن عتبہ نے کہا لازم کرو اپنے اوپر طریق سنت کو اگر ہوگے تم
دائین بائین رستے کو گمراہ ہو جاؤ گے سخت گمراہ بعض اہل حدیث نے ذو النون سے حال
خطرات و وساوس کا پوچھا کہا مین ان باتون مین گفتگو نہین کرتا کہ یہ محدث ہین مجھسے
کوئی بات نماز یا حدیث کی پوچھو اونھون نے اپنے بیٹے کو دیکھا لال موزہ پہنے ہوئے کہا

اسکو نکال ڈال کہ یہ لباس شہرت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو کبھی نہین پہنا
سیاہ سادے موزے پہنے ہین ابن الجوزی کہتے ہین سلف ہر بدعت سے بچتے تھے گو کسیطرح ادسمین نہوتا گو
محدث نہون اوس چیز کے جو دین مین نتھے حسن نے کہا قصص بدعت ہین جب بدعت کو تم سمجہا تو گویا
شریعت کو ناقص جانا جب بدعت مضاد ہوئی تو بڑی خرابی ہی اس سے ظاہر ہوا کہ اہل سنت دین تبیع لوگ
ہین بدعتی اوس چیز کی ظاہر کرنیوالے ہین جو تھی آسی لیے اپنی بدعت کے پردے مین چھپتے ہین ولہذا تم اہل
السنة مذہبہم وکلمتہم ظاہرة ومذہبہم مشہود والعاقبة لہم انتہی اسکے بعد ابن جوزی نے حدیث
لایزال طائفة من امتي ظاہرين على الناس کو ذکر کر کے لکھا ہی کہ مراد اوس سے اہل حدیث ہین مسیطرح
علی بن المدینی نے کہا پھر اہل بدعت کی تقسیم حدیث سے تہتر فرقون پر ثابت کی پھر کہا ہم جانتے ہین افتراق
واصول فرق کو یہ چھہ فرقے ہین حروریہ قدریہ مرجئہ رافضہ جہمیہ جبریہ بعض اہل علم نے کہا ہی اصل بدعت
یہی چھہ فرقے ہین ہر فرقے مین بارہ فرقے ہین یہ سب بہتر ہوئے پھر ہر فرقے کا انقسام
بارہ فرقون پر نام بنام ذکر کیا پھر کہا کہ سب سے پہلے اشتباہ امر حق مین ابلیس کو ہوا
جس نے نص صحیح سجود سے مونہ پھیرا اپنی اصل پر تفاضل کرنے لگا کہ مین آگ سے پیدا
ہوا ہون یہ مٹی سے پھر الٹ پر اعتراض کیا کہ اسکو مجہپر کسطرح بزرگی دیگئی پھر تکبر
کیا اور کہا مین آدم سے بہتر ہون اپنی جان کی تعظیم چاہی تھی اوسپر لعنت وعقاب کے لائق
ٹھہرا اسیطرح ہر آدمی کو چاہیے کہ جب دلمین کوئی بات ٹھانی تو اوس سے نہایت درجہ بچے
شیطان اپنی سونڈ دلپر ابن آدم کے لگائے رہتا ہی اگر اوسنے خدا کو یاد کیا تو سٹک گیا
نہین تو دل کو لقمہ کر گیا شیطان آدمی سے کہتا ہی کفر کر جب وہ کفر کر لیتا ہی تو کہتا ہی مین تجھسے بری ہون
مین رب العالمین سے ڈرتا ہون اسنے انبیا کو دہوکا دینا چاہا اولیاؤن کو بہکا دیا عالمون کو
گمراہ کر دیا اور کوئی تو کس قطار شمار مین ہی خون کیطرح آدمی کی رگونمین دوڑتا پھرتا ہی اسلیے
اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم سکہایا گیا ہی معوذات نازل ہوئے اسکے فتنے سے بچنا
بہت مشکل ہی جو بچگیا بازی اوسکے ہاتھ رہی جو خدا کے خالص بندے ہین متبع کتاب

سست اونپر البتہ اس لعین کا زور نہین چلتا جو اس سیدہی راہ سے بہکا وے گئے ہین
اوسکی تلبیسات اتنی ہین کہ اونکی گنتی نہین ہوسکتی تلبیس کہتے ہین اس باتکو کہ باطل کو
حق کی صورت مین ظاہر کرے تفرقہ ایک جہل ہی جس سے آدمی اعتقاد فاسد کو صحیح دینی
سمجہہ لیتا ہی سبب اس فرقت کا شبہہ ڈالنا ہی ابلیس کا امر حق مین جبر کسی پر چلنا قابو
پاتا ہی اوسنا اوسکو شبہ مین ڈالتا ہی جنکو خدا نے فطرت صحیحہ عقل سلیم علم نافع بخشا ہی اونکو
شبہہ کم ہوتا ہی انسان کا دل ایک قلعہ ہی اس قلعہ کی فصیل ہی فصیل کے دروازے ہین
دروازوں مین رخنے ہین اس قلعے مین عقل رہتی ہی فرشتے گرداگرد اس قلعے کے پہرا کرتے
ہین ایک طرف اس قلعے کے ربض ہی اوسمین ہوی کا گھر ہی اوسکے گرد شیاطین چکر مارا کرتے
ہین کچہہ روک ٹوک نہین ہمیشہ درمیان اہل حصن اور ان اہل ربض کی لڑائی ہوا کرتی
ہی شیطان لگاتار آس پاس اس قلعے کے پہرتے ہین نگہبانون کی غفلت تاکتے ہین چاہتے
ہین کہ رخنہ یا باب سے اندر فصیل کے گھس جاوین اسلیے نگہبان کو چاہیے کہ سب دروازونکو
بہچانے جنکا پہرا دے رہا ہی سب سوراخون کو دیکہہ لے تاکہ کسیوقت حراست مین سستی نہو
اسلیے کہ دشمن سست نہین ہی حسن بصری سے کسی نے پوچہا شیطان سوتا بھی ہی کہا اگر سوتا
تو ہمکو کچہہ چین ملتا اس حصن کا اوجالا ذکر ہی چمک ایمان ہی اوسکے اندر ایک شیشہ صیقل
کیا ہوا ہی جسمین سارے گذرنے والون کی صورتین نظر آتی ہین ذراسا کام شیطان کا اس
ربض مین یہ ہی کہ بہت سا دہوان کرتا ہی جس سے دیوارین حصن کی کالی ہوجاوین آیینے مین
زنگ آجاوے سو فکر سے دہوان دور ہوتا ہی ذکر سے آیینے کو صیقل ہوتی ہی دشمن کے
حملے ہمیشہ ہوا کرتے ہین کبھی اندر قلعے کے گھس جاتا ہی حارس اوسکو روکتا ہی تو نکل بھاگتا ہی
کبھی گھس کر چھپ رہتا ہی کبھی غفلت نگہبان سے وہان ٹھہر رہتا ہی کبھی وہ ہوا جو دہوئین
کو اوڑا لیجاوے نہین چلتے تو دیوارین قلعے کی کالی ہو جاتی ہین شیشے کو زنگ لگ جاتا ہی
پھر جو شیطان کا وہان گذر ہوتا ہی تو معلوم نہین ہوتا کبھی حارس کو اوسکی غفلت کے سبب

نکال دیتا ہی یا قید کر دیتا ہی یا اپنا فدہ نگار بنا لیتا ہی خود وہان رہ کر طرح طرح کے حیلے موافق پہنچا کے نکالتا ہی کبھی شیطان پاس ... کی ہوشیار کے آتا ہی اور اسکے ہمراہ ہوکی کی ... او سکا جلوہ دکھا کر اوس ہوشمند کو شغول اوسکے دیکھنے مین کر دیتا ہی جب اوسنے اوسکو دیکھنا شروع کیا اسنے جھٹ اوسکو اسیر کیا ۔ آج یار و نظر اک چاند سی صورت آئی ہولو مبارک ہو تمھین میری بھی شامت آئی ۔ قوی تر دشمن جہل ہی اوسط درجہ قوت مین ہوئی ہی ضعف غفلت ہی مگر جب تک مومن پر زرہ ایمان کی ہی دشمن کا دار نہین چلتا حسن بن صالح نے کہا شیطان ننانوے دروازے خیر کے آدمی کے لیے کھولتا ہی اسکا ارادہ یہ ہے کہ ایک ہی دروازہ شر مین گھس جاوے اعمش نے کہا ایک آدمی کی باتین جن یعنی شیطانون سے ہوتی تھین اوسنے کہا جن کہتے ہین ہمپر کوئی چیز زیادہ تر سخت شخص متبع سنت سے نہین ترسے اصحاب اہوا انکے ساتھ تو ہم ہمیشہ لعب و لہو کیا کرتے ہین بعضے اہل علم نے کہا ہے

دنیا مین جو بدعتی ہی اوسکو اہل حدیث سے بغض ہی

ذکر فتنہ عقائد و دیانات خلق

ایک آدمی کا نام سوفسطا تھا فرقہ سوفسطائیہ اوسکی طرف منسوب ہی انکو شیطان نے یہ سمجھا دیا کہ اشیا کے لیے کوئی حقیقت نہین اسکا جواب علماء سنت نے یہ دیا کہ تمہارے اس قول کی بھی کچھ حقیقت ہی یا نہین اگر نہین ہی تو یہ دعوی تمہارا اٹھ گیا جسکی حقیقت نہ تھی اوسکا ادعا کیا اور اگر ہے تو تمنے اپنا مذہب خود چھوڑ دیا ٭ ٭

ذکر فرقہ دہریہ

اس قوم کو شیطان نے یہ سمجھا دیا کہ نہ کوئی معبود ہی نہ کوئی صانع یہ سب اشیا بلا مکون ہین انھون نے صانع کو حس سے نہین پایا عقل کو اوسکے پہچاننے مین صرف نہین کیا عقل کو نہین مانا وجود آلہ کا انکار کر بیٹھے ورنہ کسی عقلمند کے نزدیک وجود صانع مین کچھ اشکال نہین اگر کسی آدمی کا ایک دشت مین گذر ہو جہان بنیاد کا نام نہین پھر دوبارہ وہان دیوار و

در کو دیکھیے تو ضرور جان لیگا کہ کسی بانی نے اسکو بنایا ہی پھر بھلا یہ فرش بچھا ہوا یہ چھت
اور یہی بنائیں عجیب یہ قوانین جو قاعدۂ حکمت پر جاری ہیں کیا صانع کے وجود پر دلالت
نہ کرینگے ایک گنوار نے کیا اچھی بات کہی ہی البعرة تدل علی البعیر و اثر المشی یدل
علی المسیر فہیکل علوی بہذہ اللطافة و مرکز سفلی بہذہ الکثافة اما یدلان
علی اللطیف الخبیر ان سب صنائع بدائع کو جانے دو آدمی اپنے نفس ہی پر اگر غور کرے
تو یہی غور کافی ہی کہ اس جسم میں کیا کیا حکمتیں رکھی گئی ہیں اسکی مثال واضح ملبیس
میں ابن جوزی نے خوب لکھی ہی حظیرة القدس میں دوسری مثال بیان کرنی روح کی
انفسکم افلا تبصرون یہ سب چیزیں با آواز بلند کہ رہی ہیں کہ اللہ شانہ سبحانہ کے لیے
کیفیت و ماہیت حوادث کے حق میں یہ کہنا کیف ھو و ما ھو محض جہل ہی تو اسکا اثبات ذات
اور اثبات صفت صانع کے کافی ہی صفات جو کتاب و سنت میں آئے ہیں جنکی تفصیل
کتاب بحوادث و المعضلات میں مبین ہی ایمان درست کرنے کو وافی و شافی ہیں آمدم بر سر
تمام دہریہ کا تجربہ ہی انکو جسطرح وجود صانع اور ملائکہ اور نبوت اور معجزات و ایام اللہ کا
انکار ہوا اسیطرح معاد جسمانی کا بھی انکار ہی عالم کو حادث نہیں کہتے قدیم جانتے ہیں وما
یہلکنا الا الدھر حالانکہ حدوث عالم کے لیے یہی دلیل کافی ہی کہ عالم کبھی حوادث سے خالی
نہیں کون و فساد کا ہمیشہ محل رہتا ہی سو جس سے حوادث جدا نہوں وہ حادث ہوگا تو یہ
کیا ہوگا اس حادث کے لیے کوئی سبب چاہیے وہ سبب خالق سبحانہ ہے ورنہ سب

ذکر طبائعین

شیطان نے جب دیکھا کہ انکار صانع میں تھوڑے آدمی اوسکے موافق ہونا چاہیں تو اثبات
میں اس امر پر کہ مصنوع کے لیے صانع کا ہونا ضرور ہی تو ایک قوم سے کہنے لگے یہ اوتارا کہ سارے
مخلوقات فعل طبیعت ہی جو چیز پیدا ہوتی ہی انھیں چار طبائع سے ملکر بنتی ہی سو یہی طبیعت
فاعل ٹھہرے یہ کانہ سمجھے الو اتنا نسمجھے کہ اجتماع طبائع تو خود دلیل ہے وجود صانع پر نہ فعل

طبیعت پر اس لیے کہ طبائع کچھ نہین کرسکتے جبتک مجتمع نہون اور یہ خلاف اُنکی طبیعت کے ہی اسلیے کہ ہر طبع مقتضی ہی ہرب دفرقت کی طبع دیگر سے پس ضرور ہی کہ جامع ان طبائع کا کوئی اور ہی ہو جسکے سامنے یہ سب طبائع مقہور ہین وہ نہین مگر واحد احد فرد صمد جل اسمہ

ذکر ثنویہ

انھون نے کہا صانع عالم دو ہین ایک فاعل خیر ایک فاعل شر اول نور ہی دوسرا ظلمت یہ دونو قدیم ہین نور کا جوہر روشن صاف ستھرا پاک خوشبودار خوش صورت کریم حکیم نفاع ہی خیر و لذت و سرور و صلاح سب اوسی سے ہی ظلمت کا جوہر برعکس اسکے ہی انکے مذاہب سخیفہ کا جواب علماء اسلام نے خوب خوب دیا ہی یہ کتاب کچھہ علم کلام و مناظرہ کی کتاب نہین ہی کہ وہ سب سوال و جواب اسجگہہ لکھے جاوین مقصود فقط اشارہ ہی طرف تلاعب ابلیس کے ساتھہ ہر فرقے کے ہمین تو یہی آیت کافی وافی شافی ہی کہ لوکان فیہما الہۃ الا اللہ لفسدتا اس دلیل کو اقناعی کہنا جہل ہی یا کفر

ذکر فلاسفہ

انپر شیطان نے یون قابو پایا کہ انھون نے اپنے آراء و عقول پر ناز کیا اور موافق اپنے اوہام و ظنون کے حکم کیا انبیاء کیطرف التفات نہ کیا انمین کوئی دہری ہی ارسطو اور اوسکے یارون نے یہ گپ لگائی کہ زمین ایک کوکب ہی اندر اس فلک کے اسیطرح ہر کوکب مین جہان کے جہان ہین جیسے اس زمین مین اور نہرین اور درخت بھی ہین صانع کا انکار کیا سنا کہا ہی گذشتہ ہین جب کلکتے جانے کا اتفاق ہوا تھا تو ایک مجلس مین ایک صاحب نے ہر شکل دلون کے نقشے چاند کے دکھلانے بیان کیا کہ اس چاند مین بھی پہلے آبادی تھی اب تک وہ کھنڈر باقی ہین سڑکین بنی ہین نہرین موجود ہین گو اب وہ آبادی ویران ہو گئی ہی بعض جاہلانے دعوی کیا زمین کے سات طبقے ہین ہر طبقے مین یہی رنگ و روپ ہی جو

طبیعۃ میں سے ہیں یہی بلکہ سفیہ قسمی صریح فقہا بعض فلاسفہ نے ایک علت
قدیم ثابت کی ہے قدیم عالم کے قائل ہوئے ہیں کہتے ہیں اللہ کے ساتھ یہ عالم ہمیشہ رہیگا بسطر
معلول علت سے جدا نہیں ہوتا بلا سے یہی کہا ہے کہ یہ عالم حادث ہے اور قدیم سے وقت
ارادہ سے اقتضا اس عالم کی وجود کا کیا وہ اوس وقت میں موجود ہوا جسمیں اوسنے
سو یہ اگر ایسا ہوتا کہ منعدم ہو سکتا تو ضرور اوسمیں تبدیل پر اس مدت دراز میں ظاہر ہوتا
یہ سمجھا کہ بعضی چیزیں ناگہان بگڑ جاتی ہیں اور جیسے ذبول میں ہوتا ایک قوم نے انکار کیا ہے
عالم کو دیکھا جسمیں اجتماع و افتراق حرکت سکون کو پایا اس سے جانا کہ یہ حادث ہے حادث کے
لیے محدث کا ہونا ضروری ہے پھر انہوں نے دیکھا کہ ایک آدمی پانی میں گرتا ہے اوسکو ضرورت ہوتی ہے
وہ صانع کی دہائی دیتا ہے مگر صانع اوسکی فریاد کو نہیں پہنچتا یا آگ میں گر جاتا ہے پکارتا ہے
اوسکو صانع نہیں بچاتا اس سے سمجھے جانا کہ صانع معدوم ہے پھر اس قوم میں تین فرقے
ہو گئے جو منکر صانع ہیں یہ احمق اتنا نسمجھے کہ کشتی نوح کو کسنے طوفان سے بچایا ابراہیم
علیہ السلام کو آگ سے کسنے نجات دی آخر یہ دو نو واقعہ تو اسی دنیا میں ظاہر ہوئے اور لوگوں کے
روبرو انکے سامنے ہوئے ہیں کچھ خواب و خیال کی کہانی نہیں ہے آخر فلاسفہ نے
کہا ہے کہ اللہ اپنی جان کو تو جانتا ہے اور کچھ نہیں جانتا حالانکہ یہ بات بخوبی ثابت ہے کہ مخلوق
کو اپنی جان کا بھی علم ہے خالق کا بھی علم ہے اس سے تو یہ مخلوق کا خالق سے زیادہ ٹھہرا
ابوعلی ابن سینا نے کہا خدا کو علم اشیاء کلیہ کا ہے جزئیات کا علم نہیں اس مذہب کو معتزلہ نے
ابن سینا سے حاصل کیا ہے الحمد للہ کہ اہل سنت نے اللہ پاک سے جہل کی تقصیر کو دور کیا
اس قول پر ایمان لانے الا یعلم من خلق و یعلم ما فی البر والبحر ابن جوزی نے کہا فلاسفہ
نے انکار کیا بعث اجساد اور رد ارواح کا طرف ابدان کے اور وجود جنت و نار کا اور یہ زعم
کیا کہ یہ امثلہ عوام کے لیے بیان کیے گئے ہیں نفس بعد موت کے ہمیشہ باقی رہتا ہے لذت
میں اور یہ نفس کامل ہے یا الم میں اور یہ نفس متلوث ہے کبھی مراتب الم کے بحسب تفاوت نجاست

اپنے بھائی چچا وغیرہ کے پاس آتا اوسکی تعظیم کرتا اوسکے آس پاس دوڑتا یہانتک ایک قرن گذر گیا دوسرا قرن آیا اس قرن والون نے اور بھی زیادہ اونکی تعظیم کی تیسرے قرن والون نے کہا ہمارے اگلون نے انکی تعظیم اسی لیے کی ہی کہ وہ انکی شفاعت کے امیدوار نزدیک خدا کے تھے پھر خوب انکو پوجا بڑی تعظیم کی کفر مین سخت تر ہو گئی اللہ نے ادریس علیہ السلام کو رسول بناکر بھیجا قوم نے انکو جھٹلایا اللہ نے انکو اوٹھالیا قوم کا کفر بڑھتا گیا یہانتک کہ زمانہ نوح علیہ السلام کا آیا خدا نے اونکو نبی کیا وہ اوسوقت چار سو اسی برس کے تھے ایکسو بیس برس تک اونھون نے دعوت الی اللہ کی کسی نے نمانا نہ سنا آخر اونکو حکم ہوا کہ ناؤ بناؤ جب بناکر اوسپر سوار ہوے چھ سو برس کے تھے ڈوبنے والے ڈوب گئے تین سو پچاس برس تک بعد طوفان کے زندہ رہے آدم اور انکے بیچ مین دو ہزار دو برس گذرے پانی نے بتون کو ایک زمین سے بہاکر دوسری زمین پر پہونچا دیا کچھ بت جدہ مین لا ڈالے جب پانی سوکھا ہوا چلی بت مٹی مین دب گئے عمرو بن لحی ایک کاہن تھا جن سے میل رکھتا تھا جن نے اوسے بت کا جدے مین بتایا اونکو تہامہ لیجا عرب لوگون سے اوسکی پوجا کروا اوسنے ایسا ہی کیا اتفاقاً سخت بیمار ہو گیا کسی نے کہا بلقا ر شام مین ایک چشمہ ہی وہان جائے تو اچھے ہو جاؤ گے وہ گیا اچھا ہو گیا اوسنے دیکھا وہان کے لوگ بت پوجتے ہین پوچھا یہ کیا ہی کہا ہم انسے پانی مانگتے ہین دشمن پر مدد چاہتے ہین کہا ایک ہمکو بھی دو جب دیا تو اوسکو لیکر مکے آیا کعبے کے گرد کھڑا کیا پھر عرب نے اور بت بنائے یہ اون سب مین مقدم تھے مناۃ ہذیل وخزاعہ کا بت تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو بھیجکر سال فتح مین اوسکو ڈہا دیا لات طائف مین تھا ایک مربع پتھر اوسکے پوجاری ثقیف تھی اوسپر ایک گھر بنا یا تھا سارے عرب وقریش ان بتوں کی تعظیم کرتے اونپر اپنے نام رکھتے زید لات تیم لات آج جہان مسجد طائف کا منارہ ہی یہان وہ بت تھا جب ثقیف مسلمان ہوے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مغیرہ بن شعبہ کو بھیجکر اوس بتخانے کو ڈہا دیا آگ سے جلا دیا پھر لات کو ظالم بن سعد جو نخلہ شامیہ

نے بتنا تھا سے بچا کی اوسپر پھر بنایا اون سے اور سنتے تھے مسلمانون نے مناۃ کی ایک ثانی
دانت پیلات عزی عزی ایک شیطانی تھی تین درختون پر آتی جب فتح مکے کے حضرت نے خالد
بن ولید کو بھیجا اون درختون کو کٹوا ڈالا جب تیسرا درخت کاٹا اوسکے نیچے ایک جنی دیکھی
پریشان بال کندھے پر ہاتھ رکھی ہوئے دانت نکالے ہوئے خالد نے کہا کہ یا عزی کفرانک لا سبحانک
انی رایت اللہ قد اہانک پھر ایک لٹھ اٹھا کر اوسکے سر پر مارا اوسکا ٹکڑا ٹکڑا کیا جب حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو خبر ہوئی فرمایا تلک العزی ولا عزی بعدھا للعرب ابدا مدکہ نے عزی کی
کی عزت مٹادی خوب ہی ذلیل کیا ایکو اور ہبل بت قریش کا تھا اندر باہر کعبے کے
سب مین بڑا ہبل تھا آدمی کی صورت سیدھا ہاتھ ٹوٹا ہوا اوسکی جگہ سونے کا ہاتھ لگا دیا تھا
بیچ کعبے کے اندر تھا خزیمہ بن مدرکہ نے سب سے پہلے اوسکو وہان کھڑا کیا تھا ابن جوزی نے بہت
قومون اور بت پرستون کا نام بنام ذکر کیا ہی لوگ خیال کرتے ہین کہ پتھر ہی کی پوجنے کا نام بت
پرستی ہی حالانکہ جسکی تعظیم غیر اللہ کی تعظیم ہی خلاف شریعت اسلام وہ بھی اصل مین بت پرستی
ہی اکثر مولوی لوگ بھی معنی توحید کے نہین سمجھے جب تو افعال شرکیہ کو جائز بتاتے ہین طرح
طرح کی باتین بناتے ہین بچارے عوام کیا کرین خلل توحید سے ایک جہان مشرک ہو گیا قصور
علم سنت سے ایک عالم بدعتی ہو گیا دین خالص ایک کتاب ہی اوسمین کلمہ طیبہ کے معنی خوب
لکھے گئے ہین ہان جو آدمی قرآن وحدیث کے معنی سمجھتا ہی اپنی رای وہوا و قیاس کو اوسمین
دخل نہین دیتا وہ البتہ شرک سے بچ سکتا ہی ورنہ یہ شرک وہ بری بلا ہی کہ توحید کے پردے مین
اسنے بہت لوگون کی راہ ماری ہی چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ چھپا ہوا ہی اسیطرح بدعت ایک
بڑی آفت ہی جو پردے سنت کے دھوکے مین ایک جہان کو گمراہ کرتا ہی الا للہ الدین الخالص
سوا اوس راہ کے جسپر رسول خدا اور اوسکے اصحاب تھے کوئی راہ نجات کی نہین جو برخلاف
اوس طریقے کے ہی وہ لاکھ دفعہ آپکو مسلمان کہے یا ہزارون لوگ اوسکو مسلمان سمجھین در اصل
وہ اسلام سے بہت دور ہی خلف کی راہ سلف کے شرع سے اتنی دور ہی جتنی دور رہین سے

آسمان ہی افسوس یہ ہی کہ جسکے سامنے سچی بات کہو وہ خفا ہوتا ہی بلکہ جان کا دشمن آبرو کا
خواہان بنجاتا ہی اب وہ زمانہ آیا ہی جسمین بجز سکوت اور لزوم بیوت کے مجال امر بمعروف
ونہی عن المنکر باقی نہین رہا صدہا رسم سے شرک و بدعت نے ایسا رواج پایا ہی کہ لوگ دینکو
اسلام سمجھتے ہین سنن اسلام کو منکر و بدعت جانتے ہین سچ ہی ع ہر کفر کہنہ شد مسلمانی شد

ذکر آتش پرستان

شیطان نے انکے کان مین یہ پھونکا ہی کہ آگ ایک ایسا جوہر روشن ہی جسکے بغیر کام جہان کا نہین
چلتا سورج اسی کی شکل ہے اسلیے دونوکے عبادت مین پھسایا ابن جریر طبری نے کہا ہی جب
قابیل نے ہابیل کو قتل کیا اپنی باپ آدم سے بھاگ کر یمن کیطرف آیا تو ابلیس نے اوس سے
ملاقات کرکے کہا ہابیل کی نذر قبول ہوئی اوسکو آگ آکر کھا گئی اسلیے کہ وہ خادم نار تہا عابد
آتش تم آگ کو رکھو کہ تمھارے اور تمھاری اولاد کے کام آوے قابیل نے ایک آتشخانہ بنایا سب سے
پہلے آگ کو اسی نے پوجا جاحظ نے کہا بلخ سے زردشت آیا اوسنے کہا کہ وہ سیلان مین جو بہیرہ جی
اوتری ہی اوس نواحی یاردہ کے لوگون کو جو سوای بردے کے پہہ نجانتے تھے اپنی طرف بولایا
وعیدکو دو چند کیا یہ کہا میں انھین پہاڑ والون کیطرف بھیجا گیا ہون اپنے یارون کے لیے مینہ
دمو پیشاب سے صحبت کی ماؤن سے تعظیم کرنا آگ کی دین ٹھہرایا کہا اللہ اکیلا تہا جب تنہائی
لنبی ہوئی تو فکر کی اوس سے ابلیس پیدا ہوا جب سامنے آیا چاہا کہ اوسکو قتل کرے اوس نے
نہ مانا جب دیکھا کہ نہین مانتا تو ایک مدت کے لیے اوسکو چھوڑ دیا آگ کے بہت سے گھر بنائے
گئے سب سے پہلے افریدون نے طرطوس مین بنایا پھر بخارا مین پھر بہمن نے سجستان مین ابو قباد
نے بخارا کیطرف زردشت نے جو آگ رکھی تھی اوسکو یہ زعم تہا کہ یہ آگ آسمان سے اوتری ہے
پھر کسی نے انمین چاند کو پوجا کسی نے تارون کو کسی نے افلاک کو کسی نے بتون کو ایک بتخانہ
کوہ اصفہان کی چوٹی پر تہا اوسمین بہت بت تھے جب بشتاسف مجوسی ہوگیا اوس نے
بتخانے کو آتشخانہ کردیا دوسرا تیسرا گھر آگ کا زمین ہند مین تہا جو تہا بلخ مین اوسکو نوشہر

نے بنایا تھا جب سلام آیا اہل بلخ نے اوسکو ویران کر دیا پانچوان گھر صنعا مین تھا جسکو ضحاک نے طیار کیا تھا زہرہ کے نام پر اوسکو حضرت عثمان بن عفان نے ویران کر دیا چھٹا گھر قابوس پادشاہ نے سورج کے نام پر فرغانہ مین بنایا تھا اوسکو معتصم باللہ نے برباد کر دیا بیہقی نہاوندی نے لکھا ہی شریعت ہند کا واضع ایک شخص برہمن نام تھا اوسنے بت بنانے سب سے بڑا گھر ان بتون کا ملتان نام شہر مین تھا جو ملک سندھ مین ہے ہی اس بت کا ان کو صورت ہیولائی اکبر پر بنایا تھا زمانہ حجاج بن یوسف ثقفی مین جب وہ فتح ہوا اوس بت کا توڑنا چاہا شہر والون نے کل مال کا ثلث دینے کہا عبد الملک بن مروان نے کہا بت کو دیدو وہان لیلو دو دو ہزار کوس سے ہندو اوسکی پوجا کو آتے تھے روپیہ اوس پر چڑھاتے تھے سو روپیہ سے لیکر دس ہزار روپیہ تک جو مال نذ چڑھاتا تھا اوسکا حج ہوتا ابن جوزی کہتے ہین انظر کیف تلاعب الشیطان بھولاء وذھب بعقولھم نحتوا بایدیھم ما عبدوہ اسیطرح ہر قوم ہر گھر مین عرب کے بت پوجے جاتے تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے پر غالب ہوئے مسجد الحرام مین آئے دیکھا کعبے کے گرد کھڑے ہین ہاتھ مین کمان تھی اوس سے اونکی آنکھون اور منہ کو مارنے لگے فرمایا جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا وہ سب بت اوندھے منہ گر پڑے مسجد سے نکالکر اونکو جلادیا

ذکر جاہلیت

بت پرستی کا حال تو معلوم ہو چکا سب سے بدتر دہوکا شیطان کا اہل جاہلیت پر یہ تھا کہ وہ تقلید کرتے تھے اپنے آباء کی بغیر نظر کرنے کے دلیل مین جسطرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی واذا قیل لھم اتبعوا ما انزل اللہ قالوا بل نتبع ما الفینا علیہ اباءنا اولو کان اباؤھم لا یعقلون شیئا ولا یھتدون پھر انمین بعضے دہریہ مذہب تھے خالق وبعث کا انکار کرنے انہین کے حق مین خدا نے یہ فرمایا ہی ان ھی الا حیاتنا الدنیا نموت ونحیا وما یھلکنا الا الدھر بعضے جو مقر خالق تھے وہ جاحد رسل منکر بعث تھے بعضے فرشتون کو دختران خدا کہتے

بعضی مائل بمذہب یہود تھے بعضے مائل بمذہب مجوس جیسے بنی تمیم بعضے مقر تھے خالق و ابتدا و اعادہ و ثواب و عقاب سے جیسے عبد المطلب بن ہاشم و زید بن عمرو بن نفیل و قس بن ساعدہ و عامر بن الظرب غرضکہ مشرک بہت موحد کم تھے ہمیشہ اہل جاہلیت طرح طرح کے بدعات نکالا کرتے تھے جیسے نسی بحیرہ و صیلہ حام وغیرہ ابن جوزی نے کہا و قد اتھم السخف التي ابتدعوها كثيرة لا يصلح تضييع الزمان بذكرها ولا هي مما يحتاج الى تكلف الرد عليها انتہی حاصل یہ کہ تقلید دہریت عادات جاہلیت سے ہی اس زمانے مین ان ہی تو آفتونکا بڑا زور و شور ہی بلکہ یہ زمانہ عہد فترت و عصر جاہلیت سے بھی بڑھ گیا ہی جیسے سلطنت مین طوائف الملوک ہوتے ہین اسیطرح دین مین طوائف المذہب ہوگئے ہین مسلمان عیسائی ہنود مجوس یہود وغیرہ مین زعماء قوم پیدا ہوے ہین جو نئے نئے مذہب کیطرف بلاتے ہین نئی نئی تقلید سے بھی بدتر ہی عوام کو سنا کر اپنی پنتھ مین ملاتے ہین انمین سے بعض کا ذکر خدا نے چاہا تو آیندہ آوے گا

ذکر منکرین نبوات و رسالات

براہمہ ہنود منکر ہین نبوت و نبی سے بعض انمین دہری ہین بعض ثنوی ہی بعض ایسے ہی جو فقط آدم و ابراہیم سے نبوت کے معتقد ہین ایک قوم کہتی ہی خالق و رسول و جنت و نار ہی لیکن رسول انکا فرشتہ تہا جو بشر کی صورت مین آیا کتاب نہ لایا چار ہاتھ بارہ سر تھے ایک سر تو آدمی کا کوئی سر شیر کا کوئی گھوڑے کا کوئی ہاتھی کا کوئی سور کا اوس نے انکو حکم دیا کہ آگ کی تعظیم کرو قتل سے منع کیا کذب و شرب خمر سے بھی روکا مگر زنا کو مباح کر دیا گاؤ کی پوجا سکہائی جو اوس دین سے پھرے اوسکی داڑھی سر بھون پلک منڈوا کر گاؤ کو سجدہ کرایا یہ جو شبہے براہمہ کے دلمین ڈالے تلبیس ابلیس مین ان شبہات کا ذکر ہی پھر انکے ریاضات شاقہ کا ذکر کیا ہی بیان کرنے مین اوس ہذیان کے بجز اضاعت زمان اور کچھ حاصل نہین فسبحان من حفظ هذه الملة وعلى كلمتها حتى ان كل الطوائف الباطلة تحت

فهما اقبالا من الله تعالیٰ علی حراسات النبوات و فسما لاهل المحال انہین بعض ایسے ہی ہین جو جنت و نار کے قائل ہین کہتے ہین جنت کے بتیس درجے ہین جنتی ادنی مرتبہ مین چار لاکھ تینتیس ہزار چہ سو بیس برس رہیگا پھر مرتبہ ادنی و رتبے سے دو چند مدت کاہی اسیطرح دوزخ کے سات ہین ستاولہ درجہ مین زمہریر ہی سولہ مین حریق عذاب طرح طرح کا ہے

فسبحان من اعمی قلوبہم حتی قادہم ابلیس الی سبل الآفات

ذکر یہود

انکو شیطان نے بہت دہوکے دیے از انجملہ ایک تشبیہ خالق ہی ساتھ خلق کے دوسرے عزیر کو خدا کا بیٹا کہا تیسرے گوسالے کو پوجا چوتھے قائل ہوے عدم نسخ شریعت کے حالانکہ جانتے تھے کہ شریعت آدم مین بہن بھائی کا نکاح درست تھا سنیچر کو کام کرنا بھی جائز تھا مگر موسی کی شریعت مین منسوخ ہوگیا پانچوین یہ کہا لن تمسنا النار الا ایاما معدودات قرار دیا مدت ایام بچھڑے کی جنہین عجل کو پوجا تھا اسطرح کے اور بہت قبائح ہین منجملہ او سکے ایک عناد خاص ہی خاتم رسل سے اونکی صفت کو جو توریت مین تھی چھپا ڈالا ابدال ڈالا

ذکر نصاری

یہ اس دہوکے مین آگئے کہتے ہین خدا کا ایک خدا ہی آب ہو ابن ہو روح القدس پھر ہمارے پیغمبر کا انکار کیا حالانکہ انجیل مین اونکا ذکر موجود ہی انمین سے بعض نے یہ بھی کہا ہی کہ وہ نبی تھے مگر خاص عرب کے یہ نسمجھے کہ جو نبی ہوگا وہ جھوٹ کاہے کو بولیگا رسول خدا نے تو یہ فرمایا ہی بعثت الی الناس کافۃ کسری و قیصر و سائر ملوک عجم کیطرف پیغام دعوت بھیجا ایک یہ بھی دہوکا ہی کہ بسبب مسیح علیہ السلام انکو عذاب نہوگا نحن ابناء اللہ واحباؤہ یہ نسمجھے کہ جب خدا تعالیٰ ہی کا کوئی شخص دشمن خود ٹھہرا تو کسی کی قرابت و دوستی کام نہین آتی حضرت نے فاطمہؓ سے فرمایا لا اغنی عنک من اللہ شیئا جب سید رسل اپنے پارۂ گوشت کو نجات ندلا سکین تو پھر وہ دوسرا رسول کونسا ہی جو اپنی امت کو جو چاہے وہ کرے بخشوا دیگا

ذکر صابئین

علماے کے دس قول ہین انکے مذاہب مین ایک یہ کہ بین النصاری والمجوس ہین دوسرے بین الیہود والمجوس ہین تیسرے بین الیہود والنصاری ہین چوتھے یہ کہ ایک شاخ ہین نصاری کے مگر نصاری سے بادہ نرم ہین پانچوین یہ کہ مشرکین مین سے ہین لیکن کتاب نہین رکھتے چھٹے یہ کہ مجوس ہین ساتوین یہ کہ اہل کتاب سے ہین زبور پڑھتے ہین آٹھوین یہ کہ نماز قبلے کی طرف کرتے ہین فرشتون کو پوجتے ہین نوین یہ کہ انکی کتاب علحدہ ہی دسوین یہ کہ لا الہ الا اللہ کہتے ہیں مگر عمل و کتاب نہین رکھتے یہ اقوال تو اہل تفسیر کے ہین متکلمین کہتے ہین انکے مذہب مختلف ہین کوئی ہیولی کا قائل ہے کوئی قدم عالم کا کوئی کواکب کو ملائکہ کہتا ہی کوئی اونکو خدا سمجھتا ہے زحل وغیرہ کے نام پر گھر بناتے ہین کوئی ہر دن مین تین نماز بتلاتا ہی ہر نماز آٹھ رکعت ہر رکعت مین تین سجدے کوئی انمین تناسخ کا قائل ہے کوئی متوسل روحانیات ہی غرضکہ یہ سب منکر بعث اجساد ہین ومثل ہذہ المذاہب لا تحتاج الی تکلف ردہا اذ ہی دعاوی بلا دلیل انتہی اس زمانے مین ایک مذہب ہین مین نکلا ہی یہ مذہب شاخ ہی صابئہ کی رسول خدا کا فرمانا سچ ہوا لتتبعن سنن من قبلکم الحدیث

ذکر مجوس

یحیی نہاوندی نے کہا پہلا پادشاہ انمین کیومرث ہوا وہ دین لایا اوسکو مجوس نے نبی سمجھا پھر زرادشت ظاہر ہوا اوسنے کہا اللہ ایک روحانی شخص ہی یہ سب روحانی اشیا اوسکے ساتھ ظاہر ہوئے ہین سورج کیطرف نماز کرنا آگ کا پوجنا اسی نے نکالا ہی فروج امہات کو حلال کردیا کہا بیٹا لائق تر ہی واسطے تسکین شہوت مادر کے جب شوہر مر جاوے تو اوسکا بیٹا احق ہی ساتھ اوسکی جورو کے اگر بیٹا نہو تو مال میت سے کسی شخص کو کرایہ کرے جب عورت حیض سے نہاوے ایک دینار آتشخانے پر چڑھاوے مزدک مجوسی نے ایام قباد مین یہ دین نکالا عورتون کو ہر کسی کے لیے مباح کردیا پھر نوشیرواں نے اس رسم کو اوٹھایا مجوس کے نزدیک نیچے سے زندگی

تھا وہ نہین آسمان شیاطینون کی کھال ہے یہ تہ بہ تہ خرہ ہی سانپون کا جو آسمانون مین قید
ہین پیا اونکی ہڈیان ہین دریا اونکا موت ہی فاعل خیر خدا ہی فاعل شر ابلیس ہی اول
نور ہی دوسرا ظلمت ہی پہلے کا نام یزدان ہی دوسرے کا نام اہرمن ہی جب سلطنت بنی امیہ سے
بنی عباسیہ مین گئی اوسوقت ایک آدمی مجوسی ہوگیا ایک خلق کو اوسنے گمراہ کردیا اوسکا
قصہ بہت لمبا چوڑا ہی اسکے بعد پھر مجوس زمین کوئی ظاہر نہین ہوا

ذکر منجمین و اصحاب فلک

ایک قوم نے کہا فلک قدیم ہی کوئی اوسکا بنانے والا نہین دوسری قوم نے کہا افلاک کی طبیعت
پانچوین طبیعت ہی اوسمین نہ خشکی ہی نہ تری نہ گرمی نہ سردی نہ ہلکا ہی نہ بھاری ہی بعض کے
نزدیک فلک جوہر ناری ہی قوت دوران سے سبب زمین کو اوچک لیا ہی کسی نے کہا فلک
پانی ہوا آگ سے بنا ہی کرہ کی صورت دو حرکت کرتا ہی ایک مشرق سے مغرب کیطرف دوسرے
مغرب سے مشرق کیطرف زحل تیس برس مین مشتری بارہ برس مین مریخ ساٹھہ برس مین
سورج زہرہ عطارد ایکسال مین چاند تیس دن مین دورہ فلک کا کرتے ہین سورج سب مین
بڑا ہی زمین سے ایکسو چھیاسٹھہ بار کی برابر ہی غرضکہ انکا بیان سب سے زیادہ ہی

تو کار زمین را نکو ساختی | کہ با آسمان نیز پرداختی

ذکر جاحدین بعث

ایک خلق کی حمق کو شیطان نے دہوکا دیکر بعث کا انکار کرادیا بعد بوسیدگی کے اعادہ کو
مشکل سمجھا دیا قرآن مقدس مین انکے حال کی حکایت جابجا کی ہی ایعدکم انکم اذا متم
وکنتم ترابا و عظاما انکم مخرجون ہیہات ہیہات لما توعدون جاہلیت والے
بھی یہی کہتے تھے جو یہ منکر حشر و نشر کہتے ہین اسکے شاعر نے کہا ہے

حیوة ثم موت ثم نشر | حدیث خرافة یا ام عمرو

جیسے انبیاء کے ہاتھہ پر لاٹھی کو سانپ کردیا پتھر سے ناقہ نکالا عیسی کے ہاتھہ سے مردون کو

زندہ کردیا اوسکو مار کر جلانا کیا مشکل ہے یہی دلیل بعث کے لیے کافی ہی ہر سال زمین مردہ کو زندہ کرتا ہی الکھون بے گنتی کیڑے مکوڑے اوسمین سے نکالتا ہی وہ کیا حشر ونشر پر قادر نہین ہوسکتا اسکا انکار وہی کریگا جسکے ہیے کی پھوٹ گئے ہین + +

ذکر قائلین تناسخ

اس قوم کا یہ عقیدہ ہی کہ اچھی روح جب بدن سے نکلتی ہی اچھے بدن مین جاکر استراحت کرتی ہی بدون کی روح بد بدن مین جاکر محنت اوٹھاتی ہی اس مذہب کا ظہور زمانہ موسیٰ علیہ السلام و فرعون مین ہوا اہل ہند مین بھی اسکے قائل بہت ہین زمانے شاعر کا بھی یہی مذہب تھا یہ دنیین پیدا ہوا کہتا تھا مین نظامی ہون پہلے گنجہ مین ظاہر ہوا تھا اب یزد سے نکلا

درگنجہ فرد شدم سپے دید ۔۔ از یزد برآمدم چو خورشید

لاحول ولا قوۃ الا باللہ اس تناسخ کی ترتیبات کا ذکر ابن جوزی نے کیا ہی پھر کہا انظر الی

ھذہ التی رتبھا لھم ابلیس علی ما عن لہ لایستند الی شئ

ذکر فتنہ عقائد و دیانات امت اسلام

ابن جوزی نے کہا شیطان اس امت کے عقائد مین دو طرح سے گھسا ہی ایک تو آباد و اہل کے تقلید کی راہ سے دوسرے خوض کرنے کی راہ سے ایسی چیز مین جسکی تھاہ نہین ملتی یا خوض کرنے والا اوسکے گہراے تک پہونچ نہین سکتا تو پہلی راہ کی یہ صورت ہی کہ شیطان نے مقلدین کو سمجھا دیا کہ دلیلین تو مشتبہ ہوتی ہین امر صواب کبھی مخفی ہوتا ہی تو سلامتی تقلید مین ہی اس راہ مین ایک خلق گمراہ ہوگئی عام لوگ ہلاکت مین پڑگئے یہود و نصاری بھی اپنے آبا و علما کی تقلید کرتے تھے اسیطرح اہل جاہلیت یہ احمق اتنا نہیں سمجھے کہ جب دلیلین مشتبہ ٹھہرین صواب پوشیدہ رہا تو تقلید کا چھوڑنا واجب ہوگا ایسا نہو کہ یہ تقلید گمراہی مین ڈالدے صواب سے دور پھینکدے اللہ تعالیٰ نے اونکو برا کہا ہی جنھون نے آبا و اسلاف کی تقلید اختیار کی ہی قالوا انا وجدنا اباءنا علی امۃ وانا علی اثارھم مقتدون قل

اور جو حق تقلید کرنا ہو اوس کو بعد نزع علیہ اباء کر پھر فرمایا انھم الغوا اباءھم ضالین فھم علی اثارھم یہرعون اسکے بعد ابن جوزی نے یہ کہا ہی اعلم ان المقلد فی علی غیر ثقة فیما قلد وان فی التقلید ابطال منفعة العقل لانہ انما خلق للتامل والتدبر وقبیح بمن اعطی شمعة یستضیء بہا ان یطفئہا ویمشی فی الظلمة جو کہا ہی کہ اکثر مذہب والون کا یہ حال ہی کہ ایک شخص اونکے دل میں معظم ہوتا ہی اوسکی بات بے سوچے سمجھے ماننے لگتے ہین یہ عین ضلالت ہی اسلیے کہ نظر قول کی طرف چاہیے نہ طرف قائل کے علی مرتضی نے کہا اعرف الحق تعرف اھلہ امام احمد نے فرمایا من ضیق علم الرجل ان یقلد فی اعتقادہ رجلا اسلیے خود امام احمد نے بھی بعد نبی کے قول زید کو مانا قول ابوبکر صدیق کو چھوڑ دیا دوسری راہ جو خوض کی راہ ہی اوسکا حال یہ ہی کہ شیطان نے اغنیا پر قابو پاکے اونکو ورطہ تقلید مین پھینکا اور جیسے دواب کو ہانکتے ہین اوسطرح اونکو طرف خوض کے ہانکا جنمین کچھ تیزی وسمجھ پائی اونکو اوسطرح پر گمراہ کیا کسی کی نظر مین جمود کو تقلید قبیح کرکے دکھایا حکم نظر کرنے کا دیا پھر ہر ایک کو ایک فن سے بہکایا جنھون نے دیکھا کہ وقوف ساتھ ظواہر شرائع کے عجز ہی اونکو طرف مذہب فلاسفہ کے ہانکا یہانتک کہ اسلام سے نکالکر باہر کردیا کسی کو یہ سمجھا دیا کہ اعتقاد اوسی چیز کا چاہیے جو حواس سے دریافت ہو سکتی ہے بعض کو تقلید سے نفرت دلاکر علم کلام مین خوض کرنے کی راہ بتائی متکلمین کا حال طرح طرح پر ہی کسیکو اس علم کلام نے شکوک مین ڈالا کسیکو الحاد مین پھانسا قدما اس امت نے جو اس علم سے سکوت کیا تو کچھ عجز کے سبب سے نہین کیا بلکہ یہ دیکھا کہ نہ علیل کو شفا دیتا ہے نہ پیاس کو بجھاتا ہی بلکہ صحیح کو بیمار کرتا ہی اسلیے خود بھی اوس سے باز رہے دوسرون کو بھی اوسمین خوض کرنے سے منع کیا امام شافعی نے کہا ہی جس چیز سے خدا نے منع کیا ہی اگر آدمی اون سب منہیات مین مبتلا ہو سوای شرک کے تو وہ ابتلا بہتر ہی اس سے کہ علم کلام مین نظر کرے اسی علم کا طفیل ہے کہ معتزلہ نے یہ کہا کہ اللہ تعالی کو علم اشیاء کا بالاجمال ہی تفصیل

اونکی معلوم نہین ابن جوزی نے اس جگہہ بہت اقوال ذم کلام مین نقل کیے ہین مذاہب متکلمین کو حق مین باری تعالی کے ذکر کیا ہی جو سراسر کفر ہین پھر کہا اجب طریق مقلدین طریق متکلمین عیب دار ہوا تو سلامت کا رستہ تلبیس ابلیس سے کیا ہی اسکا جواب یہ ہی انه ما کان علیه رسول الله صلی الله علیه واله وسلم واصحابه وتابعوهم باحسان من اثبات الخالق واثبات صفاته علی ما وردت به الآیات والاخبار من غیر تفسیر ولا بحث عما لیس فی قوة البشر ادراکه

ذکر خوارج

سب سے پہلے جو آدمی خارجی مذہب اس امت مین ظاہر ہوا وہ سب سے بدتر تھا ذوالخویصرہ نام جسنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ کہا تھا کہ ذرا خدا سے ڈرو آنحضرت نے فرمایا اسکی نسل سے ایک قوم ہوگی جو قرآن پڑھیگی قرآن اونکے گلے سے نیچے نہ اوتریگا دین سے ایسے نکل جاوینگے جیسے تیر کمان سے چہہ ہزار خارجی ایک گھر مین جمع ہوئے علی مرتضی نے خروج کرنا چاہا جب اونکو خبر دی تو فرمایا مین انسے نہین لڑتا جب تک یہ نہ لڑین لیکن عنقریب ایسا کرینگے انکے قصے و مذہب نہایت طویل و عجیب ہین بعض کا ذکر تلبیس ابلیس مین ہے کیا ہی یہ قوم علی مرتضی کو خطا پر جانتی ہی خون اطفال انکے نزدیک حلال ہی اگرچہ ایک حبہ بے قیمت کا لینا حرام کہتے ہین عبادت مین بہت مشقت کرتے ہین انھون کو چگتے ہین صحیحین مین مرفوعاً آیا ہی ایک قوم تم مین نکلے گی جنکے نماز روزے کے سامنے تم اپنے نماز روزے کو حقیر جانوگے الحدیث ابن ابی اوفی نے کہا مینے حضرت کو سنا فرماتے تھے الخوارج کلاب اهل النار انکے مذہب مین علم و زہد سے لیاقت امامت کی حاصل ہوجاتی ہے اگرچہ وہ شخص نبطی ہو حسن و قبح عقلی معتزلہ نے انھین سے لیا ہی رافضی ضد سے اہل سنت کو خارجی کہتے ہین حالانکہ سنی خوارج کی تکفیر کرتے ہین باعث اس ضد کا جہل و نفسانیت وہوا ہی شہر مسقط مین اب بھی خارجی بستے ہین جسطرح بعض بلاد ہند جیسے لکھنو وحیدرآباد

رافضی بستے ہین سلطنت ایران بھی رافضی ہی سنیون کو رافضیون کا خارجی

ناصبی کہنا ڈھین دھول اوڑانا ہی

ذکر قدریہ و مرجیہ

یہ مذہب عہد صحابہ مین نکلا معبد جہنی غیلان دمشقی جعد بن درہم قائل قدر تھا مین کی
اپالسپہ اصل بن عطا معتزلی وغیرہ چلے اسی زمانے مین مرجیہ بھی ظاہر ہوئے پھر معتزلہ
نے عام کتب فلاسفہ کا زمانہ اسوان عباسی مین کیا علاوہ نظام جاحظ نے استخراج
ایک فلسفت کو اوضاع شریعت مین ملایا جیسے الفاجوہر و عرض و زمان و مکان و کون
وغیرہ خلق قرآن کا مسئلہ بھی انہین نے نکالا ہی اوسی وقت سے اس کام کا نام علم
کلام ہوا اس مسئلے کی بدولت مسائل صفات سب بے اعتبار ٹھہرے جیسے علم و قدرت
حیات و سمع و بصر ایک قوم نے کہا یہ معانی ذات پر زائد ہین معتزلہ نے اوسکی نفی کی
یہانتک کہ اللہ قادر بالذاتہ ابوالحسن اشعری پہلے مذہب جبائی پر تھے پھر اثبات صفات
کے قائل ہوکر اوس سے الگ ہوگئے

ذکر رافضہ

جسطرح خارجی دشمنی علی بن ابیطالب مین حد سے گذر گئے اسیطرح رافضی اونکی دوستی مین
یہانتک حد سے بڑھ گئے کسی نے اونکو خدا ٹھہرایا کسی نے انبیاء سے بہتر بتایا کسی نے
دشنام دہی ابوبکر و عمر کو عبادت سمجھا جس نے انکو کافر کہا ابن جوزی کے وقت مین ایک
شخص تھا معروف باحمر تھا اوسنے کہا اللہ نبیون ہر وقت مین ظاہر ہوتے ہین کسی وقت
... مین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اونھین نے بھیجا تھا جس نے کہا سوا
علی ... تبرا کرنا چاہیے شیعہ ... علی سے تبرا کرانا چاہا اونھون نے ... شیعہ نے
انکو چھوڑ دیا اوس دن سے رافضی کہلائے اسمین بہت فرقے ہین ایک سے ایک کفر و ضلالت
مین زیادہ ہی ابن جوزی کہتے ہین رافضیون کو غلو نے حب علی مین اس امر پر آمادہ کیا

کہ بہت سے احادیث اونکے فضائل مین بناڈالے جنکا کسیقدر ذکر ہمنے کتاب موضوعات مین کیا ہی تحفۂ اثنا عشریہ رد شیعہ مین نہایت اچھی کتاب ہی اگرچہ اوسکا جواب بعض شیعہ نے لکھا ہی لکن بنظر انصاف مین وہ جواب نہین ہے خواب و سراب ہے

ذکر باطنیہ

اس قوم سنے پردۂ اسلام مین اپنکو چھپایا در پردہ مائل ہین طرف عقائد و اعمال روافض کے حاصل انکے قول کا تعطیل صانع و ابطال نبوت و عبادات و انکار بعث ہی لکن اوائل اسکو ظاہر نہین کرتے بلکہ یہ زعم کرتے ہین کہ امر حق ہی محمد رسول خدا ہین دین صحیح ہی مگر کی بات بطور راز رکھتے ہین انکے آٹھ نام ہین ایک باطنیہ اسلیے کہ قرآن و احادیث کے لیے ایک باطن خلاف ظاہر ثابت کرتے ہین باطن کو لب ظاہر کو قشر بتاتے ہین دوسرے اسمعیلیہ اسلیے کہ امامت کو محمد بن اسمعیل بن جعفر تک بتاتے ہین کہتے ہین آسمان سات ہین زمین سات ہین ہفتے کے دن سات ہین اسیطرح دورۂ امامت بھی ساتوین امام پر تمام ہی قوم بوہرہ جنکے پیر دستگیر بندر سورت مین رہتے ہین اور یہ خود گجرات و دکن و مالوہ مین تجارت کرتے ہین بلکہ حجاز و یمن و عراق وغیرہ مین بھی پھیلے ہوئے ہین یہ سب اصل مین اسمعیلیہ ہین انکا اتفاق باہمی لائق دید ہی انمین ایک گروہ سنی بھی ہی جنکا نام جماعت کلان ہی وہ انسے علحدہ ہی تیسرے سبعیہ چوتھے بابلیہ بابل نام ایک شخص باطنیہ مین تھا ولد الزنا آذربیجان کے پہاڑونمین نکلا سنہ دوسو ایک ہجری مین ایک خلق اوسکے تابع ہوگئی معتصم نے اوسکو لٹکوا دیا اب بھی ایک جماعت بابلیہ موجود ہی پانچوین محمرہ یہ لال کپڑے پہنتے ہین چھٹے قرامطہ اس تسمیہ کے کئی وجوہ بیان کیے ہین حمدان نام ایک آدمی کوفہ سے نکلا وہ دعوت باطنیہ مین پھنس گیا اوسنے اور دونکو بھی ایسا ہی بنایا اونکا نام قرامطہ ہوا انمین بڑا نامی ابو سعید تھا سنہ دوسو چھیاسی مین ظاہر ہوا انتے حساب آدمی اوسنے قتل کیے مساجد کو ویران کر دیا مصاحف کو جلا دیا حاجیون کی خونریزی کی اسکا یار اسیر دونکو بیچتے تھے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہین بھیجتے اسکا بیٹا ابوطاہر تھا وہ بھی باپ کی راہ
پر تھا حجر اسود کو کعبہ معظمہ سے اوکھاڑ کر اپنے گھر لیگیا لوگون کے وہم مین یہ ڈالا کہ خدا یہی ہے
تناقض مین حمدیہ آٹھوین تعلیمیہ وجہ حدوث اس مذہب کی یہ ہوئی کہ بعض قوم نے دین
سے نکلنا چاہا ایک جماعت مجوس مزدکیہ ثنویہ ملاحدہ فلاسفہ نے مشورہ کیا کہ کیا تدبیر
کرین جس سے استیلا اہل اسلام کا جاتا رہے یہ لوگ ہمارے تمام کی رو سے خاموش ہو بیٹھے
تو اس وقت یہ صلاح ٹھہری کہ ایک گروہ اسلام کا عقیدہ اختیار کرین جنکی عقل جو کم ہے
خرافات کو قبول کرتے ہین اکاذیب کی تصدیق کرتے ہین ایسا گروہ انکو فرقہ روافض ملا یا
جسپر اوسعرف منسوب ہو گئے غم اہل بیت ظاہر کرکے اونکے دوستی کے دام پر دے مین
دین سے نکل گئے اس قوم کو لوگون کے لغزش دینے مین بہت حیلے آتے ہین اختراع مین
بڑی دستگاہ رکھتے ہین یہ بھی دو آلہ قدیمہ کے قائل ہین جنکے وجود کا ہمراہ نہین بہی مگر ایک
کو علت وجود ثانی کہتے ہین باطنیہ کی چنگاری سنہ پانسو چورانوے مین خوب بھڑکی تھی
سلطان برکیارق نے اونکا استیصال کیا سیکڑون مارے سارا مال لیلیا بعض حالات جرسیہ
مشربیہ و ذکر عقائد باطنیہ تلبیس ابلیس مین ذکر کیے پھر یہ کہا کہ من زندق فی ولم یعتقد
علی الاسلام خرج فبالغ واجتهد وزخرف دعاوی یلغی بها من یصحبه فکان غرضه
مقصده فی الاعتقاد الانسلال من ربقة الدین وفی العمل نیل اللذات واستباحة
المحظورات الخ اس زمانے کے نیچری بھی اسی منوال پر ہین ابوالعلا معری شاعر وابن راوندی
بڑے ملحد اسی طریقہ باطنیہ کے تھے

ذکر قرا

یہان سے بیان تلبیس ابلیس کا علما امت کو فنون علم مین شروع ہوتا ہی قاریون نے یہ آفت
کی کہ قراآت شاذہ کی تحصیل مین ساری عمر ضائع کر دی تجوید کے قواعد مین رہنے فرائض
و واجبات قرآن سے آگاہ نہوے کسی مسجد کے امام بنے مگر مفسدات نماز نہین جانتے

حالانکہ مقصود حفظ قرآن سے سیدھا پڑھنا الفاظ کا ہی پھر اونکا سمجھنا پھر اونپر عمل کرنا پھر اصلاح نفس کیطرف متوجہ ہونا پھر امور علم شرع مین مشغول ہونا ومن الغبن الفاحش تضییع الایمان فیما غیرہا حسن بصری نے کہا ہی انزل القرآن لیعمل بہ فاتخذ الناس تلاوتہ عملا ابن جوزی کہتے ہین ایک جماعت قرا نے الحان نکالے ہین حد قریب تک آ امام احمد اوسکو مکروہ کہا ہی شافعی نے لاباس بہ کہا ہی اسلیے کہ اونکے زمانے مین لحن سیدھا تھا اب تو قانون اغانی چلتا ہی وکلما قرب ذلک من مشابہۃ الغناء ازدادت کراہتہ فان اخرج القرآن عن حدہ وضعہ حرام آج کل جسنے مصریون کا قرآن کو پڑھنا مکہ معظمہ وغیرہ مین سنا ہوگا اسطرح قرا کے گا وہ اس بات کی تصدیق کرسکتا ہی کہ محض لحن غنائی ہی نہ تو قرآن سمجھ مین آتا ہی نہ اوسکے معنی معلوم ہوتے ہین آنکھہ ناک کان مونہ کا ٹیڑھا کرنا حلق کا پھاڑنا یہی تلاوت کتاب اللہ رہگئی ہے

ذکر اصحاب حدیث

انمین ایک گروہ ایسا ہی جسنے اپنی عمر سند عالی کی حاصل کرنیمین گنوادی رحلت کی طرق کثیرہ کو جمع کیا متون غریبہ کو بہم پہونچایا یہ دو قسم ہین ایک وہ جنکا مقصود اس کام سے حفظ شرع بمعرفت صحیح وضعیف حدیث تھا وہ تو مشکور وممدوح ہین جبکہ دریافت فرض عین اور تفقہ فی الحدیث سے محروم نرہے ادا اولازم مین خوب کوشش کی جیسے بخاری ومسلم ویحیی بن معین وابن المدینی وغیرہ ائمہ حدیث اسلیے کہ انھون نے علم وعمل کو جمع کیا دوسرے وہ جنھون نے صرف جمع پر اکتفا کیا بچاسی برس تک لکھا سنا لکن کچھہ نجانا کہ اسمین کیا ہی اگر ایک حادثہ نماز مین ہو تو کسی فقیہ رہائی سے مسئلہ پوچھتے پھرتے ہین خود خاک بھی نہین جانتے بوجھتے اسی وجہ سے تو یادرون کو گنجایش طعن ہاتھ لگی کہتے ہین رواحل اسفاد مالیدرون ما معھم کسی نے اگر اتفاقا کبھی توجہ طرف معنی کے کی تو حدیث منسوخ پر مثلا عمل کر بیٹھے کبھی حدیث سے وہی مطلب سمجھا جو عامی جاہل یا اہل رای سمجھتے ہین یا صحیح حدیث کے ہوتے ہوے ضعیف

حدیث سے تمسک کیا جسطرح اصحاب رای یا ارباب باطن کرتے ہین اسی طرح احادیث
فقہا و صوفیہ لائق اعتماد نہین بلکہ انمین بعضے ایسے ہین جو موضوعات کو بمقابلہ صحیحات
پیش کرتے ہین سکتے ہین ائمہ حدیث نے گو ان احادیث کو موضوع یا منکر کہا ہی لیکن فقہا
و صوفیہ کے نزدیک ثابت ہین انکے جمہور کا یہی مذہب ہی یہ نہین سمجھتے کہ ہر علم و فن
اور ہر علم و فن کے ائمہ اعلام کا اعتبار ہوتا ہی نہ ہر خاص و عام کا نحو مین نحوی کی بات
معتبر ہے یا منطقی کی ادب مین علماء عربیت کا معتبر ہوگا یا ہندسہ مین اہل یونان کا
حدیث مین اصحاب صحاح ستہ وغیرہم کا قول صحیح ہوگا یا عمید الدین جیسے شاہ قطب الدین کا
علیہم اللہ تعالی کا آجتک تصدیق ہی جنے انکی عقل بالکل سلب کر لی ہی قطع مسند نہین ساقط بنا کر
بیہودہ باتین رای و قیاس مین جو رتبہ امام اعظم رح کے قول کا ہوگا علاوہ دوسرے کسی
محدث کا کب ہو سکتا ہی اللہ تعالی نے ہر کام کے لیے آدمی بنائے ہین وہ کام اونہین سے
بن پڑتا ہی ایک کا کام دوسرے سے نہین ہو سکتا لکل فن رجال ولکل مقام مقال ع

خلق اللہ للحروب رجالا ورجالا لقصعة وثرید

بعض ایک بڑے محدث تھے لیکن جواب فتوی مشکل سے سمجھتے ایک بی بی نے اونسے
پوچھا مرغی کوئین مین گر گئی ہی پانی پاک ہی یا نجس کہا کیونکر گر گئی اوسنے کہا کوئین کا چھپا
نہ تھا کہا کیون نہین چھپا یا کہ مرغی نہ گرتی آپکے برابر ہی وہان موجود تھے اونھون نے کہا کہ
بی بی اگر پانی متغیر ہو گیا ہی تو نجس ہے نہین تو پاک ہی ایک شخص اس حدیث کا معنی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان یسقی الرجل ماءہ زرع غیرہ یہ مطلب سمجھے کہ اپنا
پانی دوسرے کے باغ مین اپنی نہر کو نہ جانے دے یہ نہ سمجھے کہ مراد وطی زن حاملہ ہی
جو قید مین آئی ہین دوسرے صاحب نے یہ حدیث سنی نھی عن الحلقة قبل الصلوة یوم
الجمعة چالیس برس تک نماز سے پہلے سر نہ منڈایا یہ نہ بوجھے کہ حلقہ سے جمع حلقہ ہی یعنی حلقہ باندھنا
اون مولویون کا ہی جو ان کتب رای کے مزاول ہین یہ سب کسی غیر کے پیچھے

حروف حدیث کے رکھتے ہین اور اوسکے معنی اوسکے مخالف ہین دوسرا طرہ یہ ہی کہ اگر کوئی حدیث
معنی بتا وے تو ہرگز نہین مانتے حدیث کے معنی سمجھنے مین اونھین محدثین کا اعتبار ہے
جو اس علم کے امام با عمل تھے نہ اہل رای وقیاس کا یہ لوگ اگر سنی حدیث سمجھتے تو کبھی ایسی
جرات نکرتے کہ غیر کے قول کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول پر ترجیح دیتے یا بمقابلہ
اوس قول کی تاویل یا حدیث کو پھیر دیتے ابن جوزی نے کہا انظر الی ہاتین الفضیحتین
فضیحۃ الجہل وفضیحۃ الاقدام علی الفتوی بمثل ہذا التخلیط مین کہتا ہون اس وقت
کے بعض جاہل عامل بالحدیث بھی اس طرح کے ہین کہ مسائل فقہ وسنت کو تو نہین سیکھتے فقط
آمین بالجہر و رفع الیدین پر قناعت کرتے ہین گویا سارا عمل بالحدیث یہی ہی انکے مقابلے مین
بعض جہلہ حنفی بھی ایسے ہی ہین کہ انھین دو چار کام پر لاٹھی لونگا لیے پھرتے ہین اور باتون سے
اونکو بھی کچھ غرض نہین غرضکہ جہل ہر جگہ آفت ہی ایک بلا یہ ہی کہ بعض قدح کرتے ہین
بعض مین تشفی خاطر کے لیے اور اسکو جرح و تعدیل سمجھتے ہین حالانکہ سلف یہ کام واسطے
نصیحت کے شرع سے کرتے تھے نہ واسطے نفسانیت وعصبیت کے علی بن المدینی اپنے باپ سے
راوی تھے اونکے باپ ضعیف تھے کہدیتے تھے وفی حدیث الشیخ مافیہ انصاف
اسکا نام ہی ابن جوزی نے کہا واما غیبۃ العلماء فمنعہا من خدعۃ النفس علی ابلیس
النصیحۃ وتاویل ما لا یصح ولو صح ما کان عونا علی الغیبۃ ایک بلا یہ ہی کہ بعضی روایت
حدیث موضوع کرتے ہین بدون بیان وضع کے جب وہ حدیث شیعہ یا فقہاء کے ہاتھ لگتی ہے
تو واسطے تائید مذہب کے بمقابلہ حدیث صحیح پیش کرتے ہین کہتے ہین کہ اس حدیث پر تکلم
نہین ہوا کوئی روایت مین تدلیس کرجاتا ہی کوئی کسی وضاع کذاب سے راوی ہی حالانکہ
روایت موضوع حرام ہی خصوصاً بعد علم وضع کے مگر ہمراہ بیان وضع

ذکر فقہاء

ابن جوزی نے کہا قدیم زمانے مین اہل قرآن وحدیث کو فقہاء کہتے تھے پھر رواج اوسکا

نہ ہو چلا متاخرین نے کہا اتنا ہمکو کافی ہے کہ آیات احکام قرآن سے جانا اور کتب مشہورہ
پر جیسے سنن ابی داؤد وغیرہ ہی اعتماد کرین پھر اس کام مین بھی سستی ہونے لگی یہانتک کہ
آیت سے احتجاج کرنے لگے جسکے معنی نہین جانتے تھے حدیث سے سند لانے لگے جسکی صحت
معلوم نہین بلکہ اکثر قیاس پر معتمد ہوئے جو معارض حدیث صحیح ہی حالانکہ استخراج حکم کا
کتاب وسنت سے چاہیے تھا مگر جسے نہین جانتے اوس سے کیا نکالینگے اور سیرت یہ شے
ہی کہ تعلیق حکم کی ایسی حدیث پر کرتے ہین جسکی صحت وعدم صحت معلوم نہین حال انکا
معرفت نوع حدیث ایسی مشکل چیز تھی جسکے لیے لنبا سفر کرتے سخت تکلیف اوٹھاتے پھر
اس فن مین کتب بنگئے سنن جمع ہو گئے حدیث صحیح سقیم سے جدا کر دیگئے لیکن متاخرین پر
کسل غالب ہوا کہ اونھون نے مطالعہ علم حدیث کا بالکل چھوڑ دیا یہانتک کہ مین نے
بعض اکابر کو دیکھا کہ اپنی تصنیف مین ایسے الفاظ صحاح کا ذکر کیا ہی جنکا کہنا ہرگز رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جائز نہین ہی انتہی جسکو اتفاق ملاحظہ کتب فقہ حنفی کتب مشہورہ
کا ہوا ہی وہ خوب جانتا ہی کہ غالباً احادیث ان کتب کے اسی جنس کے ہین جو ابن جوزی
نے فرمایا بعد اسکے یہ کہا ہی کہ ایک تلبیس ابلیس کے فقہا پر یہ ہی کہ بڑا اعتماد انکا تحصیل علم
جدل پر ہے اپنے زعم مین تصحیح دلیل حکم کی استنباط کرنا دقائق شرع وعلل مذاہب کا بیان
اگر یہ دعوی سچا ہوتا تو جملہ مسائل مین مشغول ہوتے مسائل کبار مین وہ ملتہی کرکے اقسام کلام
جانتے ہین مناظر صاحب لوگونمین بڑہ بڑہ کر وقت خصام باتین بناتے ہین مطلب اس
ترتیب مجادلہ سے یہی طلب مفاخرت ومباہات ہے یعنی اپنا جیتنا دوسرے کا ہارنا اکثر دیکھا
جاتا ہی کہ چھوٹا مسئلہ جو عام البلوی ہی وہ حضرت کو معلوم نہین ہی مگر بڑے مسئلے مین بحث
کرنے کو طیار رہین ایک تلبیس یہ بھی ہی کہ کلام فلاسفہ کو جدل مین داخل کرتے ہین اونھین کے
اوضاع پر معتمد ہوتے ہین اسی وادی سے یہ بات بھی ہی کہ قیاس کو مسئلے مین حدیث مستدل پر
مقدم کرتے ہین تاکہ مجال نظر مین گنجایش حاصل رہے اگر کوئی اتفاقاً حدیث سے دلیل

لانا ہی تو اوسکو ناپسند کرتے ہین ومن الادب تقدیم الاستدلال علی الحدیث
مسائل الخلاف وان کانت من علوم الشرع الا انها لا تنهض بکل مطلوب ومن لم
یطلع علی اسرار سیر السلف وحال الذی تمذهب له لم یمکنه سلوک طریقهم
وینبغی ان یعلم ان الطبع لص فاذا انزلت مع اهل هذا الزمان سرق من طباعهم
فصار مثلهم واذا انظر فی سیر القدماء نافسهم وتادب باخلاقهم انتهی ملخصا تلبیس
مذکور کے ایک یہ بات ہی کہ ان لوگون نے اقتصار کیا ہی ظاہر پر باقی علوم شرعیہ
سو نہ چھپ لیا ہی کسی فقیہ نفی سے اگر کوئی شخص کوئی آیت یا حدیث پوچھے نہین جانتا یہ
صحیح غیر ہی علاوہ اسکے مناظرہ اسلیے ہوتا ہی کہ ٹھیک بات معلوم ہوجاوے سلف کا
مقصود مناظرے سے نصیحت تھی واسطے اظہار حق کے اسی لیے ایک لیل سے دوسری لیل
لیطرف نقل کرتے تھے جب ایک شخص پر وہ دلیل مخفی رہتی تو دوسرا اسکو خبردار کردیتا یہ
ابتو اگر ہزار بار آگاہ کرو ایک ہی ٹانگ کی مرغی کہے جاوینگے یہ مناظرہ کاہیکو ہوا دھینگا مشتی
ہٹ دھرمی بےشرمی ہون لاحول ولا قوۃ الا باللہ ابن الجوزی کہتے ہین ان احدهم
یتبین له الصواب مع خصمه ولا یرجع ویضیق صدره کیف ظهر الحق مع خصمه
وربما اجتهد فی رده مع علمه انه الحق وهذا من اقبح القبیح لان المناظرة انما
وضعت لبیان الحق الی لا لاثبات الباطل پھر کہا کہ مناظرہ کرنے سے مطلب ریاست
وجاہ کا حاصل کرنا ہی جب اسپر کلام مین ضعف دیکھا مکابرہ کرنے لگے خصم نے اگر کوئی لفظ
ظہور کا بولا گالی گلوج سے مقابلہ کرکے کھڑے ہوگئے انتہی یہ حال زمانہ ابن الجوزی کا ہی جسکو
صدہا برس گذر گئے اس زمانے کا حال لائق لکھنے کہنے کے نہین رہا وہ بڑا غضب یہ کیفیت ہی جو
اس شغل مین نہین ہے العوام ومتفقہا پر کیا ہی کہ فتوے پر تو اقدام کرتے ہین حالانکہ ابھی اس
رستے کو نہین سوچے بلکہ بعضا فتوی بخلاف منصوص دیتے ہین ابن ابی لیلی نے کہا ایک سو
بیس صحابی کو مین نے پایا کوئی ان سے مسئلہ پوچھتا تو وہ دوسرے پر حوالہ کرتے وہ دوسرا

سبب انکا بجز مشغول بعلم و شطح و دعاوی و ذکر ملامتیہ و اہل اباحت و دیگر ابنا زمان کا مفصل
و مشرح لکہا ہی پہر ذیل تلبیس عوام ہو بات لکہی ہی کہ قدرت ابلیس کی تلبیس مین بقدر قوت جہل
ہر فرقے کے ہی فتنہ عوام اس کثرت سے ہین کہ اونکا ذکر کرنا مشکل ہے پہر بعض فتن کا ذکر کیے
پہ کہا ہی کہ تلبیس ابلیس کے حق مین عورتون کی سب سے زیادہ ہی وقد افردت کتابا للنساء ذکرت
فیہ ما یتعلق بھن من جمیع العبادات وغیرھا پہر ذکر تلبیس کا حق مین سب لوگون کے ساتھ
طول امل کے کیا اسی تلبیس کے ذکر پر کتاب مذکور ختم ہی وبعد الحمد یہ کتاب جسکا نام تلبیس ابلیس ہے
تالیف ہی شیخ عبد الرحمن بن علی معروف بابن الجوزی رح کی کشف الظنون مین اسکا ذکر کیا ہی
اور یہ کہا قال ان الانبیاء جاؤا بالبیان الکافی وقابلوا الامراض بالدواء الشافی تواففوا
علی منھاج لم یختلف فاقبل الشیطان ابلیس یخلط بالبیان شبھا و بالدواء سما
و بالسبیل الواضح جواد مضلة ومازال یلعب بالعقول الی ان فرق الجاھلیة فی
مذاھب سخیفة وبدع قبیحة فاصبحوا یعبدون الاصنام فی البیت الحرام الی قولہ فبعث اللہ
سبحانہ محمدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرفع المقابح وشرع المصالح فسار اصحابہ معہ و
بعدہ فی ضوء نورہ سالمین من العدو وغرورہ فلما انسلخ نہار وجودھم اقبلت اغباش
الظلمات فعادت الاھواء تنبی بدعا وتضیق سبلا ما زالت متسعة ففرق الاکثرون
دینھم وکانوا شیعا ونھض ابلیس یلبس ویزخرف ویفرق وانما یصح له التلصص
لیلة الجھل فلو قد طلع علیہ صبح العلم افتضح فرأیت ان احذر من مکائدہ وادل علی
مصائدہ فان فی تعریف الشر تحذیرا من الوقوع فیہ الی قولہ وقد قسمتہ ثلثة عشر بابا
ینکشف بمجموعھا تلبیسہ انتہی اس عبارت کو کشف الظنون مین مختصر کرکے ذکر کیا ہی بہرحال
یہ کتاب مستطاب ایک بڑی نعمت ہی اوسکے لیے جو مخلص اسلام ہی جسکو لذت ایمان و حلاوت
احسان حاصل ہے اسکا نسخہ قلمی ۳۴ھ ہجری کا میرے پاس ہے بقدر ضرورت اوس نسخہ سے
اس جگہ جستہ جستہ لیا گیا جاہل فقیرون کاہل مولویون نے جو پیٹ کے بندے ایمان

گذرے ہین اونھون نے اس کتاب کے بے اعتبار کرنے کو ایک حکایت سراپا کذب بنائی ہے
یعنے ابن الجوزی نے اس کتاب مین جو بعد شیخ عبدالقادر جیلانی بہت کچھ برائی صوفیہ
کی لکھی ہی خود انکو برا بھلا کہا ہی جب ابن الجوزی کا انتقال ہوا اونکا جنازہ ایسا بھاری ہوگیا
کہ کسیطرح نہین اوٹھتا تھا آخر کو ورثۂ ابن الجوزی نزدیک شیخ جیلی کے آئے اور کہا آپ قصور
معاف کرین جب اونھون نے خطا معاف کی تب جنازہ اوٹھا جواب اجمالی اس دروغ
بیفروغ کا تو یہ ہی کہ سبحانک ھذا بھتان عظیم تحقیقی یہ ہی کہ وفات شیخ جیلی کی ابن الجوزی
سے پہلے ہوئی ہی طبقات محدثین اور کشف الظنون مین وفات ابن الجوزی ۵۹۷ھ ہجری
لکھی ہے شیخ جیلی کی وفات ۵۶۱ھ مین ہوئی ہے اس حساب سے ابن جوزی نے سینتیس
برس بعد شیخ جیلی کے انتقال کیا اوسوقت شیخ جیلی کہان تھے جنسے درخواست عفو خطا کی گئی
علاوہ اسکے تلبیس ابلیس مین صوفیہ کا تو بیشک ذکر ہی لیکن شیخ جیلی کی مذمت کسی جگہ نہین ہے
سچ کہا خداے تعالی نے انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون ثمرہ تو یہ ہی کہ جسطرح ابن الجوزی
ائمہ حدیث مین حنبلی المذہب تھے اسیطرح شیخ عبدالقادر شیوخ تصوف مین حنبلی المذہب تھے
ابن الجوزی نے اس کتاب مین شیخ نے غنیۃ الطالبین مین ذکر فرق اسلام و طوائف مبتدعین
کا کیا ہی دونو کا ایک مسلک ہی زمانہ بھی قریب ہی پھر کسطرح یہ حکایت ٹھیک ہو سکتی ہے
سچ پوچھو تو یہ شیوہ اہل رای کا ہی جسپر چاہا طوفان باندھ لیا جب چاہا جھوٹ کہدیا جو ایسا نہ ہو
تو قائل ہوئے بلکہ دوسرے افتراء اعتراض کے داعی ہوسے حنبلی بچارے تو دراصل عامل
بالحدیث ہین مذہب خاص نہین رکھتے وہ کیون ایسے کام کرنے لگے اونکی بلا کو کیا غرض پڑی
ہی کہ وہ ایسے ہذیانات و لاف و گزاف و جہالات مین اپنی اوقات ضائع کرین ان عبادی
لیس لک علیہم سلطان ابلیس کا داؤ انوا دھین پر خوب چلتا ہی جو اوسکے دلی دوست ہین
جامی رح نے ایک حکایت مین یہ قصہ نظم کیا ہی کہ ایک بزرگ نے ابلیس کو دیکھا کہ فارغ البال
بیٹھا ہی تعجب سے پوچھا کہ تمھارا کام تو تا بہ بین ازنا وسوسہ ڈالنا اغوا خلق کرنا ہی تم چپ کیسے بیٹھکر

کیسے شتے ہو کہا کہین معلوم ہو یہ سے نا یہ فقہا زمانہ ہین انھون نے یہ اکا صاف
اور پرا و ٹھا لیا ہی انہین کا ایک تن ہزار کے بہکانے تک نیئے کافی ہی اب مجھے تکلیف کرنے کی کیا
حاجت رہی سبحان اللہ وبحمدہٖ واقع مین ایسون کا ایسا ہی قدر دان چاہیے حال مین ٹھاکر ان
فریدکوٹ نے کیسا مولویان حنفیہ کو جتایا یہ کام بھلا کہین ہے تائید منبر المنکوست ہو سکتا ہے
سوای شیخ ابی مرہ کے کسکو ایسی کامل دستگاہ حاصل ہے کہ خیر لے پر رسے یہ بیشہ برباد سے
مال وقف بر خیرات کہلاوے مشروع کے عوض حد پہناوے

ذکر اون فتن کا جو عبادات اسلام مین واقع ہوئے ہین
کتاب الطہارۃ

لوگون کی راہ مین ہگنا یا درخت سایہ دار اور ترنے کی جگہہ مین ہگنا یا پانی وغسل کی جگہہ اور سوراخ
مین موتنا یا گھتہ مین بانی کر منع ہی اکثر لوگ مرد و عورت اسکا خیال نہین رکھتے حالانکہ ان
کامون پر صحیح حدیثون مین لعنت آئی ہی پیشاب سے کپڑے کا نہ بچانا موجب عذاب قبر ہے
بخاری نے اسکا بیرو ٹھہرایا ہی ننگے بدن حمام مین جانا منع ہی مرد و عورت دونو کو بلکہ ایک
حدیث مین یا ہی کہ حمام حرام ہی اس امت کی عورتون پر یعنی جب وہان مجمع ہو اسیطرح وضو
سے پہلے بسم اللہ کہنا واجب ہے جو عوام لئے اور سکا وضو نہین وضو مین بعضی وسواسی بہت پانی بہاتے مین
یہ فتنہ وسوسہ شیطانی ہی بڑے بڑے ملا اسمین گرفتار ہو چکے

کتاب الصلوۃ

قبلے کیطرف مسجد مین تھوکنا اگلی چیز وہان ڈھونڈنا منع ہی اب مسجدونمین ادہر ادہر کی باتین
دنیا کی ہر جگہہ سکرانا و ونہ زور ہوتا ہی یہ فتنہ علامات قیامت سے ہی مسجد مین پیاز لہسن
گندنا وغیرہ بدبودار چیز کا کھانا منع ہی لیکن نام کے مسلمان جو حقہ بہت پیتے ہین اونکا مونہ گویا
سنڈاس ہو جاتا ہی وہ مسجد مین آکر اپنی بدبو سے پاس کھڑے ہونے والون کو سخت ایذا پہونچاتے
ہین بعضے شرابی گنجیڑی بھنگڑ بھی نماز پڑھتے ہین جنکی نماز ایسے کامون سے اونکو نہین روکتی

کتب اذکار مین لکھے ہین سب وظیفے نہ پڑھ سکے تو ایک دو ہی دعا کافی ہی جو سب سے زیادہ صحیح ہو اوسکو اختیار کرے حدیث مین ہی جسکی نماز عصر گئی اوسکے عمل اکارت گئے صف اول کا بڑا ثواب ہی جو پیچھے پڑا وہ پیچھے رہا صف کو کندھے سے کندھا ملاکر قائم کرے درار چھوڑے شیطان اوسی درار سے گھستا ہی امام کے پیچھے الحمد پڑھے آمین کہے جہر سے آمین کہنا رفع یدین کرنا سنت صحیح ہی جو چپکے سے کہے یا رفع نکرے اوسکی نماز ہو گئی مگر فضیلت سے محروم ہا ثواب اس سنت کا اوسکو نملا ہان اگر فاتحہ بھی پیچھے امام کے نہ پڑھے تو نزدیک اہل حدیث کے جو پیشوای امت ہین نماز نہوئی مقتدی کو کوئی کام امام سے پہلے کرنا برا ہے رکوع وسجدہ وغیرہ سب ارکان بعد اوسکے رکوع وسجود کی کرے نماز مین آسمان کیطرف نہ دیکھے آنکھین بند کرکے نماز نہ پڑھے ادہر اودہر جھانکے نا کے سجدہ کی جگہ سے مٹی کنکر کو نہ ہٹاوے نمازی کے سامنے سے نہ نکلے نماز سے پہلے جو سنتین مقرر ہین اونکو چھوڑے جو اونپر محافظت کریگا بہشت مین جاویگا جو پاک صاف ہو کر سوتا ہی فرشتے اوسکے لیے دعای مغفرت کرتے ہین بعد نماز فرض کے کوئے نماز تہجد سنت زیادہ ہی دو ثواب ہین نہین گنا اوسکے پڑھنے والے ہزار مین شاید ایک دو آدمی ہون جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی ہوتی ہی کہ اوسمین جو دعا کرو قبول ہی وہ گھڑی امام کے منبر پر کھڑے ہونے سے تا شروع نماز یا سورج ڈوبنے سے ذرا پہلے ہوتی ہی الحمد للہ تعالی مجھکو تجربہ اس گھڑی کا بارہا ہوا ہی جیسا فرمایا ہی ویسا ہی اوسکو پایا جمعہ کی نماز ذرا زوال سے پہلے بھی درست ہی غسل جمعہ واجب ہی بے عذر جمعہ کی نماز ترک کرنے سے دل پر مہر لگ جاتی ہی خصوصا جو تین جمعے برابر ترک کرے یہ نماز بھی فرض ہی جیسے پنجگانہ نماز فرض ہی دار الحرب مین بھی ہوتا ہی جمعہ وظہر کو جمع نکرے دو آدمی سے بھی جماعت جمعہ ہو سکتی ہی

کتاب الزکوة

جس مال کی زکوة نہین دیجاتی اوسکو آگ کی تختی بنا کر اوس سے پہلو ماتھا پیٹھ کو داغ دینگے زکوة فرض ہی مثل نماز کے اون چیزون مین جنکا ذکر حدیث مین آیا ہی مال یتیم و تجارت پر زکوة

ثابت نہین زیور کی زکوٰۃ مین اختلاف ہی لیکن دینا نہ دینے سے اچھا ہی تجارت کی زکوٰۃ فرض
حنفیہ ہے نفل کے طور پر دینے کچھ مضائقہ نہین اسلیے کہ ان فی المال لحقا سوی الزکوٰۃ
مسلمانون مین زکوٰۃ دینے والے بہت کم ہین نماز تو پڑھتے ہین لیکن زکوٰۃ نہ دینی یہ بڑا افسوس ہے
پانچ چیزون پر بنیاد اسلام کی بتائی ہے اونمین ایک زکوٰۃ بھی ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ تارک
زکوٰۃ ناقص مسلمان ہی اوسکی بنیاد مین خلل ہی جس گھر مین ایک طرف سے دیوار نہ ہو
اوس گھر کا خدا حافظ ہی ہر دم چور کا ڈر لگا ہوا ہی ہمیشہ یہی فکر لگی رہتی ہے تو شوہر کے پاس جو کچھ زیور کا آیا ہی
اوسکا زیور نہین آیا چوری کا ذکر بھی نہین ہوا اسقدر نہ یہ طرح طرح کا سندہ [illegible] ہی [illegible] تو خبر نہین

کتاب المسئلۃ

جو شخص مانگنا پیشہ کرتا ہی سوال کرنے سے فاقہ گھر مین موجود رہتا ہی اور جسکے پاس ایک دن کی
خوراک ہی اوسکو تو سوال بالکل حرام ہی جو مانگ کے زیادہ بھی حرام ہی جسکے پاس مال پچاس درہم ہین
یا خود ہی جتنا مال ذریعہ سوال حاصل کیا وہ آگ کی چنگاری ہی مانگنے کے لیے ہزارون تکلفین
بنا رکھی ہین نکالی ہین کوئی زبردستی دعوت طعام کرتا ہی کوئی نذر لاتا ہی کوئی تحفہ دیتا ہی
کوئی ہدیہ بھیجتا ہی مطلب یہ کہ عوض مین زیادہ ملے قرآن شریف مین فرمایا ہی ولا تمنن
تستکثر ایک وہ لوگ تھے جو اپنی چیز کے اوٹھانے دھرنے کا سوال بھی دوسرون سے
نکرتے تھے ابوبکر صدیق کا کوڑا ہاتھ سے گر گیا گھوڑے سے اوترکر اوٹھایا دوسرے سے سوال
نکیا کہ اوٹھا دو آج کل سوا کے نہین کسی ادنی اعلی کو شرم باقی نہین رہی چندے کے نام
شادی بیاہ کے حیلے سے قرض ادا کرنیکے دھوکے سے سوال کرتے ہین حالانکہ حدیث مین
آیا ہی کہ مال کسی مسلمان کا بے اوسکی خوشی کے لینا درست نہین دینے والے شرما کر دیتے ہین
اسکے حرام ہونے مین بھلا کچھ بھی شک ہی سوال کسی چیز کا ہو حرام ہی ثوبان نے کہا رسول
خدا نے فرمایا کون ذمہ دار ہوتا ہی میرے لیے اس بات کا کہ سوال نکرے لوگون سے کسی
چیز کا مین ذمہ دار ہون اوسکے لیے جنت کا مین نے کہا مین سو وہ کسو سے کچھ نہ مانگتے اسکو

احمد نسائی ابن ماجہ ابو داؤد نے باسناد صحیح روایت کیا ہی دوسری حدیث میں ہی اگر آدمی لکڑی کا گٹھہ پیٹھہ پر دہر کے لاوے اس سے بہتر ہی کہ کسی سے کچھہ مانگے وہ اوسکو دے یا نہ دے اسکو مالک و شیخین و ترمذی و نسائی نے ابی ہریرہ سے روایت کیا ہی تاں سلطان و خلیفہ و امیر سے مانگنا درست ہی لکن حاجت و ضرورت کیوقت نہ مال بڑہانی دولت و زیور جمع کرنے کے لیے آج کل بیضرورت بی حاجت مانگنے والے امرا و روسا سے ہین حرام و حلال رزق کا امتیاز دنیا سے اوٹھہ گیا اور سپر اسلام کا دعوی ہی جنت کو تو کلمہ پڑہ کر دل لیلیا ہی آجی کیسی جنت و دوزخ جو کچھہ ہی یہی دنیا ہی یہین کا بہنا مزا ہے جس طرح سے مال ہاتھہ آوے لیلو ایمان رہے یا جاوے البتہ جو چیز بے مانگے ملے اور دل کو نہین ہی اوسکا لینا جائز ہی پھیرنا نچاہیے اپنے کام مین لاوے نہین تو لیکر دیدے فقیرے فتنہ سؤال سب فتنون سے بدتر ہی آخرت تو الگ بگر جاتی ہی دنیا مین بہی سائل نظر مین سائل ذلیل و حقیر ہوتا ہی تونگری دلکی معتبر ہی نہ ہاتھہ کی کفاف پر قناعت کرنا بڑے نصیب والون کا کام ہی

کتاب الصدقہ

جو محتاج ہو کر صدقہ دے حلال مال سے اوسکا ایک دانہ برابر پہاڑ کے ہوگا سکہ ... کہتے ہین صدقہ آگ دوزخ سے بچاتا ہی گو آدہے کہجور کی برابر کیون نہو خضا ... مرتے وقت ایمان نصیب کرتا ہی سو عاقبت سے بچاتا ہی چہپا کر دینےکا اور ... قرابت والون کے دینے کا زیادہ ثواب ہی جبکہ وہ محتاج ہون اونکو پہلے دے ... اول خویش بعدہ درویش لکن یہ دنیا موافق شرع کے ہو نہ اپنی خوشی کا سا پہلے ماں کو پھر باپ کو پھر جو زیادہ قریب ہو دیکر احسان نرکھے ایذا نہ دے

کتاب القرض

قرض دینے کا بھی بہت ثواب ہی اللہ کے نزدیک گنا گنا اسکا ... زیادہ ... مہلت

ہاں اگر بہت کچھ قرض چھوڑے یا اچھا ہی ایسے آدمی کو اللہ بخشدیتا ہی قیامت مین اوسکو
ستاتا ہی قرض کا پیٹ اوسکے نہیں لگتی لیکن قرض لینے والے اکثر بال دار کھانے پینے
کے ہی تو بھلے ہی ستے نہیں دینے کے ... مین ہوتی کوئی ایسا ٹال لگاتا ہی بعض بار جو وقت
مین دینے دینے والا ... یا مگر یہ قرض دار ستیاناس ہوئے جو شخص وجوہ خیر مین صرف
کرتا ہی اوسکو اللہ زیادہ دیتا ہی جیسے بنانا مسجد یل سرای مدرسہ کوئی سرکار طبی کرانا کتب
سنت کا ... باٹنا اور کا طالب علم مین ... کے وہ تو جاہلین مین خراب ہی بی بی اپنے
میان کا مال صدقہ مین دیکتی ہے مگر اوسکے اذن سے ... بی بی کے مال میرے تصرف مین
... مگر اوسکے علم سے جو شخص احسان کرے اوسکا شکر لازم ہی خواہ بدلا دے اگر دے سکتا
سنا تو دعا دینا ہی ایک بدلا ہی جسنے آدمی کا شکر نکیا اوسنے خدا کا شکر نکیا اس زمانے مین ایک بلا
یہ بڑی ہی کہ شکر شکایت کرتے ہین ... کہ زمانہ مین جسنے تھوڑے احسان کا شکر
نکیا وہ بہت کا بھی شکر نکریگا ہمنے اپنی آنکھ سے دیکھا کہ ایک رئیس نے ایک فقیر کو امیر بنادیا
... کی عزت و آبرو وہی وہ اوسکی رسوائی و مرنے کا منتظر ہے یہ شکر کیا اوسکے احسان کا

کتاب الصوم

روزہ رکھنے والے غریبون مین بہت امیرون مین کم ہین بعضے امیرون سے روزے مین
بجای عدل کے ظلم زیادہ ہوتا ہی انکو روزے کی ایک جو تجہد ہوتی ہی نوکرون غلامون پر غصہ
زیادہ ہو جاتا ہی پھر روزہ نہوا ایک بگار رہا پھر اوسکا رکھنا ہی کیا فائدہ وہی غیبت و جھوٹ
و گالی گفتہ مار پیٹ سے اجر جاتا رہتا ہی کوئی عبادت ہو جبتک اوسمین خدا کا ڈر نہوا گناہون سے
بچاؤ نہوا تو پھر وہ عبادت کس کام کی اللہ کسی کی بھوکے پیاسے رہنے کا محتاج نہیں ہی روزہ
جب رزق حلال پر افطار نہوا تو مفت کی فاقہ کشی ہوئی آج کل مال حلال کہان ہزار مین ایک
ہی اگر اکل حلال ہو تو گویا بڑی غنیمت ہاتھ لگی روزے کا اجر اللہ تعالی نے اپنے اوپر رکھا کر
اوسکی تعداد نہیں بتائی لیکن جبکہ سب ارکان و آداب اوسکے اچھی طرح ادا ہون رمضان کے

سوا باقی روزے نفل ہین اونکا بھی بہت ثواب ہی جیسے ایام بیض کی روزے شش عید کے روزے محرم ذی الحجہ وغیرہ کے۔ وہ روزے مشرکون نے جو روزے اپنی طرف سے نکالے ہین لوگون کے نام پر رکھتے ہین یہ روزے جہنم کا رستہ بتاتے ہین عورت کو روزہ نفل رکھنا نچاہئے جب تک کہ شوہر اجازت ندے مسافر کو سفر مین افطار عزیمت ہی یا رخصت روزے مین کسیکا کھلوانا افطار کرانا بڑی فضیلت ہی

کتاب الحج

حج فرض عین ہی ہر مقدور والے پر فی الفور یا تاخیر سے اگر ضرورت ہو تو مقدور سے مراد زاد و راحلہ ہی بھیک مانگتے حج کو جانا راہ مین نماز نہ پڑہنا ہمراہیون وغیرہ سے لڑنا بیحیائی کی باتین یا کام کرنا بد دینی ہی یہ حج نہوا گدائی سے پیٹ بھرتا مارے پھرنا ہوا خسر الدنیا والاخرۃ بعضے آدمی سو دو سو تین سو روپیہ مانگ ہونگ کر بعضے حج بدل لیکر مکے کو جاتے ہین یہ صورت کبھی سلف مین نتھی اگر سواری و زاد میسر نہین ہی تو حج بھی فرض نہین ہی تم کہین نجاؤ اچھی طرح پڑہو روزہ رکھو یہی کافی ہی جو حج کر کے واپس آیا اوسکا حال اگلے حال سے اچھا ہوا یہ علامت ہی حج کی قبول ہونے کی حج مبرور وہ ہی جسمین کوئی گناہ نہو ضعیف وعورت کا جہاد یہی حج وعمرہ ہی بعضی عورتین اسلیے حج کرتی ہین کہ یہان تو نکاح ثانی وغیرہ ہو نہین سکتا وہان جاکر خوب کھل کھیلینگے دین سے کچھ مطلب نہین اس پردے مین قضاء شہوت منظور ہی اجی تم جسطرح بنے یہین دوسرا نکاح کر لو ایسے بھائی بندون کو جو تمھین شرعی کام سے روکین دہتا بتاؤ پھر حج کرو دیکھو دولوگھہ کے مزے ملینگے جو حج مال حرام سے ہوا وہ وبال آخرت ہی اسنے حج نہین کیا اسکی سواری نے حج کیا

کتاب الجہاد

بیشک جہاد ابھی فرض کفایہ ہی کبھی فرض عین خواہ پادشاہ جائر ہو یا عادل قیامت تک اوسکے ہمراہ اسکی درستیت باقی ہی جب شرائط جہاد موافق حدیث کے موجود ہون یہ شرائط

فتح المغیث و نیل الاوطار وغیرہ مین لکھے ہین اُن شرائط کا وجود ایک گروہ نے پایا نہین
جاتا البتہ تو ملک لینے کے لیے ہین حکومت کرنے کے لیے دولت سمیٹنے کے لیے تماشا
اوباش لوگ بہت لشکر مین جمع ہوتے ہین مفت مین گھر بازار شہر لوٹتے پھرتے ہین بچون کو
عورتون اور بڈھون کو قتل کر دیتے ہین اسلام کی ایک بات بھی انمین نہین ہوتی مگر نام جہاد
کا ہی محض اسلام کا کلمہ کہا جاتا ہی نہ خدا سے غرض ہی نہ رسول سے نہ اسلامی شریعت سے
اپنے عزت و مال سے کام ہی واہ رے جہاد کیسے مجاہد ہین کیا اچھے جہاد ہین آج ہر طرف یہی
کہ مولویون سے مار مار کر ایسے فتوون پر مہر کرائی جاتی ہی جو [illegible] جہان سے دیا جاتا
یہ بھی ہوتا ہی کہ بعضی مسلمان جنکے دلمین فساد بھرا ہوا ہی وہ خوشی سے ایسا فتوی دیتے ہین
ارے بھائی تم کیسے مسلمان ہو جو ہزارون کی جان دلاتا ہو بلا وجہ شرعی مسلمانون کو [illegible]
جاہلانہ فتوی دیکر برباد کرتے ہو کل کو خدا کو کیا جواب دو گے تمہین اگر ایسا ہی شوق جہاد
کا ہی تو خالص بندے خدا کے ہو اس لڑائی بھڑائی سے تمکو کچھ مطلب دنیا کا نہین ہی فقط اعلاء
کلمۃ اللہ ہی مراد ہی تو شرائط جہاد کو اول معلوم کرو بہم پہونچا لو پھر دیکھو کہ کس ملک مین وہ
شرائط موجود ہین جہان ہون ادھر اقلیم مین جاؤ وہان پہونچکر جہاد کرو مع زن و فرزند خیمہ اٹھاؤ
جس جگہ وہ شرائط موجود نہین امام متصف بوصف امامت میسر نہین ہر جگہ بن امام بیجا [illegible]
مر مٹا کرے اور جیتا رہا تو [illegible] وہان جہاد کیا جو شمائل جہاد کتب سیر و سنت مین آئے ہین وہ کیا
ایسی سنت کے ہین کہ جب تم چاہو فساد و لیبارت کا نام جہاد رکھ لو تم اسکے مستحق ہو جاؤ
اجی حضرت جہاد پر کیا اتکا ہی دین پر چلنا اور حق کو بخوبی سمجھکر اسپر عمل کرنا نہایت مشکل کام ہی

تمنے کیا اسکو کوئی ہنسی ٹھٹھا سمجھا ہی

چلا ہی روز قیامت برابری کرنے　　تو کوئی کھیل تماشا ہو نہ باری آئی

ان جاہلون نے سچے مسلمانون کا بھی اعتبار اوٹھا دیا نام مسلمانی کا نیک کام شیطانی کرتے ہین
یہ نہین جانتے کہ قرآن شریف مین کیا فرمایا ہی تلک الدار الآخرۃ نجعلها للذین

لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبة للمتقین ان آگرا باب جہاد سے مراد شارع جمع ہون اہل جہاد اور نباء صاحب مستحضر ہون جو شرع مین معتبر ہین یا امام سے دار الحرب پر چڑھائی ہو تو کس کمبخت کو اوسمین انکار رہتا ہی ع سخن شناس نہ دلبرا خطا اینجا ست مذہبین بسبب خشکی کے جہاد کرنے کا دس گنا اجر ہی جسکے دلمین خطرہ جہاد نہ گذرے وہ منافق ہی تو اوسے پہلے موت ہی اوف اسلام کے یہ طالب جبر یہ پیر سیف

کتاب الخیل

ابو ہریرہ نے کہا حضرت نے فرمایا گھوڑے تین طرح پر ہین ایک وزر ایک ستر ایک اجر جسنے ریا و فخر کے لیے گھوڑا باندہا مسلمانون کی دشمنی کیواسطے اسپ پالا وہ تو وزر یعنی گناہ ہی جسنے اوسکو اسلیے باندہا کہ اسمین اللہ کا حق اوسکی پیٹھ و گردن مین نہ بھولے وہ ستر ہی یعنی پردہ پوشی جسنے راہ خدا میں باندہا اوسکو اجر ہی آسکو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہی اسمین یہ بھی آیا ہی کہ لید و موت و چرنے ادہر پہ پہنچنے نہر سے پانی پینے وغیرہ کا اجر بھی اوسکو ملتا ہے بکثرت سیکڑون اسپ کوتل وغیرہ جو امیر لوگ اپنے احتشام کے لیے زائد از ضرورت رکھتے ہین یہ بیجا اپنی شان و شوکت ظاہر کرتے ہین یہ سب داخل وزر ہی ایک ایک اسپ دس دس ہزار کو مول لیتے ہین یہ فخر و ریا نہوا تو کیا ہوا اسا راموت و لید و طواس گھوڑے کا انکی پشت پر حشر کے دن لادا جاویگا تب سمجھین گے کہ ہمسے تو یہ گھوڑا ہی اچہا رہا دنیا مین تو ہمارا سوار تھے آخرت مین وہ ہمپر سوار ہوا

کتاب الطاعون

جہان وبا ہو وہان نجاوے جہان ہو تو نبہاگے اصل مسئلہ تو اتنا ہی لیکن اس زمانے مین وبا ایک مرض متعدی ٹھہرایا گیا ہی آدم و فرنگ کا قرنطینہ اسی لیے ہوتا ہی سنا ہی زمانہ وبا مین کاغذ کپڑا چیز بست کسیکو ہاتھ مین لگاتے کہ کہین وبا نہ لگ جاوے وبا کو فساد ہوا سمجھا ہی یہ محض غلط ہی ہوا کا فساد ہوتا تو سب سبکو لگتی ہی کسی گہر مین ایک دو مرتے ہین باقی سب

اچھے کسی طرح مین ایک بھی نہین مرتا کبھی خاص بیلی پکڑ [illegible] گھوڑے اونٹ بیل و با موقی [illegible]
کو اثر نہین پہونچا یہ کیسی ہوا ہی [illegible] آ ای کبھی [illegible] [illegible] کو سبب
دشمنی کے کوچ دیتے ہین جسکو تیرہ لگا [illegible] [illegible] گیا جسکا [illegible] [illegible]
مرجاتا ہی جسکا زخم لگا ہی وہ بچ جاتا ہی [illegible] [illegible] صفائی گلی کوچہ [illegible] [illegible]
کثافت نہین آتی تھی یا چالیس پچاس برس [illegible] آگئی [illegible] جب سے [illegible]
راہ و صفائی محلات و اخلاص [illegible] [illegible] ہر گھر [illegible]
گھڑی رہتی ہی ہر سال نیا علاج مجرب [illegible] [illegible] سے کون بچا سکتا ہی ؟

کتاب القرآن

جو کتاب پہ نبی آخر الزمان پہ اوتری ہی اوسکا یہ نام [illegible] اسکے سوا [illegible] نام مین [illegible] ذکر
اوسمین کیا گیا ہی ہر نام سے بزرگی کتاب کی ظاہر ہی جیسے ابراہیم علیہ السلام پر صحیفے تھے
موسی علیہ السلام پر توراۃ اوتری عیسی علیہ السلام پر انجیل آئی داود علیہ السلام پر زبور نازل
ہوئی اسیطرح یہ کتاب مقدس بھی بواسطۂ جبرئیل علیہ السلام خاتم رسل پر تئیس برس کی
مدت مین نازل ہوئی وہ سب تو محفوظ نرہین اونمین تحریف ہوگئی اسکی حفاظت کا ذمہ خود
خدا نے لیا ہی اسلیے محفوظ ہی جسطرح اس امت اسلام کے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سب
پیغمبرون کے سردار ہین اسیطرح یہ کتاب بھی سب کتب کی سرتاج ہی اسکو قیامت تک
مع سنت کے اسی لیے باقی رکھا ہی کہ لوگ اوسپر عمل کرین گمراہ ہون لیکن اب قرآن اسلیے
رہ گیا ہی کہ اوسکو لڑکے پڑھین بے معنے بیان یاد کرین پھر حافظ ہوکر کسی مسجد کے امام مؤذن
بنکر یا رمضان مین محراب سناکر دس پانچ روپیہ پیدا کرلین اسلیے نہین ہی کہ کوئی اوسکا
ترجمہ سیکھکر مطلب پوچھے اوسپر عمل کرے یا مولوی لوگ اوسکے موافق حکم کرین فتوی دین
بلکہ اوسکے حکم کا رواج دینا یا حدیث پر عمل کرنا جاہلون کا کام سمجھتے ہین فتوے کیواسطے کیا
شرح وقایہ ہدایہ درمختار شامی فتاوی ہندیہ وغیرہ نہین ہین جو حاجت قرآن و حدیث کی

پڑہے مجتہد لوگون سنے اسکو دیکھ لیا سمجھ لیا سمجھا گئے اب مقلد اوسکو کیا خاک سمجھینگے اوسپر عمل کرتے ہین گمراہ ہو جانے کا یقین کامل ہی گو کوئی شخص عربی سمجھ لیتا ہوا مسے کیا ہوتا ہے وقایہ ہدایہ درمختار گو مشتبہ ہو مشکوۃ و بلوغ المرام ہو چند آسان ہو لیکن بزرگون نے اونہین کتابون پر دارمدار دین کا رکھا ہی نہ قرآن وحدیث پر اسوقت مین کوئی قرآن شریف کی تفسیر لکھے بھلا یہ ہوسکتا ہی اجی بنے تو شرح وقایہ پر کوئی شرح حاشیہ لکھو اسمین زیادہ نام ہے پایا اوس کام مین لاحول ولا قوۃ الا باللہ یہ فتنہ وہ فتنہ ہی جسکے سبب سے اب قیامت تک بھگ آلگی اسلام غریب ہوگیا مسلمان مرگئے خدا کے جاننے والے مٹ گئے اونکی جگہہ جاہل مفتی بنے بد دین اصحاب مہر شہرسے ایمان بھاگنے لگا دہریت ہر طرف سے قدم اپنا جمانے لگی

انا للہ وانا الیہ راجعون

کتاب الذکر والدعا

اللہ کی یاد سے بڑہ کر کوئی چیز نجات دینے والی عذاب آخرت سے نہین ہی عمدہ ذکر تلاوت قرآن ہی معنی سمجھ سمجھ کر پھر تسبیح تحمید تکبیر تہلیل وغیرہ جو ذکر حدیث مین آئے ہین وہ کتاب نزل الابرار مین لکھے گئے ہین سلاح المومن حزب مقبول جنہ عدہ وغیرہ مین درج ہین پھر کثرت درود رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمدہ ذکر ہی پھر جو ذکر و دعا جس جگہہ پر آیا ہی اوسکو اوسیطرح ادا کرے بلا کم و بیش صحیح سے صحیح ذکر و دعا کو اختیار کرے لیکن اب اس فرقہ کرو فکر کی جگہہ جس نام کے مسلمان کو دیکھو وہ حفظ قانون کرتا ہی دستور العمل کو ازبر کرتا ہی وکالت کا امتحان دیتا ہی نماز روزے کے ضروری اذکار بھی نہین پڑہ سکتا جت ہوا تو گنج العرش و سیفی وغیرہ کا وظیفہ مقرر کرلیا وہ بھی اسلیے کہ دنیا ہاتھ لگے یا پیرون کے نام کا ورد اختیار کیا کہ حشر مین سفارش کرکے بچا لینگے سبحان اللہ وبحمدہ استغفار کی جگہہ کسی پرچادر کرایا توبہ کی جگہہ کوئی نیا ٹوٹکا جما یا درود کی جگہہ کسی اہل حدیث کے اوپر رد لکھا +

کتاب الاکتساب

تب بھی بہتر کھانا اپنے ہاتھ کے کام سے ہی داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتے ابراہیم
علیہ السلام بزازی کرتے زکریا علیہ السلام نجار تھے پیشہ کرنا سنت ہی انبیاء کی اب بڑی ہمروات
پیشے کا موجب ہی ہونے کی بہت بڑی عزت نہیں پیشے سے کچھ ہی کے نسب مین خلل نہین آتا پیشے والا
کمین نہین رہتا جسکو پیشے سے عار ہی وہ ہمیشہ افلاس مین گرفتار رہی نوکری چاکری کرنا بھی درحقیقت
ایسے پیشہ ہی تلاش گدائی کرنا بھی ایک پیشہ ہی کہ وہ اس سے کسی کے گھر سے بکر روٹی ٹکڑے پر بسر کرنا
یہ بھی ایک پیشہ ہی آجکل راجگان ہندو والیان ملک نہ حقیر پیشہ لوگ تھے سلاطین و ملوک زمانہ بھی
اکثر اسی قسم کے لوگ تھے ہان قریش کے مالک نسب وحسب وحرفے مین بات سب سے بڑھ کر ہین
اشراف جنکے گھر مین دولت آبائی نہین رہی اب انکو پیشہ کرنے سے عار ہی یہی انکے سب
مصیبت یا رہی ہان جسکو بقدر کفاف میسر ہی یا خاندان توکل و قناعت سے ہی وہ باوجود حاجت
کے اگر پیشہ نہین کرتا تو اسکو کچھ ضرورت حرفے کی نہین ہی لیکن جن مسلمانکو عار ہی نچاہیے وہ کون
سی ذات ہی جسکو مفلسی نہین لگی وہ کون قوم ہی جسمین سلطنت نہین ہوئی پھر کس بات پر کوئی
فخر کرے کس بات سے عار رکھے یہ سب دنیا کے اضافات ہین

کتاب الانساب

ولی سلطنت و حکومت داخل حسب ہی نہ داخل نسب حسب کا اعتبار چار پشت تک ہی
اور نسب کا بھی حدیث مین کرامت و بزرگی حضرت یوسف علیہ السلام کی چار پشت تک فرمائی
اور پھر فرمایا جو جاہلیت مین اچھا تھا یعنی حسب و نسب و حرفے و صنعت وغیرہ مین وہ اسلام
مین اچھا ہی جبکہ عالم ہو اس سے معلوم ہوا کہ جاہلیت کی عزت اسلام مین بھی باقی رہتی ہی
مگر علم حاصل کرنے سے پس مسلمان راجح جبکہ وہ فضیلت علم و عمل کی حاصل کرے بہتر ہی اس
سے جو نو مسلمان ہی حسب و نسب مین ہر آدمی کی اصل آدم و حوا ہین آدم مٹی سے
پیدا ہوے سب بنی آدم مٹی کے پتلے ہین مٹی ہی ہین آخر کو جا ملین گے نہ عرب کو کچھ فخر عجم پر ہے
نہ عجم کو عرب پر ساری بزرگی علم و عمل کی ہی اختلاف حرفون قومون کا فقط واسطے مصالح

دنیا کے ہی تاکہ لوگ آپس مین صلۂ رحم کرین ایک دوسرے کے اچھے کام مومنین معاون رہین نہ
اسلیے کہ کوئی کسیکو حقیر سمجھے ہان اللہ نے مسلمانون کو عزت دی ہی کافرون کو ذلیل کیا ہی
اسلام کے ساتھ جب نکاح صحیح شرعی ہو خلق اچھا ہو تو واسطے کفارت کے کافی ہی کفو کا اعتبار
اوسیوقت تک ہی کہ میسر آوے جب میسر نہو تو مسلمان عورت کا نکاح مسلمان غیر کفو سے کبھی
جائز ہی سب سے زیادہ شرافت علم وسیادت کی ہی اس سے بہتر کوئی کفو نہین باقی امور کا اعتبار
جیسے عرف و حرفت ہم نسبی وغیرہ وہ حالت عدم ضرورت کے ایسے ہی نسب شرع مین باپ کا ہی
نہ مان کا اتنا چاہیے کہ سفاح یعنی زنا نہو حضرت نے فرمایا میری پشت مین ہمیشہ نکاح رہا یعنی
یعنی زمانہ جاہلیت مین بھی کبھی سفاح نہین ہوا اولاد زنا کا نسب مان کا ہی نہ باپ کا اسلیے
وہ اپنی مان کی وارث ہوتی ہی نہ باپ کی یہ بات غلط مشہور ہی کہ ولد الزنا بہشت مین نجاوےگا
بہشت مین جانے کے لیے ایمان صحیح عمل صواب درکار ہی نہ اور کچھ قومیت ونسب کو اسمیں
کچھ دخل نہین ہے

حسن ز بصرہ بلال از حبش صہیب از روم ۔۔۔ ز خاک مکہ ابوجہل این چہ بوالعجبی ست

علماء اسلام مین سیکڑون والی ہتے نسب مین کم درجے لکن دین مین ہزارون بادشاہون
سے اچھے درجے تھے

کتاب البیوع

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا افضل کسب بیع مبرور ہی اور اپنے ہاتھ سے کام کرنا
اللہ دوست رکھتا ہی مومن محترف کو یعنی حرفہ کرنیوالے کو سچے تاجر امانت دار کا حشر ہمراہ
نبیون وصدیقون کے ہوگا حدیث مین بہت چیزوں کی بیع سے منع کیا ہی بہت صور بیع کو
ناجائز فرمایا ہی اون ممنوع صورتون اور بیوع کا رواج آجکل بہت ہی یہ بھی ایک فتنہ ہی
اسلام مین جب لین دین موافق شرع کے نہوا جو رزق اس حیلے سے ہاتھ آویگا وہ حرام ہوگا
نہ حلال پھر جب حرام سے پرورش بدن کی ہوئی تو یہ بدن لائق دوزخ کے ہوا نہ لائق جنت کے

اسی فتنے مین پڑے ہوے ان پڑھے سب گرفتار ہین کسی طرحکی پروا طلب رزق مین نہین
ہی یہ وجہ ہی کہ انکی عبادت مین اثر قبول نہین رہتا انکے کام مین کوئی برکت نہین اسلام کا
نور چہرے پر نہین چمکتا روزہ حج زکوة صدقہ خیرات سب کچھہ کرتے ہین مگر مال حرام سے بنایا
ہی حرام مال کو صدقے مین دینا اجر کی امید رکھنا قریب کفر ہی اسوقت مین کوئی مال اشتباہ
سے خالی نہین مقلدون نے لینا سود کا دار الحرب مین جائز کر دیا ہی سیکڑون مولوی سود
لیتے ہین سمجھا ہندوستان انکے نزدیک ابتک بھی دار الاسلام ہی ذرا انصاف کرو دیکھو
قرآن وحدیث مین کسی جگہہ سود کو حلال نہین کہا بلکہ سود خواری کو خدا سے لڑائی کرنا فرمایا
ہی سیکڑون رقم خلاف شرع کی آمدنی ہوتی ہی وہ سب مال بلاشک حرام ہی یہ ایسا
وقت عام ہی جس سے بچنا مشکل ہے جوان لوگ ضرور ہی ہر شخص کو لگا ہی عبادات مین
یہ مقلد اڑتے ہین کہ رفع یدین آمین بالجہر نماز بیچ نکرو لیکن کسی تاجر واہل مطبع سے ہرگز نہین
پوچھتے کہ رزق حرام کھاتے ہو یہ نہ دیکھا امام صاحب کے نزدیک ناجائز ہی آیا یہ اسبار کی نکلی ہی
جسکی آمدنی حرام ہی اوسکو شیرمادر کیطرح حلال سمجھکر نوش جان کرتے ہین خود مولوی صاحب
مال سود کھاتے ہین ہاتھہ پاؤن سب تندرست ہین لیکن محنت مزدوری پیشہ نوکری چاکری
نہین ہوتا مال زکوة وخیرات وسوال وغیرہ پہ قانع ہین یہ مسئلہ مال کتب بالاخبار کا
... ثیر الطالب مین مفصل لکھا گیا ہی اب تو عبادات ومعاملات سب کے خراب
ہین نام کی مسلمانی رہگئی ہی سارا اسلام آنچلے رد مذہب مین منحصر سمجھا گیا ہی قیامت جلدی
آمد سے تو پہر کیا ہو آخر شرارت ستنا ... قائم ہی کی حلال کا طلب کرنا ہر مسلمان پر واجب
ہی اسے بھلا ہوا حلال کے کسی حرام کو قبول نہین کرتا جھوٹ فریب غیبت خوشامد چالاکی سے
جو رزق حاصل ہوتا ہی وہ آخر کو دوزخ کا کندہ بناتا ہی حدیث مین آیا ہی کوئی آدمی لنبا
سفر کرتا ہی پریشان بال پریشان حال ہوتا ہی آسمان کیطرف ہاتھہ پھیلا کر رب رب کرتا ہی
اوسکا کھانا حرام پینا حرام پہننا حرام غذا حرام پھر کسطرح اوسکی دعا قبول ہو اسکو مسلم وترمذی

سے ابن ہریرہ سے روایت کیا ہی دوسری حدیث مین ہی ایک زمانہ ایسا آویگا کہ آدمی پروا
نکریگا کہ حلال مال لیا یا حرام یہ بخاری مین ابو ہریرہ سے مرفوعا آیا ہی تیسری حدیث مین ہی کہ
اکثر لوگون کو دوزخ مین منہ اور فرج لیجاویگی یعنی حرام خواری زناکاری سبب ہی دخول
نار کا اس حدیث کو ترمذی نے ابو ہریرہ سے روایت کرکے صحیح کہا ہی رزق حلال کی طلب
مین رزق حرام سے بچنے مین بہت احادیث آئے ہین مگر کون سنتا سمجھتا ہی اب تو جو کچھ ہے
مال ہی مال ہی ایمان رہے یا جاوے مالداروں کی قدر ہی اور پرسید ہی ایک شعبہ بیع کا کمی کرنا
ہی ناپ تول مین ہلکے وغیرہ سے اسکا بھی خوب رواج ہی دوسرا شعبہ غش ہی یہ ہر چیز
مین چلتا ہی مصنوعی ادویہ مصنوعی روغن و زعفران وغیرہ اشیا کا لین دین بے تکلف
جاری ہی حالانکہ حدیث مین آیا ہی لیس منا من غشنا جعلی روپئے اشرفی نوٹ بھی بننے
لگے موتی جواہر ڈھلنے لگے نقود سے تا عروض کوئی ایسی چیز معلوم نہین ہوتی جسمین جعل کا
دخل نہو کوئی معاملہ بیع کا نظر نہین آتا جسمین کوئی منکر شرعی موجود نہو کوئی عبادت ایسی نہین
جسمین فساد مذہبی قائم نہو دعوی اسلام کا تو ہم سبکو خوب دہوم دہام سے ہی لیکن ہیچ اسپہلے
کے سفر کا کہین اتا پتا نہین مفاسد بیوع و منکرات وارد و مستندا مقدر ہین کہ ایک کتاب
علحدہ چاہیے واسطے بیان جزئیات مذکورہ کے جسکو علم قرآن و حدیث ہی وہ بہت جلد
درمیان حلال و حرام کے تمیز کرسکتا ہی

کتاب النکاح

سلف مین شرعا نکاح کرنے سے حفظ نفس کا گناہ سے طلب کرنا اولاد کا تکثیر امت کے لیے
مقصود تھا اب فقط لذت اوٹھانا رہ گیا ہی جب لذت پر توڑ ہوا تو پھر حلال حرام سے کچھ
غرض نہ ٹھہری اسکا تو کچھ ذکر ہی نہین ہی کہ لوگ دلبران بازاری کو آشنا بناتے ہین خانگیو
گھر مین بلاتے ہین یا کسبیون کے گھر پہونچتے ہین یا چکلو نمین سیر کرتے پھرتے ہین یہ تو دیکھو
کہ بعضی سامنے کے آشنا ہین کوئی بہوت سے پھنسا ہوا ہی کوئی مدخولہ پدر کا ہم بستر ہی بلکہ بعض

امراء و رؤسا کے یہاں نکاح ہی سرے سے عیب ہی ساری اولاد زنا کی ہوتی ہی جیسوانی قسم
کنتی نہیں پھر جو نکا کیا شمار ہو سکتا ہی وہی مومسات صاحبات محل ہیں وہی نسل بجائی
پائی اسی وہ نہیں شہرتی ہی نہ نسب کا ٹھکانا نہ حسب کا پتا نہ اصل کی طہارت نہ فرع کی سیادت
اسی طرح یہ ہی کہ وہی نسل بطن حلال زادون سے زیادہ سمجھی جاتی ہی تیار ہی سلطنت و
ریاست شہرتی ہی انھیں سے برتاو صلۂ رحم کا ہوتا ہی وہاں رحم کہاں ہی جسکا یہ صلہ ہے
یہ رحم ظلم سے بڑھ کر گناہ رکھتا ہی جس جگہ رسم ظاہری نکاح کی ہی وہاں وہ رسوم منکر ہوتی
ہین کہ نکاح کی صحت بھی باقی نہین رہتی اگر ہزار پانسو مین ایک دو نکاح مطابق صورت شرعی
کے ہوئے تو پھر بعد نکاح ایسا برتاو ہوتا ہی جس سے بنا نکاح مین اندیشہ بلکہ فتور ہی کوئی
غصے مین طلاق دیدیتا ہی کوئی کلمۂ کفر بکدیتا ہی کوئی جورو کو ماں بہن بتاتا ہی پھر بدون توبہ
و کفارے کے میل جول کر لیتا ہی کوئی بعد تین طلاق کے بدون حلالہ رجوع کرتا ہی کوئی
بعد لعان کے پھر صلح کر لیتا ہی کسیکو معلوم ہی کہ فلان حرامزادہ ہی مگر اسکو عزیز رکھتا
کوئی دیدہ و دانستہ دوسرے کے حرام کرنے پر خاموش ہی غرضکہ صدہا آفات ہین جن کا
بیان نہین ہو سکتا ایسے لوگونمین اگر فسق و فجور نہو جہل نہ پھیلے تو کیا ہو آگہ تعلیم کروانے لطف
کہان جاویگا اسلام کیطرف دل کیونکر رجوع ہوگا سنا ہی بلدہ مدراس مین ایک سودہ حال کا
نکاح ٹھہرا سال بھر تک روزانہ ایک رسم شادی کی ادا ہوا کی ایسا ہنگامہ رہا کہ سال گذر گیا
سب رسمین تو ادا ہوئین نکاح پڑہانا بھول گئے بی بی سے بچہ بھی ہوگیا سبحان اللہ وبحمدہ
امراء و رؤسا کے گھر جب نکاح ہوتا ہی تو سوای رسوم بدعت محرمہ کے عمدا یا سہوا کچھ کچھ
شرک و کفر کے کام بھی ضروری ہو جاتے ہین جس سے وہ نکاح عین سفاح ہو جاتا ہی تمام عمر اولاد
حرام پیدا ہوتی ہی الا ماشاء اللہ تعالی مسائل اربعین مین کچھ رسوم منکر نکاح کے لکھے ہین
اسیطرح کتاب تہذیب النسوان مین بعض بدعات نکاح کا ذکر کیا ہی سارے رسوم کے ذکر
کرنے کو ایک دفتر چاہیے بھلا سوچو تو جب نکاح اس ٹھاٹھ کھیڑے سے ہو سارے منکرات

اور سکے جو راہ ہو سے تو تو دیبان کہان سے آئے انکو کس طرح مسلمان کہا جاوے جاہل لوگ
یہ جانتے ہین کہ مسلمانی فقط کلمہ پڑھنے سے حاصل ہوجاتی ہی پھر جو چاہو سو کرو بخشے جاوینگے
یہ نہین جانتے کہ مسلمان ہونا آسان نہین کلمہ بیشک بہشت کی کنجی ہی لیکن کنجی سے جب ہی
قفل کھلتا ہی کہ اوسمین دانت ہوون سو اس کنجی کے دانت اعمال صالحہ ہین جب عمل نہوا
یا تمدن و فسق و فجور و خواہش نفس مین کفر و شرک مین ابتلا رہا نکاح و ولادت و موت
و بیاہ برات مین منکرات ہوتی رہی اسی حال مین ناگہان ایکدن مرگئے تو یہی مسلمانی پھر یا جہان
ہی تو رددناہ اسفل سافلین الا الذین امنوا وعملوا الصالحات فلهم اجر غیر ممنون
نکاح اگرچہ خوبصورت مالدار نامور گھرانے مین جائز ہی لیکن فضیلت دین ہی کو ہی دین والی
عورت کا ملنا دنیا کی نعمت ہے جیسے ایمان صحیح کا حاصل ہونا اب تو مالدار عورت چاہیے جن مردونکو
ظاہر بینی مد نظر [illegible] اونکی اولاد انات سب سے بدتر پانی پھر فاسق گھرانے کی لڑکیون
کیا پوچھنا ہزار مین ایک بھی ایسا نہین پایا جو حقوق زوجیت ادا کرے سارے حق اپنی ہی
بی بی پر سمجھتے ہین جو مال ذاتی اونکا ہی زر و زیور لباس و گھر بار وہ گویا اسکے باوانے پیدا
کیا تھا بی بی کے آسودہ ہونے سے نان نفقہ ساقط نہین ہوتا آج ہر طرح کی بیحیائی بغیرتی
بعض مردون نے اختیار کی ہی کہ ہو وسکے جیسے جو چاہو سو لکھو الو کھلا الو [illegible] کے ذریعے سے
روٹی تو ملیگی ہمارن کی عزت تو بڑہیگی لاحول ولا قوۃ الا باللہ شرع شریف مین دین کو
مال وجمال و حسب پر اسلیے مقدم رکھا ہی کہ دین باقی چیز ہی اسکا نفع بہت ہی مال کو چور لیجاتے ہین
اسپے بگاڑنے [illegible] خرچ کرتے ہین [illegible] دھوکے دھڑی سے کچھ نہ کچھ لے ہی مرتے ہین
جمال ایکدو دن کی بیماری مین جاتا رہتا ہی صورت ایک دو وقت کے تپ مین بگڑ جاتی ہی
حسب کا حال بھی مثل مال کے ہی قرض ادھار مین مہاجن کے تقاضے سے ساری عزت
جاتی رہتی ہی کبھی قرضخواہ قرضدار کو سب کے سامنے سخت سست کہتا ہی کبھی اوسکی نالش
کرکے لوگون کی نظر مین حقیر کردیتا ہی اسلیے دین کو اچھا کہا کہ یہ ہر دم آدمی کے ہمراہ ہے

عورت جسقدر آسودہ ہوگی شوہر مفلس اوسکی نظر مین حقیر ہوگا غلوست اختیار ہین شوہر کی

ہر دم اور غریب کو دبنا پڑتا ہی اہل تجربہ نے کہا ہی

مرد باید کہ بدنیا نکند میل دو چیز / تا ہمہ عمر ز آفات سلامت باشد

زن نخواہد اگرش دختر قیصر بدہند / وام نستاند اگر وعدہ قیامت باشد

حدیث شریف مین منجملہ اون سات گروہ کے جنکو قیامت مین عرش کے نیچے سایہ ملیگا ایک
وہ شخص بھی ہی جسکو کسی دولتمند عورت نے اپنی طرف بلایا وہ عورت صاحب نسب و جمال
تھی اسنے خدا کے ڈر سے انکار کیا اپنے ایمان کو بچا لیا اوسکے پاس نہ پھٹکا اس امت کے لیے
عورتین بڑی ایک فتنہ ہین یہ فتنہ سب سے زیادہ ہی جو اس دام سے نکل گیا آنکھ والا
وہ بازی جیت گیا عورت کے پیچھے تلوار چلتی ہی عقلون کی چال بازی بیبیون کے پیچھے
لوگ بیبیون کو چھوڑ دینے مین گھر برباد رہتا ہی عیاشون کا سارا مال زناکاری مین خرچ ہوتا
سب حقوق اہل حقوق سے بے ہوتے ہین اسلام مین کبھی زنا حلال نہین ہوا دین کفار تک
ناجائز نہین سب عورتین برابر تھین ان مین ناس کا فرق نہ تھا جتنے لوگ جورو والے حرامکاری
انکار رجم کیا شرعا واجب ہی انپر رجم کرنا حرام ہی کہ امرد عورت زنا کرے تو سو درے لگین
بیبی والا حرام کرے تو سنگسار کیا جاوے ایک عالم اس عادت بد مین گرفتار ہی یہ تحقیق ہی مگر
لیکن کیا ذکر کہ کوئی حاکم ذرہ برابر تک بھی اوسکو ایسے رجم کا تو نام بھی عالم سے باقی نہین رہا
اسلام مین یہ وحشت آگئی زنا سے بدتر لونڈے بازی ہی ایک جہان اسی بلا مین مبتلا ہی لڑکون
کے عشق مین سرگردان ہی قوم لوط علیہ السلام نے یہی فاحشہ اختیار کیا تھا آخر عذاب آیا پتھر
کی مار سے چکنا چور کیے گئے کوئی شخص حیوانون سے جماع کرتا ہی یہ بھی ایک سخت کبیرہ ہے
کوئی عورت مساحقت مین مبتلا ہی یہ ایک دوسرا گناہ ہی غرضکہ نکاح جسکے معنی جماع کے ہین
بجاے صدہا گناہ ہی اسلیے حدیث مین آیا ہی جو کوئی ذمہ دار ہو میرے لیے اوس چیز کا جو درمیان
اوسکے جبڑون و پہلو کے ہی مین اوسکے لیے بہشت کا ذمہ دار ہون یعنی اپنی زبان و شرمگاہ کو

بچاوے زبان کے گناہ بھی مثل شرمگاہ کے چند ہین جیسے غیبت کذب گالی گفتہ لعنت وغیرہ

ذکر ذراری یعنی اولاد

کمال الدین حلبی نے کتاب الدراری مین لکھا ہی حضرت نے فرمایا بیاہ کرو جننے والی دوست رکھنے والی عورت سے مین بڑہا چاہتا ہون اور امتون پر تمہارے سبب سے اسکو ابوداؤد نسائی نے معقل بن یسار سے روایت کیا ہی حدیث عائشہ مین ہی مرفوعا تمہاری اولاد تمہارا کسب ہے رواہ اہل السنن دوسری روایت مین ہی ان ولدہ من کسبہ عمر بن خطاب نے کہا مین زبردستی کرتا ہون اپنی جان پر جماع کر نمین اس امید پر کہ کوئی جان پیدا ہو جو اللہ کی تسبیح و ذکر کرے یہ بھی کہا تم بہت عیال پیدا کرو تم کیا جانو کسکے سبب سے رزق پاتے ہو ابو حنیفہ نے کہا ہی شغل نکاح بہتر ہی نفل عبادت سے اسلیے کہ نکاح سے اولاد ہوتی ہی جس سے جہان آباد رہتا ہی بیٹے سے باپ کو موت وحیات مین فائدہ پہنچتا ہی دعا سے صدقے سے ترحم سے قرآن شریف مین زکریا علیہ السلام سے نقل کیا ہی رب لا تذرنی فردا وانت خیر الوارثین جب حیوان کے لیے بقاء شخصی نہوا تو خدا نے بقاء نوعی رکھا معہذا یہ بھی فرمایا ہی ان من ازواجکم واولادکم عدوا لکم فاحذروہم یعنی بعضی بیبیان بعضی اولاد تمہاری دشمن ہوتی ہی اون سے بچتے رہو امام حسن کی بی بی نے امام حسن کو زہر دیا بادشاہو مین کسی نے باپ کو قتل کیا کسی نے قید کیا خود بادشاہ بن بیٹھے کسی نے مان کو زہر دلوا دیا کسی بزرگ نے کہا ہی بی بی بچون سے زیادہ شغل نرکھے اگر اچھے ہین خدا اونکا والی ہی اگر برے ہین تو خدا کے دشمنون سے کیا مطلب کیا واسطہ حدیث مین آیا ہی لوگون پر ایک ایسا زمانہ آویگا کہ کسی دین والے کا دین سلامت نرہیگا وہ اپنا دین لیکر ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ پر ایک سوراخ سے دوسرے سوراخ مین بھاگیگا جیسے لومڑی چھپتی پھرتی ہی لوگون نے کہا یہ کب ہوگا فرمایا جب روٹی نملی مگر گناہون کے ذریعے سے ایسے وقت مین کوارا رہنا درست ہی کہا آپ نے تو ہمکو حکم دیا ہی بیاہ کرنے کا فرمایا سچ ہی لکن جب وہ وقت آویگا تو اوس وقت ہلاک آدمی کا ہاتھ پر مان باپ کے ہوگا

اگر ماں باپ نہین ہین تو بی بی کے ہاتھ سے اور اولاد کے ہاتھ سے ہوگا اگر بی بی اور اولاد نہو گی تو
قرابت والون کے ہاتھ سے ہوگا کہا کیونکر فرمایا اسطرح کہ اوسکو تنگی معیشت پر عار و تکلیف
دینگے جسکی اوسکو طاقت نہین وہ ہلاکت مین پڑیگا اس حدیث کو صاحب مدارج نے اپنی
سند سے مرفوعا متصلا روایت کیا ہی عیسی علیہ السلام سے کسی نے کہا تمکو کچھ اولاد مین بھی
رغبت ہی فرمایا کیا کام ہی اوس سے جو جیے تو ستاوے مرے تو کڑھاوے ایک حکیم سے کہا
تم اولاد نہین چاہتے کہا محبت کے سبب سے نہین چاہتا ایک اعرابی سے کہا تو بیوہ نہین کرتا
کہا مشقت تنہائی کی بہتر ہے اس سے کہ عیال کے لیے اہتمام کرنا پڑے دو سبب سے کنوارا پے
مین کیون بیاہ کیا ہے اسلیے کہ اولاد یتیم ہو پہلے عقوق سے قرآن شریف مین آیا ہی المال
والبنون زینة الحیوة الدنیا روایت مین ہی اولاد پھل ہی دل کا ریحان ہی جنت کا بیٹیان نیکیان
ہین بیٹے نعمتین ہین نعمتون سے سوال ہوگا بچے کی خوشبو بہشت کی خوشبو ہی کسی نے پوچھا
کون میوہ اچھا ہی کہا بچا بہشت کے نخل کا ثمر ہی ایک بدوانی اپنے بچے کو کھلاتے تھے یہ کہتے ہے

یاحبذا ریح الولد ریح الخزامی فی البلد
اھکذا کل ولد ام لم یلد مثلی احد

حدیث مین اولاد کو مجبلہ مجبنہ مبخلہ کہا ہی محزنہ بھی فرمایا ہی یعنی عیال سبب بخل و جبن و جہل و
حزن ہین قرآن پاک مین آیا ہی انما اموالکم واولادکم فتنة بے شبہ آنکھ سے دیکھا کان سے
سنا کہ مال و اولاد کا فتنہ بہت بڑا ہی ساری بلا انھین دونو سے آتی ہی کبھی آدمی محبت مال
و اولاد مین بیسک تباہ ہوتا ہی کبھی مال و اولاد ماں باپ کو فتنے مین ڈالتی ہی اولاد چاہتی ہے
ماں باپ مر جاوین تو اونکا مال ہمارے ہاتھ آوے علامات قیامت سے ہی کہ اولاد سبب غیظ
ہو جاہلیت مین کہتے تھے بیٹا جب تک چھوٹا ہی تجکو کھاتا ہی جب بڑا ہوا تیرا اوسے نتا ہے
بیٹی تیرے برتن سے کھاتی ہی تیرے دشمنون کی وارث بنتی ہی چچا کا بیٹا تیرا دشمن ہے کسی
کہا فلانی نے بیاہ کیا ہی کہا دریا مین سوار ہوا کہا اوسکے بچہ بھی پیدا ہوا ہی کہا کشتی ٹوٹ گئی

اب ڈوب جاویگا ایک آدمی اپنے بچے کو کاندھے پر لادے پھرتا تھا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ
کیا ہی کہا میرا بیٹا ہی تو یا جئیگا تو تجکو فتنے میں ڈالیگا مریگا تو تجکو غم میں پھینکیگا جسکے ساتھ
اللہ کو بھلائی کرنا ہوتا ہی تو دنیا میں اوسکو اہل و ولد میں مشغول نہیں کرتا اس زمانے میں بڑا فتنہ
یہی اولاد ہی دنیا دین اسکے سبب برباد ہی جتنے گناہ اولاد والی سے ہوتے ہیں بے اولادے
نہیں ہوتے دنیا میں جہیں آخرت میں مؤاخذے سے ڈری بیبیوں کو دیکھو مرد کتنا ہی گناہ سے
بچنا چاہے پر اوسکو بچنے نہیں دیتیں ہر بلا میں پھانستی ہیں سو کہتا ہیت مایہ موس
کدھر ہا کون تراخدائی بس ہے۔ شوہر میں لاکھ فضائل ہوں عالم ہو یا بڑا زاہد یا صالح ولی اللہ
ہو یا عارف باللہ امام وقت ہو یا شیخ وقت بی بی کے سامنے برابر ایک نفر کے ہوتا ہی جو چاہے
اوسکو کہہ لے جسطرح چاہے بے ادبی سے پیش آوے بڑی سعادت ہی اوس شخص کی جسکو ایسی
بی بی ملے جو اوسکی قدردان ہو تیرا اعتقاد رہی وہ آدمی جسکی اولاد اوسکی چال پر چلے حمل سے
کہا ہی لڑکی ہونے شبہ کا ہونا لڑکے ہونے سے اچھا ہی اسلیئے کہ یا عقل کی راہ بکارتی ہی خوف
نام دیتا ہی سفیان بن عیینہ کی خدمت میں ایک لڑکا آیا لوگوں نے صغر سن کے سبب سے
کچھ التفات اوسکی طرف کیا سفیان نے کہا کذالک کنتم من قبل فمن اللہ علیکم یعنی تم
بھی تو ایسے ہی تھے اللہ نے تمپر احسان کیا پھر کہا لو رأیتنی ولي عشر سنين طولي خمسة اشبار
ووجهي كالدينار وانا كشعلة نار ثيابي صغار واكمامي قصار وذيلي بمقدار ونعلي
كآذان الفار اختلف الى علماء الامصار مثل الزهري وعمرو بن دينار اجلس بينهم
كالمسمار محبرتي كالجوزة ومقلمتي كالموزة وقلمي كاللوزة فاذا دخلت المجلس قالوا اوسعوا
للشيخ الصغير وسعوا للشيخ الصغير یہ کہکر پھر تبسم کیا میں کہتا ہوں اہل حدیث میں یہ قاعدہ
تھا کہ بچوں کو مجلس درس واملاء حدیث میں حاضر لاتے اونکا سماع لکھتے پانچ برس کے بلکہ
تین برس کے بچے کا سماع معتبر سمجھتے سیوطی نے تقریباً ۔ سالگی میں حافظ ابن حجر سے ایک حدیث
سنی اوسکی روایت کا اونکو بڑا فخر ہی کسائی نے کہا میں مجلس ہارون رشید میں گیا شید

نے امین و مامون کو بلایا وہ دونو آئے بہت وقار و متانت سے باپ کو اور بتہ خلافت
پر سلام کیا دعا دی ایک کو داہنی طرف اور دوسرے کو بائیں طرف بٹھایا مجھسے کہا کہ بیٹو
سے پوچھو بیٹے جو کچھ پوچھا اوسکا بہت اچھا جواب دیا رشید بہت خوش ہوئے مجھسے کہا تم
بیٹوں پر بیٹے کہا ابا خلافت میں انسے بہتر زبان و بیان و ادب میں کوئی نہوگا اسأل اللہ
ان یزید بہما الاسلام تائیدا و عزا و یدخل بہما علی اہل الشرک ذلا و قمعا رشید
نے میری اس دعا پر آمین کہی اور انکو گلے لگایا خوب روئے چھپنے پر آنسو بہتے تھے کہ یہ اولاد لائق
لائق کا ہوتا ہے حماقت سو حماقت ایک ایسی طبیعت ہی کہ وہ کسی طرح دور نہیں ہوتی رعونت
عورتوں میں بیٹھنے سے پیدا ہوتی ہی

و علاج الابدان ایسر خطبا — حین نعتل من علاج العقول

ایک آدمی نے اپنے بیٹے سے جو مکتب میں پڑھتا تھا پوچھا اب تو کیا پڑھتا ہی اوس نے کہا
لا اقسم بهذا البلد و والد و ما ولد باپ نے کہا سچ ہی جسکا بیٹا تجسا ہو وہ والد حقیقت
بلا ولد ہی ایک شخص نے اپنے بیٹے کو بھیجا کہ ایک رسی بیس گز کی لمبی بازار سے خرید لاوہ بیٹے
سے پھر آیا کہا چوڑی کتنی ہو کہا اوتنی جتنی میری مصیبت تیرے سبب سے چوڑی ہی ایک احمق
نے اپنے بیٹے بدصورت کو دیکھکر کہا یا بنی انک لست من زینة الحیاة الدنیا ایک احمق
باپ نے احمق بیٹے سے پوچھا تم نے فلانی مسجد میں کسدن جمعے کی نماز پڑھی تھی کہا یاد تو نہیں مگر
ایسا گمان ہی کہ منگل کے دن پڑھی تھی کہا سچ ہی یہی دن تھا ابو زید دارمی نے اپنے بیٹے سے
کہا واللہ لا افلحت ابدا اوس نے کہا لست احنثک واللہ یا ابت یزید بن معاویہ کا ایک
باز اڑ گیا تھا کہا دروازے دمشق کے بند کر دو کہیں باز نکل نجاوے عامر بن عباس کے
ایک دوست بیمار ہوئے انھوں نے اپنے بیٹے کو عیادت کے لیے بھیجا یہ کہدیا کہ جب تم وہاں
پہونچو اونچی جگہ میں بیٹھنا بیمار سے پوچھنا کیا شکوہ ہی وہ کہیگا کہ یہی تم کہنا خیریت و سلامت سے
انشاء اللہ پھر پوچھنا کون طبیب علاج کرتا ہی وہ کہیگا فلاں تم کہنا مبارک میمون ہی غذا کیا کھاتے ہو

دریافت کرنا وہ کہے گا یہ غذا ہی کہنا اچھا طعام ہی غرضکہ وہ نزدیک اوس بیمار کے گیا بیمار کے سامنے ایک منارہ تھا اوسپر چڑھ کر بیٹھا وہ منارہ سینہ بیمار پر گر پڑا بیمار نیم مردہ ہو گیا اس نے پوچھا آپکو کیا بیماری ہی اوسنے غصے سے خفا ہو کر کہا مرض الموت ہی کہا تندرست ہی پوچھا کون علاج کرتا ہی کہا ملک الموت کہا مبارک میمون ہو پوچھا غذا کیا ہی کہا زہر موت کہا بہت اچھی غذا ہی اہل علم نے کہا ہی باپ کو چاہیے کہ اولاد کو علم و ادب سکھاوے ہر چیز کا حسن و قبح بتانے مکارم پر آمادہ کرے مساوی سے بچائے ابن عمر و ابن عباس اپنے بچوں کو غلط بولنے پر مارتے تلفظ کے لیے اچھی جگہ اختیار کرے کیونکہ رنگ کا اثر ہوتا ہی ہرثمینے معتصم سے کچھ پوچھا اوسکے جواب مین نحو کی غلطی پائی کہا گانون مین جاؤ فصاحت سیکھو یہ اسلیے کہا کہ ہر زبان گانون مین زیادہ محفوظ رہتی ہی شہر مین ہر ملک کے آدمی جمع ہوتے ہین زبان بگڑ جاتی ہی جسطرح آجکل حرمین شریفین کی عربی بالکل محرف ہو گئی ہی انکی نسبت زبان بادیہ کسیقدر فصیح و درست ہی مؤدب کو چاہیے کہ پہلے بچون کو قرآن پاک سکھاوے پھر حدیث یاد کراوے پھر شعر سکھاوے جب تک ایک علم کو بچا اچھی طرح نہ جان لے دوسرے علم مین اوسکو نہ ڈالے تعلیم و تادیب کو اصلاح اولاد مین بڑا دخل ہی ایسے کم ہوتے ہین جنکو خداداد ذہانت و سلیقہ ہو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جاتے تھے راہ مین لڑکے کھیل رہے تھے وہ اونکی ہیبت سے ڈر کر الگ ہو گئے اونمین ابن الزبیر بھی تھے وہ بدستور اپنی جگہ پر کھڑے رہے عمر نے کہا تم کیسے کھڑے ہو کہا راہ تنگ نہین ہی کہ مین الگ ہو کر اوسکو چوڑا کرون مین کچھ قصور دار نہین کہ تمسے ڈرون تم ظالم نہین کہ تم سے ڈر کر بھاگون ایک اعرابی نے اپنے بیٹے سے کہا چپ لونڈی کے بچے اوسنے کہا وہ تم سے زیادہ معذور رہی اوسنے آزاد کو اختیار کیا معتصم نے فتح بن خاقان سے کہا جبکہ وہ بچے تھے کیون فتح تمنے اس انگوٹھی سے بہتر بھی کوئی چیز دیکھی ہی انگوٹھی معتصم پہنے ہوئے تھے کہا ہان دیکھی ہی وہ ہاتھ کہ جسمین یہ انگوٹھی ہی اس انگوٹھی سے بہتر ہی ایک بادشاہ اپنے وزیر کے گھر گئے تھے اوسکے لڑکے صغیر سے پوچھا ہمارا گھر اچھا ہی

کمر بند جوتا ایک طرح کا پہنتے ہین الگ پہچانے جاتے ہین کہ عرب ہین یہان کے حنفی شیعہ جتنی
مشرک مسلمان جسکو دیکھو وہی قطع ہی علاوہ اسکے ایک فتنۂ عظیم یہ ہی کہ مستورات کا کپڑا اتنا
باریک اوسکی ایسی قطع برید جس سے ہر عضو مستور کا نقشہ کھنچ سکے چوٹی اونٹ کا کوہان کرتی ناف
تک جس سے سارا شکم کھلا ہوا نظر آوے کلی دار پاجامہ ایک دوتھان کا انگیا لاہی کی دوپٹہ
جالی کا جوتا مردانہ غرضکہ سارا کارخانہ شیطانی اس ایک لباس زنانے مین اچھی طرح طیار ہو
حالانکہ حدیث شریف مین آیا ہی عورتین ہین کپڑے پہنے ہوے ننگی یعنی آخرت مین یا اسی دنیا
بسبب نظر آنے بدن کے جھکتی ہین اپنی طرف جھکاتی ہین اونکے سر جیسے کوہان شتر کے نہ بہشت
مین جاوینگی نہ اوسکی خوشبو پاوینگی اسکو مسلم نے ابی ہریرہ سے بطولہ روایت کیا ہی جو عورت
لباس مین مرد کی شکل بناوے یا مرد عورت کی شکل جیسے ہیجڑے ہین تو ان پر لعنت آئی ہے
عورت کے لیے مردانہ جوتا بھی داخل لعنت ہی انگرکھے پہننے پگڑی رومال سر پہ باندھنے کا
بھی یہی حکم ہی انگشت نما لباس پہننا حرام ہی لباس مین سادگی کرنا علامت ایمان ہی جو کوئی
باوجود قدرت کے براہ تواضع تکلف زینت کو ترک کرے غریبانہ لباس پہنے اوسکو سارے
محشر کے روبرو جنت کا حلہ پہنایا جاویگا جو ایسا حلہ وہ حیا ہے مردوں کو کالا خضاب کرنا حرام ہی
اس حرام مین اکثر لوگ گرفتار ہین

کتاب الطعام

سونے چاندی کے برتن مین کھانا پینا حرام قطعی ہے لیکن امراء و رؤساء کے یہان انہین
ظروف کا زیادہ ترخرچ ہی اگرچہ ایسے برتن کا بنوانا ہی سرے سے منع ہی چہ جای استعمال
یہ حرمت مرد اور عورت دونو کے لیے برابر ہی اسکے سوا جو تکلفات طعام و شراب مین ہوتے
ہین وہ حد اسراف سے بھی بڑھے ہوے ہین ایک دیگچے مین جیسے سو پچاس سو روپیہ
خرچ ہو گئے جسمین سو پچاس آدمی متوسط طعام کھا سکتے تھے تو اس کھانے کو کسطرح کوئی
حلال طیب کہہ سکتا ہی یہ ہیضہ آج تو نہین کل حشر مین ظاہر ہوگا الوان طعام کا کچھ شمار نہین

خوان انعمت ایک کتاب بنی ہی جسمین کئی طرح کی پلاؤ پکانے کی ترکیب لکھی ہی جو آدمی جس ضیافت و تقریب مین زیادہ تکلف کرتا ہی پلاؤ بہت سے چاول منگاتا ہی کابل کا دنبہ ذبح کرتا ہی اوسکی بہت تعریف ہوتی ہی ہیبات مرے بھی نزدیک ہی ناخفہ ما نے ہین وہ اس واہ واہ پر نہال نہال ہوا جاتا ہی دوسری بار اور زیادہ تکلف کرتا ہی حالانکہ حدیث مین آیا ہی کہ مرکہ اچھا سالن ہی تیون کا تیل کھاؤ اور لگاؤ کہ مبارک درخت سے نکلا ہی دو چار طرح کا کھانا بھی ایکوقت مین کبھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا اصحاب حضرت نے تناول نہین فرمایا ایکدن مین دو بار کھانا کھانے کا کیا ذکر ہی یہان کثر اصرار کا باتون ہو رہا چلا کرتا ہے اسکو افلاطون نقل کرتے ہین یہ اونکے کھانے مین داخل نہین ہی بعضے ایکوقت مین سیر دو سیر چار سیر یا ایک بکری سکے کباب ایکوقت مین کھا جاتے ہین بڑی تعریف کی بات ہی بعضی دو چار سیر دودھ پی جاتے ہین کوئی سیر دو سیر گھی کھا جاتا ہی اسلیے کہ گشتہ کھایا تھا یا ورزش سے اتنی طاقت بہم پہونچائی تھی یہان تو اس کھانے پینے کا فخر ہی وہان حدیث مین آیا ہے

کہ مومن ایک آنت سے کھاتا ہی کافر سات آنت سے ؎

خوردن برای زیستن و ذکر کردن ست   تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن ست

یہ بھی حدیث مین آیا ہی کہ جو یہان زیادہ کھاتا ہی وہ قیامت کے دن سب سے زیادہ بھوکا ہوگا یہ بھی فرمایا ہی چند لقمے جو پیٹھ کو سیدہا رکھین کافی ہین ایک کا کھانا دو کو دو کا چار کو کافی ہی، دنیا دارون کو جانے دو یہ تو نرے دواب ہین اونکو دیکھو جو پیر فقیر بنے ہین مرید کرتے پھرتے ہین اگلے اکثر روزہ رکھتے تھے اکل حلال صدق مقال مین سرگرم رہتے تھے یہ

اتنا کھاتے ہین کہ مرید کے گھر فاقہ ہونے لگتا ہی ؎

اجی پیر جی پیٹ نے تمکو کھویا ٭   چکھا کر کے دعوت کے لقمے ڈبویا

کتاب القضاء والامارة والسلطنة والرياسة

تو آپ بھی گناہ نکرین تو دوسرون کو بھی نکرنے دین تو دوسرے گناہ نہین تو اونکو اتنا مدین گے کھانے
کپڑے سے زیادہ ہو بہت گناہ آسودگی ہی کے سبب سے ہوتے ہین محتاجی کے سبب سے آدمی
بہت گناہون سے بچ جاتا ہی روپیہ نہو تو کسطرح زنا کرے شراب کہان سے پیئے بہانگی طبلہ
کہان سے مول لیکر بجاوے باوجود اسکے اگر کوئی اپنی شامت اعمال سے برا کام کرے امیر کی
طرف سے اوسکو کسیطرح کی مدد ظاہری باطنی نملے تو بیشبہہ وہ امیر اوسکے گناہون سے الگ رہے
مصارف مال ریاست کے شرع شریعت مین مقرر ہین جیسے یتیمون کا پرورش کرنا لاوارثون کا
نکاح پڑہوا دینا مسلمان قرضدارون کا قرض ادا کرنا جب کہ وہ قرض مطابق شرع ہو سڑکونکا
بنانا پل طیار کرانا سرا بنانا فوج کا واسطے حفاظت ملک کے طیار رکھنا پہرے چوکی مقرر کرنا ڈاکو
کو رعایا کے سر سے دور کرنا محتاج رعایا کو روٹی کپڑا دینا مدرسہ جاری کرنا مساجد بنوانا جمعہ
وجماعات کا قائم کرنا رعیت کے انصاف کے لیے عاملسنر رکہنا قاضی مفتی مقرر کرنا عدل کا
ہر کام مین جاری رکھنا ظالمون ورشوت خوارون کا نکالنا مجرمان فوجداری کو سزا دینا
کسی کا مال ناحق کسیکو لینے ندینا نہ خود لینا اسطرح کے اور بہت کام ہین جنکی تفصیل کتب شرعیہ
مین مفصل لکھی ہی لیکن ان سب مصارف کو یا اکثر کو انہین سے امیرون نے دہتا بتا کر سارا
روپیہ اپنے دلی خواہش اپنے گھرانے کے عیش وعشرت مین صرف کرنا عین انصاف سمجھا
حشر مین کوڑی کوڑی کا حساب دینا ہوگا اس جمع وخرچ کی جانچ جب سامنے خدا کے ہوگی
اوسوقت یہ واصل باقی بہت سی رقم فاضل انکے ذمے نکالیگی جسکے مواخذے مین لاکھون
برس دوزخ سے نجات نہوگی اگر با ایمان دنیا سے گئے ہین ورنہ خدا حافظ ہی یہ بھی کوئی عقل
ہی کہ آدمی دوسرون کے پیچھے آپکو ہلاک کرے مزے تو یاردون نے لوٹے سزا اوسکی انکو
حدیث مین آیا ہے تیرا کھانا سوای متقی کے دوسرا کھاوے تو بھی سوای متقی کے دوسرا
کھانا نہ کھاوے امیرون کے بھائی بند طرح طرح کی رسمین کرتے ہین نیت مین کچھہ ہوتا ہی خوشامد
سے کچھہ فقط ہر وقت جاتے ہین امیر کے گھر وہ کھانا آتا ہی خوب بلا تکلف سب دریافت کیجئے

و دشمن دوست کرا و نکی ہر شادی و موت مین شریک ہوتے ہین جہان صد ہا رسوم خلاف شرع کبھی کھلم کھلا کبھی چپ چاپ ادا کیے جاتے ہین غریب متقی عالم کے گھر کسی موت و شادی مین نہین جاتے حالانکہ حقوق اسلام مین سب برابر ہین کسیکو ترجیح نہین ایک فتنہ حمیت و عصبیت قوم و برادری سے کوئی قصور ہو ہر حیلے سے اوسکو سزا پانے سے بچا دین کسی طرحکا مواخذہ نکرین بلکہ اوسکی طرف سے اوٹھنے کو طیار ہو جاوین جو حق بات کہے اوسکے دشمن بنجاوین یہ حمیت اگرچہ ہوتی الفور کو لتوال مین ہمارے میعاد سے زیادہ حبس ہین ستہ مد توان تحقیقات نہوکیہ پڑا نہین جس حد و تعزیر کا اختیار حاصل ہے وہ بھی رعیت برادری پر جاری نہین ہی کسی طرح بشکلی اونکی پسند نہین خدا کی رضامندی پر انکی خوشی مقدم رکھی جاتی ہی حالانکہ امیر کو سبکا انصاف برابر کرنا واجب ہی شرع شریعت مین کہین نہین آیا کہ برادران امیر عام رعایا سے کسی بات مین ممتاز رہین نہ رزق مین نہ عدل مین نہ مجلس مین یہ سب ڈھکوسلے دولت کے ہین جب تک اسلام قوی تھا مسلمان دین پر قائم تھے تب تک یہی انتظام رہا اسلام مین بزرگی بمقدار آدمی کے علم و تقوی کی ہی نہ اوسکے نسب و رشتہ داری کی ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم ان اولیاؤہ الا المتقون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی اپنے قریب کو عہدے پر مامور کیا تقسیم غنائم و اموال مین سب مسلمانوں کو برابر رکھا غیرون کو بقدر اونکی خیر خواہی و جانفشانی کے خطاب دیے جاگیر بخشی اکرام کیا انعام دیا مقرب اپنا بنایا خلافت کو اصحاب مین چھوڑا اہل بیت کی خصوصیت نہ کی اتفاقاً اگر کسی بہائی بندنے کوئی اچھا کام نمایان کیا تو اوسکے لائق اوسکو بھی خطاب دیا مثلاً خالد بن الولید کو سیف اللہ کا لقب بخشا کسیکو امین امت کہا کسیکو اپنا ہمراز فرمایا کسیکو علم فرائض کا زیادہ عالم بتایا کسی کو حبار پدر فرمایا کسیکو امام امت کہا کسیکو بڑا قاضی ٹھہرایا غرضکہ مناصب شرعی بقدر لیاقت دیے یہ نہین کیا کہ قریش کو بوجہ قرابت مناصب یا خطاب یا جاگیر یا انعام یا اکرام کے ساتھ مخصوص کیا حدود شرعی و تعزیرات دینے کو سب مین برابر جاری رکھا اس سے بڑھ کر کیا ہوگا یہ

جو ناتجربہ کار ہین وہ اونکو عزیز سمجھکر نقصان مال و قتال کرتے ہین بلکہ اونکی حمایت مین ایمان
اپنا برباد کر دیتے ہین قیامت کے دن یہ اپنے ہون یا بیگانے کچھ کام نہ آوینگے پھر انکے لیے
ایمان کھونا مال برباد کرنا کیون یوم یفر المرء من اخیہ وامہ وابیہ وصاحبتہ وبنیہ
لکل امرئ منہم یومئذ شان یغنیہ الله تعالی اگر سمجھ دے تو کسی کے لیے اپنے مال و ایمان کا
نقصان نکرے اور تماشا دیکھتا بیٹھا رہے جیتنے کا حکم ہی پھر کسی کی نہ سنے کچھ نہ دے چلانے دے
خدا و رسول راضی رہین سارا جہان ناراض ہو تو بلا سے ہو یہ ایک ادنی درجہ اسلام و ایمان
کا ہے بڑا درجہ تو اگلے لوگ لوٹ لے گئے یہ اوترن بھی اگر ہمین ہاتھ لگے تو ہی سعادت

کتاب فضل الفقر

حضرت نے فرمایا تمکو مدد و رزق طفیل مین ان ضعیفون کے ملتا ہی ہین جنت کے دروازے
پر کھڑا ہوا دیکھا اکثر جانیوالے اوسمین مسکین محتاج لوگ ہین آسودہ لوگ روکے گئے ہین بہ
ست نار والے نار مین بھیجے گئے دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا دیکھا زیادہ جانیوالے اوسمین
عورتین ہین دوسری حدیث مین ہی مینے بہشت کے اندر جھانکا دیکھا تو اکثر بہشت والے
فقیر لوگ ہین دوزخ مین جھانکا تو عورتون کو بہت سا پایا مراد فقرا سے محتاج مسلمان ہین نہ
گدا جو بھیک مانگتے پھرتے ہین نہ نماز کے نہ روزے کے نہ خدا کو جانین نہ رسول کو پہچانین حضرت
ایک بوریے پر سو گئے بدن پر اوسکا نقش اوتر آیا عمر بن خطاب نے کہا فارس و روم بڑے
آرام مین ہین حالانکہ خدا کو نہین پوجتے آپ امت کے لیے بھی دعا وسعت کیجیے فرمایا انکے
مزے انکو دنیا مین جلدی دیدیے گئے کیا تجھے یہ اچھا نہین لگتا کہ دنیا اونکے لیے ہو آخرت
ہمارے لیے دعا مین یہ فرمایا کرتے ای الله مسکین جلا مسکین مار مسکین اوٹھا اسلیے کہ یہ بہشت
مین چالیس برس پہلے جاوینگے الله کا ہر دن برابر ہزار برس کے ہی اس حساب سے جو چالیس
برس یا پانسو برس پہلے گیا اوسکا کیا پوچھنا قیامت کا دن پچاس ہزار برس کا ہوگا فرمایا
کسی فاسق کے چین کرنے پر رشک نکر تو کیا جانے کہ وہ مرنے کے بعد کیا دیکھیگا اوسکے لیے

خدا اسکے پاس ایک قائل ہے جو مرغیوالا ہی یعنی آگ دوزخ دنیا مسلمان کا جیلخانہ ہی قحط سالے ہی جب دنیا سے نکلا تو گویا قید خانے سے چھوٹا خدا جب کسی اپنے بندے کو چاہتا ہی تو دنیا سے اسکو ایسا بچاتا ہی جیسے کوئی تم مین کا اپنے بیمار کو پانی سے بچاوے اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان ناداروں کو اسد دوست رکھتا ہی ذہے سعادت ہم غریبون کی فقیری امیری دل کی ہی مال کی نہین بہت امیر فقیر ونمین شمار ہونگے بہشت فقیر جو سرص دنیا مین مرگنا امیرون کے ساتھ ادھینگے فرمایا جو مجکو چاہتا ہی محتاجی اوسکی طرف نالے ندی کے بہاوسے بھی جلد تر آتی ہی ایک آدمی نے محتاجی کا شکوہ کیا آپ نے کہا تیرے پاس جورو ہی کہا ہان کہا گھر ہی کہا ہان کہا تو تو غنی ہی اوسنے کہا ایک خادم بھی ہی کہا پھر تو تو پادشاہو نمین سے ہے معاذ بن جبل کو جب یمن بھیجا فرمایا خبردار چین خاطر ا ا اسد کے بندے چین مین نہین کرتے جو تھوڑے رزق پر اسد سے خوش رہے اسد اوسکے تھوڑے عمل پر اوس سے راضی ہوجیو

مومن فقیر عیالدار ہو کر پارسائی کرے وہ اسد کا محبوب ہی

کتاب الامل والحرص

آدمی کے پاس اگر دو جنگل ہون مال کے تو وہ تیسرا جنگل چاہیگا اسکے پیٹ کو سوا مٹی کے کوئی

گفت چشم تنگ دنیا دار را ۔ یا قناعت پر کند یا خاک گور

اس امت کی عمر ساٹھ برس سے ستر تک کی ہی اس مقدار سے بڑھنے والے کم ہین جسکو خدا نے ساٹھ برس تک جلایا اوس سے گویا عذر کرلیا یعنی اوسنے اتنا جی کر بھی توبہ نکی تو اب کیا ہوتا ہی بنی آدم بڈھا ہوتا ہی لکن حرص مال کی حرص عمر کی اوسمین جوان ہوتی جاتی ہی فرمایا درستی اس امت کی صلاح و زہد مین ہی بگاڑ اوسکا بخل و آرزو مین ہی زہد کے معنی ہین حلال رزق کہانا آرزو کا کم کرنا

کتاب الریاء والسمعہ

خدا اسد ریا کو شرک فرمایا ہی غریب ہو یا امیر جو کوئی جو کام دنیا مین ناموری دکھانے کیلیے

اچہا ہی اور اوسکا کچھ اجر ہمیں ملیگا اور اوسکا گناہ ہمکو لگے بند رہتا ہی اللہ تو دل کو دیکھتا ہی کاموں کو نہیں
دیکھتا ایسے آدمیوں کو حکم ہوگا کہ ان کاموں کا اجر اونہیں سے مانگو جنکے لیے کیا ہی اپنی نماز
روزہ حج وغیرہ بھی لوگوں کے دکھانے سنانے کو کرتا ہی جب امیر رئیس کو دیکھتے ہیں کہ یہ
دینداری سے خوش ہوتا ہی اوسکی خوشامد کو وہی کام کرنے لگتے ہیں اگر وہ فاسق ہو جاوے
تو پہر ہرگز یہ لوگ وہ اوسکے کام نکریں اسی طرح جب نیا مرید ہوں عالم کا علم قاری کی قرارت
عابد کی عبادت متقی کا تقوی تب اسلیے ہوا کہ ہم ان چیزوں میں مشہور عالم ہوں سب لوگ ہمکو
اچھا سمجھیں ہمسے تابعدار رہیں تو یہ کیسا ہوا اگر ایسا نہ ہوتا اللہ اوسی کام کو قبول کرتا ہی جو خاص
اوسکے لیے ہو وہ اپنی ایمان سے سچا اور سے کسی کی تعریف یا ہجو سے غرض نہو یہ فتنے بھی ایسے
عام ہوئی کہ اوس سے بچنا سخت مشکل ہی پیروں کو تو عادت ہی کہ وہ [illegible] تعریف پر مرتے
ہیں [illegible] اپنی شہرت طلب کرتے ہیں سارے کام تعریف کے لیے ہوتے ہیں خوشامد کے عادی
ہیں لیکن اکثر عام اہل علم مسلمان عزت بھی اس [illegible] بدلا ہیں خیال کہ وجہ [illegible] شرک ہوتی
[illegible] ریا کا یہ شرک ٹھہرا مشرک کی مغفرت ہرگز نہوگی [illegible] اعمال حسنہ کی خاک میں ملگئی
یہ کیا عقل و شعور ہی خدا اس سے بچاوے مولویوں کا مناظرہ مجادلہ مکابرہ ایک دوسرے پر
[illegible] کرنا بھی غالبا اسی لیے ہی کہ خلق جانے کہ ہم جیت گئے دوسرا ہار گیا اسلیے نہیں ہے
کہ حق بات ظاہر ہو اوسکو مانیں اوسپر عمل کریں بلکہ اپنی ہی بات کی جہانتک ہو سکے پروش
کرتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ مقصود دنیا و شہرت ہی نہ حق پرستی و دینداری لا حول ولا قوۃ الا باللہ

فتنہ

فتنے کے معنی ہم پہلے ہی بتا چکے ہیں کچھ ذکر کیا گیا وہ سب فتنے میں داخل ہیں اب یہ بتانا ہی
کہ جو فتنے اس امت میں ہونیوالے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سب کی خبر پہلے
دیدی یہ بہت بڑا معجزہ ہی فتنہ ان کے جتنے اقسام تھے ظاہر و باطن [illegible] ہمکو سکھا دئے
اس سے زیادہ اور کیا ہم پر احسان ہوگا حذیفہ نے کہا ایکدن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر

جو کچھ قیامت تک ہونیوالا تھا سب کہدیا کوئی بات نچھوڑی کسی نے اوسکو یاد رکھا کوئی
بھول گیا جس لیں فتنے کا اثر ہوتا ہی اور ایک مثال یہ فرمائی جیسے کالا اور اوزانسے بہی جانے
نہ بہی اپنے دل کی سگیے جاتا ہی حذیفہ نے پوچھا اس خیر کے بعد شر بہی ہوگا فرمایا ہان ہوان
ہوگا یعنی خالص خیر نہوگی پوچھا وہ دہوان کیا ہی فرمایا ایک قوم ہوگی جو میری سنت پر نچلیگی
میری راہ پر نہوگی کوئی کام اونکا اچھا ہوگا کوئی برا پوچھا اس خیر کے بعد بھی شر ہوگا فرمایا بلانے
والے ہونگے جہنم کے دروازون پر جسنے اونکی بات مانی اوسکو جہنم میں پھینکا پوچھا وہ کون
ہین فرمایا ہمارے جنس کے ہین ہماری ہی بولی بولینگے میں نے کہا پھر مین کیا کرون فرمایا
جماعت اسلام کو پکڑے رہ مینے کہا اگر جماعت ہو نہ کوئی امام ہو فرمایا سب فرقون کو چھوڑکر الگ
بیٹھ رہ کسی درخت کی جڑ ہی پکڑ کر یہانتک کہ تجکو موت آوے تو اسی حال پر ہو یہ مضمون حدیث
متفق علیہ کا ہی مسلم کا لفظ یہ ہی کہ ایسے لوگ ہونگے جنکے دل شیطانون کے سے دل ہونگے انسانون جیسے
بدن دیکھو مصداق اس حدیث کا کیسا پورا پورا اسوقت مین موجود ہی جسمین ذرا بال برابر کا فرق
بھی نہیں ہی ایسا وقت جب آیا تو ہر مسلمان پر فرض ہی کہ جو حکم اسوقت کا حدیثون مین وارد
ہی اوسپر عمل کرے اگر نجات چاہتا ہی نہیں تو وہ جانے اوسکا کام جانے ہمین کیا غرض پڑی فرمایا فتنے
جلدی ہونگے اونمین بیٹھا چلنے والے سے بہتر ہی چلنے والا دوڑنیوالے سے اچھا ہی جب فتنہ
واقع ہو تو اونٹ والا اپنے اونٹوں مین بکری والا اپنی بکریون مین زمین والا اپنی زمین مین جا رہے
یعنی فتنے سے الگ ہو کر کسی نے پوچھا جسکے پاس اونٹ بکری زمین کچھ نہو وہ کیا کرے فرمایا
اپنی تلوار کی دہار پتھر سے توڑ ڈالے پھر نجات چاہے اگر ہو سکے ایک آدمی نے کہا بھلا اگر کوئی مجھکو
کھینچ کر لے جاوے دو صفون مین سے ایک مین یا کوئی اوسکو تلوار سے مارے یا کوئی تیر لگے جس سے
وہ مرجاوے تو پھر کیا ہو فرمایا وہ اپنا اور اوسکا گناہ لیکر جہنم والون مین ہوگا اس مضمون کی اور
بہت حدیثین ہین عقلمند دوراندیش نجات طلب کو یہی ایک حدیث کافی ہی حذیفہ نے کہا کوئی فتنہ انگیز
دنیا کے تمام ہونے تک نہوگا جسکی ہمراہی تین سو یا زیادہ ہون مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

سے نے اوسکا نام اور اسکے باپ و قوم کا نام ہمکو بتا دیا رواہ ابو داؤد فرمایا مجکو ڈر اپنی امت پر انھین گمراہ اماموں کا ہی جب سے اس امت مین تلوار چلیگی پھر قیامت تک نہ اوٹھیگی ابو عمرو سے فرمایا گھر مین بیٹھ رہ زبان روک اچھا کام کر برے کام کو چھوڑ خاص اپنی جان کی خبر لے عوام کے کام کو چھوڑ رواہ الترمذی فرمایا نزدیک ہی کہ ہو ویگا ایک فتنہ بہرا گونگا اندہا جسنے ادہر جھانکا اوسکو اسنے پکڑ لیا اوسمین مونہ سے کچھ نکالنا ایسا ہی جیسے تلوار یا رہی سرا داہ ابو داود تین بار فرمایا بختاور وہ ہی جو فتنے سے بچا خود دعا کی ہی کہ ہین غیر مفتون مار قرآن مین یہ دعا سکھائی ہی ربنا لا تجعلنا فتنة للقوم الظالمین جو فتنے آجتک اس امت مین ہوے اونکو نام بنام بتا دیا علماء حدیث نے اونکا مصداق بھی جتا دیا جو ابتک نہین ہوئے وہ ہوتے جاتے ہین اونمین سے ایک فتنہ احلاس نام ہی اوسمین بھاگنا لڑنا ہوگا پہر فتنۂ سرا ہی جسکا دہوان ایک شخص کے قدم کے نیچے سے نکلے گا وہ آپکو سید خیال کریگا حالانکہ وہ مجہسے نہین ہی میرے دوست تو پرہیزگار ہین پہر لوگ ایک ایسے آدمی پر صلح کرینگے جیسے چھچھڑا ہڈی پہ پہر فتنۂ دہیما ہوگا امت مین کوئی ایسا نہین ہی جسکو طمانچہ اوسکا نہ لگے جب کہین گے ہوچکا وہ پھر بڑھیگا اوس فتنے مین صبح کو آدمی مومن شام کو کافر بنیگا یہانتک کہ لوگ دو گروہ ہو جاوینگے ایک ایمان والے جنمین نفاق نہین دوسرے نفاق والے جنمین ایمان نہین جب ایسا حال ہو تو راہ دیکھو دجال کی آج یا کل رواہ ابو داود ہم خیال کرتے ہین کہ اب وہ زمانہ آگیا ہی کہ مصداق اس حدیث کا شاید ہم ہی اپنی آنکھون سے خدا نکرے دیکھین یا اپنے کانون سے سنین اس تیرھوین صدی مین بہت سے نائب دجال ہر فرقے مین پیدا ہو گئے ہین طرح طرح سے عوام کو اپنی ہوا کی طرف بلاتے ہین مختصر ذکر اونکا اس کتاب مین آویگا

کتاب اشراط الساعة

قیامت کی علامتون نشانیون مین یہ ہی کہ علم اوٹھ جاوے جہل بڑھ جاوے زنا بہت ہونے لگے شراب خوب پی جاوے مرد تھوڑے ہون عورتین زیادہ ہون یہانتک کہ پچاس عورتون

ایک مرد کا بار رہتی ہو امانت داری سے جاتی رہے امیر لائق ہون سال برابر مہینے کے ہو
مہینا جیسے جمعہ جمعہ جیسے دن دن سے گھڑی گھڑی جیسے شعلہ آگ کا غنیمت کا مال بہت
ٹھہرے امانت کو غنیمت کا مال سمجھا جاوے زکوۃ دینا تاوان ہو علم سیکھین بغیر دین کے لیے شوہر
جورو کا مطیع ہو ماں کی نافرمانی کرے یار کو پاس بٹھاوے باپ کو الگ بٹھاوے مسجدون مین
چلاوین قوم کا سردار وہ ہو جو اونمین فاسق ہی رذیل ہو تعظیم ... کہ مارے کیجاوے گانے
والیان باجے کھلم کھلا نکلین شراب پیجاوے پچھلی امت اگلی امت پر لعنت کرے اسکے
مصداق پہلے تو رافضی تھے اب فرقہ تقلیدیہ ہی یہ لوگ سلف پر طعن کرنے مین جو اونکی راہ پر
چلے اوسکو فرقہ جدیدہ بناتے ہین ایسے حال مین انتظار ہی سرخ ہوا اور زلزلہ و خسف و مسخ
و قذف کا چنانچہ بعض انمین سے اس صدی سیزدہم مین پائی گئی اسکے بعد اگلی نشانیان
ظاہر ہونے لگین گی جیسے کسی ہار کی لڑی توڑ دی تو شروع ہون علامات کا دوسو برس بعد ہجرت
سے ہو گیا ہی اب روز بروز اوسکو ترقی ہی ان نشانیون کو علامت صغری ٹھہرایا گیا ہی بڑی
بڑی نشانیان اونکی ابتدا ظہور مہدی نزول عیسی علیہما السلام سے ہی اونکے وقت مین جو
فتنے ہونگے یا بعد اونکے تاقیام ساعت بیان اونکا حجج الکرامہ مین کیا گیا ہی اسیطرح جو زمانہ خلافت
راشدہ سے آجتک حوادث ہوئے اور وہ نشان قریب ختم کے پہنچے گئے اونکا ذکر بھی کتب
مذکورہ مین مفصل بقید سال و ماہ ہو چکا ہی

ذکر فتن گذشتہ

منجملہ ان فتن کے ایک انتقال کرنا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ہی دنیا سے طرف آخرت کے
یہ فتنہ سب فتنون سے بڑا تھا دوسرا فتنہ قتل عثمان رضی اللہ عنہ کا ہی یہ مظلوم مارے گئے
تیسرا فتنہ واقعہ جمل ہی جسمین حضرت عائشہ علی مرتضی سے لڑین چوتھا فتنہ واقعہ صفین ہے
جسمین معاویہ اور علی مرتضی سے لڑائی ہوئی پانچوان فتنہ واقعہ نہروان ہی جسمین علی مرتضی اور خوارج
سے لڑائی ہوئی چھٹا فتنہ ترک کرنا امام حسن کا ہی خلافت کو ساتوان فتنہ تسلط ہی بنی امیہ کا

ملک اسلام پر آٹھوان فتنہ قتل ہے امام حسین کا باشارہ یزید پلید نوان فتنہ واقعہ حرہ ہی اس
فتنے مین مسجد نبوی کو ویران کر دیا گیا دسوان فتنہ قتل ہی ابن زبیر کا ہاتھ سے حجاج کے گیارہوان
فتنہ ویران ہونا مدینہ منورہ کا ہی بعد واقعہ حرہ کے بارہوان فتنہ ہدم ہی کعبے کا یہ بھی
زمانہ حجاج مین ہوا اسنے ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ و تابعی کو قتل کیا تیرہوان فتنہ قتل ہی
زید بن علی کا چودہوان فتنہ دولت ہی عباسیہ کی پندرہوان فتنہ قتل ہی نفس زکیہ کا جو امام حسن
کے پوتے کے بیٹے تھے سولھوان فتنہ غلبہ ہی فاطمیہ کا مصر وغیرہ پر تین سو برس تک یہ رافضی
تھے سترہوان فتنہ غلبہ ہی قرامطہ کا انھون نے دین کی اہانت کی حرم شریف کو حلال کر دیا
اٹھارہوان فتنہ غلبہ ہی تاتار کا ممالکات اسلام پر اس فتنے کا نظیر دنیا مین نہین ہی اسی مین سلطنت
عباسیہ کا زوال اسی ہنگامے مین ہوا ابن علقمی وزیر مستعصم و نصیر الدین طوسی دونو رافضی ملحد
تھے انکے سبب سے یہ فتنہ ہوا اور بعد اسکے آجتک پھر اسلام نہ پنپا انیسوان فتنہ نکلنا ہی آگ
کا ہی ۶۵۴ھ چھ سو چون مین یہ آگ نکلی حرم مدینے تک پہونچی بیسوان فتنہ غلبہ ہی روافض کا
ظاہر کرنا انکا لعن وطعن کو سلف پر یہ فتنہ دین مین سب فتنون سے زیادہ ہوا بغداد و شیراز
وغیرہ سب انکے تصرف مین آگیا تھا اکیسوان فتنہ جلجانا ہی مسجد نبوی کا آگ لگ کر بائیسوان
فتنہ نکلنا ہی دجالین کذابین کا قریب تیس نفر کے اس امت مین قیامت سے پہلے تعداد انکی
چار عورتین ہونگی باقی مرد ہونگے جو وقتاً فوقتاً اس امت مین ظاہر ہوئے اور ہوتے رہینگے
یہ تحدید نہین ہی بلکہ بطریق تکثیر ذکر اس عدد کا کیا گیا ہی منجملہ ان کذابین کے ایک اسود عنسی ہے
یہ صنعا مین ظاہر ہوا تھا دوسرا مسیلمہ کذاب ہے یہ یمامہ مین تھا یہ دونو مدعی نبوت تھے مارے گئے
قوم تغلب مین سجاح نے دعوی نبوت کیا یہ عورت تھی زمانۂ ابن الزبیر مین مختار نکلا مدعی نزول
وحی تھا متنبی شاعر نے دعوی نبوت کا کیا اسلیے اسکو متنبی کہتے ہین ایک شخص محمد نام تھا
عراق کو اسنے تباہ کیا سادات کو ذلیل کیا دعوی رسالت و غیب دانی کا رکھتا تھا پھر یحیی و دو بیٹے
اور اوسکے بھائی حسین نے دو برس تک شام پر غالب ہوا پھر شلمغانی نے زمانۂ راضی باللہ مین دعوی

الوہیت کیا آخر کو مارا گیا تناسخ والون مین ایک جوان نے کہا مین علی ہون میری بی بی فاطمہ
ہی ایک دوسرے نے کہا مین جبریل ہون ۱۲۵۵ نہاوند مین ایک شخص پیدا ہوا اوسنے کہا مین نبی ہون
۱۲۶۵ ایک اور شخص مدعی رسالت ہوا اوسکا نام لاحقا غازی ساحرے ہی اسیطرح اسکا دعوی تھا
کیا ایک عورت نے نبوت کا دعوی کیا ایران مین مذہب بابی کا نکلا الحاصل بہت مدعی
قبل اس صدی کے پورے ہو گئے مطلق کذابین رہا ہین کا حصر نہین جنکا ذکر اسجگہ کیا گیا ہی
نہین ہر شخص کیطرف ہزارون ہوا خواہ ہو گئے مگر آخر کو کوئی قتل ہوا کوئی قید مین مرا کسی پر کوئی
بلا نازل ہوئی اسلام کا صدق ان مدعیون کا کذب سب پر کھل گیا ۱۲۹۰ جونپور مین ایک شخص
سید محمد نام تھا اوسنے دعوی مہدویت کا کیا تھا ۱۳۰۰ ہندوستان مین آجکل ایک شخص سید احمد نام ظاہر
ہوا ہی وہ مدعی نبوت فرقہ دہریہ ہی اردو مین اوسکی تحریر تقریر ذریعہ اخبار جابجا پہونچتی ہے
اوسنے تفسیر قرآن شریف بھی لکھی ہی جسمین تحریف کو خوب دخل دیا ہی اپنے خیال مین نئے
نئے معنی نکالے ہین بعض اہل اسلام نے اس تفسیر کا جواب دندان شکن لکھا ہی پہلے یہ شخص مسلمان
تھا اب اسنے اپنا نام نیچر رکھا ہی مذہب طبایعین اختیار کیا ہی ہنوز زندہ ہی اسکا یہ دعوی ہے
کہ نبوت خدا کیطرف سے مقرر نہین ہوتی نہ خدا کی طرف سے کوئی پیغام لاتا ہی جو پیغام لانیوالا
پیغمبر کو نظر آتا ہی وہ ایسا خیال ہی جیسے دیوانون کو بندھ جاتا ہی انبیاء کے معجزات کا انکاری
موسی علیہ السلام کے لیے جو دریا پھٹ گیا اوسکو مدوجزر بتلاتا ہی فرشتون کے وجود کا منکر ہی
قرآن کے حکم مین یہ کہتا ہی کہ یہ لائق یقین نہین احادیث صحیحہ کا انکار حضرت کی جناب مین بے ادبی
کا قائل ہی جنت و نار کا منکر ہی معاد کو روحانی بتلاتا ہی مینے اس شخص کو بزمانہ طالب العلمی
شہر دہلی مین دیکھا تھا اوسوقت نام کا مسلمان صدرامین کچہری تھا مفتی صدر الدین خان مرحوم
صدر الصدور تھے معلوم نہین کس بات پر وہ اس سے خفا ہو گئے ایک غزل اسکے حق مین لکھی

اوسکا ایک شعر اونکی زبان سے سنا ہوا ابتک یاد ہی

بیش ازین نیست کہ اک تیرہ درون سے نکلی　　اس بگڑنے سے ترے ہمکو ضرر کیا پہنچا

اب جو خیال کیا گیا تو یہ شعر اونکی کرامت ہی اسلیے کہ قبل ادعا دعوی نیچریت جسوقت وہ مثل
اسلام تھا اوسکو تیرہ دلاورن کہا وہ مقولہ اب صادق آیا آسکے ہاتھ کا ایک کاغذ ہے دیکھا آو دنیا
لکھا ہی امورات قیامت جو بیان ہوئے ہین وہ اجسامی نہین ہین صرف تشبیہ واسطے افہام
انسان سکے ہی علما محققین کا یہی مذہب ہی کہ نہ نعیم جنت جسمانی ہی نہ عذاب جہنم کٹھ ملا اپنی
نادانی وحماقت سے اوسکو جسمانی تصور کرتے ہین روح کی کیفیت افعال نیک سے اچھی افعال
بد سے بری ہوتی ہی انتہی بلفظہ دیکھو پرچہ مورخہ یکم ستمبر ۱۸۹۳ع یہ شخص زمرۂ اسلام مین ظاہر ہوا ہی
مگر ابن صیاد وقت نائب دجال کذاب محمدی اسکے مذہب کا مدرسہ فی الحال علیگڈھ کولج
مین ہی تواریخ یورپی وکتب فلاسفہ سے مسئلہ شرعی اسلام مین دخل دیتا ہی عقل کو رہبر کل سمجھتا ہے
تینتیس برس سے ایجاد اس مذہب کی ہوئی ہی انگریزی اردو مین تالیف کرتا ہی اسوقت عمر اوسکی
ساٹھ برس سے متجاوز ہی ہرچند مذہب نیچریہ کا اول کی طرح اب اعتبار نہین ہی لیکن ہنوز اس وبا
کا رفع ہونا دائرہ تاخیر مین پڑا ہی فرقہ ہنود مین بھی اس قسم کے دو ایک آدمی ظاہر ہوئے
ہین آزانجملہ بابو نوین چندرسین و بابو کیشب چندر سین ہین یہ دونو بابو مذہب برہم سماج کے
پیشوا ہین مذہب ویدانتی کی اصلاح ذریعہ قواعد نیچر کرتے ہین انکے مذہب معقولی کے
مسائل ایسے ہین کہ دیسی یورپی دونو دماغ مین پہنچ جاتے ہین بائیس برس سے یہ پنتھ نکلا ہی زبان
انگریزی اردو بنگلہ سنسکرت مین تالیف اس مذہب کی موجود ہی کلکتہ اس مذہب کی منڈی ہی
تیسرے منشی کنھیالال الکھ دھاری ہین حصر اس پنتھ کا عقل شخصی پر رکھا ہی انکے اتباع کسی نقل
یا دوسرے کی عقل کو نہین مانتے اتھاجاتا کافی سمجھتے ہین کہ کل مصنوع عین وجود صانع ہی ہر آدمی حسب جیسا موقع
دیکھے ویسا کرے یہی عین عبادت صانع ہی باقی سب ڈھونگ سوانگ ہی اس مذہب کا مطبع کارخانہ شہر میرٹھ مین
ہی اسکو بھی تخمیناً تیس برس نکلے ہوئے تصنیف اس مذہب کی اردو زبان مین ہی چوتھی سوامی دیانند سرستی تھے
یہ مذہب ویدانتی کو معقول کی صورت مین ظاہر کرتے ہین مدعی صحت الہام قدیمہ ہنود کے ہوکر
حال کے طریقہ پوجا پتھر کی اصلاح چاہتے ہین انکا مطبع کارخانہ بنارس مین ہی بیس برس سے

پیدا ہو نکلا ہی غرضکہ زمانہ حدوث سید احمد خان نیچری کا اور ان جملہ نیچریہ کا قریب یکدیگر ہے
کیونکہ ہو کہ الکفر ملة واحدة ان فتن کے سوا اور بہت فتنے ہین جو اس امت مین ہوچکے
ہونے سے تھے ہین کتاب اذاعہ مین اونکو گن کر بتادیا گیا ہی جیسے فتح مدائن فتح ایلیا
زوال ملک عرب مصر کی جانا پہاڑونکا اپنی جگہ سے ہونا خسف کا مشرق و مغرب جزیرہ
عرب مین غلبہ فرنج کا ہونا وبا کا پڑنا محمود کا نکلنا آگ کا آنا مسخ نہر کا گرنا رومن کا سنہ ۱۲۷۱
سنہ ۱۲۹۵ مین مصر پر لوطیون کے نکلنا ستارہ دنبالہ دار کا بار بار یہ سب فتنے ہو گئے
اس جنس کے آیندہ بھی ہونگے انشاء اللہ دیکھو اذاعہ مین اسکی تفصیل لکھی ہے

ذکر فتن منتظرہ

قیامت نہ آویگی یہانتک کہ دو گروہ مین خوب لڑائی ہو۔ دونو کا ایک ہی دعوی ہوگا اسکا
مصداق حرب صفین کو ٹھہرایا ہی یہ واقعہ ہوچکا قریب تیس دجال کے نکلینگے انکو یہ زعم
ہوگا کہ وہ رسول خدا ہین سید احمد نیچری نے بھی دعوی رسالت کا کیا ہی مراد ان دجالین سے
دجال اکبر نہین جو کانا یہودی مدعی خدائی کا ہوگا بلکہ اوسکے نائب و خلیفہ مراد ہین جو اوسکی طرح
دین اسلام کا بگاڑنا مٹانا چاہینگے چنانچہ ذکر اکثر ان دجالین کا اوپر گذرا آثار جملہ یہ ہین کہ عالم
جاہل قاری فاسق ہون عالم بے قید ہون قرآن پرانا ہو جاوے اوسکے پڑھنے مین کچھ مزہ نہ ملے
صورت میشین دل گرگ کیطرح ہون عمل ترک ہو ڈر ذرا نہو اگر کچھ نہ بنے تو کہین اب ہم اچھے کام
کرینگے برا کام کرین تو کہین ہم استغفار کرتے ہین شرک نہین کرتے ہماری مغفرت ہوسکے
دنیا کے حاکم روز بروز بدتر لوگ ہون تجارت بہت پھیلی عورت مرد کی مدد کرے تجارت مین
جھوٹی گواہی کا چرچا ہو حق گواہی چھپائی جاوے مرد کم ہون عورتین بہت ہون زنا کی کثرت
ہو یہ بلا امیرون کے گھر مین سب سے زیادہ رہتی ہی خود بھی اوسمین مبتلا انکے لونڈی غلام تو
چھو سکتے ہی نہین بلکہ فخر کو نکاح کو بعض ننگ کسر شان سمجھتے ہین مرد مرد سے عورت عورت سے
اپنا کام نکالنے لگے عورت گھوڑے پر چڑھے نماز کم پڑھی جاوے خصوصا امرا و روسا اوسکو

زیادہ ضائع کرین مذہبی جھگڑے بہت ہون تعصب قومی بڑھ جاوے

ذکر تغیر ناس

آدمی ایسے ہین جیسے سو اونٹ ہون اونمین ایک بھی لائق سواری کے نہین اچھے لوگ
آگے پیچھے چلے جاتے ہین جو رہے وہ جیسے بھوسی جو یا کھجور کی اللہ کو کچھ انکی پروا نہین جب
اس امت کے لوگ نخرے سے چلین فارس و روم کے شاہزادے انکی خدمت کرین تو
اوسوقت اللہ انکے بدون کو انکے بھلون پر مسلط کر دیگا قیامت نہ آویگی جب تک کہ بڑا
سعادتمند دنیا مین وہ ہو جو بیوقوف ابن بیوقوف ہو گھرون کو کپڑا پہناوین جیسے کعبے کو پہناتے
ہین دین پر صبر کرنا ایسا مشکل ہو جیسے ہاتھ مین چنگاری کا لینا امیر شریر ہون غنی بخیل ہون
کام عورتون کے حوالے ہون تو پھر قبر بہتر ہی روی زمین سے نزدیک ہی کہ بلاوے ایک
قوم دوسری قوم کو جیسے کھانیوالے کھانے پر بلاتے ہین نہیں کہ ہم جمع ہون مسلمانون سے
لڑنے کو اوسوقت مسلمان بہت ہونگے لکن جیسے جھاگ جو سیل مین بہ آتے ہین دشمنون کے
دل مین ہیبت انکی نرہیگی انکے دل مین کاہلی آجاویگی یہ کاہلی دنیا کی محبت موت کی کراہت
ہوگے فی الحال یہی حال ہے اسلام اور اعداء اسلام کا جس قوم مین خیانت نکلی اونکے دلون مین
رعب آیا جس قوم مین زنا پھیلا وہان موت آئی یعنی وبا جب ناپ تول مین کمی ہونے لگی
رزق موقوف ہوا جب حکم ناحق جاری ہوئے خون ریزی ہونے لگی جس قوم نے عہدشکنی کی
اونپر دشمن چڑھ آیا یہ سب تغیرات اس زمانے مین موجود ہین لکن کوئی اونمین غور نہین کرتا
انجام کار سے نہین ڈرتا اس امت پر آخرت مین عذاب نہین لکن دنیا مین فتنے زلزلے
قتل ہین شروع اسلام کا نبوت و رحمت سے ہوا پھر خلافت رہی پھر بادشاہی گزندہ
ہوئے پھر جبریت و سرکشی و قہر و غلبہ کی سلطنت ہوئی زمین مین فساد پھیلا ریشمی کپڑے
شرمگاہ شراب سب کو حلال سمجھ لیا اسپر رزق ملتا ہی مدد ہوتی ہی یہ مضمون حدیث کا ہی
دوسری حدیث مین یہ ہی رہیگی نبوت درمیان تمھارے جب تک خدا چاہے پھر اوٹھالیگا

و[illegible] تعالی پھر ہوگی خلافت نبوت [illegible] پھر [illegible] پھر اوسکو بھی اوٹھا لیگا
پھر ہوگا [illegible] کاٹنے والا جب تک خدا چاہے [illegible] پھر اوسکو بھی اوٹھا لیگا پھر ہوگی جبر کی حکومت
جب تک خدا چاہے پھر اوسکو اوٹھا لیگا پھر ہوگی خلافت بمنہاج نبوت پھر [illegible] خاموش ہو گئے
حدیث حذیفہ کی نزدیک احمد کے [illegible] کے مصداق [illegible] بتاتے ہین لیکن حصر کرنا ان مین
ٹھیک نہین ہو سکتا ہی کا مراد جبریت سے [illegible] کی سلطنت ہوا [illegible] بعد جو مہدی
کا آویگا وہ دور خلافت نبوت کی چال پر [illegible] ہاتھ ہو گیا علم چھین لیا گیا
فتنے ظاہر ہوئے بخل آگیا قتل ہونے لگے [illegible] فرمایا ہی کہ نہین جاویگی
دنیا یہانتک کہ آویگا لوگون پر وہ [illegible] کیون مارا اور مقتول کہیگا کیون
مارا گیا وہ دونو جہنم مین جاوینگے قیامت سے پہلے فتنے ہونگے جیسے اندھیری رات کے ٹکڑے
صبح کو آدمی مومن شام کو کافر شام [illegible] کافر ایسے فتنون مین قاعد بہتر ہی قائم سے
[illegible] بہتر ہی ساعی سے ایسے وقت [illegible] کمانین توڑ ڈالے [illegible] تانت کاٹ ڈالے تلوار کو پتھر
سے رگڑ ڈالے اسپر بھی اگر کسی شخص پر فتنہ گھس آوے تو ہابیل کیطرح ہو جاوے یعنے
قاتل نہ بنے مقتول بنے گھر مین ٹاٹ کیطرح پڑا رہے ہرگز کسی فتنے مین شریک نہ ہو اللہم وقنا

ذم دنیا

دنیا آخرت مین ایسی ہی جیسے کوئی اپنی اونگلی دریا مین ڈبو دے پھر دیکھے کتنا پانی لگتا ہی
اسکو مسلم نے مستورد سے مرفوعاً روایت کیا ہی ایک بچہ مردار گوسفند پر آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم گذرے فرمایا ایک درہم کو اسے کوئی لیگا کہا ہم تو مفت مین بھی نہ لین فرمایا دنیا اس بچہ
مردار سے بھی زیادہ تر حقیر ہی نزدیک اللہ کے رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ فرمایا حجبت النار
بالشہوات وحجبت الجنۃ بالمکارہ متفق علیہ عن ابی ہریرۃ مسلم مین بجائی حجبت
حفت ہی مطلب ایک یہ ہوا کہ شہوات کے بعد آگ ہی تکالیف کے بعد جنت ہی جن لوگون نے
دنیا مین خوب چین اوڑایا دل کی خواہشین پوری کین کھیل تماشے مین روپیہ صرف کیا دائم

اسنے شادی بیاہ کیے بڑے بڑے محل بنائے باغ طیار کیے طرح طرح سے جشن کیے اللہ کا مال اپنا مال سمجھا خلاف مرضی اوسکے اوٹھایا اپنے دل کا غصہ نکالا دل کی دوستی پوری کی فسق فجور مین رسمے ناموری پر جان دیا کیے ہر کسی کی واہ واہ پر خوشامد درآمد پر خوش ہوئے انکا انجام نارہی جن مسلمانون نے دنیا مین تکلیف سے بسر کی اکل و شرب مین حلال پر صبر کیا حرام مال کی طمع نہکی مال ملا تو جگہہ پر اوٹھایا ہر مصیبت پر صبر کیا کوئی آرزو دل کی پوری نہوئی ہر غم والم کو راحت سمجھا ہر جراحت کو راحت جانا اسراف سے بچے کسی کی حق تلفی نکی دوستی دشمنی خاص خدا کے لیے رکھی نہجی کے موافق اہل دنیا داروں کے ہاتھ سے جو آفت آئی اوسپر صبر کیا اسلام و ایمان کو کسی حالت تنگی و فراخی مین ہاتھ سے جانے نہ دیا اسکا بدلہ اونکے لیے بہشت ہی ہر ہوای نفس کا انجام جہنم ہی ہر گروہ کی عاقبت جنت ہی اللھم ارزقنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واللہ فقر کا کچھ ڈر مجھکو تمپر نہین ہی ڈر اس بات کا ہی کہ دنیا تمکو سب ملے جیسا اگلے لوگونکو ملی تھی تم مین رغبت کرو جیسے اونھون نے کی وہ تمکو برباد کردے جیسے اونکو برباد کیا متفق علیہ عن عمرو بن عوف یرفعہ فرمایا وہ اچھا رہا جو مسلمان ہوا اوسکو رزق بقدر کفاف کے ملا ملے پر اوسنے قناعت کی رواہ مسلم عن ابن عمرو ابی ہریرہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الا ان الدنیا ملعونۃ وملعون ما فیھا الا ذکر اللہ وما والاہ وعالم او متعلم رواہ الترمذی وابن ماجہ اس سے ثابت ہوا کہ علم کی فضیلت ہی اور یہان ملعون ہی علم محبوب ہی دنیا مین کوئی چیز اگر اچھی ہی تو یہی خدا کا ذکر و تعلیم و تعلم ہی باقی سب چیزون پر لعنت ہی مسلمان کو چاہیے کہ ذرا اس حدیث کو سمجھے غور کرے کہ وہ مصداق اس حدیث کا ہی یا نہین یعنی اگر ذاکر و عالم ہی تو خیر ورنہ دائرہ لعنت مین پڑا ہوا ہی فقط ذکر و علم نے یہ فائدہ دیا کہ اصل سعادت انسان کی عبادت خدا ہی عبادت بدون علم کی نامعتبر ہی اسلیے عمل کیواسطے علم درکار ہوا علم وہی کتاب وسنت کا علم ہی جسکو حدیث مین ہمین بتایا ہی دنیا کی قدر

خدا کے ساتھ اگر ایک پر پشہ کی برابر بھی ہوتی تو کبھی کسی کافر کو ایک گھونٹ پانی کا بھی
اوسمین سے نہ دیتا اسکو احمد و ترمذی و ابن ماجہ نے سہل بن سعد سے مرفوعا روایت کیا ہے
یہ حدیث صاف دلیل ہی اس بات پر کہ اہل دنیا مسلمان کامل دشمن ہین دنیا اسکو سمجھتے
ہی جو خدا کا دشمن ہوتا ہی یہ قاعدہ اکثریہ ہی کلیہ نہ تھا اگر کسی پیغمبر کو بادشاہی کر دیے
اور سلیمان علیہما السلام تو وہ کچھ معارض اس حدیث کے نہین ہی اسلیے کہ سچے مسلمان
دنیا کو خدا کی مرضی مین صرف کرتے ہین تو وہ دنیا نہین رہی دنیا وہی کہ مال کو بیجا اپنے
دل کی خواہش کے موافق خرچ کرے دنیا سے محبت رکھے آخرت کو کبھی یاد نہ کرے آخرت کے لیے کوئی
کام نہ کرے خدا کا رسول ہمیشہ مین آیا ہی جسنے اپنی دنیا کو دوست رکھا اونے اپنی آخرت کا نقصان کیا جسنے
اپنی آخرت کو چاہا اوسنے اپنے دنیا کا زیان کیا سو تم باقی کو اس فانی پر اختیار کرو روایت کیا اسکو
احمد والبیہقی عن ابی موسی نے دوسری حدیث مین ہی یا اشرفی روپیہ کا بندہ ملعون ہے
روایت الترمذی عن ابی ہریرہ مرفوعا تیسری حدیث مین ہی جو کچھ مومن خرچ کرتا ہی اوسکا اجر
اوسکو ملیگا مگر جو مٹی مین خرچ کیا یعنی عمارت بنانے مین روایت الترمذی وابن ماجہ عن خباب
بادشاہون رئیسون نے ہزارون محل جابجا بنا رکھے ہین اور مال کے ڈھیر کے ڈھیر روپئے خاک
پتھر مین ملا دیے جب اسکا حساب لیا جاویگا دیکھیے کیا جواب دیتے ہین یہ رعایا کا حق تھا
جو اس خاک مٹی مین ملا یا گیا حدیث مین اوس عمارت کو فرمایا ہی جو مال حلال سے بے ضرورت
بنائی گئی ہی پھر جو عمارت بے ضرورت حاجت سے زیادہ مال حرام یا مشتبہ یا حق ہی عباد
وغیرہ ہو کر تیار کی گئی ہی اوسکا خدا جانتا ہی حلال مال اتنا کسکو میسر آسکتا ہی جو اتنی
اسقدر عمارت لمبی چوڑی بنا سکے چوتھی حدیث مین ہی عن انس قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم النفقة کلها فی سبیل اللہ الا البناء فلا خیر فیه رواه الترمذی
وقال هذا حدیث غریب یعنی سب خرچ خدا کی راہ مین ہی مگر عمارت اسمین کوئی خیر
نہین ہی ایک انصاری نے ایک قبہ بنایا تھا حضرت نے اوسکا سلام نہ لیا جب اوسنے

اوسکو چھوڑ دیا تب سلام لیا فرمایا کل سنا وبال علی صاحبه الا ما لا الا مالا رواه ابوداود
عن انس جب ہر بنیاد وبال ٹھہری مگر ضروری تو دیکھا چاہیے کہ ان محلات کا وزن ان کے
بوجہ جو بنانے والوں کی گردن و پیٹھ پر لادا جاویگا کس طرح اوسنے اوٹھ سکتا ہی اللہ ہی خیر
کرے ہم سب کو تو بانصیب فرماوے فرمایا جب بندے کے مال مین برکت نہین ہوتی ہی
تو وہ اوس مال کو مٹی پانی مین صرف کرتا ہی یعنی جو کوئی گھر بنانے مین مال صرف کرے یہ علامت
اس بات کی ہی کہ اوسکا مال بے برکت ہی رواہ البیہقی عن علی عائشہ کی حدیث مین ہی
حضرت نے فرمایا دنیا اوسکا گھر ہی جسکے لیے گھر نہین وسکا مال ہی جسکے لیے مال نہین دنیا کے
لیے وہی جمع کرتا ہی جسکو عقل نہین رواہ احمد والبیہقی ابی ہاشم بن عتبہ سے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے عہد لیا اس بات پر کہ مال جمع کرنے کے لیے ایک خادم ایک سواری راہ خدا کی
تجکو کافی ہی رواہ احمد والترمذی فرمایا آدمی کا حق سوا ان تین چیز کے کچھ نہین ایک گھر
جسمین رہی ایک کپڑا جس سے ستر چھپاوے سوکھی روٹی پانی جسکو کھاوے پیے رواہ الترمذی
عن عثمان فرمایا میرے دوستون مین میرے نزدیک بڑا رشک اوس مومن پر ہی جو کم مال
کم عیال ہی نماز خوب پڑھتا ہی چھپی طاعت وعبادت خدا کی کرتا ہی لوگون مین مشہور نہین
کوئی اوسکی طرف اونگلی نہین اوٹھاتا رزق اوسکا بقدر کفاف ہی وہ اوس پر صابر ہی پھر اوسکو
جلدی موت آگئی اوسکے رونیوالے کم ہین میراث کم ہی رواہ احمد والترمذی وابن
ماجہ عن ابی امامة فرمایا جسنے صبح کی تم مین سے امن مین اپنی جان کی تندرستی مین اپنے
بدن کی اوسکے پاس ایکدن کی خوراک ہی تو گویا ساری دنیا اوسکے پاس جمع ہوگئی رواہ
الترمذی وقال هذا حدیث غریب ایک شخص نے ڈکار لی فرمایا ذرا ڈکار کو کم کر
برا بھوکا قیامت کے دن وہ ہی جو دنیا مین خوب پیٹ بھر کے کھاتا ہی رواہ فی شرح السنة
عن ابن عمر وروی الترمذی نحوه فرمایا ہر امت کے لیے ایک فتنہ ہی اس امت کا فتنہ
مال ہی رواہ الترمذی عن کعب بن عیاض یہ وہ فتنہ ہی جسکے پیچھے اولاد ماں باپ کی

دشمن ہو جاتی ہی اپنے بیگانے ہو جاتے ہیں بھائی بند غیر سے پہلے ہو جاتے ہیں ایسے وقت
ایمان فروشی آسان ہو جاتی ہی خدا نہ کرے دنیا بد دولت آتا ہی سب کچھ اچھا نظر آتا ہی خدا
بچاوے فرمایا جب تو دیکھے کہ اللہ کسی بندے کو دیتا ہی باوجود اسکی معصیت کے
جسقدر وہ بندہ چاہتا ہی تو یہ استدراج ہی پھر یہ آیت پڑھی فلما نسوا ما ذکروا به فتحنا
علیهم ابواب کل شیء حتی اذا فرحوا بما اوتوا اخذناهم بغتة فاذا هم مبلسون
رواه احمد عن عقبة بن عامر جب آدمی بیٹھے بٹھائے مال آتا رہتا ہی گناہ کر کے بھی
تو سمجھ لے کہ یہ اللہ کا دھوکا ہی کسی وقت وہ ایسا پکڑیگا کہ پھر چھوٹنا مشکل ہوگا [illegible]
اسیطرح فرمایا تھا سب سے آگے ایک سخت گھاٹی ہی اوس سے پار وہی ہوگا جو ہلکا پھلکا ہی رواه
البیهقی عن ابی الدرداء یہ گھاٹی ہی دنیا کا مال ہی جسکے پاس کم ہو وہ جلدی پار ہو جاویگا
بوجھل لوگ اسی طرف رہ جاوینگے سبحان اللہ [illegible] اسباب بہر خود تنگ [illegible]
[illegible] جان [illegible] گل فروشند [illegible] فرمایا مجھکو یہ وحی نہیں آئی ہی کہ میں مال جمع کروں
سوداگروں میں شامل ہوں مجھکو تو یہ ارشاد آیا ہی کہ حمد اور تسبیح پڑھوں سجدہ
کرنیوالوں میں ہوں مرتے دم تک خدا کو پوجوں رواه فی شرح السنة عن جبیر بن
نفیر مرسلا و ابو نعیم فی الحلیة عن ابی مسلم فرمایا شراب جامع ہی گناہوں کو اور عورتیں
جال ہیں شیطانوں کی دنیا کی محبت اصل ہی ہر خطا کی پیچھے ڈالو عورتوں کو جسطرح پیچھے
پھینکا انکو خدا نے رواه رزین عن حذیفة یعنی ذکر و علم و مرتبے میں انکو مردوں پر مقدم
نکرو فرمایا دنیا کوچ کرنیوالی جانیوالی ہی آخرت چلی آنیوالی ہی ہر ایک کی اولاد ہی تمسے ہو سکے تو
دنیا کی اولاد نہ ہو آج تم عمل کے گھر میں ہو کچھ حساب نہیں کل آخرت کے گھر میں ہوگے وہان
عمل نہیں رواه البیهقی فی شعب الایمان عن جابر فرمایا دنیا ایک حاضر سامان ہی نیک
و بد دونو اوسمیں سے کھاتے ہیں آخرت ایک سچی مدت ہی اوسمیں بادشاہ قدرت والا اپنا
حکم جاری کریگا سن لو ساری بھلائی بہشت میں ہی ساری برائی دوزخ میں ہی رواه

الشافعي عن عمرو آدمي جب مرتا ہی فرشتے کہتے ہین اسنے آگے کیا بھیجا آدمی کہتے ہین چھوڑ
کیا چھوڑ مراد رواه البيهقي عن ابي هريرة فرمایا جب دیکھو تم بندے کو بے رغبت دنیا مین اور
وہ کم سخن بھی ہو تو اوسکے پاس بیٹھو اوسے حکمت سکھائی جاتی ہی رواه البيهقي عن ابي هريرة
حاصل کلام یہ کہ دنیا فانی آخرت باقی ہی باقی کا ایک ٹھیکرا فانی کی سلطنت سے ہزار درجہ بہتر
ہی دنیا کی فنا سبکو معلوم ہی ہر روز دیکھا کرتے ہین کہ پرانے مرتے ہین نئے آتے ہین ہر چیز
مین تغیر ہوتا جاتا ہی کیسے کیسے بڑے بڑے پادشاہ عادل تھے یا ظالم صالح تھے یا فاسق مٹ گئے
اونکے آثار کیسے کیسے نمودار تھے وہ سب خاک مین مل گئے ہر زمانے مین نئی سلطنت کا
بدلنا ہی آج تیرے گھر مین ہی کل میرے گھر مین پرسون کسی اور کے گھر مین محتاج امیر ہو جاتے ہین
امیر مفلس بنجاتے ہین دانا دشمن جاہل پیدا ہوتے ہین جاہلون سے عالم نکلتے ہین ایکدو بات ہو تو
کوئی کچھ کہے جہان لاکھون تغیر ایکدم مین ہون وہانکی بے ثباتی کا کیا ٹھکانا ہی مقصود
بنی آدم کے دلپر جو پردہ غفلت پڑا ہی کہ کبھی نہین اوٹھتا جنکو خدانے علم دیا ہی اپنا خوف
بخشا ہی دین اسلام کو سچے دلسے اونھون نے قبول کیا ہی بشاشت ایمان نے اونکی جان مین
اپنا گھر کر لیا ہی اسلام کے لیے اونکا سینہ کھل گیا ہی وہ تو اس دام ہوس مین نہین آتے اونکو
اگر ساری دنیا بھی کوئی دیدے تو وہ جب تک دمکا بس ہی اپنا دین نچھوڑین بے بسی کا کام
کہ حاکم مارے روٹی ندے اور بات ہی تو اوس بے بسی مین امید عفو ہی اس سبب مین تباہی ہے
باقی جتنے اہل دنیا ہین وہ اپنی خواہشہای نفسانی کے عاشق ہین راتدن عیش وعشرت مین
غرقاب ہین ایک جہان کا گناہ بہت خوشی سے دیدہ و دانستہ اپنے نامۂ اعمال مین لکھواتے
ہین آپ عیش نکرین لیکن دوسرون کو کراتے ہین راتدن طرح طرح کے جلسے ہین مجمع ہین میلے
ٹھیلے ہین محفلین ہین جشن ہین ہنسی کھیل تماشا ہی باغ و بہار ہی سیر مرغزار ہی ان مزون مین
ایسے چکناچور رہین گویا اسیواسطے بنے ہین قیامت کے گویا درحقیقت منکر ہین گو منہ سے
اقرار کرین اگر قیامت کا آنا سچ ہی ذرہ ذرہ حساب کا ہونا حق ہی تو پھر یہ بے پروائی کیسی

ایسے نوے سو ساٹھ ستر برس سے زیادہ کسیکی بھی عمر نہیں ہوتی ہی اور اوس مین سے آدھی عمر تو رات کے
سونے مین گذر جاتی ہی پندرہ برس لڑکپن مین گذر جاتے ہین پندرہ برس جوانی کے نشے مین
شباب فسق فجور شراب کباب کے مزے مین لٹ جاتے ہین اگر موت نے جلدی نکی باقی
جو رہا اسی عمر ہی جسکا نام بڑھاپا ہی بیکسی بیکسی کو دیرین آگھیرتا ہی سوا اکثر لوگون کو اوسوقت
بھی توجہ طرف آخرت کے نہین ہوتی ہی بیہوشی اکثر چلی جاتی ہی یہ پیری گویا صبح کا وقت
خصوصاً امرا و رؤسا و ملوک و سلاطین اوسکی جب یہ وقت بھی ہاتھ سے نکل گیا تو پہر

وہان آخرت مین بجز ہاتھ ملنے کے اور کیا حاصل ہوگا

ہمیشہ دست بسر میزنی چہ شد سے فیض ✧ گار ز دست تو کاری دگر نمے آید ✦

اللھم ارحمنا واعف عنا

فائدہ

آدمی دنیا کے کمانے کے لیے کیسی کیسی محنت تکلیف اوٹھاتا ہی روٹی پیدا کرنے کے لیے
نوکر چاکر اپنی جان تک لڑائی مین دیتا ہی بادشاہت کے لیے کیا کیا مکر و فریب و دغابازی
کی چال چلتا ہی مگر مراد کے موافق اوسکو دنیا نہین ملتی دین کے لیے کچھ بھی محنت کوئی نہین کرتا
اکثر لوگ نماز بھی نہین پڑھتے روزہ بھی نہین رکھتے جو پڑھتے رکھتے ہین وہ کبار سے نہین بچتے
کسی طرح کی مشقت عبادت مین نہین کرتے کسی طرح کی تکلیف خدا کے راضی کرنیکو اپنی جان پر
نہین اوٹھاتے بھلا انصاف کرو بہشت سے چیز مفت مین انکو کسطرح ملجاویگی یہ فانی تو ملتی ہی
نہین وہ باقی کسطرح ہاتھ آئیگی اسکے لیے تو جان تک لڑاتا ہی اوسکے لیے تو کسی سے بھی
نہ لڑائی ہی نہ بھڑائی ہی یہ بھی آنکھ سے دیکھ چکے کان سے سن چکے کہ جو بڑے بڑے بادشاہ
اس دنیا مین ہوے دنیا اونکے پاس مکر و فریب سے آئی حیلے و حوالے سے چلے گئے

این مشوہ عشوہ دنیا کہ این عجوزہ ✧ مکارہ می نشیند و محتالہ میرود

کسی نے چھ مہینے کسی نے سال بھر کسی نے کم کبھی نے زیادہ سلطنت کی ساٹھ برس سے

زیادہ کوئی حکمران نہ رہا کسی گھر مین سو پچاس برس کسی گھر مین چار پانسو برس سے زیادہ سلطنت نہ ٹھہری جسطرح انسان کے لیے ایک عمر طبعی ہی کہ سو سوا سو برس سے زیادہ بشلا نہین جیتا اسیطرح سلطنت کے لیے بھی یہی عمر طبعی ہی کہ ایک گھر مین اتنی مدت سے زیادہ قائم نہین رہتے پھر خود اوس قوم کے دوسرے گھر مین جاوے یا کسی غیر قوم کے گھر مین آوے اسکی بیوفائی سب بیوفاؤن سے زیادہ تر ہی اسکی ناآشنائی سب ناآشنا ذن سے بڑھکر ہو

دولت دنیا کہ تمنا کند　　　با کہ وفا کرد کہ با ما کند

یہ اگر کوئی اچھی چیز ہوتی تو خدا کے دوستون ہی کو ملتی خدا کے دوستون نے تو اوسکو بالکل چھوڑ دیا اچھی بادشاہون نے دیدہ و دانستہ اسکو ترک کر دیا خدا نے اپنے دوستون کو اسکی آلودگی سے بچایا الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان اون لوگون کے حال پر نہایت افسوس ہی جنکو مقدار کفاف بوجہ حلال میسر ہی مگر وہ اوسپر قانع نہین ہوس حکومت امید ترقی دولت ہر دم اونکے دل کو تہ و بالا کرتی ہی وہ اسکو کچھ منافی اسلام نہین سمجھتے . . . . .

دنیا داری و عاقبت می طلبی　　　این ناز بخانۂ پدر باید کرد

آدمی چار قسم کے ہین ایک وہ جو دین دنیا دونون مین اچھے ہین ایسے لوگ گنتی کے ہوتے ہین ابراہیم علیہ السلام کے حق مین فرمایا ہی وآتیناہ فی الدنیا حسنۃ وانہ فی الآخرۃ لمن الصالحین ملت اسلام درحقیقت ملت ابراہام ہی اسلیے ہمکو سکھایا ہی کہ ہم بھی یہی دعا انکے لیے کیا کرین جناب احدیت مین یہ عرض کرتے رہین ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار دنیا کی خوبی یہ ہی کہ اول عقیدہ اسلام درست ہو پھر عمل صواب ہو رزق بقدر کفایت ملے گناہ کبیرہ سے بچا رہے زمانے مین جسقدر عزت و آبرو سے بسر ہو شرف نسب و حسب کے ساتھہ شرف علم و فضل بھی حاصل ہو آخرت کی خوبی یہ ہی کہ قبر مین آرام سے گذرے حشر مین جنت ملے اللہ پاک راضی رہے جہنم کی ہوا نہ لگے دوزخ سے نجات ملے بہشت مین رفاقت انبیاء اولیاء صلحاء کی نصیب ہو دوسرے وہ جو دین دنیا دونون مین خراب

باہر ہی عدل سے علیحدہ ہی اگرچہ خدا پر کوئی چیز واجب نہین جو چاہے سو کرے مگر وعدے اپنے
فضل سے وعدہ عدل کا کیا ہی ومن اصدق من اللہ قیلا دنیا تو خواب ہی آنکہ کھلی کچھ نتھا
زندگی سراب ہی آنکھہ بند ہوئی سب کچھہ نظر آنے لگا ویا الٰہ العالمین ہمارے عالم کو بنوا یجلس ہوپ
اور آخرت کو درست رکھے جہان ابد تک ہمین رہنا بستا ہی اللھم لیس ولا نعسر پس جو لوگ
آخرت مین اچھے رہینگے بہشت مین جگہہ پاوینگے انکی بھی بہت قسمین ہین کوئی سابقین
کوئی مقربین کوئی اصحاب الیمین کوئی شہدا کوئی صدیقین کوئی صالحین ان اقسام کا ذکر بسط
قرآن پاک مین آیا ہی وہ کتاب حظیرۃ القدس ہین لکھا گیا ہی اسیطرح جو لوگ جہنم مین جاوینگے
اونکے لیے درکات مختلف ہین کوئی اول طبقے مین ہوگا یہ سب سے زیادہ انکا عذاب ہی سب سے
کم عذاب مین وہ شخص ہوگا جسکو برابر عمر دنیا کے دوزخ مین رکھینگے سب سے بدتر وہ ہوگا جو نیچے
کے طبقے مین رہیگا دوزخ وجنت فی الحال موجود ہین ان دونو کو فنا نہین موت کو اوسدن
موت آجاویگی موت کو سب کے سامنے ذبح کرکے حکم خلود کا سنا دینگے سب جھگڑے چک جاوینگے
ع قضیۃ المدۃ الطولیٰ قد انفصلت تقوے پر چلنا ادنی مرتبہ اسلام کا ہی سو وہ بھی
اس زمانے مین پایا نہین جاتا حتی کہ جماعت غربا مین بھی امراو کا تو کچھہ ذکر ہی نہین ہی کہ وہ تو
گویا ایک نئی مخلوق ہین خدا کے نوع انسان سے جدا ہین ؎ بیا در مجلس رندان کہ بینی
عالم دیگر + بہشت دیگر و ابلیس دیگر آدم دیگر + تقوے پر چلنے والے اب ایسے کمیاب ہوگئے
ہین جیسے کیمیا عنقا یہ حصہ خدا نے گویا اس امت کے سلف صالح ہی کے لیے رکھا تھا انکو نہین تو
لاکھون متقی گذرے پچھلونمین بھی تنا اوسط تیرہوین صدی ہزارون مین سو پچاس مرپٹے نکلے
اب مطلع بالکل صاف ہی تقوے کا کیا ذکر تقوے پر بھی کوئی نہین چلتا مگر دعوی اسلام کا ہر وقت
ہی مغفرت کا سبکو یقین حاصل ہی اس سے بڑھکر اور کیا فتنہ ہوگا کہ بدعت سنت ہوگئی ہی
ضلالت ہدایت ٹھہری ہی معروف منکر نظر آتا ہی منکر عین معروف سمجھا جاتا ہی فسق وفجور
کی گرم بازاری ہی دینداری کی ذلت وخواری ہی جو دین پر قائم ہو وہ متعصب کہلاتا ہی

کی آل عبدالمومن نے جو تیرہ نفر تھی ۵۲۴ھ سے ۶۶۸ھ تک حکومت کی یہ ایک سو چوالیس برس
ہوئے ملوک قراخطا جو کرمان کے سلطان تھے نو نفر ہیں ۶۱۹ھ سے ۷۰۳ھ تک چھیاسی
برس حاکم رہے مغل حاکم ایران چودہ نفر ہیں ۵۹۹ھ سے ۷۳۶ھ تک انکی حکومت رہی یعنی
ایک سو سینتیس سال سلاطین ایلخانیہ چار ہوئے ۷۳۷ھ سے ۷۸۲ھ تک ۔ چھتیس برس قراروں
کی جو پانچ تھے وہی بادشاہ ہوئے ۷۸۲ھ سے ۸۷۵ھ تک [illegible]
پینتیس برس حاکم رہے سلاطین آق قوینلو [illegible] کا [illegible]
اسلام کے ۳۱ ہجری [illegible] آل مغیرہ نے سعد عمر [illegible] سجستان کو فتح کیا پھر ۴۳ھ
مہلب بن ابی صفرہ [illegible] لیا [illegible] بعہد عبدالملک عبدالرحمن بن [illegible]
کابل کو فتح کیا ۹۳ھ میں محمد بن قاسم ثقفی نے زمانہ حجاج میں بعض بلاد پر فتح پائی ۱۰۷ھ میں
بزمانہ ہشام بن عبدالملک عبداللہ قشیری نے خراسان غورجستان وغیرہ کو چھین لیا
خلفاء عباسیہ کے عہد میں [illegible] اسلام جاری رہی ایک جماعت نے اولاد
[illegible] انصاری سے حکومت ان بلاد کی لی پھر حکومت سامانیہ رہی پھر چنگیز خان کا ورود
ہوا پھر [illegible] ۳۶۷ھ میں ناصرالدین سبکتگین نے خوب قسم کی مساجد بنائے
[illegible] اپنے نام کا سکہ و خطبہ جاری کیا ۵۹۰ھ میں کالپی بنارس وغیرہ مفتوح ہوا
۶۰۲ھ میں [illegible] بنگالہ [illegible] ۶۹۷ھ میں ملک گجرات ہاتھ آیا ۷۱۰ھ میں سارا ہند چھین لیا گیا
۸۰۱ھ میں [illegible] تیمور نے دہلی وغیرہ خالی کرالی ۹۳۲ھ میں بابر شاہ نے
اپنا قبضہ کر لیا [illegible] سلطنت ہند خاندان تیموریہ میں رہی ۱۲۷۵ھ میں بہادر شاہ
دہلی میں عبدالمجید خان [illegible] ملکہ وکٹوریہ لندن میں تخت نشین ہوئے ۱۲۵۳ ہجری میں
بہادر شاہ قید ہو کر رنگون گئے وہاں جا کر مر گئے سلطنت دہلی ختم ہوئی سلطنت روم کی
ابتدا عثمان خان سے ہوئی ۶۹۹ھ میں جب سے ابتک قائم ہے سلطان عبدالحمید خان جو اب
والی روم ہیں سلطان سنی [illegible] قوم ہیں نسب انکا عیص بن اسحق علیہ السلام تک پہونچایا گیا ہے

تا آخر خلافت عباسیہ غالب خلفا و ملوک اسلام محدث تھے علما وقت جسطرح انکو احادیث
حدیث کرتے تھے اسیطرح خود بھی انسے روایت لیتے تھے آثنا دران ازمنہ مین جو ملوک و امرا
ممالک اسلامیہ پر متغلب متصرف ہو گئے وہ غالباً اہل علم نہ تھے سلطنت ترکیہ دولت عثمانیہ
مین فقط حرف شناس عربی یا زباندان فارسی ترکی ہوئے ہین یمن مین حکومت سادات حسنیہ کی
ابتدا سے آخر صدی سیزدہم برابر ہوتی آئی یہ لوگ البتہ امیر المومنین و امام ہادی تھے انہین
سب امام مع اپنی کل اولاد کے جسطرح امام ملک تھے اسیطرح امام علم بھی تھے بلکہ ہر واحد انہین
مجتہد مستقل تھا اسیطرح انکی اولاد اعلی درجے کی عالم اور مجتہد مطلق تھے انمین کوئی ایسا
نہین ہوا جسکی تالیف تصنیف متعدد ہر علم مین علوم شرعیہ و آلیہ سے موجود ہو اسکی شہادت
کے لیئے کتاب بدر طالع کافی ہی تواریخ صنعا بھی وافی ہین سو نہ او نہا فرقہ زیادہ سے
کامل کوئی + کچھ ہوئے بھی تو یہ رندان قدح خوار ہوئے ہر سلسلہ سیادت نسب ائمہ یمن کے
جسطرح کمال مرتبہ صحت پر ہی اسیطرح علم بھی انکا مسلسل و متواتر ہی لکن غالبا یہ زیدی تھے
تھے زیدیہ فروع مین حنفی اصول مین معتزلی ہین اہل سنت جماعت انکی تکفیر نہین کرتے جیسے طائفہ امامیہ کی تکفیر نہین
کرتے ہان انکو مبتدع جانتے ہین انمین سب صحابہ ممنوع ہی انمین بعض ایسے امام بھی ہوئے جو پکے سنی تھے
جیسے محمد بن ابراہیم وزیر یمانی انھون نے ترک مذہب زیدیہ کیا اب یہ دولت حسنیہ آخر صدی سیزدہم
مین باقتضاے اتراک روم کے زائل ہو گئی صنعا مین علم و دولت سے بے چراغ رہ گیا حسینیہ
سرے سے کبھی دولت نہین آئی تھی طباطبا کی نسل مین جو ایک دو پشت تک قدر قلیل حکومت
رہی یا اور کسی مین سو وہ مثل چھوٹی ریاستون کے تھی وہ بھی بہت جلد منقرض ہو گئے
شرفاء مکہ معظمہ بھی حسنی ہین اونہین ابتک شرافت و ولایت حرمین شریفین باقی ہی مگر تحت
حکم اتراک ہین سلطان روم کے یہان سے یہ منصب انکو ملتا رہتا ہی کچھ بڑی دولت و
حکومت نہین ہی انمین علم کم رہا امام مہدی محمد بن عبداللہ موعود بھی حسنی ہونگے یمن کے
نسبت جاہل لوگون کا یہ خیال ہی کہ وہان جتنے اہل علم تھے یا اب ہین وہ سب زیدی ہین

من جملہ سوال کے جواب میں یہ عبارت علامہ شوکانی کافی ہی جو خود انھون نے بدر طالع
میں ترجمہ حافظ محمد بن ابراہیم زیدی صاحب عواصم لکھی ہی وہ عبارت یہ ہی ولا ریب
ان علماء الطوائف لا یکثرون العنایۃ باھل ھذہ الدیار لاعتقادھم فی الزیدیۃ ما لا
مقتضی لہ الا مجرد التقلید لمن لم یطلع علی الاحوال فان فی دیار الزیدیۃ من ائمۃ
الکتاب والسنۃ عددا یجاوز الوصف یتقیدون بالعمل بنصوص الادلۃ ویعتمدون
علی ما صح فی الامھات الحدیثیۃ وما یلتحق بھا من دواوین الاسلام المشتملۃ
علی سنۃ سید الانام ولا یرفعون الی التقلید راسا ولا یشوبون دینھم بشیء من
البدع التی لا یخلو اھل مذھب من المذاھب من شیء منھا بل ھم علی نمط السلف الصالح
فی العمل بما یدل علیہ کتاب اللہ وما صح من سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مع کثرۃ اشتغالھم بالعلوم التی ھی الات علم الکتاب والسنۃ من نحو وصرف ومعانی
وبیان واصول ولغۃ وعدم اخلالھم بما عدا ذلک من العلوم العقلیۃ ولو لم
یکن من المزیۃ الا التقید بنصوص الکتاب والسنۃ وطرح التقلید فان ھذہ خصیصۃ
خص اللہ بھا اھل ھذہ الدیار فی ھذہ الازمنۃ الاخیرۃ ولا توجد فی غیرھم الا نادرا
ولا ریب ان فی سائر الدیار لا سیما المصریۃ والشامیۃ من العلماء الکبار من لا یبلغ
غالب اھل دیارنا ھذہ الی رتبتہ ولکنھم لا یفارقون التقلید الذی ھو دأب من لا
یعقل حجج اللہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ومن لم یفارق التقلید لم یکن لعلمہ
کثیر فائدۃ وان وجد منھم من یعمل بالادلۃ ویدع التعویل علی التقلید فھو القلیل النادر
کشیخ الاسلام ابن تیمیۃ وامثالہ الی اخر ما قال حاصل عبارت یہ ہی کہ اکثر علماء دیگر بلاد
لوگ زیدیہ پر خیال کرتے ہین یہ خیال اونکا تقلیدی ہی نہ تحقیقی اگر تحقیقی ہوتا تو معلوم کر لیتے کہ
انمین دیار زیدیہ مین ائمہ کتاب و سنت بے گنتی ہین جو نصوص ادلہ و صحاح ستہ وغیرہ
کتب سنت صحیحہ پر عمل کرتے ہین تقلید کیطرف آنکھ اوٹھا کر نہین دیکھتے اپنے دین مین کچھ

طرح کی بدعت جس سے کوئی اہل مذہب خالی نہیں پائی نہیں ملاتے بلکہ انکا طریقہ وہی طریقہ
سلف صالح کا ہی کہ کتاب و سنت پر عمل کرتے ہیں علوم آلیہ میں مشغول رہتے ہیں انکو اور
مزیت فوق مگر یہی تقلید یا تعصب نصوص کتاب و سنت و طرح تقلید کے تو یہی مزیت ایک
ایسی خصوصیت ہی کہ اللہ تعالی نے اس مائۃ اخیرہ میں یمن کے لوگوں کو اوسکے ساتھ خاص
فرمایا ہی انکے غیر میں ہرگز یہ مزیت نہیں مگر نادر و شاذ سنا ہے دیار مصریہ و شامیہ میں بڑے
بڑے عالم ہیں مگر اس دیار کے اہل علم کو اس رتبے میں نہیں پہونچتے ہیں نہ تقلید کو چھوڑتے
ہیں جسنے تقلید کو چھوڑا اوسکے علم و فہم سے بہت فائدہ نہیں دلیل پر عمل کرنیوالے بہت تھوڑے
ہیں جیسے شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور اونکے امثال انتہی اگرچہ علماء کتاب و سنت نے جو یمن
میں جلوہ گر ہوئے رد زیدیہ لکھا ہی لیکن جیسا شوکانی رحمہ نے اسکے اصول و فروع کا کیا
دوسرے نے کم کیا مستقل رسالے سوا نیل الاوطار میں جا بجا نقل مذہب زیدیہ کرکے خوب
خوب تعقب کیا ہی سید عبد الوہاب بن [illegible] شاگرد محمد علی جب سنہ ۱۲۳۴ میں صنعا کو آئے
تو شوکانی رحمہ نے انسے طریقہ نقشبندیہ کا ذکر شغل سیکھا اتحاف ذیہ صافیہ میں بھی خانوادہ
اتباع سنت میں ضرب المثل ہی ترجمہ محمد کردی میں شوکانی رحمہ نے لکھا ہی کہ یہ بعد اوسے
صنعا میں طلب علم کے لیے آئے کردی الاصل ہیں کردستان و بغداد ہی انسے معلوم ہوا
کہ بعد اور بلاد حوالی بغداد میں اکثر لوگ روافض امامیہ ہو گئے ہیں یہی حال غالب بلاد ایران
کا ہی علماء اصفہان علم معقول میں زیادہ اشتغال رکھتے ہیں انمیں رافضی بہت ہیں اہل السنت
اور اہل سنت سے ہمیشہ جنگ رہتی ہی بڑے بڑے فتنے باہم ہوتے ہیں یہ شخص وارد سنہ ۱۲۰۰
میں آئے چالیس برس کی عمر ہی رسالہ مناظرہ یوسف آداب بحث میں مجھسے انھوں نے
پڑھا انتہی جزء سادس نیل الاوطار میں بذیل باب ملجا فی توبۃ القاتل والتشدید
فی القتل زیر حدیث تقتل عمارا الفئۃ الباغیۃ لکہا ہی کہ لیس هذا من محبة لفخر بالثالب
علی بعض الصحابة فانا کما علم الله من اشد الساعین فی سد هذا الباب والمتقدم

للخاص والعام عن الدخول فيه حتى لساني في ذلك رسائل ومنها رسالة مع المتمذهبين
بالرفض والمحبين له بدون تظهر في امور طويل سميتها [illegible] بالنصب ونازع
بالاعراض عن مذاهب اهل البيت [illegible] والمذاكرة السنية وجواب الرسائل المشتملة
على العتاب من كثير من الاصحاب والسادة من جماعة من [illegible] ذوي الالباب ومن
رأى ما لاهل عصرنا من [illegible] سلك مسلك [illegible] الدليل على
مذاهب الاسلاف وقفت على بعض اخلاق العوام [illegible] انتهى

انی بليت باهل الجهل في زمن ‌‌ ‌ ‌ [illegible] الله لم فقل معدوما

انتہی حاصل اس عبارت سے ظاہر ہے کہ شوکانی جو اہل حدیث اس امت کے شاکی ہیں کہ لوگوں نے انکو بسبب اتباع دلیل و ترک مذہب اسلاف کبھی ناصبی کہا کبھی مذہب اہل بیت یعنی مشرب زیدیہ سے منحرف بتایا کبھی وہابیہ ٹھہرایا اور اس سے زیادہ اور کیا دلیل انکی برأت کے لیے مذہب رفض و تشیع و خروج از زیدیت سے درکار ہے زیدیہ کو جو لوگ خلاف واقع شیعہ سمجھے ہوئے ہیں حالانکہ وہ فقہ میں حنفی ہیں انکے جواب دینے کو یہی عبارت جس سے صاف علیحدگی انکی مذہب زیدیت سے ثابت ہے کافی ہے جو شخص بدلیل کتاب و سنت کے کسی مذہب کا مقلد نہ ہوا اور پیرو تقلید مذہب کسی کا نہ ہوا اسکو مذہب کیوں ہوگا حقیقت اپنے عمل کا اقرار کرنا ہے اسیطرح کی ایک یہ تہمت ہے کہ مقلدین نے متبعین کا لقب لامذہب و وہابیہ رکھا ہے اگر زیدی ہوتے تو بدر طالع میں کہتے لکھتے کہ ہمنے رسائل توحید اہل نجد کو موافق کتاب و سنت کے پایا اسلیے کہ حنفیہ وغیرہ کو بہت بڑا غصہ اہل نجد پر اسی بات کا ہے کہ یہ لوگ مدعی توحید و اتباع سنت ہیں کسی مذہب کے مقلد نہیں بلکہ خالص محمدی صرف مقتدی نصوص تبع حجت قرآن و حدیث کے ہیں ؎

چو بشنوی سخن اہل حق مگو کہ خطاست ‌ ‌ ‌ سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست

یہ بات اہل اتباع کو پہونچتی ہے کہ وہ حنفیہ کو زیدیہ کہہ سکتے ہیں اسلیے کہ دیانات ان دونوں کی

اونکو تہمت فساد عقیدے کی نہین لگائی نہ مرجیہ بتایا نہ جہمیہ کہا نہ خارجی ٹھہرایا نہ شیعہ
تو کسیطرح یہ تہمت انپر لگ سکتی ہی اسلیے کہ دو ہی واسطے انمین اور علی مرتضی مین ہین یا
تو کسی بدعت کا حدوث رای ہو یا ہو یا تقلید ایمہ اہل بیت و صحابہ نبوت مین ہو اتما
بقول شخصی ع آپ امام امام کے باپ امام کے پوت امام کے بیتا + امام ابو حنیفہ انکے مناقب
و مناصرت اسلیے بعض مورخین و اہل علم نے ابو حنیفہ کو زیدی لکھا ہی یہ زیدیت نعمان بن
ثابت کے لیے موجب مفاخرت تمام ہی نہ باعث منقصت و اتہام متاخرین زیدیہ سب صحابہ
جائز رکھتے ہین تارک عمل بکتاب و سنت مین جسطرح متاخرین حنفیہ طاعن و قادح ہین خلف
و سلف محدثین پر ما اشبہ اللیلۃ بالبارحۃ پس در حقیقت نہ وہ زیدی ہین نہ یہ اہل
حنفی سچے حنفی سچے زیدی وہی ہین جو طریقہ ابو حنیفہ و زید بن علی پر چلتے ہین یہ طریقہ وہی
طریقہ ما انا علیہ و اصحابی کا ہی جو علامت فرقہ ناجیہ کی ٹھہری ہی جب کہ اصل ایمان اور
اسلام و احسان قرآن و حدیث ٹھہرا پھر کوئی نام یا لقب رکھو کیا ہوتا ہی کوئی کہے ہم
ہم سنی ہین مگر کام رفض یا نصب کا کرے تو کیا وہ اس لقب و عرف سے سنی ہو سکتا ہی
معیار مرلقب و نسب کا تو یہی موافقت ہی ساتھ خدا اور رسول کے جو کوئی موافق حدیث
و قرآن کے ہی عقیدۃ و عملا ہین وہی مسلم خالص مومن محسن ہی خواہ اوسپر کوئی تہمت
لگانے یا افترا و ناپیت کرے و عامل بکتاب و سنت نہین ہے وہ خواہ مومن حنفی کہلائے
یا زیدی بنے یا اپنا لقب اصحاب العدل والتوحید رکھی لی شبہ شیعہ ہی جو اہل بیت تو خود ہی
روافض و شیعہ و نواصب و خوارج کی کرتے ہین ان سب کو واجب القتل سمجھتے ہین یہ
مطلب سید صاحب نے سہم صائب کو اس عبارت پر ختم کیا ہی وانا اقول واریکما صاحب
ھذہ المقالۃ بخصوصہ فانہ لا یفھمہ ایہال ولا یراقب ربہ ذا الجلال بل اخاطب
ان کان اھلا للخطاب وکل من خاض فی عرضی ورمانی بامر لیس بمرضی وسمع اقوال
وقال انھا غیر صادقۃ اولیست لاعتقادی مطابقۃ ان هذا ایضا

پنجوقت یون کہا کرین رضیت باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد رسولا قرآن پاک مین
فرمایا ہی الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا
ہمکو کیا ضرور ہی کہ ہم ربوبیت الٰہی سے بھاگ کر احبار و رہبان کو اپنا رب ٹھہراوین اتخذوا
احبارہم و رہبانہم اربابا من دون اللہ دین اسلام کو چھوڑ کر تیرا مذہب اختیار کرین
بندون کے بندے بنین حنفی ماتریدی زیدی اشعری وہابی فلان بہائی کہلائین رسالت و
نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر نسمجھکر بادشاہ کا اجتہاد اختیار کرین رای و قیاس کو نص
کتاب دلیل قرآن ظاہر فرقان صریح سنت صحیح واضح حدیث شریف پر ترجیح دین قیامت مین
ہم خدا کو کیا جواب اس بیباکی کا دینگے قیامت کبری تو جب خدا چاہے گا آویگی قیامت صغری
جو ہمارے شراک نعل سے بھی زیادہ قریب ہی وہ ہر دم ہمسے دوچار ہی آنکھ کے بند ہوتے ہی
قبر مین پہلا سوال یہی ہوگا من ربک و ما دینک و من ہذا الذی بعث الیکم او کما قال
اوسوقت کیا یہ جواب کافی ہوسکتا ہی کہ ہمارے رب یہی مولوی درویش تھے ہمارا دین دین
حنفیت زیدیت ہی ہماری طرف امام ابوحنیفہ امام زید مبعوث ہوئے تھے ہم اونھین کی
راہ پر رہین اگر یہی جواب ہی تو پھر اوسطرف سے بھی یہی خطاب ہی لا دریت و لا تلیت اس سے
باشارۃ النص یہ نکلا کہ تلاوت قرآن درایت حدیث سید الانس و جان پر دار و مدار اسلام
و ایمان ہی نہ مذاہب احبار و مشارب رہبان پر قرآن و حدیث کی موجود ہوتے ہوئے
کسی امتی کے قول و مذہب پر چلنا نفاق جلی ہی الحمد للہ کہ تفاسیر صحیحہ کتاب اللہ و دواوین مبارکہ
احادیث رسول اللہ مثل صحاح ستہ و غیرہا روی زمین پر ابتک باقی ہین کہ اونکے ہوتے ہوئے
نہ حاجت کسی کتاب کی ہی نہ طلب کسی مذہب مرتاب کی وہ کون مسئلہ ہی جو ادلہ خاص
یا عمومات نہج سے معلوم نہین ہوسکتا جو ہم نیا دستند این و آن ہون

باغ مرا چہ حاجت سرو و صنوبر است ۔ شمشاد خانہ پرور ما از کہ کمتر است

ربع مسکون کا ذکر

آباد زمین کو پہلے سات اقلیم پر بانٹا گیا تھا اب چار یا پانچ حصے پر تقسیم کیا ہی یورپ ایشیا افریقہ امریکہ اوشینیا یورپ چھوٹا حصہ ہی سمت مغرب مین ایشیا بڑا حصہ ہی سمت مشرق مین رقبہ ان پانچون حصے کا چار کروڑ پچانوے لاکھ ساٹھ ہزار میل مربع ہی یورپ مین چار اوپچاس لاکھ میل مربع ہی سولہ قوم کی سلطنت ہی انگلستان فرانس ہالینڈ بلجیم جرمنی اسٹریا سوئیزر لینڈ اٹالی اسپین پرتگال ترک گریس جسکو یونان بھی کہتے ہین ڈنمارک سویڈن ناروی روس یہ سب نصرانی ہین مگر ترک کہ مسلمان حنفی مذہب مین سلطنت ترک شامل یورپ سمجھی جاتی ہی باقی ستائیس لاکھ دس ہزار میل مربع مین سلطنت نصاری ہے

زمین ایشیا

ایک کروڑ ساٹھ پچھتر میل مربع ہی مردم شماری اس سرزمین کی ستر کروڑ ہی منجملہ اوسکے سلطنت ترکی چودہ لاکھ پچاس ہزار میل مربع ہی سلطنت ایران پانچ لاکھ میل مربع ہی یہان کے باشندے شیعی مذہب ہین افغانستان کی زمین دو لاکھ میل مربع ہی یہ لوگ حنفی مذہب ہین بلوچستان کی زمین ایک لاکھ پچاس ہزار میل مربع ہی یہ لوگ بھی مسلمان حنفی ہین بخارا کی زمین جو روس کے ماتحت ہی پانچ لاکھ میل مربع ہی اسمین خیوا کوکن بھی شامل ہین

زمین ہند

پندرہ لاکھ میل مربع سمجھی جاتی ہی دو لاکھ میل مربع خالصہ انگریزی ہی پانچ لاکھ میل مربع اون ریاستون کی ہی جو زر پیشکش دیتے ہین ایک لاکھ اونکی ہی جو کچھ نہین دیتے جیسے کشمیر نیپال بھوٹان منجملہ قوم فرانس و پرتگال ہند مین ہنود و مذہب بہت ہین انکے سوا اسلام عیسائی یہود پارسی بدھ نانک شاہی بھی رہتے ہین یہان کے اکثر عوام حنفی مذہب تھے جب سے علم حدیث کا چرچا ہوا تبع روز بروز زیادہ ہوتے جاتے ہین تقلید کی برائی اکثر اہل اسلام کی سمجھ مین آگئی اہل حق مین اہل علم موجود ہین مقلدین مبتدعین مین کوئی سر برآوردہ نہین یہ ادہ بات ہی کہ اچھے مردم میکسندہ تہم

چین

اسکو ایشیائی چین کہتے ہین یہ مربع میل سے پچیس لاکھ میل ہی مذہب عام یہان کا بدہ ہی اگرچہ قدرے مسلمان عیسائی وغیرہ بھی بستے ہین رعایا اپنے راجہ کو گویا معبود سمجھتی ہی سجدہ کرتے ہے

جاپان

اس سلطنت کی زمین ۲ لاکھ ساٹھ ہزار میل مربع ہی یہان کا راجہ بھی بدہ مذہب رکھتا ہی رعایا تعلیم اوسکی مثل معبود کے کرتی ہے

روس

یہ زمین چھبین لاکھ میل مربع ہی یہان عیسائی بہت پھر مسلمان کچھ بدہ مذہب والے بستے ہین

جزائر ایشیائے

آٹھ لاکھ پچاس ہزار میل مربع ہی یہان بھی اسلام و بدہ کا رواج ہی حکومت تمام اقوام کی ہی ان مین عیسائی بھی حاکم ہین غرضکہ کل ایشیا مین چھتیس لاکھ میل مربع تک حکومت اسلام کی ہی بہتر لاکھ میل مربع مین مع ہندہ غیرہ کے حکومت عیسوی ہی ستاون لاکھ ساٹھہ ہزار میل مین مذہب بدہ ہی اس حساب سے دنیا مین مسلمان کم کافر زیادہ ہین وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ پھر ان مسلمانون مین سنی کم بدعتی زیادہ ہین سنیون مین متقی تھوڑے فاسق زیادہ ہین متقیون مین متبع کم غیر متبع بہت ہین

افریقیہ

اسکی زمین موجود مین ایک کروڑ بیس لاکھ میل مربع ہی منجملہ اوسکے پانچ حکومتین عیسائیون کی ہین باقی زمین تصرف اسلام مین ہی مصر نیوبیا تونس تریپولی فزان وغیرہ جیسے مراکش موسا اسی مین داخل ہین

امریکا

بہا حصہ جنوبی وشمالی بشمول جزائر ایک کروڑ پچاس لاکھ میل مربع ہی اسجگہ کے باشندے
عیسائی نیچری ہیں اسیکو نئی دنیا کہتے ہین سنہ ہجری مین اسکا پتا نصاری کو لگا یہان بہت وحشی
پائے گئے

اوشینیا

یہ چالیس لاکھ میل مربع ہی اسمین تین حصے ہین ملیشیا آسٹریلیا پولینشیا ایک ثلث ملیشیا مین
اسلام ہی دو ثلث باقی مین مذہب بدھ کو ... عیسوی ہی بارہ لاکھ میل پر قبضہ مسیحی ہی اٹھارہ لاکھ میل مربع پر قبضہ
اسلام ہی دس لاکھ میل مربع پر قبضہ مذہب بدھ ہی کل مین اسمین نصاری کے دو کروڑ پچیس لاکھ دس
ہزار میل ہے بدھ کے ہاتھ مین ستر لاکھ ساٹھ ہزار ہی اسلام کے پاس ایک کروڑ بارہ لاکھ
نوے ہزار ہی کل عیسائی دنیا مین سینتیس کروڑ پچاس لاکھ ہین چھ و ساٹھ لاکھ اہل مذہب بدھ
ستارہ پرست بت پرست ستر کروڑ ہین مسلمان تئیس کروڑ اسلام کے حاکم ایک سلطان روم
ہین یہ اولاد عیسی ... ہین یاخاندان ہلاکو مین دوسرے سلطان مراکش ہین یہ عرب
ہین نسل عباسیہ مین تیسرے سلطان ہوسا ہین انکا پایہ تخت فلانا نام ہی وسط افریقیہ مین
واقع ہی یہ بھی عرب عباسیہ کہلاتے ہین رہا ایران افغانستان جزائر ملیشیا یہ کچھ بڑی
سلطنتین نہین اسیطرح مصر تونس بخارا وغیرہ مثل ریاستہای ہند کے ماتحت ترک و روس
ہین بڑے حکام عیسوی ساری دنیا مین پانچ ہین انگلستان روس جرمن فرانس آسٹریا جنکو
عیسوی اتالی اسپین ان پانچ سے کم ہین باقی آٹھ حکومت مثل حکومت امیر کابل وجاپان بلوچستان
وغیرہ کے ہین ان پندرہ اقوام کے باہم جنکے حاکم عیسائی ہین یہ عہد ہی کہ آیندہ ملک کو آپسمین
تقسیم نکرین کوئی کسی کا علاقہ مقبوضہ نلے مگر بوسنہ ہند وبدہ کہ انکی بابت یہ قواعد قرار نہین پائے
ہند مین جتنی ریاستین اسلام و کفر کی ہین سب سلطنت برٹش انڈیا کا الگ الگ عہد باری
گر پابندی اوسکی کما حقہ نہین رئیس مثل چاکر کے ہین بالکل مطیع سلطنت علاء انگریزی گورنمنٹ کا
برتاو انسے سختی کے ساتھہ ہی خصوصا بعد غدر ہندوستان کے ۵

بدیوان میند از فرمان داو که باشد ز دیوان مگر داد او

چین و جاپان کا مذہب بدھ ہی چین کا حاکم نسل مغل سے ہی چینیون کی صنعت و تجارت و لیاقت
سلطنت بہت بڑی ہی یہود کی سلطنت کسی جگہہ باقی نہین جرمن و شام و روس و خراسان
و اطراف دنیا مین بطور رعایا تجارت کرتے ہین ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ دنیا بہر کا
انتظام ملکی ذریعۂ قانون عقلی جاری ہی حدود مذہبی کسی اہل مذہب کی حکومت مین جاری نہین
یہانتک کہ حرمین شریفین مین بھی امضاء حدود مسدود ہی اِنَّا لِلّٰہ بلکہ اگر کوئی حاکم چاہے
کہ مین اپنے ملک مین حدود شرعی جاری کرون تو سب ملکر اوسکو حزب سلطنت باہی درجے
کا باغی و مفسد قرار دیتے ہین ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مہدی کے آنے عیسی علیہ السلام کے
اوترنے تک یہی ہنگامہ رہیگا جو کوئی بادشاہ کسی جگہہ کا بڑا منتظم سمجہا جاتا ہے جب دیکھو تو
بدنظمی اوسکے ملک مین موجود ہی ممکن نہین کہ رعایا کو آفات چوری ڈکیتی رہزنی قتل و نہب سے
امن حاصل ہو حالانکہ سیکڑون بلکہ ہزارون عقلمند جمع ہوکر ملکی قانون بناکر جاری کرتے
ہین مگر وہ قانون چند روز کے بعد مرمت طلب ہوجاتا ہی ہمیشہ انتظام سابق کی اصلاح
کرنا پڑتی ہی یہ وصف خاص انتظام اسلام ہی کا ہی کہ جسنے اوس قانون پر عمل کیا ملک اوسکا
عدل و انصاف سے بھر گیا شہر قصبے گانون اوس جگہہ کے آباد ہوگئے پھر جب امام یا خلیفہ
سلطان کی غفلت سے اوسمین فتور آیا اوسیقدر انتظام اوسکا بگڑتا گیا ملک اُجڑتا رہا
خلفاء عباسیہ مین جو خلائف پابند حدود و تعزیرات اسلامیہ رہے اونکو وہ ترقی حاصل ہوئی
کہ ساری دنیا مین اونکے نام کا خطبہ سکہ جاری ہوگیا ہر اقلیم مین اسلام پہونچ گیا دنیا امن و
امان سے بھر گئی ظلم و جور کا نام خلق سے مٹ گیا مسکینون کی راہ پر اونکا رعب تھا ہزارون
کوس کی مسافت پر بادشاہان کفر اونسے ڈرتے تھے مطیع اسلام بنتے تھے جزیہ گذار تھے
جب سے بعض خلفاء اسلام عیش و لذت مین پھنس گئے اہل علم کے کہنے پر نچلے غفلت مین
پڑ گئے پابندی حدود شرعیہ اونمین باقی نرہی تب ہی سے دولت اسلام کم ہونے لگی مسلمانون

ضعف آگیا سلطنت جاتی رہی ہر طرف سے کفار نے غلبہ پایا متغلبین نے تصرف کیا حدود اسلامیہ
شرعیہ وہ قانون ہی جسکی تھوڑی پابندی کرنے سے غیر مسلمان بھی دنیا کے حاکم ہوگئے خوش نظم ہو گئے الیہ
اس قانون میں کبھی نسخ کی ضرورت نہیں ہوئی نہ ترمیم کی حاجت پڑی جسکا جب پایہ ہوئے انتظام ملکی اپنا موافق اسکے
کیا اوسکے ملک میں امن ہو گیا قوم سکھ کا حاکم رنجیت سنگھ چور کے ہاتھ کاٹ ڈالتا تھا
پھر کیا مقدور کہ اوسکے ملک میں کبھی چوری تو ہو کسی جگہ رجواڑوں میں زانی کو سنگسار
کرتے ہیں بھلا وہاں کوئی زنا تو کرلے اسیطرح جو بات اسلام کی جس کسی غیر ملت اسلام
نے لے لی اوسکا انتظام اچھا ہو گیا جسنے اوسکو چھوڑ دیا وہ بدنظم رہا اوسکے ملک میں چوری
رہزنی وغیرہ ہر دم موجود ہی حقوق عباد تلف ہیں مال حلال نہ پایا یہی تیرہ سو برس
کا یہ قانون ہی کبھی ترمیم نہیں ہوئی ایسے مقنن کے سچے پیغمبر ہونے میں جو شک کرے
اوس سے زیادہ کون نادان ہوگا اسلام میں جو قواعد ملکی و مالی ہیں ہر قاعدہ اوسمیں کا
واسطے نظم سلطنت کے کافی ہی ان ضوابط عالیہ کو چھوڑ کر جو کوئی چاہے کہ ہم انتظام ملک
تجویز کرلیں وہ عقل سے خالی ہی وہ کون سلطنت کفر ہی جسمیں بعض انتظامات اسلامیہ
نام بدلکر نہیں لیے گئے نام بدلنے سے کام نہیں بدلتا اسلام ہی کا طفیل ہے کہ یہ دنیا حکام دنیا
کے پاس بدولت بعض انتظامات اسلامیہ کے ابتک باقی ہی ورنہ وہ بڑے بڑے پادشاہ امم
ماضیہ جنھوں نے عمدہ عمدہ قانون ملک نکالے تھے سلطنت اونکی زائل ہوئی مگر یہاں تو تنظیمات
اسلام کو کسیقدر لیے ہوئے ہیں اسلیے بسر ہوتی چلی جاتی ہی اب جو روز بروز جور و ظلم
بڑھتا جاتا ہی جو جئیگا وہ دیکھیگا کہ انجام اس کام کا کیا ہوا یہ عقل کدھر گئی یہ قانون کہاں
رہ گئے یہ آلات حرب و ضرب کسطرح مارے مارے پھرتے ہیں تقدیر کے آگے تدبیر سود مند نہیں

بیان حوادث

سنہ ۱۲۸۶ سے ۱۲۸۷ ہجری تک سلاطین جرمن و فرانس کے باہم لڑائی ہوئی نپولین شاہ فرانس
ہار گیا نو لاکھ آدمی مارے گئے چار سو کروڑ ریال خرچہ جنگ فرانس کو دینا پڑا شہر پیرس

دارالامارة فرانس لٹ گیا نپولین مع ستر ہزار لشکر کے قید ہوگیا ۱۲۹۳ میں بزمانہ سلطان روم عبدالمجید خان روس سے لڑائی ہوئی سلطان نے فتح پائی روس نے اوسی دن سے افسران ملکی و جنگی روم سے مخفی طور پر ساز و باز کرنا اختیار کیا یہانتک کہ ۱۲۹۳ ھ ۱۱ جمادی الاولی مطابق ۱۸۷۶ء ۴ جون کو سلطان عبدالعزیز خان کو قتل کرا دیا جسکی سزا مجرمون کو بعد تحقیق کے سلطان عبدالحمید خان نے ۱۲۹۸ ہجری مین دی پھر ۱۲۹۴ھ موافق ۱۸۷۷ء مین مابین سلطان مذکور لڑائی ہوئی جنگ پلونہ مین ایک لاکھ روسی مارے گئے عثمان پاشا نے اس معرکہ مین بڑی بہادری دکھائی تین لاکھ آدمی ترک کے ضائع ہوئے ارکان و اخوان سلطنت روس سے ملگئے تھے ۱۲۹۶ھ مطابق ۱۸۷۹ء مین گورنمنٹ ہند نے کابل پر بمقابلہ امیر شیر علیخان پسر امیر دوست محمد خان مرحوم چڑھائی کی شیر علیخان ابتدا ہی سے بہ سبب غائب ہوگئے سنا ہے بیمار تھے مزار مین پہونچکر مرگئے یعقوب خان بیٹا وہی قید ہوکر ہند مین آیا اب تک قید مین پانچہزار روپیہ ماہیانہ پاتے ہی کابل فتح ہوگیا مگر پھر ۱۲۹۷ھ مطابق ۱۸۸۰ء مین انگریزون نے کابل سپرد عبدالرحمن خان کر دیا اس جنگ مین پینتالیس کروڑ روپیہ گورنمنٹ کا صرف ہوا اب بارہ لاکھ روپیہ سالانہ عبدالرحمن خان کو علاوہ حکومت افغانستان خزانۂ ہند سے ملتا ہے ۱۸۸۰ء مطابق ۱۲۹۷ھ مین زولو سے لڑائی ہوئی حاکم زولو قید ہوگیا حکومت قومی رہ گئی اسی سال ایک ایرانی نے حجاز مین شریف مکہ کو جسکا نام حسین تھا قتل کر ڈالا وجہ اس قتل کی ابتک معلوم نہین ہوئی ۱۸۸۱ء مطابق ۱۲۹۸ھ مین قوم نہلسٹ نے زار روس کو جسنے عبدالعزیز خان سلطان روم کو قتل کرایا تھا راہ چلتے ہوئے بم کے گولے سے ۱۳ جون رجب سنہ مذکور کو ہلاک کیا چاہ کنندہ را چاہ درپیش ست

توہم شب را بسر کی میبری ای شمع کم فرصت ۔۔۔ گرفتم جستی پروانۂ آتش بجان فرا

اسی سال فرانس نے تونس پر چڑھائی کی اسلیئے کہ تونس کے کثیری الجیریا مین آکر لوٹ مار کرتے تھے تونس نے ہار کر عہدنامہ لکھدیا فرانس واپس آئے حاکم تونس کا لقب بی بمخففہ بیگ ۱۲۸۵ھ مین سلطان عبدالعزیز خان نے ملک تونس کا محصول حاکم تونس کو معاف

گرمت آزاد کردیا تھا سنہ ۱۲۹۵ مین زلزلے سے کوہ آرارات شق ہوگیا کہ جس بوڈی پہاڑ
پہ کشتی نوح علیہ السلام ٹھہری تھی یہی پہاڑ ہی اس پہاڑ کے پتھر ٹوٹ کے نیچے کی بستیان
تباہ ہوگئیں اسی سال ملکۂ انگلنڈ نے ملک زولو کو واپس دیا جب وہ اپنے دارالامارہ تھا
گیا رعایا نے اوسکو مار ڈالا اتبک سب رعایا وہان کی خودسر ہی سنہ ۱۳۰۰ مطابق سنہ ۱۸۸۲ کو
علاوہ مصر فتنہ عربی پاشا کا اوٹھا تھا جس نے سلطنت برٹش سے مدد لیکر اوسکو شکست دیا
اوس ہنگامے مین اسکندریہ قتل و نہب و آتش زدگی کو لیا جس سے بالکل برباد ہوگیا کچھ
عقدہ اس جنگ کا نہ کھلا اسی سال روس نے یہود کو اپنے ملک سے نکالدیا ہزارون کو
تہ تیغ کیا یہ سب نگر تباہ مین سلطنت روم کی آگلی چھبیس لاکھ سے زیادہ یہود روس مین رہتے
مین بستے تھے باقی چھبیس لاکھ ایشیا کوچک یعنی شام و خراسان کیطرف رہتے ہین سنہ ۱۲۹۹
مطابق سنہ ۱۸۸۲ مین درمیان پیرو و چیلی کے جو امریکہ کی دو سلطنتین ہین لڑائی ہوئی پیرو غالب
رہا اگرچہ آدمی بہت مارے گئے جنگی جہاز بھی تباہ ہوئے اسی سال ستارہ دمدار نکلا اسکا
حال ترجمان وہابیہ مین بھی لکھا گیا ہی ۲۹ شعبان سنہ ۱۲۹۹ھ ۱۵ جولائی سنہ ۱۸۸۲ع سے وقت صبح صادق
جانب مشرق گوشہ جنوب مین دیکھا گیا چھ مہینے تک متفرق وقتون مین برابر نکلتا رہا سارے
دنیا نے دیکھا اسکو نجومیون نے علامت تباہی عالم کہا اسلام مین ایک ایسا ستارہ مہدی
موعود کے زمانے سے پہلے نکلے گا اونکے آنے کی قریب نشانی ہوگا واللہ اعلم یہ وہی ستارہ
ہی یا اور کوئی اسی سال پشاور و سندھ مین ایک بڑا زلزلہ آیا مکانات و شہر ہل گئے بہت
ڈر پیدا ہوا پھر کراچی بندر مین یہ زلزلہ پایا گیا اسی سنہ مین اسٹریا کے حصہ ہنگری مین طوفان
طغیان دریا کی ڈوب ہوا سارا ضلع بہ گیا جو بچے وہ بے گھر ہوگئے اونکو بذریعہ چندہ
کچھ مدد دیگئی سنہ ۱۸۸۳ع مطابق سنہ ۱۳۰۰ ہجری مین بنگالہ ہند مین مختلف جگہون پر آندھی آئی
پانی سخت برسا علاقہ بھاگل پور و مونگیر کے اکثر گانون ڈوب گئے چاٹگام کیطرف بھی اثر
اس طوفان کا پہونچا آخر شعبان سال مذکور مین عید کے دن سے دریای تاپتی کو جوش ہوا

بندر سورت علاقہ بمبئی مین تین دن تک سیلاب رہا اکثر شہر و قلعہ سورت کا پانی مین ڈوب گیا
دو ہزار گھر بہ گئے دس ہزار گھر تک برباد ہو گئے لاکھون روپیہ کا مال نقصان ہوا ڈاک
بند ہو گئی سڑک و پل ریلوے رک گئی مقام پشین مین جو بعلاقہ قندہار ہی سخت آندھی چلی
دوکاندار دکانین چھوڑ کر بھاگ گئے سب لوگ وحشت مین آگئے یہ آندھی گویا قیامت کا نمونہ
تھا آخر رمضان مطابق آخر جولائی مین علاقہ نیپلس ملک اٹالی مین زلزلہ ہوا آواز خوفناک
سنی گئی ڈیڑھ ہزار آدمی مع شہر کا ایک سو لا زمین مین دھس گئے پانچہزار آدمی اطراف
شہر کے صدمہ زلزلہ و آواز سے مر گئے اسکا نظیر دنیا مین کم بتلاتے ہین چہارم تاریخ اگست
مطابق ماہ رمضان مین علاقہ فاریو جزیرہ اسچیا ملک اٹالی مین زلزلہ مع آواز کوہ کے
پہونچا سیکڑون مکان گر گئے بہت جانون کا نقصان ہوا ماہ رجب مطابق جون سنہ مذکور
مین ایک تماشاگاہ شہر لندن مین مقرر ہوا تھا اطفال چہاردہ سالہ قریب دوہزار کے آوین
بلائے گئے آلہ ڈیامانٹ یعنی آتش بازی کا تماشا تھا اسکی خبر جو لڑکو مین ہوئی گھبرا کر بھاگے
زینہ مکان کی تنگی سے ۱۸۶ نفر آپسمین کچل کر مر گئے اسی سال ملکہ جزیرہ میڈیگاسکر جو بڑا اعظم افریقہ
مین ہے ہی مر گئے فرانس نے جلدی کرکے اس جزیرہ کو لیلیا لڑائی مین گولہ باری سے بہت
نقصان مال و جان کا ہوا ماہ رجب سنہ ۱۳۰۱ مین فرانس نے شاہ انام صوبہ چین پر چڑھائی کی
باہم عہدنامہ ہو کر لڑائی بند ہو گئی اسی سال آخر ماہ شعبان مین بعلاقہ مصر وبا کا زور ہوا تیس
ہزار دو سو پچاس آدمی مصر و دیار مصر کے مر گئے ہند کیطرف مصر کی راہ بدل گئی ڈاک کی روانگی
مین حرج ہوا قرنطینہ کی مدت زیادہ کر دیگئی ۲۳ رمضان سنہ ۱۳۰۱ کو اتوار کے دن سہ پہر کو موضع
نواگڈہ علاقہ جوناگڈہ مین ایک سخت زلزلہ شرق سے مغرب کیطرف چلتا معلوم ہوا فقط ایک گھر ایک
آدمی کو نقصان پہونچا وہ مر گیا اسی سال وماہ مین رعایا ملک ہسپانیہ باغی ہو گئی اپنے بادشاہ
کو گرفتار کر لیا دوسرے بادشاہون نے فوج کشی کرکے باغیون کو دبایا شاہ کو چھوڑا دیا آخر
اگست سنہ ۱۸۸۴ مطابق آخر شوال سنہ ۱۳۰۱ ہجری کو ایک آگ کوہ کاراکیٹو سے نکلی شہر انجر و سرانگ

مع سب باشندون کے جلگیا تقریباً تین ہزار آدمی اوسکی شعلہ افشانی سے مرگئے اس آگ کا
اثر حل واصل مغربی جزیرے مین جو پہونچا بحر سنڈا مین مین نقصان جہاز کا ہوا جزیرہ جاوہ کو
اس آگ نے خاک مین ملا دیا اسی سال ۶ ماہ مین اضلاع کروٹیا ممالک ہنگیری کی علاقہ آسٹریا مین ہنود
نے بغاوت کی فوج حاکم کو شکست دی بہت افسر فوجی مارے گئے ابتک یہ شعلہ ہے ہی ۲۴
شوال سنہ مذکور بنادر چین کے مکانات کو طغیانی دریا سے صدمہ عظیم پہونچا تاریکی تو ڈٹ گیا
بنادر جنوبی ہند تک اوسکا اثر ہوا کراچی بندر کے باشندے شدت تلاطم سے ڈر کر جا بجا
بھاگ گئے یکم ستمبر ۱۸۸۳ء مطابق ۲۸ شوال ۱۳۰۰ ہجری سے صبح و شام مشرق و مغرب کے آثار
پر سرخی آسمان نمودار ہوئی چار ماہ کامل سے ابتک یہ سرخی موجود ہی کبھی سست کبھی کم ہو جاتی
و امریکہ و ہند کے منجم کہتے ہین کوئی بڑا فساد ہوگا ایک گروہ امریکہ امام عیسی علیہ السلام
کے نزول کی علامت ہی یہ جماعت امریکہ سے ایشیا کو بانتظار مسیح چلے گئے اسلام مین پہلے
بھی کئی بار سرخی فلک دیکھی گئی ہی مگر یہ سرخی ایک علامت قرب ظہور مہدی علیہ السلام کی
جاتی ہی بعض فلاسفہ یورپ نے کہا یہ سرخی دخان کوہ آتش فشان کی ہی جسنے ملک جاوا کو
خاک سیاہ کردیا ہی یہ انکا محض خیال خام ہی غرہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۰ کو وقت صبح سنگاپور سے سر
ملک برہما و ہند مین ایک بھاری زلزلہ آیا سوم ماہ مسطور کو کلکتہ مین ایک بجے دن کو زلزلہ محسوس
ہوا سوتے جاگ پڑے اوسیدن رات کو گیارہ بجے پھر دوسرا زلزلہ آیا یہ پہلے سے بھی زیادہ
سخت تھا مگر کچھ نقصان نہوا بعض مکان شق ہوگئے پنجم ذیقعدہ کو ابوشہر علاقہ ایران ملک
فارس مین گیارہ بجے رات کو زلزلہ آیا ایک گھنٹے تک رہا مکانات کو صدمہ پہونچا دوسرے دن
پھر نو بجے پہلے سے زیادہ بھونچال ہوا ہفتم ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۰ کو شہر ہانکن ملک چین مین بلوا ہوا
بندر کو لوٹ لیا تجار یورپ وہانسے بھاگ آئے دہم ذیقعدہ کو مقام ٹاوامر کنوی علاقہ جزیرہ
سماترا مین ایک آواز ہولناک سنائی دی جیسے بہت سی توپین یکبارگی سر کیجائین تین سو آدمی
اوسکی گھبراہٹ سے مرگئے ستر ہ ذیقعدہ کو ایک زلزلہ جزیرہ پینانگ مین وقت [illegible] آیا

جزیرہ جاوا کے علاقے مین ہلاک ہوا کہ ہوا چار سیکنڈ تک محسوس رہا ۲ تاریخ ماہ مذکور کو شہر کلکتہ
مین زلزلہ ہوا پانچ سیکنڈ تک رہا ۱۳ محرم ۱۳۰۱ کو بارہ بجے شہر کلکتہ مین زلزلہ آیا ۵ سیکنڈ
رہا تاریخ مذکور کو یہ خبر آئی کہ بسمارک وزیر جرمن نے اتفاق اسٹریا و اٹلی وغیرہ یہ ارادہ کیا ہے
کہ یورپ مین جو امن قائم ہو تو سب سلاطین اپنی فوج جنگی تخفیف کر دین ہتھیار رکھنے سے چھوٹین
انتظام رعایا کے لیے کانگریس ہو ایسے جس سے فساد باہمی دور ہو سکتا ہے ۱۷ ذیحجہ کو جو اس
علاقہ یونان مین ایک بڑا زلزلہ آیا جس سے بہت لوگ ضائع ہوگئے مکانات گر پڑے ۵ ذیحجہ کو
مقام اروبی ضلع یونان مین زلزلہ آیا اسجگہ ایک ہزار آدمی مر گئے بیس ہزار آدمی بے گھر ہو گئے
شہر ویران ہو گیا ۲۳ ذیحجہ کو انبوبا علاقہ روم مین زلزلہ ہوا دو سو آدمی ضائع ہوئے ۲۹ ذیحجہ کو
بندر جبرالٹر ملک سپین مین چار مرتبہ زلزلہ آیا سلخ محرم ۱۳۰۱ کو جی پور مین زلزلہ معلوم ہوا ہمراہ اسکی ایک شور بھی تھا
آٹھوین محرم کو ملک یورپ مین جا بجا زلزلہ محسوس ہوا ۹ محرم کو جزیرہ اسکیہ علاقہ سماٹرا مین زلزلہ ہوا ایک ڈگری تھا ۱۰
محرم کو مقام فوچو علاقہ چین مین وہان کے باشندوں نے تین رات تک برابر بہت گہری سرخی آسمان پر آٹھ بجے رات تک دیکھی
چین والے اسکو سبب خونریزی عام و مرگ حیوانات خیال کرتے ہین ۱۲ محرم کو مسٹر بلنٹ نے لنکا مین سامنے عرابی پاشا کی وقت
ملاقات رخصت ایک اسپیچ پڑھا جسکا خلاصہ یہ ہے ہمکو معلوم ہے کہ اسلامی حکومت پہلے درجے کی عدالت پر تھی
ہمارا اعتقاد ہے کہ پھر یہ حکومت اسلامی اوسی اگلی عدالت پر قائم ہو جاویگی انشاء اللہ تعالے
۲۳ محرم ۱۳۰۱ کو اتباع سوڈان اتباع محمد احمد نے فوج توفیق پاشا خدیو مصر کو سخت شکست دی اخبار نویس
انکو مہدی کاذب لکھتے ہین انکا غلغلہ اوس سرزمین مین ۱۲۹۸ ہجری سے ہو رہا ہے ۳ محرم سنہ
[illegible] مین جو لڑائی ہوئی اوسمین دس ہزار آدمی سے زیادہ مارے گئے حکومت مصر انکے مقابلے
مین عاجز نکلی سنا گیا ہے کہ اس شخص کو دعوی مہدویت کا نہین ہے السٹریٹڈ لندن نیوز
مطبوعہ یکم دسمبر ۱۸۸۳ء مین لکھا ہے محمد احمد نام مہدی سوڈان ملک ڈنگولا مین پیدا ہوا انکا باپ
نجار تھا اسنے بھی یہ پیشہ کیا ہے خرطوم و کانا مین علم پڑھا خانقاہ مین طریقہ درویشی کو برتا کچھ دن
پہاڑ پر رہا ۱۸۸۱ء مین یکایک یہ بیان کیا کہ مجھکو الہام سے معلوم ہوا کہ مین مہدی دین اسلام ہون

سوڈان کام مین آئے ۱۰ فروری ۱۸۸۴ موافق ۱۹ جمادی الاولی ۱۳۰۱ جنرل گارڈن فرستادہ
انگلستان خرطوم مین گئے امن وصلح کا اشتہار دیا اب تک بخوبی کامیاب نہین ہین ۲ جمادی الاولی
مطابق ۲۸ مارچ ۱۸۸۴ مین خرطوم و قاہرہ کے رعایا نے شورش کی تار برقی کو توڑ دیا آمی ضمن
فرانس نے قلعہ منگلن جو چین کا ایک بڑا صوبہ ہے فتح کر لیا آج کل جو یورپ مین ہو ان سے لڑتے ہین نیا
بنام نہاد مدعی خدیو مصر چڑہائی کرتے ہین دل کا حال خدا ہی کو معلوم ہی ۵ جمادی الاخرہ کو
بمقام اسلام آباد عرف چاٹگام ملک بنگالہ ایک بڑا تارہ جانب مغرب سے ٹوٹ کر مشرق تک آیا ایک
آواز ہولناک سنی گئی آمی تاریخ محال بہروندہ علاقہ بھوپال نظامت جنوب مین بہ غروب کیطرف
ایک تارا ٹوٹ کر جانب زمین آیا چاند کیسی روشنی ہوگئی گھرون کے اندر وہ روشنی دیکھی گئی
دو منٹ کے بعد چلے تو ایک گڑگڑاہٹ ہوئی پھر ایک آواز بڑے زور شور کی توپ کی صفت
سنی گئی لوگ اس روشنی و آواز سے سہم گئے ۱۶ جمادی الاولی کو یہ خبر ذریعہ تھانہ دار ریاست مین پہنچی

تنبیہ

سیوطی نے کشف الصلصلہ عن حقیقۃ الزلزلہ مین لکہا ہی ابن عباس سے کہ اللہ نے ایک پہاڑ بنایا
جو دنیا کو گھیرے ہوئے ہی اوسکو قاف کہتے ہین اوسکی رگین اوس صخرہ سے ملی ہے جسپر
زمین ہی جب اللہ چاہتا ہی کہ کسی قریہ کو ہلا دے اس پہاڑ کو حکم دیتا ہی جو رگ اس قریہ سے
ملی ہوتی ہی وہ اوسکو ہلا دیتا ہی اسی سبب ایک قریہ ہل جاتا ہی نہ دوسرا یہ روایت ابن عباس
کی ہی کتاب العظمہ مین مفسرین نے کہا پہلا زلزلہ جو زمین مین ہوا وقت قتل ہابیل کے ہاتھ سے
قابیل کے ہوا سات دن تک زمین کانپا کی جب آدمی برے کام کرتے ہین تو اللہ زلزلہ ڈرانے کو
بھیجتا ہی یہ زلزلہ علامات قیامت سے ہی قرآن پاک مین آیا ہی هو القادر علی ان یبعث
علیکم عذابا من فوقکم او من تحت ارجلکم مجاہد نے کہا مراد عذاب فوق سے چنگہاڑ
پتھر ہوا ہی عذاب تحت سے رجفہ یعنی زلزلہ و خسف یعنی زمین مین دھس جانا ہی یہ دونو عذاب
اہل تکذیب کے لیے ہین انتہی اس آیت سے آفات سماوی و ارضی دونو کا ثبوت ہی عاشق

کی حدیث میں ہی جب لوگ زنا کو حلال کرتے ہیں شراب پیتے ہیں باجے بجاتے ہیں اللہ کو
آسمان پر غیرت آتی ہی زمین سے فرماتا ہی تزلزل کر اگر توبہ کی باز رہے تو خیر ورنہ زمین کو
اونپر ڈھا دیتا ہی اسکو حاکم نے صحیح کہا ترمذی میں ابی ہریرہ سے مرفوعا آیا ہی کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب اوگ فیئی کو دولت امانت کو لوٹ سمجھیں علم اللہ کے
لیے نہ سیکھیں مرد اپنی جورو کی فرمانبرداری کرے ماں کی نافرمانی یار کو پاس بٹھاوے باپ کو
رستہ بتاوے مسجدوں میں آوازیں ظاہر ہوں قبیلے کا سردار فاسق ہو قوم کا انسد ذلیل
ہو مرد کی عزت ڈر سے اوسکے شر کی کیجاوے گانے والیاں باجے ظاہر ہوں شراب پی جاوے
پچھلی امت اگلی امت پر لعنت کرے تو اسوقت تم منتظر رہو لال آندھی ایک بڑے زلزلے
کی جو لگاتار آویگا جیسے ہار کی لڑی ٹوٹ جاوے دانے لگاتار گرنے لگیں اس حدیث میں
خبر دی ہی کثرت زلازل و ریاح سے اس حدیث کا مصداق بخوبی موجود ہی رافضیوں نے
اگلی امت پر لعنت کی اب مقلد لوگ بھی اہل حدیث پر جو سلف صالح اس امت کے ہیں لعن
طعن کرنے لگے فروع کی تقلید کو حق اتباع سنت کو باطل سمجھنے لگے شوہر جورو کے غلام ہیں
اولاد کو ماں باپ سے دشمنی یاروں سے دوستی ہی کمینے سردار ہیں شریعت ذلیل خوار ہی
گانے بجانے شراب پینے زنا کرنے کا جیسا کچھ رواج ہی سبکو معلوم ہی بدمعاشوں کے ڈر سے
اہل صلاح اونکی خوشامد کرتے ہیں مسجدوں میں ٹھٹھا ادہر اودہر کی خبریں کہتے سنتے ہیں اس سے
پایا جاتا ہی کہ اب قیامت لگ بھگ آگئی صبح شام ہی ٹلتے ہے ع اگر امشبی ماند شبی
دیگر نمی ماند ابو نعیم نے حلیہ میں عطا خراسانی سے روایت کیا ہی کہ جب پانچ باتیں ہونگی
تو پانچ آفتیں آوینگی سود کھانے سے خسف و زلزلہ آتا ہی حکام کی خیانت کرنے سے قحط پڑتا ہی
زنا ہونے سے وبا آتی ہی زکوۃ نہ دینے سے مویشی مرتے ہیں اہل ذمہ پر تعدی کرنے سے جنگ
ہوتا ہی ابن عمر نے کہا حضرت نے فرمایا فاحشہ ظاہر ہونے پر رجفہ ہوتا ہی حاکم کے جور کرنے سے
قحط پڑتا ہی اہل ذمہ پر زیادتی کرنے سے دشمن غالب آجاتا ہی اسکو دیلمی نے مسند الفردوس میں

میں روایت کیا ہی ترمذی نے ابو ہریرہ سے نقل ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
قیامت نہ آویگی یہانتک کہ علم قبض کر لیا جاوے زلزلے بہت ہوں زمانہ کم ہو جاوے فتنے
رات دن چہوٹے ہوں فتنے ظاہر ہوں قتل بہت ہو عالم کے نزدیک حدیث مرفوع عبادہ
صامت میں قذف وخسف ورجف کو علامت ہلاک امت کہا ہی حدیث عبداللہ بن حوالہ
میں زلزلہ ارض مقدس کو علامت قرب زلازل وبلایا ودیگر امور عظام بتایا ہی اسکو بہی حاکم
نے مرفوعا روایت کیا ہی حدیث ابی موسی میں ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی
میری امت کا عذاب دنیا میں یہی قتل وزلزلے وفتنے ٹہرایا ہی اسکو ابی داود نے روایت
کیا حاکم نے صحیح کہا ہی احمد ونسائی ودارمی کے نزدیک سلمہ بن نفیل سکونی سے مرفوعا روایت
ہی کہ قیامت سے پہلے سخت مری پڑیگی پس بیچ میں زلزلوں کے سال ہونگے اور حدیث کو
حاکم نے صحیح کہا پہر ابن عمرو سے مرفوعا یوں روایت کیا کہ زمین تمکو لیکر ہلیگی جو مرا سو مرا
بچا سو بچا پیچھلے لوگ اس امت کے رجفت میں پہنسینگے اگر توبہ کی اللہ قبول کریگا اگر پہر وہی
کام کیا تو پہر وہی رجفت وقذفت وحرق وریح وخسفت وصواعق ہوگا قرطبی نے تذکرہ میں
حذیفہ سے مرفوعا روایت کیا ہی کہ ویرانی مصر کی نیل کی خشکی سے ویرانی حبشہ کی رجفہ سے
ویرانی عراق کی قحط سے ہوگی جب زلزلہ ہو تو وعظ کہنا نماز پڑہنا صدقہ بوجوہ بر کرنا مستحب ہے
ابن ابی شیبہ نے مصنف میں شہر سے روایت کیا ہی کہ زلزلہ آیا مدینے میں بعہد آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا اللہ تعالی تم سے رجوع کرنا مانگتا ہی طرف اپنی مرضی کے سو تم رجوع
کرو تایب ہو صفیہ بنت ابی عبید نے کہا زلزلہ کیا زمین نے بعہد عمر یہانتک کہ لڑ جہڑ گئی
پس عمر نے خطبہ پڑہا کہا تمنے کوئی بدعت نکالی ہی جلدی کی ہی اب اگر پہر یہ زلزلہ ہوا تو میں تمہارے
بیچ میں سے نکلکر چلا جاونگا اسکو ابن ابی شیبہ وبیہقی نے سنن میں روایت کیا ہی معلوم ہوا
کہ احداث وابتداع موجب زلزلہ ہی اب جو سنت بدعت ہوگئی اور بدعت سنت ٹہری
اسلیے زلزلے بہی بہت آنے لگے علی بن ابی طالب نے زلزلے میں چہ رکعات چار سجدات

میں پنج رکعات دو سجدے سے ایک رکعت میں پڑھے اسکو شافعی نے ام میں روایت کیا اور
کہا کہ اگر یہ حدیث علی علیہ السلام سے ثابت ہو جاوے تو میں بھی اوسکا قائل ہون بیہقی نے اسکو
سنن میں روایت کرکے کہا یہ حدیث ثابت ہی ابن عباس سے ابن ابی شیبہ نے طریق عبداللہ
بن حارث سے روایت کیا کہ ابن عباس نے زلزلے میں چار سجدات کیے جنمین چھ رکوع کیا
یہ نماز جماعت سے پڑھی عبداللہ بن حارث نے کہا ایک رات زمین نے زلزلہ کیا ابن عباس
نے کہا میں نہیں جانتا کہ تھنے ہی پایا جو ہنے پایا یعنے زمین کا لرزہ کرنا کہا ہان تہنے بھی پایا پھر
صبح کو نکلے نماز پڑہائی طاق تکبیرین کہیں چھ رکوع چار سجدے کیے اسکو سعید بن منصور نے
سنن میں روایت کیا ہو بیہقی کے پاس ابن حارث کی روایت سے یون آیا ہی کہ ابن عباس
نے نماز زلزلہ بصرے میں پڑھی لنبا قیام کیا پھر رکوع میں گئے پھر سر اوٹھایا دیر تک کھڑے
رہے پھر رکوع کیا پھر سر اوٹھایا لنبا قنوت کیا پھر رکوع و سجدہ کیا پھر دوسری رکعت پڑھی
مثل پہلی رکعت کے سو یہ نماز چھ رکعات چار سجدات کی ہوئی پھر کہا ھکذا صلوۃ
الآیات ابن ابی شیبہ کی روایت میں عائشہ سے بسند صحیح یون آیا ہی قالت صلوۃ
الآیات ست رکعات فی اربع سجدات ابن مسعود نے کہا جب تم آسمان سے کوئی
بات سنو تو نماز پڑہو اخرجه البیهقی علقمہ نے کہا جب تم آفاق سماء سے ڈرو تو نماز پڑہو
اخرجه ابن ابی شیبة وسعید بن منصور ابن ابی عروبہ نے کہا لوگ کوفہ میں
یا تمرا کسی چیز سے گھبرائے تو شعبی نے کہا علیکم بالمساجد فانه من السنة اخرجه ابن
ابی شیبة ابوداود و بیہقی نے ابن عباس سے روایت کیا ہی آنحضرت صلعم نے فرمایا جب دیکھو
تم کوئی نشانی تو سجدہ کرو طبرانی کے پاس سمرہ بن جندب سے مرفوعا مروی ہی کہ جب دیکھو تم
کوئی آیت خدا کی تو ذکر اللہ کرو ابن ابی شیبہ نے مصنف میں ذکر کیا ہی کہ شام میں زلزلہ
ہوا عمر بن عبدالعزیز نے لکھا کہ پیر کے دن فلان فلان مہینے میں باہر نکلو اور جو کرسکے تم میں صدقہ
دیکے وہ صدقہ نکالے اسلیے کہ خدا نے کہا ہی قد افلح من تزکی وذکر اسم ربه فصلی

نووی نے شرح مہذب مین لکھا ہی کہ شافعی نے کہا اصح یہ ہی کہ سوای کسوف کے اور نشانیان
مین جیسے زلازل صواعق ظلمت ریاح شدیدہ وغیرہ مین نماز جماعت سے نہین ہی بلکہ اکیلا
نماز پڑھے یہ تو اونکی نص ہی لیکن شافعیہ کا اتفاق اس بات پر ہی کہ تنہا نماز پڑھے دعا و تضرع
کرے [illegible] شافعی نے کہا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ زلزلے مین جماعت
سے نماز پڑھے سو یہ حدیث اگر صحیح ہو تو مین بھی اوسکا قائل ہون اسلیے بعض شافعیہ نے کہا
کہ یہ ایک قول آخر ہی قدیم زلزلے مین اور بعض نے کہا عام ہی سب آیات مین نووی
کہتے ہین کہ یہ اثر علی سے ثابت نہین اگر ثابت ہو تو محمول ہی نماز منفرد پر اسیطرح علی سے
دوسری روایت مین آیا ہی انتہی سیوطی نے کہا قاعدے کے موافق یہ بات ہی کہ اس نماز مین
دن کو چپکے پڑھے رات کو چلا کے یہ تصریح نہین آئی کہ خطبہ بھی پڑھے مگر آنحضرت نے وعظ فرمایا
اور کہا ان ذلکم یستعتبکم فاعتبوہ ہان اگر امام اعظم کے لیے خاصۃً خطبے کو مستحب کہا جاوے
تو کچھ ڈر نہین ہی اسی پر حدیث و اثر محمول ہی زلزلے مین عتق بھی آیا ہی چنانچہ حدیث حاکم
مین گذر چکا اور تصدق کو قیاس کیا ہی صدقہ کسوف پر اور دعا و تضرع تو منصوص ہی منجملہ اذکار
کے تسبیح کرنا مؤکد تر ہی کیونکہ تسبیح و ذکر سے عذاب اوٹھ جاتا ہی تکبیر کہنا قیاس کیا گیا ہی [illegible]
تکبیر پر وقت رویت حریق کے آگ لگنے مین تکبیر کہنے کا حکم آیا ہی اسیطرح آنحضرت پر درود
بھیجنا کہ اس سے ہر بلا و ہر آفت زائل ہوتی ہی اسکو سے دین دنیا کے کام مومنین [illegible]
قضاء کی قاضیخان مین لکھا ہی اگر گھر مین ہو اور زلزلہ آوے تو باہر نکل جاوے اسلیے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ہدف مائل پر گذرے جلدی سے چلے کسی نے کہا کیا آپ قضاء الٰہی
سے بھاگتے ہین فرمایا میرا بھاگنا اللہ کی قضا سے یہ بھی ایک قضاء الٰہی ہی انتہی اس حدیث کی سند
دیکھنا چاہیے کیسی ہی شعیب علیہ السلام کی قوم اسی زلزلے سے ہلاک ہوگئی قال تعالیٰ فاخذتہم
الرجفۃ فاصبحوا فی دارہم جاثمین اسحق بن بشیر نے کتاب المبتدی مین ابن عساکر نے تاریخ
دمشق مین ابن عباس سے روایت کیا ہی کہ جبریل علیہ السلام اوترے اور اوس قوم پر کھڑے ہوکر

ایک چیچہاری جس سے زمین پہاڑ ہل گئی انگلی یا مین بدن سے نکل گئین یہی مراد ہی اس
آیت سے تدبیر ہن کار سنے وقعیات مین لکھا ہی کعب احبار سے کہا جس دن ابراہیم علیہ
السلام نے اپنے بیٹے کو باندہ کر چھری پر ڈالا تاکہ اوسکو ذبح کرین آسمان کا رنگ بدل گیا
زمین پھٹ گئی پہاڑ و زمین زلزلہ ہوا جب چھری گلے پر رکھی ہوش جاتا رہا کر ہی کو بخشش ہو گئی
زمین آسمان پہاڑون نے اپنے رب سے شکوہ کیا سورج اپنی جگہ سے گر گیا فرشتون نے تعجب
و تحیر کیا اگر اللہ کو کسی کا خلیل بنانا پہونچتا تو یہ بندہ لائق خلیل بنانے کے ہی اوس دن سے
اللہ نے ابراہیم کو اپنا خلیل بنایا آسمان مین پکار دیا گیا یا ابراہیم قد صدقت الرؤیا
اسحق یا اسمعیل کا فدیہ ذبح عظیم ٹھہرا

بیان زلازل واقعہ اسلام

گذر چکا کہ زلزلہ عہد رسول خدا و عہد عمر و عہد علی مین آیا اوس وقت ابن عباس یا ہر لوگ سے
طرف سے علی سے کہ یہ زلزلہ آیا اسلیے کہ وہان کے لوگ سود کہاتے تھے عہد ولید بن عبد الملک
مین زلزلے آئے چالیس دن تک ٹھہرے یہ واقعہ صدر دمشق مین ہوا اسکو تماشائی
تاریخ الخلفاء مین لکھا ہی بعضون نے کہا شام مین ۹۴ھ مین آیا عمر بن عبد العزیز کے وقت یہ
زلزلہ شام مین ہوا اسی طرح عہد رشید مین زلزلہ مصر مین آیا اسکندریہ کا قبہ گر گیا پھر ۲۰۳ھ
مین عہد مامون خراسان مین زلزلہ آیا ستر دن تک رہا بہت سے گھر گرے ۲۳۳ھ مین عہد
متوکل دمشق مین زلزلہ ہوا بہت سے گھر ٹوٹ گئے بہت آدمی دبکر مر گئے انطاکیہ تک
پہونچا اوسکو ڈہایا جزیرے تک گیا اوسکو ویران کیا موصل مین پہونچا بہت لوگ ہلاک ہوئے
کہا ہی پچاس ہزار آدمی مر گئے ۲۴۲ھ مین پھر دوسرا زلزلہ عہد متوکل آیا تنبلا مین لکھا ہی کہ
مین کہیا اور پچیس ہزار آدمی ضائع ہوئے آدھا شہر دامغان ٹوٹ گیا یہ سخت زلزلہ تھا
و جرجان و نیشاپور و طبرستان و اصفہان تک پہونچا پہاڑ گر پڑے زمین پھٹ گئی ایک پہاڑ
یمن مین تھا ایک کھیت والون کی زمین سے سرک کر دوسرے مزارعین کی زمین پر جا ٹھہرا

حاکم نے اوسکو گرفتار کرنا چاہا وہ بھاگ کر استنبول مین آیا احمد پاشا وزیر سلطان محمد خان رابع
نے اوسکو پکڑا آخر مسلمان ہو گیا اسیطرح ایک آدمی نے دعوی مہدی ہونیکا کیا وہ قتل کیا
گیا اسیطرح اس سال اخیر صدی سیزدہم ہوا تھا تیرہ سال سے چھاپہ دہم ہجری مین بہت سے زلزلے
بلاد مختلفہ مین ظاہر ہوئے آیات ارضی و سماوی و آفات کونی و مکانی بکثرت واقع ہوئے
یہ سب آفات و آیات و زلازل علامت قرب قیامت ہین بنی آدم سے آج کل جو کام [illegible]
لکھے ہین کہ زلزلہ انتہائی تو کیا ہے اگر فتنہ مہدی کا اعلان ابھی ہوتے ہو تو کچھ دور نہین ہے

زیادہ مت دل ضعیف کو بیقرار کر دہ　　زمین نہ [illegible] دری اک دن یہ زلزلہ دہ

اللہم وفقنا

بقاء اسلام تا قیام ساعت

اگلے زمانے مین پیغمبر قوم خاص کے لیے آتے تھے توحید و حسن عمل کی طرف بلاتے تھے جسنے
مانا وہ اچھا رہا جسنے نہ مانا [illegible] برا رہا ایک وقت مین چند نبی ہوتے تھے کبھی ایک زمانے مین
ایک نبی ایک ہی شہر والون کیواسطے آتا تھا آدم علیہ السلام سے لیکر تا عیسی علیہ السلام یہی
طریقہ رہا ایک طرف تو کارخانہ نبوت کا جاری تھا اسمین کبھی زمانہ فترت بھی بیچ مین آجاتا
تھا کم یا زیادہ دوسری طرف ہنگامہ سلطنت کا قائم تھا اکثر عالم دنیا کے کافر تھے سوا داود
و سلیمان علیہما السلام کے یا الا ما شاء اللہ حکومت متفرق تھی کبھی ایک اقلیم کی کبھی دو اقلیم کی
کبھی ایک قطر کی کبھی دو قطر کی پھر کبھی ایسا بھی ہو گیا کہ بعض لوگون نے مثل بخت نصر وغیرہ ساری دنیا پر قبضہ کر لیا انبیاء
علیہم السلام کو کبھی قوم نے مارا کبھی ملوک نے قتل کیا جب سے اس جہان فانی مین اسلام آیا جو پرانا دین
سارے پیغمبرون کا ہے تا عیسی علیہم السلام ہی ابراہیم علیہ السلام نے اپنی ملت کا لقب
اسلام کا بخشا اور [illegible] وقت حکومت مجوس کی اکثر ممالک [illegible] مین باقی تھے پھر اللہ تعالی نے
زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسلام کو غلبہ بخشا یہانتک کہ کسی جگہ ارشاد ربانی سے
ہوا کسی جگہ تالیف سے کسی جگہ زور تلوار سے بعض ملوک مسلمان ہو گئے اونکا ملک باقی رہا

اُسی نے جزیہ دینا قبول کیا اور بسے صلح ہوگئی بعضی اثر پڑے اُنکی تلوار سے اور بعضی عرفت
دین اسلام سے مسکون میں پہونچ گیا سارا اتمام ہاتھ پر عرب کے تھے اب جنکا نصیب مین ایمان
لانا تھا وہ مسلمان ہوگیا اور بدبخت تھا وہ اپنے کفر یا نفاق پر جما رہا کسی نے چھپکے اسلام
کی بیخ کنی پر وہ مذہب مین چاہی جیسے ابن سبا یہودی نے کسی نے کھلم کھلا مقابلہ کیا مگر غلبہ
اسلام ہی کو ہر جگہ رہا اسی وجہ سارے لوگ روے زمین مطیع اسلام ہوئے یہ حال آخر زمانہ خلفاء
عباسیہ تک اچھا رہا جب سے سلطنت بغداد ٹوٹ گئی اسلام مین سخت غربت آگئی لیکھون
گھرون لگ گیا گھر مین گھوسر پیدا ہوگئی محبت دنیا و کراہت موت سے یہانتک نوبت پہونچی
کہ اکثر ملک کے حاکم غیر مسلمان ہوگئے اب وہ وقت آیا کہ اعداء اسلام یہ چاہتے ہین کہ اسلام کا نام صفحہ زمین
پر باقی نہ رہے چھوٹی موٹی حکومت یا سلطنت یا ریاست کا کیا ذکر ہی انکی نظر مین تو سارے
مسلمان کوئی ہون کہین ہون سب سے زیادہ کھٹکتے ہین سبکا یہی کہنا ہے خاص اسکا ہمیشہ کے لیے
بندوبست ہی سیکڑون ہزارون حیلے و فریب مخفی و ظاہر اس کام کے لیے برتے جاتے ہین
تاکہ مجوس کی طرح ساری دنیا مین حکومت کفر کی پھر دوبارہ ہوجاوے لیکن اس سے کچھ دین
و اسلام باطل نہین ہوسکتا جب پارسی ملوک تمام کرہ ارض کے تھے تب کیا اتباع انبیاء دنیا
مین معدوم ہوگئے گو تھوڑے ہی ہون آیا تیدوکا مروہ نے کیا کچھ واسطے بقاء سلطنت قومی کے
تدبیر نکی ہوگی پھر آخر کو انھین کی سلطنت زائل ہوگئی وہ بھی اسطرح کہ نام و نشان باقی
نہ رہا وکم اہلکنا قبلہم من قرن ہل تحس منہم من احد او تسمع لہم رکزا یہ تمہ
اہل کفر کی حکومت کا ہے اہل کتاب کی داستان سنو سوا دو چار انبیاء کے سارے نبی سب
بنی اسرائیل مین ہوئے حتی کہ عیسی علیہ السلام تک یہی کارخانہ جاری رہا اور سلطنت بھی
بنی اسرائیل کے تھی اسی سلطنت جنکی ایک سلطان سلیمان علیہ السلام ایسے ہوئے کہ جنکا
حکم ہوا جانور وغیرہ مخلوق سب پر یکسان چلتا تھا لیکن پھر نہ وہ حکومت باقی رہی نہ وہ سلطنت

نہ بر باد رفتی سحرگاہ و شام — سریر سلیمان علیہ السلام

باخر ندیدی کہ بربادرفت | خنک آنکہ باد انش و داد رفت

جب خدا نے بنی اسرائیل کی نافرمانیوں پر غصہ کیا اپنا قہر ڈالا اوسدن سے دین و دنیوی شرف سے وہ ابدالآباد تک محروم ہو گئے قرآن شریف مین حضرت عیسی علیہ السلام سے وعدہ کیا ہی کہ تمہارے اتباع سارے اہل کفر پر تاقیامت فائق رہینگے چنانچہ ایفا اوس عہد کا خوب ہوا ہی جتنے سلاطین کفر ہین سب پر نصاریٰ غالب ہین اسلام کی سلطنت کسی جگہہ باقی نہین کہ اونپر دعوی اپنی فوقیت کا کرین برای نام روم مراکش وغیرہ مین جو کچھ حکومت اسلام کی باقی ہی سو اونپر تلبیجھی ہی اگر وہ بھی جاوے تو اسلام کا کیا نقصان ہی وہان نہی کسی اور جگہہ مین اقطار ارض سے مسلمان غلبہ پاکر باویں گے یہ خیال کہ دنیا سے غلبہ اسلام مطلقاً اوٹھ جاویگا یا نام اسلام کا بالکل مٹ جاویگا سو رای خام ہی بس بعینہ جہاد ف کے سارے اخبار سچے ہو سچے نکلنے ہین اوسی نے تو یہ خبر بھی ہمکو دی ہی کہ ہمیشہ ایک گروہ اسلام کسی نہ کسی جگہہ غالب دنیا مین قیامت تک رہیگا پس دعوا اسلام سے فنا اسلام کا اتہام محض بے دلیل ہی نہایت افسوس ہی کہ وہ قوم جسکو دعوی کمال عقل کا نام تدبیر کا اطلاع علم تاریخ کا ہی وہ ایسی فکر سقیم کرے اوسکو ایسا وہم ضعیف دامنگیر ہو عمران بن حصین کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لاتزال طائفة من امتي يقاتلون على الحق ظاهرين على من ناواهم حتى يقاتل آخرهم المسيح الدجال رواه ابوداؤد اس حدیث مین غایت بقا کے خروج دجال کو بتایا ہی سو ابھی تک دجال نہین آیا گو اوسکے نائب ظاہر ہوئے ہین جو اہل اسلام سے جدال کرتے ہین یہ جدال ہین وہ دجال ہوگا یہ بھی معلوم ہوا کہ نرا اسلام ہی باقی نرہیگا بلکہ کسی نہ کسی جگہہ کسیقدر سلطنت اسلام بھی قائم رہیگی اسلیے کہ مقاتلہ کام ملوک کا ہی نہ ہر صعلوک کا دوسری حدیث مین آیا ہی لاتزال طائفة من امتي على الحق ظاهرين لا يضرهم من خالفهم حتى ياتي امر الله رواه ابن ماجه اودو الترمذي عن ثوبان تیسری حدیث مین ہی لا يزال من امتي امة قائمة بامر الله لا يضرهم

من خذلهم ولا من خالفهم حتى يأتي امر الله وهم على ذلك متفق عليه من
حديث معاويه چوتھی حدیث یہ ہے لا یزال طائفة من امتي منصورين لا يضرهم
من خذلهم حتى تقوم الساعة رواه الترمذي عن معاوية بن قرة عن ابيه
وقال هذا حديث حسن صحيح امر الله اور حتى تقوم الساعة کا ایک ہی مطلب ہے
حدیث دوم وچہارم مین لفظ طائفة آیا ہی حدیث سوم مین لفظ امة قائمة وارد ہے
ان حدیثون کو علی بن المدینی وغیرہ نے محمول کیا ہی اصحاب حدیث پر سو کوئی مانع اس
حمل کا نہین ہے لیکن لفظ اس سے زیادہ تر وسیع ہی سو یہ حدیث مبشر ہی ببقاء اسلام و
دگروہ اسلام تا قیام قیامت خواہ علماء راست مراد ہون یا ملوک ملت عرض کوئی یہ چاہے
کہ ہم اسلام کو روئی زمین سے قبل طلوع آفتاب کے مغرب سے گم نام کر دین تو یہ دعوی
نہین ہے بلکہ مرض مالیخولیا یا جنون ہی جتنے قسم تاریخ موافق ومخالف مین یہ معلوم نہ ہوا یہ
کوئی ملت باطلہ بھی ساری دنیا سے مٹ گئی ہو ملت حقہ کا کیا ذکر ہی ہان علیہ سے کا
قلت غیر کے تو ہمیشہ پائی گئی ہے تا زمان نزول مسیح علیہ السلام اور بعد اونکے بھی پایا
رہے گا ہان وقت نفخ صور کا ہوگا او سوقت البتہ ایک ہو بھی ہر دین چہلے سب منے ہی
ہونگے جو اللہ پاک کا نام تک نہ لینگے اسی وجہ سے ان پر قیامت قائم ہوگی اسلام کا وجود
اہل کفر کے لیے یون سمجھو کہ ایک بڑا امن ہی جسدن اسلام نہ ہوا وسیدن پھر دنیا کا نام و
نشان بھی باقی نہ رہے گا دنیا مسلمانون ہی کے طفیل مین قائم ہی اگرچہ ممتتع اور سے
غیر مسلمان ہی ہون اسلیے جب اسلام بالکل نہ رہے گا تو پھر کوئی حالت نہ رہی دنیا
آنے کے لیے ہوگی وما امر الساعة الا كلمح البصر او هو اقرب کا ظہور ہو جاے گا
یہ اسلام وہ دین ہی کہ سوا اسکے کوئی دین اور کو کسی سے پسند و قبول نہین ہوا سارے
پیغمبر اسی دین پر گذرے ہین سارے رسولون کا اسپر اجماع و اتفاق ہی سارے کتب آسمانی
اوسکی تصدیق کرتے ہین اس مسئلے مین اختلاف کا نام بھی نہین یہ قول سعد و ہر حرف

خدا کی راہ مین جان جھونکنا کیا مشکل ہے سمجھے آیت مین ہی قل فادرؤا عن انفسکم
الموت ان کنتم صادقین تو کہہ اب ہٹا دیجیو اپنے اوپر سے موت اگر تم سچے ہو تو معلوم
ہوا مرنے سے کسیکو چارہ نہین کوئی بھی اوسکو ہٹا نہین سکتا ساتوین آیت مین ہی کل
نفس ذائقۃ الموت ہر جی کو موت چکھنی ہے بے مرے کسی کا پیچھا نہین چھوٹتا چھوٹے
بڑے چھوٹے سب برابر ہین مومن کافر سب یکسان ہین اتنی بات ہی کہ مومن کے لیے
موت راحت ہی کافر منافق کے لیے جراحت آٹھوین آیت مین ہی ولیست التوبۃ
للذین یعملون السیئات حتی اذا حضر احدھم الموت قال انی تبت الآن ولا الذین
یموتون وھم کفار اونکی توبہ نہین جو کرتے جاتے ہین برے کام جب تک سامنے آئے
ایسے کو موت کہنے لگا مین نے توبہ کی اب نہ اونکو جو مرتے ہین کفر مین یعنی کافر کے اونکو
کی توبہ جو مرتے وقت تائب ہو قبول نہین

توبہ بار انفس باز پسین درست نیست ۔ تا نفس دگر نرسیدی در شمار ہستند

نوین آیت مین ہی این ما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ جہان کہین
تم ہوگے موت تمکو آ پکڑیگی اگرچہ تم ہو مضبوط برجون مین یعنی کوئی حصن مرنے سے نہین بچا
موت ہر جگہ آتی ہی گھر ہو یا باہر دسوین آیت مین ہے ومن یخرج من بیتہ مہاجرا
الی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ جو کوئی نکلے اپنے گھر سے
وطن چھوڑ کر اللہ و رسول کیطرف پھر آ پکڑے اوسکو موت سو ٹھہر چکا اوسکا ثواب اللہ پر اگرچہ
بڑی فضیلت ہی مرنے کی ہجرت کی راہ مین گیارھوین آیت مین ہی ھو الذی یتوفاکم
باللیل وہی ہی کہ وفات دیتا ہی تمکو رات کو یعنی پھر تمکو اٹھاتا جب وعدہ پورا ہو کو سونا
مرنے کا بھائی ہی اسکی حد صبح تک ہی مرنے کی عمر تک صبح تک ہی رات کو مر کر صبح کو جینا
دلیل ہے اوس بڑے جینے کی جو صبح قیامت کو ہوگا بارھوین آیت مین ہی ولکل امۃ
اجل فاذا جاء اجلھم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون ہر فرقے کا ایک وعدہ

ہی جب پہونچا اونکا وعدہ نہ دیر کرین ایک گھڑی نہ جلدی اللہ نے جسطرح ہر آدمی کے لیے
ایک وقت مرگ مقرر کیا ہی اسیطرح ہر گروہ کے لئے ایک وعدہ ٹھہرایا ہی اوس عہد
تک ایکا اوسکا ہوتا ہی پہر وہ گروہ مٹ جاتا ہی دوسرا گروہ جمتا ہی ہر سلطنت ایک مدت
تک ہی پہر مر گئے ملک دوسرون کو ملا

دو جمعول گذشت نوبت ماست   ہر کسی پنجروز نوبت اوست

تیرھوین آیت مین ہی ولقد اھلکنا القرون من قبلکم لما ظلموا ہم کہپا چکے وہ سنگتین
تم سے پہلے جب ظالم ہوگئے معلوم ہوا ظلم سے موت جلدی آتی ہی چودہوین آیت مین ہے
ھو یحیی ویمیت والیہ ترجعون وہی جلاتا مارتا ہی اوسی کیطرف پہر جاوگے پندرہوین
آیت مین ہے واعبد ربک حتی یاتیک الیقین بندگی کر اپنے رب کی جب تک پہونچے تجکو
موت سولہوین آیت مین ہی وماجعلنا لبشر من قبلک الخلد افان مت فھم الخالدون
نہین دیا ہمنے تجسے پہلے کسی آدمی کو ہمیشہ جینا پہر کیا اگر تو مر گیا تو وہ رہجاوینگے کافر کہتے تہے
یہ دعوم وہام اسی شخص تک ہی جہان یہ مرا پہر کچہ نہین خدا نے فرمایا یہ کیا تم بہی تو مروگے
سترہوین آیت مین ہے ان ھی الا حیاتنا الدنیا نموت ونحیا وما نحن بمبعوثین کچہ نہین
یہی جینا ہی ہمارا دنیا کا مرتے ہین جیتے ہین ہمکو پہر اوٹھنا نہین یہ قول ثمود کا تہا اب بہی دہریہ
نیچریہ اسی کے قائل ہین یہ قوم چنگہاڑ سے مر گئی یہ لوگ اوپر اوپر دنیا کا جینا جانتے ہین آخرت
سے خبر نہین رکہتے اٹھارہوین آیت یہ ہی قل یتوفاکم ملک الموت الذی وکل بکم تو کہہ
مارتا ہی تمکو فرشتہ موت کا جو تمپر مقرر ہی یہ فرشتہ خدا کے حکم سے مارتا ہی اسکے ذریعے
سے ہر جی مرتا ہی انیسوین آیت مین ہی قل لن ینفعکم الفرار ان فررتم من الموت
او القتل واذا لا تمتعون الا قلیلا تو کہہ کام نہ آویگا تمکو بہاگنا اگر بہاگوگے مرنے سے
یا مارے جانے سے پہر بہی پہل نپاؤگے مگر تہوڑے دنون تجنے جسکی قسمت مین موت ہی
وہ بچ نہین سکتا بچا بہی تو کے دن بیسوین آیت مین ہی انک میت وانھم میتون

بیشک تو بھی مرنے والا ہی وہ بھی مرینگے جب خدا کے پیغمبر موت سے نہ بچے تو پھر وہ
کون ہی جو جینے کی طمع رکھے اکیسوین آیت مین ہی اللہ یتوفی الانفس حین موتہا
والتی لم تمت فی منامہا فیمسک التی قضی علیہا الموت و یرسل الاخری الی اجل
مسمی ان فی ذلک لآیات لقوم یتفکرون اللہ کھینچ لیتا ہی جانین جب وقت ہوا اونکے
مرنے کا اور جو نہین مرین اونکی نیند مین پھر رکھہ چھوڑتا ہی جنپر مرنا ٹھہرایا اور بھیجتا ہی اور سرو
ایک ٹھہرے وعدے تک اسمین پتے ہین اون لوگون کو جو دھیان کرین معلوم ہوا نیند بھی
جان کھینچتی ہے جیسے موت اگر نیند مین چھکر رہ گئی وہی موت ہی یہ جان وہ ہی جسکو ہوش ہے
وہ جان اور ہی جس سے دم چلتا ہی نبضین اوچھلتی ہین کھانا ہضم ہوتا ہی وہ موت سے پہلے
نہین کھینچتے بائیسوین آیت مین ہی کم ترکوا من جنات وعیون وزروع ومقام کریم
ونعمۃ کانوا فیہا فاکہین کذلک واورثناہا قوما آخرین کتنی چھوڑ گئے باغ چشمے کھیتیان گھر
خاصے آرام جسمین تھے باتین بناتے اسیطرح اور وہ سب ہاتھ لگایا ہمنے ایک اور قوم کو اسمین
مرنیکے بعد کا حال ہی جو دنیا مین گذرتا ہی فرعون یہ سب چھوڑ کر ابنی اسرائیل کا مصر مین دخل ہوا
تیئیسوین آیت مین ہی نحن قدرنا بینکم الموت وما نحن بمسبوقین علی ان نبدل امثالکم
ہمنے ٹھہرادیا تم مین مرنا اور ہم ہار نہین رہے اس سے کہ بدل لاوین تمھارے طرح کے چوبیسوین
آیت مین ہی قل ان الموت الذی تفرون منہ فانہ ملاقیکم ثم تردون الی عالم
الغیب والشہادۃ فینبئکم بما کنتم تعملون تو کہہ موت وہ ہی جس سے تم بھاگتے ہو سو
وہ تمسے ملی ہے پھر پھیرے جاؤ گے اوس چھپی کھلی جاننے والے پاس پھر جتادیگا تمکو جو کرتے تھے
پچیسوین آیت مین ہی ولن یؤخر اللہ نفسا اذا جاء اجلہا ہرگز نہ ڈھیل دیگا اللہ
کسی جی کو جب پہونچا اوسکا وعدہ چھبیسوین آیت مین ہی خلق الموت والحیوۃ
لیبلوکم ایکم احسن عملا بنایا مرنا جینا کہ جانچے تمکو کون تم مین اچھا کام کرتا ہی یعنی مرنا
نہوتا تو بھلے برے کام کا بدلا کہان ملتا ستائیسوین آیت مین ہی ان اجل اللہ اذا جاء

کلا سوف تعلمون ثم کلا سوف تعلمون الله کا وعدہ جب آپہونچے اوسکو ڈھیل نہوگی اگر تمکو سمجھ ہے وعدے سے مراد موت ہی یعنی مرنے کا وعدہ کم و زیادہ آٹھائیسوین آیت مین ہے فاذا برق البصر و خسف القمر و جمع الشمس و القمر یقول الانسان یومئذ این المفر جب چوندلانے لگے نیور اور گہناوے چاند اکٹھی ہون سورج چاند کہے گا آدمی اوسدن کہان جاؤن بہاگ کر یہ قیامت کا حال ہی جیسے سورج پاس آویگا یا مرنے وقت ایسا معلوم ہوتا ہی اونتیسوین آیت مین ہی کلا اذا بلغت التراقی وقیل من راق وظن انه الفراق والتفت الساق بالساق الی ربك یومئذ المساق کوئی نہین جسوقت جان پہونچے ہانس تک لوگ کہین کون ہی جہاڑنیوالا اوسنے اٹکل کی کہ اب آیا چھوٹنا لپٹ گئی پنڈلی پر پنڈلی تیرے رب کیطرف ہی اوسدن کھچ جانا یہ حال ہی موت کے وقت کا تیسوین آیت مین ہی والی ربك المنتهی تیرے رب کیطرف ہی نہایت ان سب آیتون سے ثابت ہوا کہ مرنا برحق ہی مرنے کے بعد جینا بھی برحق ہی اگر یہ بات قرآن مین نہ آتی تو بھی تجربے سے معلوم ہی کہ ہر چیز کو فنا ہی دنیا کی جتنی خبرین ہین سب مین موت سے زیادہ کوئی سچی خبر نہین کافر دن سے اس تھوڑے جینے کے لیے جسکی مدت آجکل ساٹھ ستر نہایت نوے سو برس سے زیادہ نہین کیا کیا بکھیڑا آرام چین کا سامان صحت تندرستی کا کلا ہی اپنی حسن تدبیر پر کتنا اتراتے ہین قحط نہ پڑنے کے لیے نہرین نکالین دبا نہ آنے کو صفائیان کین اپنی اٹکل مین دنیا کی ہر چیز کا اثر خوب سمجھ لیا مگر ہم جب جانین کہ کوئی نئی جان پیدا کرین کسی جی کو مرنے نہ دین مرنا تو یقینی ہی ایسی کر دکہائین کہ کوئی جی بیمار ہو کوئی دُکھ نہ لگے یا دُکھ کا وقت پہلے سے جان لین یا اور کوئی بلا آسمانی زمینی جو آنی والی ہی اوسکو کسی تدبیر سے ٹال دین یہ تو ہو نہین سکتا باتین بہت بناتے ہین معاد کا انکار کرتے ہین مرنا ایسی چیز ہی کہ جب اوسکو یاد کرو ساری مصیبتین آسان ہو جاتی ہین لکن یاد کرنے والے تھوڑے ہین اسلیے انکو وہ عیش بھی کم نظر آتا ہی جسمین غرقاب ہو رہے ہین

ورنہ موسیقی انکو دنیا کی ہر مصیبت مین وہ چین ملتا ہے جو بادشاہون کو سلطنت میں نہیں
نہین مفلسی و آسودگی رنج و راحت ایک امر اضافی ہی حقیقی نہین وہ کون ہی جسکو شام
تک روٹی نہین ملتی خدا اُسکو رزق نہین دیتا یہ تو زندگی کا دھندا ہی مرنے مین سب برابر
ہین کیا امیر کیا فقیر کیا عالم کیا جاہل قرآن شریف مین فرمایا ہی قد خلت من قبلکم سنن
فسیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبة المکذبین ہو چکے ہین تم سے آگے دستور
سو پھرو زمین مین تو دیکھو کیسا ہوا آخر جھٹلانے والون کا یعنی کافرون کا مقابلہ پیغمبرون
قدیم دستور ہی ہر ملک کی خبر تحقیق کرو تو جانو کہ اون پیغمبرون پر بھی اگرچہ تکلیف گذرے
لکن آخر جھٹلانے والی ہی خراب ہوئے مرگئے عذاب سے مٹ گئے دوسری جگہہ آیا ہی
و کم اهلکنا من قبلهم من قرن مکناهم فی الارض ما لم نمکن لکم و ارسلنا السماء
علیهم مدرارا وجعلنا الانهار تجری من تحتهم فاهلکناهم بذنوبهم وانشأنا من
بعدهم قرنا آخرین کیا دیکھتے نہین کتنی ہلاک کین ہمنے انسے پہلے سنگتین اونکو جمایا تھا ہمنے
ملک مین جیسا تمکو نہین جمایا چھوڑ دیا ہمنے اونپر آسمان برستا اور بنا دین نہرین بہتی اونکے نیچے
پھر ہلاک کیا اونکو اونکے گناہون پر اور کھڑی کی اونکے پیچھے اور سنگت اس سے ثابت ہی کہ اگلی
سلطنتین حال کی سلطنت سے قوت و دولت و عیش مین کہین بڑھکر تھین مگر اونکے گناہون نے
اونکو ہلاک کیا اونکی جگہہ دوسرے لوگ آئے اسیطرح حال ہر دولت کا ہوا کرتا ہی کہ جب گناہ
وظلم حد سے بڑھ جاتا ہی اچانک وہ ہلاک کر دئے جاتے ہین اونکو خبر بھی نہین ہوتی کہ کیا ہوگا
تیسری آیت مین فرمایا ہی قل سیروا فی الارض ثم انظروا کیف کان عاقبة المکذبین
تو کہہ پھرو ملک مین تو دیکھو آخر کیسا ہوا جھٹلانے والون کا دہریئے نیچریہ بھی مکذب ہین انکا آخر
بھی پیچھے آنیوالے دیکھین گے چوتھی آیت مین ہی و کم من قریة اهلکناها فجاءها باسنا بیاتا او هم
قائلون کتنی بستیان ہمنے کھپا دین پہونچا اونپر ہمارا عذاب راتون رات یا دوپہر کو سوتے
یہ دونو وقت سمجھا اوقات عذاب کے ہین ملوک بھی رات کو چھاپا مارتے ہین دشمن بغفلت کا

وقت دلمیل دشمن کے سر پر آگرتے ہین پانچوین آیت مین ہی فلما نسوا ما ذکروا بہ انجینا
الذین ینہون عن السوء واخذنا الذین ظلموا بعذاب بئیس بما کانوا یفسقون پھر
جب بھول گئے جو اونکو سمجھایا تھا بچالیا ہمنے اونکو جو منع کرتے تھے برے کام سے اور پکڑا
گنہگارون کو برے عذاب مین بدلا اونکی بے حکمی کا یعنی عدول حکمی خدا و رسول کا نتیجہ یہ ہے
کہ عذاب سخت مرتے ہین چھٹے آیت مین ہی ولو تری اذ یتوفی الذین کفروا الملائکة
یضربون وجوہہم وادبارہم وذوقوا عذاب الحریق ذلک بما قدمت ایدیکم
ایدی تو دیکھے جس وقت جان لیتے ہین کافرون کی فرشتے مارتے ہین اونکے موہنہ پر اور پیچھے
چکھو عذاب جلنے کا یہ بدلا ہی اوسی کا جو تمنے بھیجا اپنے ہاتھون اس آیت مین کیفیت موت
کفار کا ذکر ہی کہ اونکو یون مارتے ہین خدا بچاوے ساتوین آیت مین ہی ولقد اہلکنا
القرون من قبلکم لما ظلموا وجاءتہم رسلہم بالبینات وما کانوا لیؤمنوا کذلک
نجزی القوم المجرمین ہم کہپا چکے ہین وہ سنگتین تم سے پہلے جب ظالم ہوگئے لائے تھے
اوسکے پاس رسول اونکی کھلی نشانیان وہ ہرگز نہ تھے ایمان لانے والے یون ہی ہم سزا دیتے
ہین ہم قوم گنہگار کو رسول کی بات کو نمانا یہ بھی ایک بڑا ظلم ہی اسکی سزا اسقدر ہوگے
ظالم آخر کو تباہ ہوجاتا ہی کوئی ہو آٹھوین آیت مین ہی ولقد بعثنا فی کل امة رسولا
ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت فمنہم من ہدی اللہ ومنہم من حقت علیہ
الضلالة فسیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبة المکذبین ہمنے اوٹھائے ہین
ہر امت مین رسول کہ بندگی کرو اللہ کی بچو ہڑدنگی سے سو کسیکو راہ دی اللہ نے کسی پر ثابت
ہوئی گمراہی سو پھرو زمین مین تو دیکھو کیسا ہوا آخر جھٹلانے والون کا ہڑدنگا وہ جو ناحق سرداری
کا دعوی کرے کچھہ سند نرکھے اسی کو طاغوت کہتے ہین شیطان زبردست ظالم سب ہی ہین
نوین آیت مین ہی واذا اردنا ان نہلک قریة امرنا مترفیہا ففسقوا فیہا فحق علیہا
القول فدمرناہا تدمیرا اور جب ہمنے چاہا کہ کھپاوین کوئی بستی حکم بھیجا اوسکے عیش کرنیوالونکو

اونہون نے سرکشی کی اوسمین تب ثابت ہوئی اونپر بات سو اوکھاڑ مارا ہمنے اونکو اوکھاڑ کر
اس آیت سے ثابت ہوا کہ عیش وفسق سبب زوال دولت ونعمت وملک وسلطنت ہی
تاریخ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہی کہ جو سلطنت زائل ہوئی اوسکا سبب یہی تھا کہ نشۂ عیش
مین آکر فسق کرنے لگے آخرکار عیش وفسق نے انکو ایسا اوکھاڑا کہ پھر کہین پتا انکا نچلا

بادہ نوشیدن وہشیار نشستن سہل ست — گر بدولت برسی مست نگردی مردی

دسوین آیت مین ہی وتلک القری اہلکناہم لما ظلموا وجعلنا لمہلکہم موعدا
یہ سب بستیان ہین جنکو ہمنے کھپا دیا جب ظالم ہوگئے اور رکھا تھا اونکے کھپنے کا ایک وعدہ
اللہ کے یہان ہر ظالم کے لیے ایک وقت ہلاک کا مقرر ہی اوس وعدے پر وہ ہلاک ہوتے
جلدی یا دیر مین یہ بات نہین کہ ظالم کو ہلاک نہو لوگ ناحق بے صبری کرتے ہین گیارہوین
آیت مین ہی وکم اہلکنا قبلہم من قرن ہم احسن اثاثا ورئیا قل من کان فی الضلالۃ
فلیمدد لہ الرحمن مدا حتی اذا راوا ما یوعدون اما العذاب واما الساعۃ فسیعلمون
من ہو شر مکانا واضعف جندا کتنی کھپا چکے ہم سنگتین وہ انسے بہتر تھے اسباب مین
اور نمود مین تو کہہ جو کوئی رہا بھٹکتا سو چاہیے اسکو کھینچ لیجاوے رحمن لمبا یعنی ضلالت مین یہان
تک کہ جب دیکھینگے جو وعدہ پاتے ہین یا عذاب وآفت یا قیامت سو تب معلوم کرینگے کسکا
برا درجہ ہی کسکی فوج کمزور ہی یہ آیت پوری مصداق ہی حکومت فرقہ ضالہ کی جب مہدی
موعود آجاوینگے یا عیسی علیہ السلام نزول فرماوینگے اوسوقت حال اس سارے مرتبہ وکمزوری
فوج جرار کا معلوم ہوجاویگا ابھی تو کوئی مقابل نہین ہی بارہوین آیت مین ہی وکم اہلکنا
قبلہم من قرن ہل تحس منہم من احد او تسمع لہم رکزا کتنی کھپا چکے ہم ان سے پہلے
سنگتین آہٹ پاتا ہی تو انمین کسی کی یا سنتا ہی اونکی بھنک . . . .

مسافرے برسید از عدم کز وپرسم — کہ پیر چرخ کجا برد نوجوان مرا

تیرہوین آیت مین ہی افلم یہد لہم کم اہلکنا قبلہم من القرون یمشون فی مساکنہم

ان فی ذلک لآیات لاولی النہی سو کیا نہ آئی اونکو سوجھ اس سے کتنی کھیا ہمنے پہلے اونسے سنگتین جنکے پھرتے ہین اونکے گھرون مین اسمین خوب پتے ہین عقل رکھنے والون کو سمجھ ہے اس سے زیادہ اور کیا عبرت ہو سکتی ہی کہ انسان اپنے سے پہلے لوگون کا انجام دیکھے کہ وہ کیون ہلاک ہوئے کسطرح مٹ گئے کیا کیا تھا وہ کام ہم نکرین نہین تو یہ وہی آتش کدے مین ہی سے این سطر جادہ ہا کہ بعصر انوشتہ اند + یاران برفتہ از قلم پنوشتہ اند چودہوین آیت مین ہو فکاین من قریۃ اہلکناہا وہی ظالمۃ فہی خاویۃ علی عروشہا وبئر معطلۃ وقصر مشید افلم یسیروا فی الارض فتکون لہم قلوب یعقلون بہا اواذان یسمعون بہا فانہا لاتعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور سو کتنی بستیان ہمنے کھپا دین وہ گنہگار تھین اب وہ ڈھئے پڑے ہین اپنی چھتون پر کتنے کوئین نکمے پڑے کتنے محل گچکیری کے کیا پھرے نہین ملک مین جو انکے دل ہوتے جنسے سمجھتے یا کان ہوتے جن سے سنتے سو کچھ آنکھین اندھی نہین ہوتین پر اندھے ہوتے ہین دل جو سینون مین ہین یہ ذکر عہد خاتم رسالت سے پہلے کا ہی عاد و ثمود وغیرہا کی بستیون امم کے گھر بارون کا یہی حال ہوا اس امت مین بھی نمونہ اوسکا ابتک موجود ہی عمارات بنی امیہ محلات عباسیہ دولت تیموریہ کو دیکھو سب اوندھے جھوپڑے ٹوٹے گھر نکمی باولیان پڑی ہین ہمین الو بولتے ہین چمگادڑ بستے ہین لکن اکثر خلق دل کی اندھی ہی انکو کسیطرح عبرت نہین ہوتی پندرہوین آیت مین ہی وجحدوا بہا واستیقنتہا انفسہم ظلما وعلوا فانظر کیف کان عاقبۃ المفسدین اونسے بینے ہماری نشانیون سے منکر ہوگئے انکو یقین جان چکے تھے اپنے جی مین بے انصافی و غرور سے سو دیکھ کیسا ہوا آخر بگاڑنے والون کا اسمین شک نہین کہ اسلام کی حقیت انپر سارے اہل عالم پر اس مدت تیرہ سو برس مین ظاہر ہو چکی ہی دلمین سب نے خوب یقین کر لیا ہی کہ یہی دین حق ہی مگر بے انصافی و غرور سے اوسکو قبول نہین کرتے اور اوسکے بگاڑنے مین طرح طرح کی فکر و سعی بجا لاتے ہین جیسا انجام اگلے

مفسدین کا ہوا وہی آخر انکا بھی ہوگا پڑے نام ہین ستولھوین آیت مین ہی وکم اہلکنا من
قریۃ بطرت معیشتہا فتلک مساکنہم لم تسکن من بعدہم الا قلیلا وکنا نحن الوارثین
کتنی کھپا دین ہمنے بستیان جو اترا چکی تھین اپنی گذران مین اب یہ ہین اونکے گھر بسے نہین انکے
پیچھے مگر تھوڑے دن ہم ہی ہین آخر سب لینے والے ستر ہوین آیت مین ہی الم یروا کم اہلکنا
قبلہم من القرون انہم الیہم لا یرجعون وان کل لما جمیع لدینا محضرون کیا نہین
دیکھتے کتنی کھپا چکے ہم ان سے پہلے سنگتین کہ وہ ان پاس پھر نہین آتی سب ہین کوئی نہین جو اکٹھی نہ آوے
ہمارے پاس پکڑے آٹھارہوین آیت مین ہی کم اہلکنا من قبلہم من قرن فنادوا ولات
حین مناص بہت کھپا دین ہمنے انسے پہلے سنگتین پھر لگے پکارنے اور وقت نہ رہا تھا
خلاصی کا انیسوین آیت مین ہی فاہلکنا اشد منہم بطشا ومضی مثل الاولین
پھر کھپا دیے ہمنے انسے سخت زور والے چلی آئی ہی حقیقت پہلون کی بی شبہہ کل اتین
حال کی انسون سے بہت زیادہ سخت ودرشت تھین جب وہی وقت نہ بچین تو انکو
کیا آسرا ہی اپنے بچنے کا مگر یہ اپنے نشے مین چور ہین آنکھ کان کے ہوتے ہوئے بہرے اندھے
ہین بیسوین آیت مین ہی فانتقمنا منہم فانظر کیف کان عاقبۃ المکذبین سو بدلا
لیلیا ہمنے اونسے دیکھ تو آخر کیسا ہوا جھٹلانے والون کا اکیسوین آیت مین ہی والذین
من قبلہم اہلکناہم انہم کانوا مجرمین جو انسے پہلے تھے ہمنے اونکو کھپا دیا وہ تھے گنہگار
بائیسوین آیت مین ہی ولقد مکناہم فیما ان مکناکم فیہ وجعلنا لہم سمعا وابصارا
وافئدۃ فما اغنی عنہم سمعہم ولا ابصارہم ولا افئدتہم من شیء اذ کانوا یجحدون
بایات اللہ وحاق بہم ما کانوا بہ یستہزءون ہمنے مقدور دیے تھے اونکو جو تمکو مقدور
نہین دیے اونکو دیے تھے کان آنکھین دل پھر کام نہ آئے اونکو کان اونکی نہ آنکھین اونکی
نہ دل اونکے کسی چیز مین کہ تھے اوسپر منکر ہوتے اللہ کی باتون سے اولٹ پڑے اونپر جس
بات سے ٹھٹھا کرتے تھے دل کان آنکھ دینے کا یہ مطلب کہ وہ دنیا کے کامون مین عقلمند تھے

لگائی دان تھوڑا رہگیا ہی اگر سودا اچھا ہوا تو دُگنی مزدوری ملیگی بُرا ہوا تو شاید پر کے ہوے نہ
اونہر کے جسطرح ہر انسان کی صورت علیحدہ ہی ایک کی شکل دوسرے سے نہین ملتی گو
ایک ہی قوم و قبیلہ کا بلکہ ایک ہی مان باپ سے پیدا ہوا ہو اسی طرح ہر آدمی کی معاش کا ڈھنگ
الگ ہی ہر کسی کو نئے طرز سے کھانے پہنے کو ملتا ہی گو سب ایک ہی حرفہ کرتے ہون ایسے ہی
حال موت کا ہی کہ ہر کسی کو نئی وضع پر آتی ہی گو سب کے سب بیمار ہو کر مرین یا لڑائی مین
مارے جاوین یا کسی عذاب مسخ و خسف وغیرہ مین گرفتار ہو کر مرین یہ ایک بڑی نشانی ہی
خدا کی قدرت کی ہر شہر روزانہ اس نشانی کو دیکھتا ہی وہ کونسی بستی ہی جہان ایک نہ ایک
کسی دن کسی رات کسی ہفتے کسی مہینے کسی سال مین نہ مرتا ہو جو بوڑھون کی نسبت جوان
جوانون کی نسبت بچے زیادہ مرتے ہین ایسے لوگ کم ہین جو اپنی عمر سے خاطر خواہ متمتع ہون
جو چین سے دیر کرتے ہین وہ انقلاب مین زیادہ پڑتے ہین آسودہ لوگ غلہ رہا جاتی ہین
رہائشین منتزع ہوتی رہتی ہین مفلسون غریبون مین کوئی تجارت سے کوئی نوکری چاکری
سے کوئی امرا کے رشتہ داری سے کوئی کسی طمع کاری وراثت سے کوئی مکر و فریب سے کوئی لُٹ
مال حرام جمع کرنے سے کوئی ظلم و تغلب سے کوئی جاہ و علم و فضل سے آسودگی پر پہنچتا ہی ہمیشہ
حال دنیا کی اسی طور پر چلی آتی ہی یہ سب کچھ تو ہوتا ہی مگر موت سے کوئی نہین بچتا سب
سب آگے پیچھے چلے جاتے ہین ع تانتا لگا ہی ایک یہان سے وہان تک جب تک یہان
مین ہو ان ہی سر کام ہو سکتا ہی ایمان مل سکتا ہی جب مر گئے کچھ تدارک یہان کے حالون کا ہو نہ
نہین کر سکتے بڑی بدبختی سمجھو اوسکی جو اس ذراسی زندگی پر آخرت کو بھول گیا ان ہزارون
نشانیون کو چھوڑ کر ولکنہ اخلد الی الارض کا نمونہ بنا ان سب آیتون کو اگلے سلاطین اگلی
امتون کا آئینہ سمجھو موت کے لیے ایسی فکر کرو کہ یہ جہان جو ایک بیبہا جوہر ہی ہر سانس اوسکے
ایک نعمت ہی رائگان نجاوے کفار کی حکومت فساق کی ریاست امرا کا طغیان دولت کا
نشان ثمود و ہود کا ندے تلک الایام نداولہا بین الناس پر یہ یاد رہے تم سمجھتے ہو گے

دون کو سمیٹ دیا اور چین سے رکھا بندہ نے ثابت کیا اس بات کو ... حال
اور رسالہ مین بطرح ... دفن قبر کا بھی ذکر آیا ہی بعد دفن وقت
... قبر کا ذکر بھی آیا ہی ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ...
... مسلمان ... قبر مین ... لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ...
... یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا
... ایک روایت مین ہی کہ یہ آیت ... عذاب قبر ... مسلمان سے کہتے ہین
... رب میرا اللہ ہی ... دین میرا ... محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ...
... انس کی روایت مین مرفوعا آیا ہی مردے کو دو فرشتے ... بٹھا ...
... اس مرد کے حق مین کیا ... محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ ... گواہی
دیتا ہون اللہ کے بندے ... رسول ہین ... سکو کہتے ہین اپنی جگہہ دوزخ مین دیکھ اللہ نے
اس جگہ کو جنت سے بدل دیا ... تو دونو کو دیکھتا ہی منافق و کافر سے پوچھتے ہین تو وہ کہتا ہی
مین نہین جانتا جو سب لوگ کہتے تھے مین بھی وہی کہتا تھا اوسسے کہتے ہین لا دریت و
لا تلیت نہ تو نے کچھ جانا اور نہ تو نے قرآن پڑھا پھر اوسکو لوہے کے ہتوڑون سے مارتے ہین
وہ ایسا چلاتا ہی جسکو سب آس پاس والے سنتے ہین سوا جن وانس کے یہ حدیث متفق علیہ ہی
لفظ بخاری کی ہین دوسری روایت متفق علیہ ہی ابن عمر سے مرفوعا آیا ہی کہ جب کوئی آدمی
مرتا ہی صبح و شام اوسکو اوسکی جگہہ دکھائی جاتی ہی بہشتی کو بہشت دوزخی کو دوزخ اوس سے
کہتے ہین یہ ہی تیری جگہہ ہی جب تک اوٹھاوے تجکو اللہ دن قیامت کے غرضکہ قبر پہلی منزل
ہی آخرت کی منزلون مین سے اگر یہان بچگیا تو پھر آسانی ہی اگر نہ بچا تو پھر بہت سختی ہی حضرت نے
فرمایا مینے کوئی منظر قبر سے زیادہ وحشت ناک دردمند نہین دیکھا عثمان رضی اللہ عنہ جب
کسی قبر پر کھڑے ہوتے اتنا روتے کہ داڑھی بھیگ جاتی قبر کا ضغطہ ایسی چیز ہی کہ ہر نیک و
بد کو ہوتا ہی سعد بن معاذ جنکے مرنے سے عرش ہلگیا ستر ہزار فرشتے جنازے پر آئے اونکو بھی

کہتے ہین مگر سنا گیا کہ اوسکو اس دعوے سے بالکل انکار ہی غرضکہ صدر اسلام سے دعوی کا اس تیرہ سو برس
مین کبھی صلحا سے کبھی امرا سے کبھی کسی متغلب سے بارہا ہوا ہے اشرار نے یہ دعوے
ملک گیری کے لیے کیا تھا اخیار سے جوش عبادت مین واقع ہوا ہے عوام کا حال یہ ہی کہ جب
کسی شخص سے کوئی دعوی اس قسم کا صادر ہوتا ہی خواہ وہ عالم ہو یا درویش یا امیر یا متغلب
تو اوسکی تصدیق کرنیکو طیار ہو جاتے ہین اوسکے حال و قال کو احادیث نبوت پر عرض نہین کرتے
اگر عرض کرتے تو اپنے خیال سے باطل مین نہ پڑتے یہ بھی دیکھ یا سن چکے ہین کہ جسنے ایسا دعوی
کیا ہی وہ آخر کو ذلیل ہی ہوا ہی اگر یہ مدعی سچے ہوتے تو کچھ بھی تو ان امور کا علم ہوتا جو
وقت ظہور مہدی موعود علیہ السلام کے ہونیوالے ہین تماشا یہ ہی کہ جو سچے مہدی آنیوالے ہین
وہ بھی تو اپنے لیے یہ دعوی نکرینگے بلکہ اونسے بیعت درمیان رکن و مقام کے بالاکراہ لیجاویگی
پھر ہم کسی مدعی مہدویت کو کسطرح کہین کہ یہ وہی مہدی موعود منتظر ہی کلا ولا قوۃ الا باللہ

فصل

جب سے دین اسلام لہو ولعب ٹھہر گیا ہی یار دوستون نے یہ شیوہ اختیار کیا ہی کہ جس غریب مسلمان کو
متقی پایا اوسکا نام مہدی رکھدیا جس امیر کو باغی دیکھا اوسکا لقب مہدی کا بنا ڈالا ظہور مہدی موعود کو
ایک بات مگر اونھون نے سمجھ لیا ہی یہ نہ سمجھے کہ جب تک مدعی کاذب دعوی مہدویت کا کرتے ہین تب تک
تو یہ ہنسی دل لگی بھی کچھ ہی مگر جبکہ مہدی صادق آجاویگا تو اوسوقت کسی سے بھی بجز قبول
واطاعت کے کچھ بن نہ آئیگا

فائدہ

کچھ ہمین مسلمان ہی منتظر مہدی آخر زمان کے نہین ہین کہ لائق مضحکہ ٹھہرین بلکہ ہر فرقے مین
ایک شخص کا اعتقاد ہی اور منتظر کو اپنے دین کا حامی سمجھ لیا ہی یہود دجال کے انتظار مین ہین
عیسائی نزول عیسی علیہ السلام کے پیچھے ترستے ہین ہنود کہتے ہین آخر کلجگ ماکہ مین ایک کلنکی
اوتار ہوگا آشنہ ہوا کیسا برس کا رہیگا شیعہ کہتے ہین مہدی موعود محمد بن حسن عسکری تھے

تو حسنی ہوں ماں کی طرف سے حسینی عباسی ہوں ان سب سے انکا انتساب ہو اور مہدی جو
اولاد عباس سے ہونگے دوسرے شخص ہیں وہ نہیں کہ یہ مہدی موعود ہونیوالے ہیں بعض حفاظ نے کہا
ان کون المہدی من ذریتہ صلی اللہ علیہ وسلم متواترۃ وذلک فلا یسوغ العدول عنہ ولا الالتفات الی غیرہ
کما بیناہ فی الحلیات حجج القدس الجلیل ہن امام مہدی مدینہ میں پیدا ہونگے انکا نام پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ہوگا بیت المقدس کو ہجرت کرکے آوینگے محمد بن حنیفہ نے کہا خراسان
کی طرف سے کالے نشان نکلیں گے لشکر اون کے کرتے سفید ہونگے اس لشکر کا سپہ سالار شعیب
بن صالح نام مولی بنی تمیم ہوگا وہ اصحاب سفیانی کو شکست دیکر بیت المقدس میں آویگا مہدی کی
سلطنت جماویگا تین سو آدمی شام سے اوسکے پاس آوینگے اسکے نکلنے اور مہدی کو حکومت سپرد
کرنے میں بہتر ماہ کا وقفہ ہوگا یہ جو آیا ہی کہ لا مہدی الا عیسی اس حدیث کو ابن حزم نے شاذ
کہا ہی انتہی یعنی پہلے سفیانی دمشق سے نکلیگا جب تین برس ہو لینگے پھر مہدی مدینے سے پیدا
ہونگے مکے میں ظاہر ہونگے انکا اطراف سے ہجرت کرینگے لوگ درمیان رکن و مقام کے
انسے بزور دستی بیعت کرینگے وہ اس بیعت سے ناخوش ہونگے انکی عمر وقت ظہور کے چالیس
برس ہوگی یہ مجدد دین ہیں اسلئے انکا آنا شروع صدی یا آخر صدی پر خیال کیا گیا ہی دس برس تک
آغاز صدی پر اطلاق راس مائۃ کا ہو سکتا ہی یہ بات کسی حدیث میں نہیں آئی کہ کون سی صدی
کے آخر یا اول میں ظاہر ہونگے علماء و صوفیہ نے کشف و الہام و قرائن اخبار و آثار سے جون
جون سی صدی بتائی سمجھے تھے وہ ٹھیک نہیں پڑی سنہ ہجری سے سنہ ١٣٠٠ تک ہر صدی کو محتمل
انکے ظہور کا ٹھہرایا تھا وہ مدت گذر چکی مہدی نہ آئے اب چودہوین صدی کا آغاز ہی دیکھئے اب
بھی آتے ہیں یا نہیں اتنی بات ضروری ہی کہ علامات بعیدہ انکے ظہور کے سب گذر گئے
علامات قریبہ نظر آتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہی کہ وقت ظہور کا اب قریب آگیا ہی واللہ اعلم

فائدہ حلیہ مہدی کا یہ ہی کہ میانہ قد سرخ سفید رنگ کشادہ پیشانی ماتھا چمکتا ہوا ناک اونچی ہونٹ
جیسے روشن تارہ بھوون باریک لمبی الگ الگ گھنی داڑھی بڑی آنکھہ سیاہ چشم سرمگین دانت چمکتے

ہوئے گال پر تل ہوگا قبضہ پر مہر بدن بھاری زرد تو رانون مین کسیقدر بعدہ دو عبا سفید پہنے ہوئے جیسے کوئی
بنی اسرائیل مین کا آدمی ہو رنگ عرب کا سا بدن بنی اسرائیل کا سا مگر تل سیدھی ہتیلی مین تل زبان مین لکنت
بات کرتے وقت جب دیر ہوگی بائین زانو پر ہاتھ مارینگے صورت مین علاوہ سیرت مین مثل رسول خدا صلعم کے ہونگے
بائین ران مین بھی تل ہوگا سر پر بال ہونگے کان تک چالیس برس کی عمر ہوگی یا درمیان تیس چالیس کے یعنے
پینتیس برس یہ خلاصہ ہی ان احادیث کا جو انکے حق مین آئے مین **فائدہ** سیرت مہدی کی یہی ہے
سنت پر عمل کرینگے کسی مذہب کے مقلد نہونگے عمل بحدیث پر متفق کرینگے سفارینی نے لکھا ہی قال اہل
العلم یعمل بسنة النبی صلعم ویقاتل علی السنة لا یترک سنة الا اقامها ولا بدعة الا رفعها یقوم بالدین
اخر الزمان کما قام به النبی صلعم اوله انتہی فتوحات مین اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ علماء مقلد انکے دشمن ہونگے کہینگے
یہ مرد ہمارے دین کو بگاڑتا ہی اگر سامنے اونکی تلوار کے کچھ ڈر انکا نہوتا چار ناچار تابعدار نہونگے [illegible]
جسطرح ذوالقرنین و سلیمان علیہما السلام ساری دنیا کے مالک ہوگئے تھے اسیطرح یہ بھی مالک تمام ملکوں کے ہوجاوینگے
دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دینگے جسطرح وہ ظلم و جور سے بھر گئی ہوگی مال بے حساب دینگے اتنا [illegible] بانٹینگے
کہ کوئی نہ لیگا آسمان و زمین والے انسے راضی ہونگے پرندے جانور وحشی جنگل مین مچھلیان پانی مین انسے خوش ہونگی
انکے وقت مین پانی خوب برسے گا پیداوار بہت ہوگی بہت لڑائیان کرینگے خزانے زمین کے نکالینگے شہر کے
شہر فتح کر لینگے ملوک ہند کو طوق بگردن لشکر کے سامنے لادینگے تین ہزار فرشتے انکی مدد پر ہونگے سب طرف
لوگ انکے پاس آکر ایسے جمع ہونگے جیسے شہد کی مکھیان اپنے سردار کے پاس آکر جمع ہوتی ہین جبرئیل علیہ
السلام مقدمہ لشکر پر میکائیل علیہ السلام ساقہ لشکر پر ہونگے بھیڑیا بکری ایک جگہ چرینگے
بچے سانپ بچھوؤن سے کھیلینگے زہر اثر نکریگا ایک سیر تخم سے سات سو سیر غلہ پیدا ہوگا
سود خواری شراب خواری زنا کاری [illegible] ہوجاویگی عمرین بڑی ہونگی بد لوگ ہلاک ہوجاوینگے
کوئی دشمن اہل بیت باقی نرہیگا ایسا امن ہوگا کہ ایک [illegible] پانچ عورت لیکر اکیلی جا کر حج
کر آئیگی سات یا نو برس [illegible] حکومت کرینگے نکلنے سے تا وفات چالیس برس
رہینگے [illegible] حساب سے تراسی برس کی عمر ہوتی ہی

ہوئین گے تو برس نصاری سے صلح رہیگی اختلاف مدت کا باعتبار تفاوت ظہور و قوت کے ہو
اشاعت ہین چالیس برس کو ترجیح دی ہو سفارینی کا میل خاطر بھی اسی طرف معلوم ہوتا ہو ایک
روایت مین یون آیا ہو من کذب بالمہدی فقد کفر یعنی کوئی کہے کہ مہدی نہ آوینگے
وہ کافر ہو اخرجہ الامام الحافظ ابن الاسکاف باسناد مرضی الی جابر مرفوعا قاله
السفارینی ثم قال قد کثرت بخروجه الروایات حتی بلغت حد التواتر المعنوی
وشاع ذلک بین علماء السنة حتی عد من معتقداتهم انتهی پھر سفارینی نے
یہ کہا ہو وقد روی من الصحابة بروایات متعددة وعن التابعین من بعدهم
ما یفید مجموعه العلم القطعی بخروجه فالایمان بخروج المهدی واجب کما هو
مقرر عند اهل العلم ومدون فی عقائد اهل السنة والجماعة انتهی مہدی کا
انتقال بیت المقدس مین ہوگا عیسی علیہ السلام نماز جنازہ پڑہین گے وہین دفن کرینگے انکا مرنا
اپنی موت سے ہوگا **فائدہ** مہدی کا ظاہر ہونا عیسی علیہ السلام کا اوترنا دجال کا
برآمد ہونا قریب یکدگر ہو اسی لیے سیوطی نے یہ لکہا ہو کہ دجال سر صدی پر نکلیگا جعفر صادق
نے کہا ہو مہدی سالہای طاق مین برآمد ہون گے پہلی یا تیسرے یا پانچوین یا ساتوین
یا نوین سال انتہی اسمین گویا عشرۂ اولی کو سر صدی ٹھہرایا ہو مگر اطلاق سر صدی کا بیس تیس
بلکہ نصف صدی پر بھی ہو سکتا ہو لیکن اسمین بھی شک نہین ہے کہ متبادر لفظ راس المائت
یہی ہے کہ عشرۂ اولی کے ختم ہونے سے پہلے برآمد ہونا چاہیے اب چودہوین صدی آگئی ہے چھ
ماہ گذر گئے ہین اس صدی کا یہ پہلا سال ہے دیکہیے کونسے طاق سال مین تشریف لاتے ہین
بعض اہل تنجیم کہتے ہین اس صدی کے سال ہفتم مین ظہور کرین گے خدا یون ہی کرے لیکن بے
سند صحیح کے اس بات پر پورا یقین نہین ہو سکتا ہے بہت تواریخ غلط ہو گذر گئین صدی نہ آکر سو

سبزہا در ہوس آباد تمنا کردیم   منزل ما ہمہ زہر دانگذر نزدیک ست

انکا آنا عیسی علیہ السلام کا اوترنا ہمارا ایمان ہو خدا کرے کہین جلدی آجادین یہ جھگڑا چک جاوے

نزول عیسیٰ علیہ السلام

انکا آسمان سے آخر زمانے میں اترنا قرآن و حدیث و اجماع امت سے ثابت ہے قرآن
میں وارد ہے کوئی اہل کتاب میں سے نہیں لیکن وہ ایمان لاویگا عیسیٰ پر عیسیٰ کے مرنے سے پہلے
یعنی جب انکا ایک ہی ملت ابراہیم علیہ السلام جو دین اسلام ہے دنیا میں رہیگی یا ہر یہودی اپنے
مرنے سے پہلے جب وہ آخر زمانے میں نازل ہونگے اونپر ایمان لاویگا دوسری آیت میں ہے
… نشانی ہیں قیامت کے آنے کی تو کچھ اس میں شبہ نہ کرو تیسرے حدیث میں قسم کھا کر فرمایا ہے
اترینگے تمہارے درمیان ابن مریم وہ حاکم عادل بنکر صلیب کو توڑینگے سور کو
قتل کرینگے جزیہ نہ لینگے یعنی اسلام کے سوا دوسری چیز قبول نہ کرینگے یہ ہوگا کوئی حزب
دیگر اپنے مذہب پر قائم نہ رہسکیگا یہودی ہو یا نصرانی بلکہ آدمی مسلمان ہو جاویگا یا مارا جاویگا
اس وقت میں مال بہت ہوگا کوئی نہ لیگا ایک سجدہ اوس وقت دنیا وما فیہا سے بہتر ہوگا
عیسیٰ سے امیر اسلام کہیگا آؤ نماز پڑھاؤ وہ کہیں گے نہیں بعض تمہارے امیر ہیں بعض پر یہ اس
امت کی بزرگی ہے طرف سے خدا کے عیسیٰ علیہ السلام یہاں بیاہ کرینگے بچے ہونگے چالیس یا پینتالیس
برس زندہ رہیں گے پھر آنحضرت صلعم کے پاس دفن ہونگے مسلمان انپر نماز جنازہ ادا کرینگے
اسکے مقدمے میں اونتیس حدیثیں آئی ہیں آثار بھی وارد ہیں یہ سب احادیث مہدی و مسیح و دجال
کے متواتر المعنی ہو گئے ہیں امت میں سب کا اتفاق ہے انکے آنے پر کسی ایک نے بھی اختلاف
نہیں کیا مگر فلاسفہ و ملاحدہ نے عیسیٰ علیہ السلام اوس وقت بھی نبی ہونگے مگر تابع ملت اسلام جس طرح
حدیث میں آیا ہے کہ اگر آج موسیٰ جیتے ہوتے تو اون کو کچھ بنتا مگر میری پیروی کرنا افسوس کی
جگہ ہے کہ یہ مقلد اسلام کا تو دعوی کرتے ہیں یہ تو پیروی سنت اسلام کی منکر ہیں انبیا اولی العزم آج اگر
موجود ہوں تو اون کو پیروی ہی کرنا پڑے یہ پیغمبروں سے بھی زیادہ ہوئے خدا جانے ان کو کوئی پروانہ
معافی کا ملگیا ہے یا امام اعظم صاحب رضی اللہ عنہ نے ان کو اتباع سنت سے منع کر دیا ہے ہم قسم
کھا کر کہتے ہیں کہ امام صاحب نے تو ہرگز منع نہیں کیا ہے بلکہ تقلید ہی سے سب کو روکا ہے ہاں

شیخ ابی مروسنے کوئی دستاویز وجوب تقلید کی ان کو حرمت کی ہوگی جس کے بھروسے پرست
دور بدعت سے نزدیک ہوگئے ہیں ومن یکن الشیطان له قرینا فساء قرینا ۔

حلیہ عیسی علیہ السلام

سرخ سفید رنگ سینہ چوڑا سیدھے بال گویا پانی ٹپکتا ہے ابھی حمام میں سے نکلے چلے آتے ہیں میانہ قد

محل نزول

سفید منارہ جو دمشق کی شرق طرف بنا ہے اور اب تک موجود ہے وہاں دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے
پروں پہ رکھے ہوئے اتریں گے جب سر جھکاویں گے ایسا ثابت ہوگا کہ پانی ٹپکتا ہے جب
اونچا ویں گے ایسا معلوم ہوگا کہ گویا موتی جھڑتے ہیں جس کافر کو ان کی ہوا پہنچے گی فی الفور مر جاویگا
سانس وہاں تک جاوے گی جہاں تک نظر جاتی ہے چڑھتے صبح کے اترکر مسجد دمشق کے منبر پر
بیٹھیں گے مسلمان نصاری یہود سب اس کثرت سے جمع ہوں گے کہ اگر کوئی چیز پھینکی جاوے تو ان
سب کے سروں پر رہے نیچے نہ گرے صبح کی اذان کہنے کو تیار ہوگا یہود بوق بجاتے ہوں نصاریٰ
ناقوس پھونکتے ہوں پھر قرعہ ڈالیں گے قرعہ مسلمانوں کے ہی نام پر نکلے گا اذان ہوگی یہود و نصاریٰ
مسجد سے باہر چلے جاویں گے یہ ہمراہ اہل اسلام کے نماز پڑھیں گے عصر کی نماز ہوگی پھر سب کو لیکر
دجال کی طلب میں نکلیں گے صبح ہوتے ہی بیت المقدس میں پہنچیں گے یہاں اقامت نماز صبح
ہو رہی ہوگی امام مہدی امام نماز ہوں گے ان کو دیکھکر پیچھے ہٹنا چاہیں گے یہ منع کریں گے مہدی
کے پیچھے نماز صبح پڑھیں گے پھر دجال کو بیت المقدس میں باب لد پر قتل کریں گے و بعد الحمد اسکے بعد
یاجوج ماجوج ظاہر ہونگے بعض جہلا حنفیہ نے گپ لگائی ہے کہ عیسی مقلد مذہب حنفیہ ہوں گے علی قاری
نے اسکا خوب رد کیا ہے جزاہ اللہ خیرا اشاعۃ میں بھی تقلید عیسی و مہدی پر مذہب حنفی کے لیے
نہایت غصہ ظاہر کرکے یہ بات ثابت کی ہے کہ سوا قرآن و حدیث کے کسی مذہب کے موافق حکم نہ دینگے
قیاس و اجتہاد کرنا انپر حرام ہوگا جو طریقہ اسلام کا قرون ثلثہ مشہود لہا بالخیر میں تھا بے کم و کاست
وہی راہ پر سب کو بزور تلوار کے مجبور کرینگے آج جو بعض علماء سے حدیث خلق کو طرف اس طریقے کے

بلاتے ہیں زبان سے بیان سے دعوت کرتے ہیں تو سارا جہان اون کا دشمن ہو جاتا ہے اگر ہم
اوس وقت تک جیتے رہیں گے کہ مہدی آجاوین یا عیسے علیہ السلام اوترین تو ہم ان حضرات کو سلام
کرین گے کہ اب کہو تم سچے تھے یا ہم اونکو بھی اوس وقت آنے والے کا بہاو معلوم ہو جاوے گا
ایسا ہونا بالکل پر کھل جاویگا سہ

بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت ۔ کہ باکہ باختہ عشق در شب دیجور

یاجوج ماجوج

اسکے نکلنے کا ذکر قرآن و حدیث دونو میں آیا ہے یہ یافث بن نوح کی اولاد ہیں یا ترک ہیں یا دیلم
ہیں مگر پہلی بات زیادہ ٹھیک ہے یہ نکلنے کے ساتھ ہی جب بیت المقدس تک پہنچین گے ایک
کیڑا انمین لگیگا اس وبا سے مرجاوینگے پھر بشر کا غلبہ ہوگا وہ ایک گروہ بادشاہ سے کسی نے کہا
واقعہ زمن عیسوی میں ہوگا مگر صحیح یہ ہے کہ سب نشانیوں کے بعد ہوگا۔

طلوع آفتاب مغرب سے

جب سورج پچھم سے نکلیگا لوگ ایمان لانے لگین گے مگر کیا فائدہ توبہ کا دروازہ اوس وقت
نکلتے ہی بند ہو جاویگا سفارینی نے کہا پہلی نشانی قیامت کی ظہور مہدی کا پھر خروج دجال کا پھر
نزول عیسیٰ کا پھر نکلنا یاجوج ماجوج کا پھر ہدم کعبے کا پھر ظہور دخان کا پھر رفع قرآن کا پھر طلوع
شمس کا مغرب سے ہے یا یہ طلوع پہلے ہو پھر قرآن اوٹھا جاوے تو جب نکلے پھر سورج مغرب سے
اوسی دن یا قریب اوس کے پیدا ہو لیکن یہ ترتیب مرفوع نہیں ہے البتہ اتفاق ہے سورج
آدھے آسمان تک آکر مغرب کو پھر جاویگا پھر عادت کے موافق نکلا کریگا پھر دابۃ الارض برآمد ہوگی
یہ طلوع جو ذکر ہے مذہب اہل ہیئت کو جو قائل ہیں عدم تغیر کے فلکیات میں

دابۃ الارض

اسکے نکلنے کا ذکر بھی قرآن میں آیا ہے یہ مومن کافر سب سے بات کریگا بیضاوی نے کہا ہے
وہی جساسہ ہے یعنی جسکا ذکر حدیث تمیم داری میں آیا ہے یہ شہر قوم لوط یا بعض وادی تہامہ یا کوہ صفا

سے نکلیگا یا صفا یا مروہ سے یا شعب اجیاد سے تین بار اسکے نکلنے کی خبر ہے اور سے کی مومن کے ماتھے
پر لکہدے گا کہ یہ مومن ہے اور سکا مونہہ روشن ہو جاویگا کافر کے ماتھے پر نقش کر دیگا کہ یہ کافر ہے
اور اس کا مونہہ کالا ہو جاویگا یہ جانور ساری دنیا مین پہریگا

دخان

یہ دہوان دابہ کے بعد نکلے گا چالیس دن رہیگا کافرون کی جان لیگا مومنین کو زکام ہوگا
یہ نشانی قرآن و حدیث دونون سے ثابت ہے

ریح

یہ ایک اچہی ہوا چلیگی جس کے دل مین رائی کے دانے برابر بہی ایمان ہوگا اوس کی جان
قبض کرے گی جن مین کچہہ بہی بہلائی نہین وہ باپ دادون کے دین پر جمے رہین گے یہ ہوا
دائین سے شام یا یمن کے چہپنے کی یا دونو جگہہ سے آویگی اسکے بعد زمین مین کوئی نام لیوا اللہ کا
باقی رہے گا انہین پر قیامت قائم ہوگی۔

رفع قرآن شریف

یہ مصحف و دل دونون سے اوٹہہ جاویگا رات کو سووینگے صبح کو کوئی حرف مصحف مین نہوگا نہ
سینون کے اندر بہی یاد نہ رہے گا

آگ کا نکلنا

یہ آگ عدن کے کنوے کی تہ سے نکلیگی لوگون کو گہیر کر زمین محشر کی طرف لیجاویگی کسی نے کہا
حضرموت سے نکلیگی یہ شہر بہی عدن سے قریب ہے اوس وقت سب کو چاہیے کہ شام کی طرف
چلے جاوین کسی نے کہا وادی برہوت سے برآمد ہوگی دن کو چلے گی رات کو تہم رہیگی کسی نے
کہا حبس سیل سے نکلے گی حاصل سب کا ایک ہے اسلیے کہ یہ سب مواضع زمین عدن مین ہین مگر حبس
سیل قریب مدینے کے ہے سو وہان ہی جا پہنچے گی رہنے والون کو وہین سے ظاہر ہوگی وہ سمجہین گے
کہ یہین سے نکلی ہے کہین سے بہی نکلے غرضکہ ساری زمین مین پہیل جاویگی آٹہہ دن مین ساری

جنت اوسی کو ملیگی جس کا ایمان دنیا مین درست تھا قرآن وحدیث کے موافق عمل کرتا تھا
کسی مولوی درویش کی خانگی راہ پر نہ چلتا تھا علم نافع کے ساتھ عمل صالح بھی کرتا تھا عبادت
مین کسی کو خدا تعالیٰ کا شریک نہ ٹھہراتا تھا نہ الوہیت مین نہ ربوبیت مین ان الذین امنوا
وعملوا الصالحات کانت لهم جنات الفردوس نزلا خالدین فیها لا یبغون عنها حولا
الی قوله قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الهکم اله واحد فمن کان یرجوا لقاء ربه
فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادة ربه احدا اصل نجات دو باتون پر موقوف ہے ایک
اخلاص عقیدہ پر جو ہر طرح کے شرک خفی وجلی سے پاک ہو دوسرے عمل صواب پر یعنی وہی ہے
جو موافق سنت صحیحہ کے ہو جس کو خوبی تقدیر سے یہ دونو باتین ہاتھ لگ جاوین تو پھر اوس کا دونو
جہان مین بیڑا پار ہے انشاء اللہ تعالیٰ ورنہ وہ قبل قیامت و بعد قیامت [illegible]

وخواہی

الٰہی اب تو قیامت بھی قریب ہے　　یا الٰہی استقامت ہو نصیب

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین
وصلی اللہ وسلم علی سید المرسلین وآله
الطاہرین وصحبہ الاکرمین الانجاب

خاتمہ طبع کتاب

الحمد للہ والمنۃ کہ سرنامہ آگہی اہل روزگار سرشتہ بینش دانشوران تحقیق شعار یعنی یہ رسالہ
نامی موسوم بہ حدیث الغاشیۃ عن الفتن الخالیۃ والفاشیۃ تالیف جدید رنگینہ
خامہ فیض شمامہ گل سرسبد گلستان سیادت گوہر آبدار عمان نقابت ہوشمند [illegible] آگاہ
دانش پسند حقیقت دستگاہ عالی پایہ متواضع طینت دیانت مایہ درایت سرمایہ بہار
آرائی حدیقہ معانی چراغ افروز شبستان روشن بیانی مردم شناس مروت اساس

ابجدی سخن آور زہی انجمن **سید محمد عبد الحی** ادام اللہ بن حکیم سید محمد عبد الرزاق مرحوم بن سید فتح سے علی مغفور ساکن قدیم ہنسوہ ضلع فتحپور نسوہ الہ آباد مطبع بدیعی مین باہتمام مولوی محمد بدیع الدین اوائل ماہ ربیع الاول ۱۳۰۱ ہجری نبوی طبع سے آراستہ ہوکر شائع خاص و عام ہوا اور مطبوع طبائع حق پسندان انام ⁂

تاریخ طبع

سید عبد الحی سیادت انتساب — رات دن ہی جسکو شغل علم و فن

علم دین کا ابتدا سے انتہا — راز وحدت کا ادا ہی سے موتمن

وہ افادت کوش جس سے ہند مین — پھیلتا ہی سلسلہ شیخان مین

رہنمائے خیر جسکے ہاتھ پر — کرتے ہین غارت سے توبہ راہزن

اہل دلکو اوسکے باغ خلق مین — سبزہ سے آتی ہی بوئے نسترن

قال اوسکا یون مطابق حال سے — ٹھیک ہو جیسے بدن پر پیرہن

یون ہی دستار فضیلت زیب سر — جیسے کھلتا ہو کسی پر بانکپن

کرتے ہین طرز تواضع پر مدام — غائبانہ مدح شیخ و برہمن ⁂

اوسکی محفل مین نظر آتا ہی رات — آفتاب اک شمع اور گردون لگن

تربیت نے اوسکے بخشا باغ مین — سبزہ کو نشو و نمائے نارون

محبت ہر دل مین ہی اوسکی سبب — عشق اصحاب و ولائے پنجتن

دم بھر اوسکے پاس جو بیٹھے اوسے — لطف خلوت کا دکھائے انجمن

طرفہ تاریخ فتن لکھی کہ ہے — مایۂ آگاہی اہل زمن ⁂

شرح اون فتنون کی کہتے ہین جنہین — حشر کے آثار آثار محن

دیکھنا فتنے وہ شے ہین کسقدر — جیسے دکھلا دُون زمانے کا چلن

غور سے دیکھین اگر اہل نظر — نشۂ غفلت کا ہو آنکھون سے ہرن

بھی تو اس دار فنا مین پھر سکے
دیکھنے سے اس کے کہتا ہی تمام
مصرع تاریخ طبع ای خامہ کہہ

دل لگا کر سمجھ لین مرد و زن
راز اخبار رسول ذوالمنن
شرح دبدبۂ علم حال فتن

قطعۂ دیگر تاریخ طبع کتاب

ہر آن حرفیکہ در گفتن نیامد
کدام از طبقۂ اسلاف و اخلاف
زفیض مبدء فیاض گفت
مسلم چون نباشد گفتہ او
مولف حرف حرف این صحیفہ

ابطرز نیک مولانا ی من گفت
چنین حالات آشوب زمن گفت
زبانش ہر چہ زین وادی سخن گفت
کہ از آیات و آثار و سنن گفت
ز القای خدای ذوالمنن گفت

بمن تاریخ طبعش ہاتف غیب
عدیم المثل احوال فتن گفت
۱۳۰۱ ھ

قطعۂ دیگر تاریخ طبع

ہو تراب آج ترا مثل زمانے مین نہین
سکہ عالم مین ترے فضل کا بیٹھا کیسا
آج تیرے سے کمالات مین کسکو حاصل
تبحر کوئی اٹھاتے کو سوئے علامہ
علم کے فضل کے انشا کے ہنرمندی کے
کچھ تری خوبی تقریر ہی مشہور نہین
کیسی دلچسپ لکھی ہی یہ کتاب نادر

ششدر اہل سخن تجھسے ہیں کیسے کیسے
مٹ گئے سب کے ترے سامنے دعوی کیسے
مین کسی شخص کو مانون ترے آگے کیسے
کو بکو ہین ترے اوصاف کے چرچے کیسے
حل ہوئے آج تری ذات سے عقدے کیسے
حسن تحریر کے عالم مین ہین شہرے کیسے
آئینہ ہو گئے اسلام کے فتنے کیسے +

جسقدر گزرے ہیں مہدی و نبی مصنوعی — حال ایک ایک کا تفصیل سے لکھے گئے ہیں
آپ ہی آپ جو مہدی و نبی بن بیٹھے — واقعی کیسے دغاباز تھے بوئے گئے
گئے ایجاد زمانے میں مذاہب صدہا — ڈالے اشرار نے اسلام میں رخنے کیسے
کیا پراشوب ہیں حالات شروع بدعات — سننے والوں کے جگر دستے ہیں پکڑے کیسے
سچ تو یہ ہے کہ بہت خوب لکھی ہے یہ کتاب — دلنشین لفظ ہیں اوسپہ ہیں فقرے کیسے

لکھی بیٹے کی یہ تاریخ جمیل احمد نے
بیٹھے ہیں قوم میں اسلام سے فتنے کیسے

صحت نامہ حدیث الغاشیہ

صفحہ	سطر	غلط	صواب	صفحہ	سطر	غلط	صواب
۲	۱۵	بساہی	بستاہی	۲۵	۵	سرافگندی	سرافگندگی
۸	۸	زیون	زیتون	״	۱۹	برابابی	ٹبرابابی
۹	״	توہید	توحید	۲۶	۱۵	انیسا	انبسا
۱۵	۱۵	جیسے بالینوس اسطو	+	״	۲۱	اسکے	انکے
۱۶	۱۱	قدماد	قدمای	۲۷	۲	چھہ سو اکاون	سات سو ایک
۱۷	۲	چون	چون وپانچوان	۲۹	۳	اسکو	انکو
۱۹	۱۶	یاڑپر	پہاڑ پر	۳۰	۱	اورکہ	اورکیا
״	۲۱	نسابین	نشابین	״	۴	بچاسے	بچاس سے
۲۱	۱۹	ماموں	سسرال	۳۲	۱۴	گنوسکے	گنوسکے
۲۴	۱۴	موسے	ہوسے	״	۲۱	بچاپس	بچاس ہزار
۲۵	۱	اکا	انکا	۳۵	۴	ہی	ہیں

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳۵	۱۶	کیتی	گنتی	۸۳	۱۷	عجب	عجب
۴۱	۱۶	تحریم	تسلیم	۸۵	۱۲	باکسہ	یا ایک
۴۴	۵	عروک	مزدوک	۹۲	۹	شبہی	شبہی شیخ
۵۰	۱۵	چونتیس	چونتیس	۹۴	۱۸	محفل کرنا	محفل کو بد بخت کہنا
"	۱۶	تقریباً	تقریباً	۹۷	۲۰	اوسیین	اوسمین
۵۱	۳	یعنی	بعد	۹۸	۱۷	انہین	ان دومین
۵۱	۸	وسیلہ	وسیلہ عزیت	۱۰۳	۱۱	اوزبی	اوتری
۵۳	۱۳	کاتب	بعض اکابر کاتب	"	۲۱	اوٹھالی	اوٹھالیے
۵۶	۵	یکجا یہ	یکجایہ	۱۰۷	۱۲	نهون	نهو
۶۳	۲	تیس	تینتیس	۱۰۹	۱	تفاوت	تفاوت
۶۵	۱۸	وہان	تیرھین	"	۱۲	صحت	صحبت
۶۶	۶	ہیرودس	ہیرودس	"	۱۴	نمودہ اند	نمودہ
۶۸	۱۰	باتین	یاتین	۱۱۱	۱۵	بہ عذر	یہ عذر
۶۹	۷	سیپنے	سپیلے	۱۱۴	۲	انکی	انکا
۷۱	۱۹	خرزر	خزر	۱۱۵	۱۰	اسلئی	اسی لیے
۷۶	۱	سلطان	خلیفہ	۱۲۲	۲۱	جوزی	جوزیہ
"	"	بغدادہ	بغداد	۱۲۵	۱۰	وجدیہ	وغیرہ
"	۳	سلطان	خلیفہ	"	۲۰	فارسی	فارسی الاصل
۷۷	۲۱	شافقہ	مشاقہ	۱۲۶	۴	پارسیون	فارسیون
۸۲	۱۵	تحریم	تجسیم	۱۴۳	۱۵	عُل	جُل
۸۳	۸	ہفتم	پنجم				
۸۳	۱۴	افرلقیہ	افریقیہ				

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۴۳	۱۶	صحابہ	صحابہ وغیرہ	۱۹۳	۱۰	میراشا	میراثہ
۱۵۱	۲۱	خرتہ	خزرر	۱۹۶	۱۴	بجنے	بچنے
۱۵۲	۲	میری	میری بعض اکابر کے	″	۱۸	تقتنے	شقتنے
″	″	اجداد	اونکے اجداد	۲۰۳	۱۲	بھاکنا	بھکنا
۱۵۹	۲۱	ایک	اہل	″	۱۵	بہتا ہی	رہتا ہی
۱۶۰	۲	اشتی	اشتی	۲۰۵	۴	آزادی	ارادی
۱۶۸	۸	بیٹھے	بیٹیے	۲۰۵	۱۲	واقی	واقعی
۱۷۰	۱۹	دین	میں	۲۰۹	۱۱	سلام	اسلام
″	۲۰	المحمدیۃ	المحمدیہ	۲۱۰	″	بہاخط	حافظ
″	۲۱	تھی	تہی	۲۱۱	۱۲	گرد	گردیت
۱۷۳	″	سرہم	اسرار ہم	۲۱۷	۸	اعتمادہ	اعتقادہ
۱۸۲	۹	نصر	قصر	″	۹	حوض	عوض
۱۸۷	۱۰	اسی	رائی	۲۲۰	۱۴	ہیں	ہی
۱۹۰	۱۲	کسکا	کسیکے	″	۱۶	مسم	مستقیم
۱۹۱	۷	چارد	چارۂ	۲۲۲	۴	حذ	حد
۱۹۲	۸	بکریون	بکریون	۲۲۵	۱۴	زاہب	ذاہب
۱۹۳	۲	امام	دوام	۲۲۷	۱۸	روزد	روزہ
″	۴	جیب	جیب	۲۳۱	۴	ہوئی	ہوتی
″	۵	موا امین مالک بن انس	موطا امین انس بن مالک	۲۳۲	۱۴	کرو قبدل	کرو قبول

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
٢٣٢	١٧	براہ بر	برابر	٢٦٣	١٧	مین نی	میرے ایک بزرگ نے
٢٣٣	٥	بستہ ہو	بستہ ہو	٢٦٤	١٢	تہ	مین
〃	٨	بتدہ	بوندہ				
〃	١٧	کرنی	کرنی کی	٢٨١	〃	سرنہاین	سرنہاین
〃	١٩	حرام	حرام ہی	٢٩٠	٩	داقی	واقی
٢٣٤	١٨	دیا	دینا	٢٩٢	١٠	سنہ ١٣	تیرہوین صدی
٢٣٥	١٥	جوبجہہ	جہوبجہہ	٢٩٣	٢١	المتفرین	المنفرین
٢٣٧	〃	جہاد کیا	جہاد کیا	٢٩٦	١٥	و	جو
٢٤٥	١٢	ضدہا	صدہا	〃	١٨	دادیلا	وکلا دید
٢٤٧	٤	دام	وام	٢٩٨	١١	ہماے	ہمارے
٢٥١	١٧	اون سے	اون سے	٢٩٩	١٧	مفوضہ	مقبوضہ
٢٥٢	٢٠	سہ	یہ	٣٠٢	١٤	خلیفہ	خلیفہ یا
٢٥٦	٥	فقل	فصل	٣٠٤	٥	رو	روس وسلطان
〃	١٩	حو	جو	٣٠٦	〃	تہا	تہی
٢٥٩	٦	ہوی	ہوئی	٣١٠	١	سودان	سودانی
〃	١١	مانی	زمانی	٣١٣	١	نقل ہے	نقل کیا ہی
〃	١٤	یمن	مین	〃	٤	تقبیل	تفضیل
٢٦٩	١٣	جا	چا	٣١٧	١٤	تہا	رہا
٢٧٠	٢	سے	جیسے	〃	١٥	سنہ ١٠٥٩	سنہ ١٥٠٩ع
〃	٥	ردبدل	رذیل	〃	١٧	سنہ ٦٣ع	سنہ ٦٣ ہجری

صفحہ	سطر	خطا	صواب
٣١٣	١٨	ششتام	ششتابجری
٣٢٦	٣	یوتچیں	یوتچز
٣٣١	١٩	اسمین	اسمین کیہ
″	٢٠	اسمین کیہ	لمین
٣٣٥	١	سن	اسن
٣٣٦	٥	جیشو	جیشی
٣٤٠	٣	قبرکی	قبرت

کیفیت مناظرہ شہر مرزاپور

بتاریخ ۷ ذی الحجہ ۱۳۰۱ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً علی النبی الکریم

اما بعد راجی الی رحمت اللہ المجید محمد سعید بخدمت ناظرین با انصاف کے گذارش کرتا ہے کہ شہر مرزاپور مین چند آدمیون کے دلونمین ولولہ عمل بالسنت کا پیدا ہوا باعث ترغیب اس کمترین کے یہ ولولہ روز بروز افزون ہوا جسے چند آدمیون نے عمل سنت آمین بالجہر و رفع الیدین کو شروع کیا ملا عارف صاحب مدرس مدرسہ وکٹوریہ واقع تاڑیپوریان متبعین سنت کو کہتے تھے کہ آپ لوگ کیون آمین بالجہر کہتے ہین رفع الیدین کرتے ہین یہ ہر دو فعل ابتدا اسلام مین تھے پھر منسوخ ہو گئے آمین آہستہ کہنے کی احادیث صحیح ہین ایسے ہی عدم رفع کی بھی آپ لوگ جس عالم کو چاہین بلوائین یہ گفتگو ملا صاحب کی سنکر بعض لوگون کے دلونمین شبہہ واقع ہوا مرزاپور سے مجھکو لوگون نے لکھا کہ ملا صاحب یون فرماتے ہین مین نے اون صاحبون کو جواب لکھ بھیجا کہ یہ سب باتین غلط ہین آمین خفیہ کہنے کی کوئی حدیث صحیح نہین اور نہ عدم رفع کی پھر میر دیدار علیصاحب و عبدالغفور خانصاحب نے مجھکو لکھا کہ آپ ضرور آئیے کیونکہ ملا عارف صاحب یون نہین مانتے اور بار بار کہتے ہین کہ تم کسی اپنے مولوی کو بلاؤ

اور آپ قبل نماز عید الضحی کے آئے کیونکہ بعد نماز عید الضحی کے ملا صاحب غازیپور کو تشریف
لے جاوین گے اگرچہ اس حقیر کو چند عذر ایسے دامنگیر تھے کہ جنکی وجہ سے سفر کالمتعذر تھا
مگر احقاق حق و ابطال باطل کو سب سے مقدم رکھکر یہان سے مع دو طالب کے بتاریخ
۶ ذی الحجہ یوم شنبہ کو روانہ مرزاپور ہوا وہان پہنچتے ہی ایک اشتہار جسکا خلاصہ یہ ہے (کہ
گروہ اہل حدیث کا ہی ناجی) ہے اہل حدیث قدم بقدم سلف امت کے چلتے ہین افعال
شرک و بدعات سے خود بھی بچتے ہین دوسرونکو بھی بچنے کی ترغیب دیتے ہین جب
ان کٹملون نے دیکھا کہ اہل حدیث کی رفاقت سے تو دنیا وصول نہین ہوتی تو انپر
صد ہا طرح کے عیب لگائے اور افترا باندھے حالانکہ اہل حدیث ان افتراون سے منزلون
دور ہین اہل حدیث تو عاشقان رسول ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ادنی ادنی سنت پر
جان دیتے ہین دیکھو آمین بالجہر و رفع الیدین و ہاتھ سینہ پر باندھنا سورہ فاتحہ
خلف امام پڑھنا یہ ایسی چیزین ہین کہ حضرت صلعم نے انکو کبھی نہین چھوڑا وقت انتقال
تک آپنے انپر عمل فرمایا اور بعد آنحضرت صلعم کے حضرت ابوبکر صدیق رض و عمر فاروق رض
و علی مرتضی رض و اکابر صحابہ رض کا انپر عمل رہا یہ کٹملا جھوٹی جھوٹی اور ضعیف حدیثین لوگونکو
سنا کر ان افعال صحیحہ ثابتہ آنحضرت صلعم سے امتیان رسول کو باز رکھتے ہین خصوصا
اس شہر مرزاپور مین مولوی ملا عارف صاحب لوگونکو خوب ہی بہکاتے ہین چنانچہ آجکل
اس شہر مین وہ لوگونکو پٹی دے رہے ہین یہ خیرخواہ امت رسول صلعم بھی اس شہر
مین واسطے احقاق حق و ابطال باطل کے آیا ہے اور ۲ دن یہان رہیگا اس درمیان مین
جو صاحب چاہین تحریری تقریری گفتگو مسائل مذکورہ مین کرلیوین ہمکو حق بات کے
ماننے مین کچھ انکار نہین ہے مگر گفتگو مین ان شرائط کا پاس ضرور ہے اول کوئی
لفظ زبان یا قلم سے غیر مہذبانہ نہ نکالین دوم اگر تقریری گفتگو ہو تو دس آدمی فہمیدہ
اسطرف کے دس اسطرف کے زائد نہونے چاہیے کیونکہ زائد آدمیون مین خوف دنگا کا ہے

سوم اگر مجمع عام مین گفتگو کرنا چاہین تو ایک درخواست حاکم ضلع کے پیش کرین کہ ہم لوگ
ایک مذہبی مسئلہ مین گفتگو کیا چاہتے ہین خوف دنگا کا ہے سرکار سے بذریعہ پولیس
کے امداد ملے چہارم جو بات زبان سے کہین وہ لکھی جاوے تاکہ پھر اوس سے پھرنے
نہ پاوین پنجم جس مسئلہ کو ثابت کرین کسی کتاب معتبر کے حوالہ سے ثابت کرین ششم
سوائے دو شخصون گفتگو کرنے والون کے تیسرا نہ بولے ہفتم جس مسئلے مین گفتگو شروع
ہو جبتک وہ گفتگو نہ تمام ہو دوسرے مسئلہ مین گفتگو نہ کیجاوے ہشتم جو ان شرطون
کے خلاف کرے وہ مجرم سرکار ہو فقط المشتہر محمد سعید مہتمم و مدرس مدرسہ اسلامیہ بنارس
(علاوہ اگر وارد حال شہر مرزاپور محلہ واسلیگنج مکان ظہور احمد صاحب —) مین اس
اشتہار کو یہان سے طبع کرا کر اپنے ہمراہ لے گیا جاتے ہی اوسکو جابجا چسپان کرادیا اور
کچھ تقسیم کرادیا عرصہ ایک گھنٹہ مین تمام شہر مین شور ہو گیا لوگ جوق جوق آنے لگے
ملا صاحب نے چند آدمیونکو روانہ کیا کہ گفتگو کس جگہہ ہوگی اور کب ہوگی مین نے جواب دیا
کہ اشتہار مین اسکا جواب لکھا ہے مکان تعین وقت ہو آٹھ بجے صبح سے کل گفتگو ہو پھر
ملا عارف صاحب نے پیغام بھیجا کہ گفتگو جامع مسجد مین ہوگی اور مجمع عام مین مین نے
عرض کیا کہ مجمع عام مین آسی شرط مذکورہ مندرجہ اشتہار کا پاس چاہیے یعنی انتظام
پولیس کا ہو پھر شب بھر امن رہا کوئی آدمی نہین آیا صبحکو ملا صاحب نے بعد اکبر علی صاحب کے
بڑا دھوم کیا ہزارہا خلقت جمع تھی لوگون نے مجھسے آکر کہا کہ بعض آدمی آمادہ فساد
ہین آپکے ساتھ بہت کم آدمی ہین کوئی اسکی تدبیر مناسب کیجیے بعض احباب نے فرمایا
کہ مولوی فرزند علی صاحب جو اس شہر کے مسلمانون مین بہت معزز گنے جاتے ہین اور
آدمی انصاف پسند ہین آپ اون کے یہان جائیے اگر وہان گفتگو ہوئی تو خوف دنگہ و فساد کا
نہوگا مجھکو بھی یہ صلاح بہت بھلی معلوم ہوئی اسیوقت مکان مولوی فرزند علی صاحب کا
راستہ لیا مکان پر پہنچکر مولوی صاحب سے ملاقات کی جناب ممدوح نے میری بہت تواضع کی

اور نہایت خاطر سے پیش آئے واقعی مولوی فرزند علیصاحب کی خوش اخلاقی قابل العزیف
ہے مین جناب کے اس حسن اخلاق کا نہایت ممنون و مشکور ہون اللہ تعالی جناب کو
ایسی ہدایت کرے جو ایصال الی المطلوب کی ہو فی الجملہ مین نے مولویصاحب سے ایک
مختصر تقریر کی جسکا خلاصہ یہ ہے کہ ہمیشہ سے مجھکو یہی فکر رہا کہ اتباع نبوی ہر بات مین کیا جاوے
خصوصاً نماز مین کہ افضل العبادت سے ہے نماز مین آنحضرت صلعم نے ہمیشہ آمین بالجہر
فرمایا اور رفع الیدین کیا کسی حدیث صحیح یا حسن مین یہ نہین وارد ہوا کہ آنحضرت صلعم
آمین کو آہستہ سے کہا ہو یا رفع الیدین نہ کیا ہو اب ہم سب مسلمانونکو آپ کی پیروی
اس بارہ مین بھی کرنی چاہیے آپ نے فرمایا کہ ملا عارف صاحب بھی کتابین لائے ہوے ہین
اور آپ کے خلاف وہ فرماتے ہین مین نے کہا کہ آپ انکو اسجگہہ بلائین ابھی آپ کے سامنے
فیصلہ اسکا ہو جاتا ہے آپ نے پہلے تو فرمایا کہ گفتگو سے کچھ نفع نہین مین نے عرض کیا
کہ ملا صاحب کو جب اصرار ہے تو مجھ سے بھی رہا نہین جاتا آپ نے کہا تو بسم اللہ اسیوقت
ایک آدمی آپ نے ملا عارف صاحب کے بلانیکو روانہ کیا اور مولوی عبد الاحد صاحب
مدرس مدرسہ اسلامیہ مرزاپور کو بھی بلایا ملا صاحب اپنے کتب کو لیے ہوئے مع چند
حواریون کے پہنچے مولوی فرزند علیصاحب نے ملا صاحبکو دیکھکر یہ دو انتظام کر دیے
اول یہ کہ زائد آدمی اس مجلس مین نہ رہین اور اپنے دروازے پر پاسبان مقرر
کر دیے کہ کوئی آدمی اندر نہ آوے دوم یہ کہ سوائے دونون صاحبون کے
کوئی تیسرا نہ بولے اگر کوئی بولیگا تو اس مجلس سے نکالا جاویگا ملا عارف صاحب
السلام علیکم فرماکر مقابل مین آکر بیٹھے اور فرمایا کہ مجھکو آپ کی ملاقات کا کمال اشتیاق تھا
مین نے عرض کیا کہ مجھکو بھی آپ کی زیارت کی پہلے سے کی تمنا تھی پھر ملا صاحب نے
فرمایا کہ قبل گفتگو کے آپ اپنے مذہب کو لکھین کہ آپکا کیا مذہب ہے اور آپ کے
نزدیک کون کون سے کتب معتبر ہین تو کہ آپکو انھین کتب سے الزام دیا جاوے

مین نے عرض کیا بہت اچھا آپ بھی اپنا مذہب اور اپنی کتب معتبرہ کو لکھین جو مین نے لکھکر حاضرین جلسہ کو سنایا نقل اوسکی یہ ہے (میرا مذہب اہل حدیث کا ہے اصول میرے مذہب کے یہ ہین کتاب اللہ سنت رسول اللہ اجماع صحابہ کتب معتبرہ میرے نزدیک یہ ہین اول کتاب اللہ پھر صحیح بخاری و مسلم باقی اور کتب احادیث کے مگر اور کتب مین سب طرح کی احادیث موجود ہین صحیح حسن ضعیف سوائے صحاح ستہ کے باقی کتب مین احادیث موضوع بھی ہین سو ان کی شناخت کے لئے قواعد مقرر ہین اصول حدیث مین شرح نخبہ مقدمہ ابن صلاح الفیہ اور اوسکے شروح اسماء الرجال مین تہذیب التہذیب تقریب میزان الاعتدال لسان المیزان فقط) مین نے ملا صاحب سے پوچھا کہ آپ بھی اپنے کتب معتبرہ و مذہب کو بیان فرماوین فرمانے لگے کہ میرا مذہب و میرے کتب ظاہر ہین ملا صاحب نے پوچھا کہ آپ متن بخاری کو مانین گے یا اوس کے حواشی کو بھی مین نے عرض کیا کہ حواشی بخاری مولوی احمد علی صاحب سہارنپوری مرحوم کے ہین بعض غلط ہین بعض صحیح جو غلط ہین اونکو تسلیم نہین کرونگا اور جو صحیح ہین اونکی تسلیم سے چارہ نہین اسپر ملا صاحب نے فرمایا کہ اگر حواشی کو آپ نہ مانینگے تو آپکو یہ کہنا ہوگا کہ حضرت علی رضہ اور معاویہ جہنمی ہین میں نے عرض کیا کہ بخاری مین یہ کہین نہین ہے کہ حضرت علی رضہ اور امیر معاویہ رضہ جہنمی ہین اگر کسی حدیث سے آپ استنباط فرماتے ہین تو یہ جناب والا کا اجتہاد ہے یہ گفتگو سنکر مولوی فرزند علی صاحب و مولوی عبدالاحد صاحب نے فرمایا کہ ہم لوگونکو اس سے کچھ کام نہین ہے اصل مسئلہ مین گفتگو ہونی چاہئے مین نے عرض کیا بہت اچھا اسیوقت مین نے سوال کیا کہ اگر آمین کا آہستہ کہنا ملا صاحب حدیث صحیح سے جو اپنے معنو مین نص ہو ثابت کر دینگے تو مین ملا صاحب کو فی حدیث پندرہ روپیہ انعام دونگا حاضرین جلسہ نے ملا صاحب سے کہا کہ ملا صاحب اب آپ حدیث

آہستہ کہنے آمین کی پیش کریں ملا صاحب نے فرمایا کہ بہت اچھا میں صحیح بخاری سے
آمین کا آہستہ کہنا ثابت کرتا ہوں بخاری صفحہ ۰۰ اسسے ملا صاحب نے یہ احادیث لوگوں کو
سنائیں عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلعم قال اذا امن الامام فامنوا فانہ من وافق
تامینہ تامین الملائکۃ غفر لہ ماتقدم من ذنبہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول اللہ
صلعم نے فرمایا جب امام آمین کہے پس تم بھی کہو پس ہر آئینہ جو شخص موافق ہوا مین
اوسکی تامین فرشتوں سے بخشی جاتے ہیں پہلے گناہ اوسکے۔ عن ابی ہریرۃ ان
رسول اللہ صلعم قال اذا قال احدکم آمین وقالت الملائکۃ فی السماء امین فوافقت
احدیہما الاخری غفر لہ ماتقدم من ذنبہ روایت ہے ابی ہریرہ سے تحقیق رسول اللہ
صلعم نے فرمایا جب کہتا ہے ایک تمھارا آمین اور کہتے ہیں فرشتے آسمان میں آمین
پس موافق ہوتا ہے قول ایک کا دوسرے سے بخشے جاتے ہیں واسطے اوس کے
گناہ پہلے عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلعم قال اذا قال الامام غیر المغضوب علیہم و
لا الضالین فقولوا آمین فانہ من موافق قولہ قول الملائکۃ غفر لہ ماتقدم من ذنبہ روایت
ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب کہے امام غیر المغضوب
علیہم ولا الضالین پس کہو تم آمین پس تحقیق جو شخص کہ موافق ہوا قول اسکا
قول فرشتوں سے معاف کیئے جاوینگے واسطے اوسکے گناہ پہلے جب ملا
صاحب نے ان احادیث کو پڑھا تو میں نے گذارش کیا کہ ملا صاحب آپ نے
میرے سوال کو نہیں سمجھا کیونکہ میرا سوال یہ ہے کہ آپ کسی حدیث صحیح سے آمین کا
آہستہ کہنا ثابت کریں ان احادیث سے تو جہر کہنا آمین کا معلوم ہوتا ہے کیونکہ
قول کا لفظ جب خطاب کے لئے بغیر قرینہ کے بولا جاتا ہے تو مراد اس سے جہر
لیا جاتا ہے خیر جانے دیجئے آپ قول کے لفظ کو مشترک ہی مانئے تو بھی آمین
دونوں کا احتمال باقی رہا معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلعم نے جہر سے آمین کہنے کو کہا یا آہستہ سے

اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال مولوی عبد الاحد صاحب مدرس مدرسہ مرزاپور
نے بہت انصاف کا کام فرمایا کہ ملا صاحب دعوی آپکا خاص اور دلیل عام دلیل عام خاص
مدعا کے مثبت نہین ہوتی آپ کوئی ایسی دلیل بیان کرین جس سے آمین کا آہستہ
کہنا معلوم ہوتا ہو مولوی فرزند علی صاحب نے بھی فرمایا کہ ملا صاحب کوئی دلیل
ایسی بیان کرین جس سے آمین کا آہستہ کہنا نکلے ملا صاحب نے فرمایا کہ بہت اچھا
ہم ایسی دلیل بیان کرتے ہین حاشیہ بخاری سے ملا صاحب نے اس حدیث کو پڑھا
عن حجر ابی العنبس عن علقمة ابن وائل عن ابیه انه صلی مع النبی صلعم فلما بلغ غیر المغضوب
علیہم ولا الضالین قال آمین واخفی بها صوته روایت ہے علقمہ سے وہ روایت
کرتے مین اپنے باپ سے کہ ہر آئینہ اوسکے باپ نے نماز پڑھی ساتھ رسول اللہ صلعم کے
پس جبکہ پہونچے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کو کہا آمین اور آہستہ کیا ساتھ اوس کے
آواز اپنی کو ملا صاحب نے فرمایا کہ اس حدیث سے تو آمین کا آہستہ کہنا ثابت ہوتا
ہے مین نے گذارش کیا اب اسکا جواب ہمسے سنئے مین نے دلمین سوچا کہ
کسی حنفی کے جواب سے ہی انکو قائل کرنا چاہیے اسیوقت موطا امام محمد کی نکالکر مین نے
کہا سنئے مولوی عبد الحی صاحب حنفی حاشیہ موطا مین اس حدیث کے جواب مین
یون لکھتے ہین عن علقمة بن وائل عن ابیه ان رسول الله صلعم لما بلغ غیر المغضوب
علیہم ولا الضالین قال آمین واخفی صوته ولفظ الحاکم خفض صوته لکن قد اجمع
الحفاظ منہم البخاری وغیره ان شعبة وهم فی قوله خفض صوته وانما هو مد صوته لان
سفیان وکان احفظ من شعبة ومحمد بن سلمة وغیرهما رووا عن سلمة بن کہیل ہکذا
وقد بسط الکلام فی اثبات علل ہذه الروایة الزیلعی فی تخریج احادیث الہدایه
وابن الہمام فی فتح القدیر وغیرہما من محدثی اصحابنا والانصاف ان الجہر قوی من
حیث الدلیل روایت ہے علقمہ بن وائل سے وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے

کہ تحقیق رسول اللہ صلعم جبکہ پہونچے غیر المغضوب علیہم و لا الضالین کو کہا آمین اور
آہستہ کیا آواز اپنی کو اور لفظ حاکم کا پست کیا آواز اپنی کو لاکن ہر آئینہ اجماع کیا ہے
حفاظ حدیث نے انمین سے بخاری بھی ہے کہ تحقیق شعبہ نے وہم کیا ہے قول مین
اپنے خفض صوتہ کے سواے اسکے نہین کہ وہ مد صوتہ ہے اسواسطے کہ تحقیق سفیان
اور تھا احفظ شعبہ سے او محمد بن سلمۃ اور سواے ان دونون نے روایت کیا ہے سلمۃ بن
کہیل سے اسیطرح پر اور تحقیق دراز کیا ہے کلام کو اثبات مین علل اس روایت کے زیلعی
نے تخریج احادیث ہدایہ مین اور ابن ہمام نے فتح القدیر مین اور سواے ان دونونکے
محدثین اصحاب ہمارے اور انصاف یہ ہے کہ جہر قوی ہے حیثیت دلیل سے نہ فقط اسکو سنکر
ملا صاحب نے فرمایا کہ مولوی عبدالحی صاحب کے کلام سے یہ معلوم ہوا کہ اصل مد صوتہ ہے
لیکن اس سے آمین کا جہر کہنا تو نہ ثابت ہوا کیونکہ ہوسکتا ہے کہ دراز آمین کو آہستہ
سے کیا ہو مین نے کہا کہ اول تو مین نے اسکو دلیل مین پیش نہین کیا یہ آپ کی ہی
دلیل ہے آپ ہی کے قول کی موافق جب اسمین دونون احتمال ہوئے تو پھر بھی آپ کی
دلیل ناتمام ہوئی کوئی اور دلیل پیش کرین مولوی عبدالاحد صاحب نے بھی فرمایا
کہ بیشک ملا صاحب یہ بھی آپ کی دلیل ناتمام ٹھہری پھر ملا صاحب نے فرمایا کہ ہم
ترمذی سے ثابت کرتے ہین مین نے کہا بسم اللہ ملا صاحب نے ترمذی کا صفحہ ۳۵
نکالکر یہ عبارت پڑھہ سنائی وروی شعبۃ ہذا الحدیث عن سلمۃ بن کہیل عن حجر ابی العنبس
عن علقمۃ بن وائل عن ابیہ ان النبی صلعم قرأ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقال
آمین وخفض بہا صوتہ یعنے روایت کیا شعبہ نے اس حدیث کو سلمہ بن کہیل سے
وہ روایت کرتے ہین حجر ابی العنبس سے وہ روایت کرتے ہین علقمہ بن وائل سے
وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے کہ تحقیق نبی صلعم نے پڑھا غیر المغضوب علیہم
ولا الضالین کو پس کہا آمین اور پست کیا ساتھہ اوس کے آواز اپنی کو انتہے ملا صاحب نے

جب اسکو پڑھا تو مین نے کہا کہ ملا صاحب ترمذی نے بعد لکھنے اس حدیث کے
دوسری غلطیون کو بھی بیان کر دیا ہے اسکو بھی پڑھین لا تقربوا الصلوة پر عمل نہ کرین
مین نے ترمذی کو لیکر اسکے بعد کی عبارت کو کہ جسکا خلاصہ یہ ہے کہ شعبہ نے آمین
تین جگہہ غلطی کی ہے اول یہ شعبہ نے کہا ہے حجر ابی العنبس اصل مین ہے حجر بن العنبس
اور دوم یہ کہ علقمہ کو بیچ مین بڑھا دیا ہے سوم یہ کہ اصل مین ہے مد بہا صوتہ شعبہ نے
کہا ہے خفض صوتہ حاضرین جلسہ نے یہ سنکر کہا کہ مولوی صاحب اب کوئی آپ
حدیث آمین بالجہر کی [illegible] مین ملا صاحب نے جو بیان کرنا تھا بیان کیا مین نے کہا
بہت خوب [illegible] سنن ابو داؤد مطبوعہ مصر کا صفحہ ۱۴۹ نکالکر یہ دو حدیث
لوگونکو پڑھکر سنا [illegible] حدیث اول حدثنا محمد بن کثیر انا سفیان عن سلمة عن حجر ابی العنبس
الحضرمی عن وائل بن حجر قال کان رسول اللہ صلعم اذا قرأ ولا الضالین قال آمین
ورفع بہا صوتہ یعنے جب تھے رسول اللہ صلعم پڑھتے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین
کو فرماتے آمین اور بلند کرتے ساتھ اوس کے آواز اپنی کو حدیث دوم حدثنا
مخلد بن خالد الشعیری ثنا ابن نمیر ثنا علی بن صالح عن سلمة بن کہیل عن حجر بن عنبس عن
وائل بن حجر انہ صلی خلف رسول اللہ صلعم فجہر بآمین وسلم عن یمینہ وعن شمالہ حتی رأیت
بیاض خدہ روایت ہے وائل بن حجر سے کہ تحقیق اوس نے نماز پڑھی پیچھے رسول اللہ
صلعم کے پس زور سے کہا آپ نے آمین کو اور السلام علیکم ورحمة اللہ دونون طرف
کہا یعنے دائین اور بائین یہانتک کہ مین نے آپ کے رخسارون کی سفیدی کو دیکھا تھا
ملا صاحب نے ان دونون حدیثون کو خوب غور سے دیکھا بعد ملاحظہ کے دوسری حدیث
مین یہ فرمایا کہ یہان آمین کا موقعہ تو مذکور ہی نہین معلوم نہین آپ نے کسی جگہہ آمین کو
کہا ہو سکتا ہے کہ التحیات کے بعد کہا ہو مین نے عرض کیا بھلا ملا صاحب التحیات
کے بعد بھی کوئی موقعہ آمین کہنے کا ہے آجتک کوئی بھی اسکا قائل ہوا ہے گو یہان

موقعہ آمین کہنے کا مذکور نہین ہے مگر دوسری روایتون مین صاف آچکا ہے
کہ ولا الضالین کے بعد آیا اور مطلق کو حمل مقید پر کرنا قاعدہ اصول کا ہے مولوی
عبدالاحد صاحب نے بھی فرمایا کہ ملا صاحب مناظرہ میز. انصاف چاہیے بھلا
التحیات کے بعد کونسا موقع آمین بالجہر کا ہے پھر ملا صاحب نے فرمایا کہ اچھا جب
حدیث سے دونون طرح ثابت ہوا یعنے آمین بالجہر و خفی بھی تو اب صحابہؓ کے
عمل کو دیکھنا چاہیے کہ صحابہ نے کس پر عمل کیا حالانکہ تہذیب الآثار طبری
مین ہے کہ حضرت عمر و علی دونون آمین آہستہ کہتے [illegible] نے کہا کہ ملا صاحب
اقوال صحابہؓ کے طرف اُسوقت رجوع کرین [illegible] دونون متعارض
ہون آمین خفی کی احادیث تو ثابت ہی نہین جو مقابل احادیث بالجہر کے ہون
مع ذلک جو اثر آپ نے بیان کیا اسمین راوی ابوبکر بن عیاش ہے امام ترمذی
نے اسکو کثیر الخطا لکھا ہے چنانچہ ترمذی جلد ثانی کے صفحہ ۱۹ مین ہے اور
تقریب مین ہے کہ آخر عمر مین اُسکا حافظہ خراب ہو گیا تھا اور اصول حدیث کا
یہ قاعدہ ہے کہ جس راوی کا آخر عمر مین حافظہ خراب ہو گیا ہو اوسکی روایت
معتبر نہین ہوتی جبتک یہ نہ معلوم ہو جاوے کہ یہ روایت کس وقت کی
ہے ملا صاحب نے فرمایا کہ آپ ثابت کرین کہ یہ روایت قبل اختلاط کی نہین ہے
مین نے کہا مجھکو کیا غرض مین تو جارح ہون جارح کو فقط جرح کر دینا
کافی ہے جو اس سے نفع اُٹھائے وہ ثابت کرے مولوی فرزند علیصاحب
نے بھی فرمایا کہ جو اس سے نفع اوٹھائے وہ اس امر کو ثابت کرے
مولوی فرزند علیصاحب نے فرمایا کہ ملا صاحب آپ نے ابوداؤد کی
دونون حدیث کا کچھ جواب نہ دیا ملا صاحب نے فرمایا کہ یہ دونون حدیثین
اور رفع الیدین کے احادیث منسوخ ہین مین نے کہا کہ منسوخ کیلئے کوئی

یرفع یدیہ بالحصی فکیف یترک ابن عمر

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم فعلہ قال البخاری

[illegible] انما ہو توہم منہ لا اصل لہ ترجمہ

[illegible] بن عیاش سے وہ روایت کرتے

[illegible] مجاہد سے کہ تحقیق اُس نے نہین

[illegible] کرتے ہوئے مگر اول تکبیر مین اور

[illegible] اس نے نہین یاد رکھا ابن عمر سے

[illegible] کسی شئی کو بھول جاتا ہے بعد کسی شئی

[illegible] اصحاب [illegible] اکثر اوقات بھول جاتے تھے نماز

[illegible] کیا نہین دیکھا تو نے کہ ابن عمر

[illegible] شخص کو جو رفع یدین نہین کرتا تھا

[illegible] سکا حکم دوسرون کو کرین اور تحقیق

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اس فعل کو کہا بخاری نے کہا

[illegible] یدین سے سوا اس کے نہین

کہ وہ وہم ہے ابوبکر سے نہین اصل ہے واسطے اوس کے انتہی - پھر مین نے

فضایل رفع الیدین کو بہت بسط سے بیان کیا ازانجملہ یہ کہ عشرہ مبشرہ

سے بھی روایت رفع الیدین کی ہے ملا صاحب نے یہ سنکر فرمایا کہ عشرہ

مبشرہ تو رفع الیدین نہین کرتے تھے مین نے کہا یہ بات غلط ہے اگر

آپ کے پاس روایت صحیحہ ہو تو لائے ملا صاحب نے کہا اسوقت

میرے پاس کوئی روایت نہین ہے پھر بذریعہ تحریر کے پیش کرونگا

مولوی فرزند علیصاحب نے فرمایا کہ بس اب گفتگو تمام ہوگئی ملا صاحبکو

پھر اگر مجھ [illegible] کرتا ہو تو [illegible] کے [illegible]
آپ انصاف سے خلاف [illegible] گفتگو کا [illegible]
فرمایا کہ انصاف [illegible] صاحب سے [illegible]
اور یہ بھی آپکا اعتراض [illegible] آپ سے [illegible]
والصادق ملا صاحب سے اسکے جواب [illegible]
مین اب رخصت ہوتا ہون مولوی [illegible]
مین [illegible] آپ [illegible]
کے [illegible]
پر عمل [illegible] گے [illegible] وما علینا الا البلاغ *

المشتہر

[illegible]

[illegible]

اطلاع ضروری

مینے اپنے رسالے تحفۃ الکرام کے صفحہ ۲۰ مین مولوی محمد حسین صاحب لاہوری کی نسبت یہ لکھا تھا کہ مولوی محمد حسین صاحب لاہوریکا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالی ہر جگہ ہے پر اب عند التحقیق یہ معلوم ہوا کہ مولوی صاحبکا یہ عقیدہ نہین ہے لہذا مین اپنی پہلی تحریر کا مولوی صاحب موصوف سے عذر کرتا ہون اور انسے طالب عفو کا ہون مولوی صاحب کو لازم ہے کہ لمن صبر و غفر ان ذلک لمن عزم الامور - فمن عفا و اصلح فاجرہ علی اللہ وغیرہ آیات پر عمل فرما کر معاف کرین فقط ان مولوی صاحب سے ہمکو بطور دوستانہ یہ شکایت ہے کہ اگر مولوی صاحب کو ہمارا لکھنا گران گذرا تھا تو چاہتے اوسکے بارے مین ہمکو لکھتے نہ یہ کہ بخدمت جناب